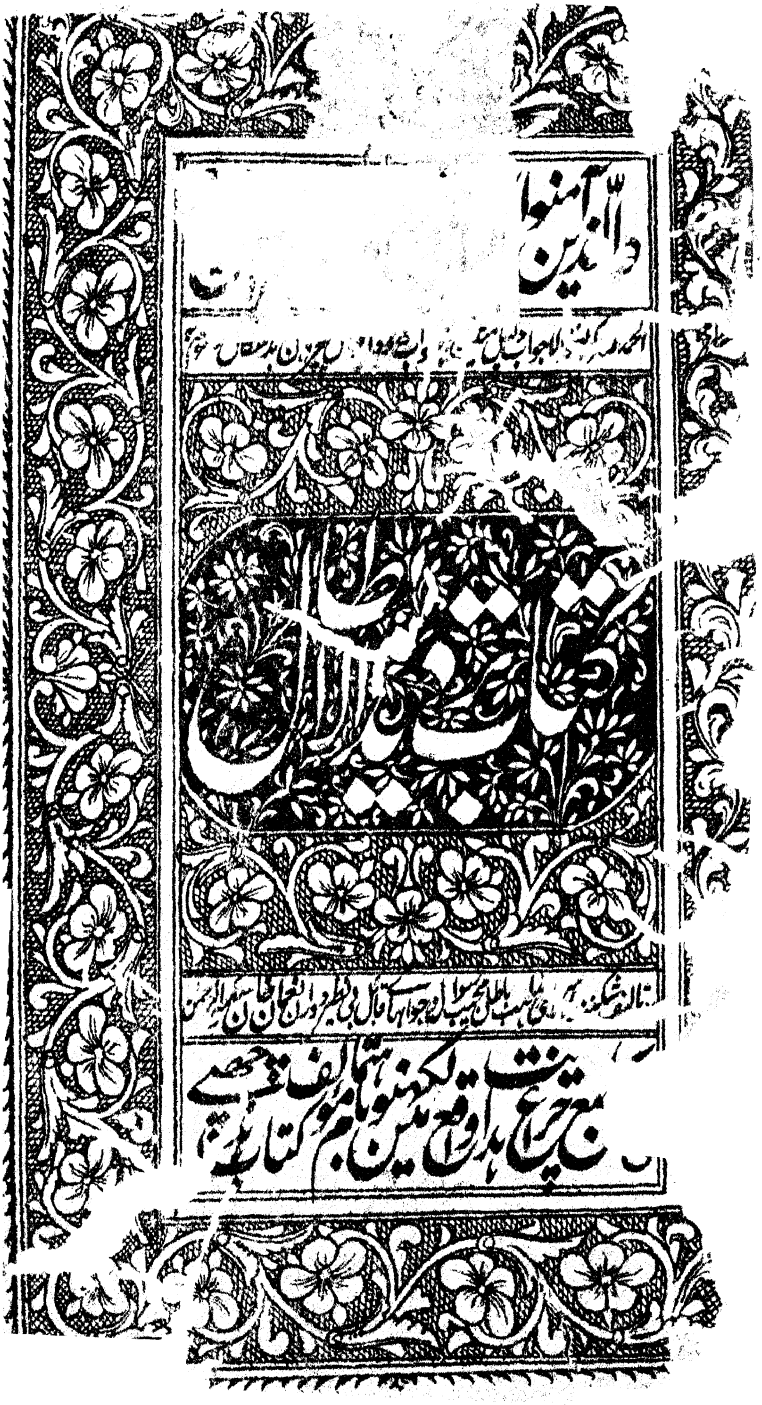
UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232703

UNIVERSAL
LIBRARY



فہرست کتاب ہذا طبقہ دوم

	فہرست
	دیباچہ
۳	بیان در توحید و تمجید خدا و در حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۹۰	نامہ اول نامہ تنبیہ حدین بجواب کتاب ہدایت المسلمین
۱۹۸	ایضاً نامہ بنام محمد صاحب مذہب پولوی
۲۰۰	نامہ ضروری بجواب کتاب نعمۃ طہوری
	نامہ اول بنام منشی ظہیر الدین اکبرآبادی
	ایضاً نامہ ثانی بنام منشی ظہیر الدین
	ایضاً نامہ ثالث بنام منشی ظہیر الدین
	نامہ اول بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ ثانی بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ ثالث بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ چہارم بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ پنجم بجواب کتاب ہدایت المسلمین بنام منشی ظہیر الدین
	سبب کباد دوم کلان بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ ششم بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ ہفتم بنام سید احمد خانصاحب
	نامہ ہشتم بنام سید احمد خانصاحب

صفحہ	مضمون
۴۷۴ / ۴۷۷	نامہ نہم بنا[م] [سید احمد] خانصاحب
۴۷۸ / ۴۸۶	نامہ [دہم بنام] [سید احمد] خانصاحب
۴۸۷ / ۴۹۱	نامہ یازدہم بنام [سید احمد] خانصاحب
۴۹۲ / ۵۰۰	نامہ دوازدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۰۱ / ۵۰۵	نامہ سیزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۰۶ / ۵۱۴	نامہ چہاردہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۱۵ / ۵۲۴	نامہ شانزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۲۵ / ۵۳۰	نامہ شانزدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۳۱ / ۵۳۸	نامہ ہفتدہم بنام سید احمد خانصاحب
۵۳۹ / ۵۴۵	نامہ اول بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۵۴۶ / ۵۶۱	نامہ دوم نامہ علی الاطلاق بجواب تہذیب الاخلاق بنام سید مہدی علی صاحب
۵۶۲ / ۵۷۷	نامہ سوم مظالم بجواب اخبار عالم بنام سید مہدی علی صاحب
۵۷۸ / ۵۹۱	نامہ جوابی بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۵۹۲ / ۵۹۸	نامہ چہارم بنام سید مہدی علی صاحب
۵۹۹ / ۶۰۵	نامہ پنجم بنام سید مہدی علی صاحب
۶۰۶	نامہ بنام مولوی سید مہدی علی صاحب
۶۰۹ / ۶۱۰	خاتمہ الطبع و تواریخ طبع

والذین آمنوا بالله ورسله اولئک هم الصدیقون والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم

الحمد لله الذی انزل الجواب الفصل متین بصواب بدوا اقوال خیریان بدسگال موسوم

تنبیه الضالین

تالیف شکنندهٔ بهتان ملهم بصواب ملاذ الخیب الخاسر جواب اقبال بی نظیر دولت نعمان خان بن مرحوم

طبع چهارم بدار الطبع لکهنؤ باهتمام مؤلف چهارم

کتاب ۱۳۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظ کی کتاب

در فیض محمد وا ہی آئے جسکا جی چاہے
طریق اہدنا احمد ہی بائے جسکا جی چاہے

لوائے حمد کے سائے مین آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے

صحیفے انبیا کے پڑھین سب وصف محمد کے
اب اس احقاق حق سے منہ چھپائے جسکا جی چاہے

ثنائے وصف احمد مین ہین اب تک زبان عیسی
فلک تک انکی کا نونسی سن آئے جسکا جی چاہے

محمد مصطفے کی ہین بشر حضرت عیسے
جسے شک ہو وہ انسے پوچھ آئے جسکا جی چاہے

مسیحا کی ہوئی ہت جلا دین ایک ٹھوکر سے
غلامان محمد یاں آئے جسکا جی چاہے

ایک ادنی معجزہ شق القمر ہی فخر مرسل کا
کوئی ایسا ہی عیسی سی دکھائے جسکا جی چاہے

ہون لاکھون امتی زندہ صدائے قم ہا ذنی سے
اگر باور نہو تو آزمائے جسکا جی چاہے

معاذ اللہ فرزند خدا کہتے ہو عیسے کو
تو دادا کون ہے اوسکا بتائے

یہہ ہم للکار کر کہتے ہین تمسے پادریصاحب
جسے ہو حوصلہ تم مین سے وہ آئے مقابل مین

کوئی برہان قاطع ساتھ لائے جسکا جی چاہے

ہی جسکی چھوٹی ہوان اوسی آئی نظر سونکر	کہین اندھی ہوئی دیکھا ہے دیکھا ہی جسکا جی چاہے
بایین سم و فرست دعوی تثلیث ہی ہے	ثبوت اس بات کا کیا ہی بتا جسکا جی چاہے
ہمارا دین حق ساری ادیانونکا ناسخ ہی	دلائل اسکی ہم سے پوچھہ جا جسکا جی چاہے
جسی فرد دین لیا ہووہ آئی دین احمدی مین	نہین دوزخ مین اپنا گھر بنا جسکا جی چاہے

عجب کیا یہ ہمیں سلوم تمکو پادریصاحب
یہ مثل مہر روشن ہی چھپائی جسکا جی چاہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

اب جاننا چاہیے کہ ابتدای خلقت سی جتنے انبیا علیہم السلام کہ مبعوث ہوئے سب نے توحید کی نصیحت کی ہے کہ ذات باری تبارک و تعالے دوئی سے منزہ ہے اوسمین تثلیث کی گنجایش نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے مگر یہ پادری لوگ تثلیث کو مدعی ہوئے ہین حالانکہ ثبوت اسکا آجتک نہین ہوا والا وہ لوگ کہتے ہین کہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث ممکن ہے ہین کہتا ہون صیغہ مفرد صیغہ جمع کا نہین ہوسکتا اور صیغہ جمع صیغہ مفرد نہین بن سکتا بالکل خیال خام ہے اسکا بد انجام ہے پھر کہتے ہین کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہے ہین کہ بیٹا مستدعا ہیت باپ کی ہوتا ہے کہ بیٹا آدمی کا آدمی اور گھوڑیکا بیٹا گھوڑا کہلاتا ہے مثلاً اگر مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے

تو اونہون نے کونسی زمین اور کونسا آسمان بنایا کوئی جزیرہ بندن یا
بسایا حتی کہ بموجب عقیدہ عیسائیان فاعالمت اندلیس یہود کے ہاتھ سے
خود ہی صلیب پاگئے ابطال ہندیت فرماگئے دیکھو کتاب صولۃ الصلیب علی الاعداء
ابن مریم مین مصنف مرحوم تحریر فرماتے ہین - **قولہ** کہ مین نے ولیم پادری سے
تثلیث کا حال پوچھا بولے جسطرح انسان تین چیزون سے مرکب ہی ایک جسم ایک
روح ایک خون اور باوجود تثلیث کے ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی
یعنی باپ بیٹا روح القدس تین ہین پہر تین ملکے ایک خدا ہین مین نے
کہا کہ مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدائی کے لائق نہین اور
جو مرکب ہوا وہ حادث ٹھہرا قدیم نہوا اسپر حکماے فلسفہ کا بھی اتفاق ہے
الی قولہ ہر انسان مثلاً تین چیزون سے مرکب ہی اگر اون مین سے ایک
الگ ہوجاوے تو باقی بیکار ہوجاوین گے کیونکہ اگر حیات نہو تو بدن خاک
ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہو سکین اور
اگر روح نہو تو بدن و حیات دونون بیکار ہوجاوین گے پس اگر خدا تین
فردون سے مرکب ہوا اور بیٹی کی فرد بموجب مقولہ آپکے اوس مرکب سے
الگ ہوکر دنیا مین آوے اور آدمی بنکر بود و باش اختیار کرے اور کبوتر کے
کبٹ مین حلول کرکے اوڑتے پہرے تو باپ اور بیٹے کے فرد دیگر حضر
بیکار ٹھہرین پس معاذ اللہ معزول اور معطل ہونا خدا کا لازم آیا اور اگر حضرات وہان

کی مثل ہی ساکنان دنیا مین شمار کرلیجاوے تو وہان خدائی مین ایک جزو
سیر باقی رہا اور ظاہر ہے کہ جس شے کی ترکیب بگڑ گئی وہ بیکار ہوجاتی ہے
جب اوسمین بند ہوئی تو یہ شکل ▽ مثلث بنائی کہنے لگے کہ ایک کے
تین کونے ہین اور تین کا ایک مثلث ہے اسپر مینے کہا کہ یہی تکنا دائرہ تمہین
چھوٹا بنانا ہے کیونکہ مجموع تینون کونون کا مشتمل ہے مثلث واحد کا لیکن
ہر ایک اون تینون کونون سے مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام
ہے اور جب گیارہوین پادری سے یہ بات کہی گئی تو بولے عام لوگون کے
سمجھانے کو اسقدر کافی ہے اور خواص پر یہ بھید نہین کھلتا اسپر مینے
کہا کہ اگر اثبات دین ان دو پر منحصر ہے تو کوئی شخص بی بی مریم کو بھی قید ازدواج
شامل کرکے مربع دائرہ اس طرح کا ▭ کھینچ کر کہنے لگے کہ توحید تربیع مین ہے
اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی خوانون کے لیے بھی کافی
نہ ہوگی ہان مجھوی چڑیا اس جال مین آجاوین تو آجاوین الخ لہذا ہم یہ کہتے ہین
کہ ان پادریون کا وعظ کسی ہندو مسلمان کو سننا نچاہیے اب آگے چلون
پادریون کا یہ بھی مقولہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
کسی کتاب آسمانی مین نہین ہے مین کہتا ہون کہ جیسے صاف وصریح بشارت
ہمارے حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کتب سابقہ مین ہے باوصف
اسکے بسبب عناد یہود و نصاری نے بہت کا بعدم کردالین تاہم ویسی کسی

انبیاء بنی اسرائیل مین پائی نہین جاتین لہذا پہلے توراۃ سے ثبوت دیکر کتاب
استثنا باب ۱۸ کے آیہ ۱۸ یعنے موسے علیہ السلام سے خدا فرماتا ہے
قولہ کہ مین مبعوث کرونگا اونکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی اور اپنا
کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے کہونگا وہ سب اوسنسے کہیگا
اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے
اوسکا حساب لونگا الخ اب مقام غور ہے کہ یہ خبر کیسی ٹھیک ٹھیک ہماری جناب
ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق و مصدوق ہے یعنے جب یہ الفاظ کہ
اونمین سے اونکے بھائیون مین سے موجود ہین تو صاف ثابت ہوا کہ
سوای بنی اسرائیل کے دوسرے بھائی یعنی بنی اسمعیل سے ہی کوئی نبی ہوگا
حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد و صاحب شریعت جدید و ناسخ شریعت
قدیم مبعوث ہوگا مراد یہ ہے کہ بنی اسمعیل سے خصوصًا اونکے لیے عاما کل
دنیا کے واسطے تجھ سا ایک نبی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مبعوث کرونگا
سو ظاہر ہے کہ اہل عرب سب حضرت اسمعیل ہی کی اولاد ہین جو کہ اولاد اکبر
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے اور پہر دیکھو اللہ تعالے نے
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ بھی فرمایا تھا **قولہ** کہ تیری اولاد سے
زمین کے سارے گھرانے برکت پاوینگے الخ فرمائیے اب اگر پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد امجاد سے نہ مبعوث ہوے

توہین قول متذکرۂ بالا لغو ٹھہرتا جو داخل انجیل ہے ایسا یہ بھی جاننا چاہیے
نہ پادریصاحب ازراہ قساوت وعناوت عقل کے نسبت جناب بی بی
ہرہ والدۂ ماجدۂ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جو کہ اجداد ہمارے حضور اقدس
کے ہین یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہین کہ بی بی صاحبہ لونڈی تھین اور انبیاء
علیہم السلام کوئی مجہول النسب نہین ہوا سو واضح رہے کہ جناب مزمو حد صاحب نے
اپنے رسالہ موسومہ بہ فیصلۂ عدالت ہای کورٹ آسمانی کے آخر مین نہایت
عمدہ جواب حضرت ہاجرہ کی بابت دیا ہے لیکن شاید بسبب عجز از
جواب کوئی شور مچاوے اور اعتراض زبان پر لاوے تو مولوی احمد علیصاحب
واعظ محمدی سالن دہلی نے جواب مفصل دیدیا ہے میرے سامنے خدا شناسی
کے میلہ مین جو کہ مقام چاندپور قریب شاہجہان پور مین پادری نولس صاحب
نے کرایا تھا مولویصاحب موصوف الصدر نے اسیکا وعظ بر سر منبر فرمایا تو یہ
جاننا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ کی نسبت حضرات یہود و عیسائیہ کے یہ لفظ لعنیر
کنیزک کا عائد کرنا اس سے مطلب یہ ہے کہ نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین نقص واقع ہو تو اب یہ بات بموجب شریعت تورات کے
بہ ثابت نہین اسلیے کہ تورات مین کنیزک ہونے کی کئی شرطین ہین ایک تو
کہ زر خرید ہو جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۲۱ سے ظاہر ہے دوسرے یہ کہ
وہ خود اپنے تئین غلامی مین دیدے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے

اونکے بھائیون نے اپنی غلامی کا اقرار کیا جیسا کہ ۴۲ باب کتاب پیدائش
سے ثابت ہے یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے شاہ مصر
کے سامنے اپنے غلامی کا اقرار کیا ہے جیسا کہ کتاب پیدائش کے ۴۷
باب سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ جو کفار حربی عورت ہو اور جہاد مین اہل
اسلام کے پکڑے آوے جیسا کہ کتاب پریاہ کے ۳۴ باب سے
ہویدا ہے اور کتاب استثنا کے ۲۱ باب مین بھی اسکی تشریح ہے پس ان تینون
وجہون مین سے کوئی وجہ بی بی صاحبہ مین پائی نہین جاتی اب رہے شرائع
اسلامیہ سو اسکو مطابق ہونا اگلے انبیا کے شریعت سے کچھ ضرورت نہین اور
اگر بالفرض شریعت اسلامیہ پر بھی رجوع کیجاوے تو کتب ہای قدمای اسلامیہ مین
فقط لفظ ہبہ کا نسبت بی بی صاحبہ کی از جانب بی بی سارہ زوجۂ اولی حضرت
ابراہیم علیہ السلام ثابت ہوتا ہے جسکا ترجمہ دیدانا ہوا تو یہ بھی کنیز کے ہونے پر
عائد نہین ہوتا ہے اسواسطیکہ یہ دستور عام ہے کہ جب کہین بیٹی کسی کی
کسی کے بیٹے کو منسوب ہوتی ہے تو اہل محلہ اور کل برادری مین یہ بات
مشہور ہو جاتی ہے کہ فلان شخص نے اپنی بیٹی فلان شخص کے بیٹے کو دی
تو اب اگر یہ لفظ مسلم رکھا جاوے تو تمام دنیا کا نسب مجہول ہو گیا اور شرع فاسد ہو
بیچارے ذلیل کنیز کے ادی ٹھہرے تو اب حسب تشریح متذکرہ کے دیکھنا چاہیئے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو نہ کسی جنگ جہاد کفار سے پکڑ لائے تھے

نہ اونکے بی بی صاحبہ کے ہاتھ کسی نے بیچ ڈالا تھا اور نہ اونہون نے
بی بی سارہ سے نہ ابراہیم علیہ السلام سے اپنی کنیزک ہونے کا اقرار کیا تھا
اور ثابت ہے کہ یہی تین صورتین کنیزک ہونے کی ثابت ہین لہذا پہر اونکا
کنیزک ہونا کیا معنے اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی کہے کہ شاہ مصر نے ہاجرہ کو
سارہ کی خدمت مین دیا تہا یہ سبب لونڈی ہونے کا ہوا کہتا ہون مین کہ یہہ
سبب بہی لونڈی ہونے کا نہین ہوسکتا اسلیئے کہ بادشاہ جو کسیکو کچہ بخشے اور
واسطے تعظیم و تکریم کے کچہ آدمی اپنی طرف سے اوسکے ساتہہ کردی تو وہ لوگ
جو اوسکے ساتہہ آوین کیا اوس شخص کی لونڈی غلام ہوجاتے ہین یہہ تو کہین کا دستور نہین اور
کتاب پیدائش باب ۱۲ کی ۱۶ آیہ مین جو ذکر ہے کہ شاہ مصر نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر احسان کیا اور اونکو بہیڑ بکری اور گاے بیل اور گدہے اور
غلام لونڈی عنایت کیے وہان بہی حضرت ہاجرہ کا نام اون لونڈیون مین نہین
پایا جاتا اب شاید کوئی کہے کہ دیکہو پیدائش کی کتاب باب ۱۶ مین مذکور ہے
کہ سارہ نے اپنی لونڈی مصری کو جسکا نام ہاجر تہا ابراہیم کی خدمت مین دیا
کہ اوسکی بچہ رو ہووے اس سے بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت ہوتا ہے
تین کہتا ہون کہ یہہ ناہموار لفظ نسبت بی بی صاحبہ کے بسبب غلط ناشر
کے لکہدیا ہے یہہ غلط ہے انچہ مدعی گوید ورنہ کوئی وجہ موجہ مذکور بالا سے
پائی نہین جاتی اور اگر کسی صاحب کو یہ وہم گذرے کہ وہ غلام اور لونڈیان

جو شاہ مصر نے دی تھین انہین مین سے بی بی ہاجرہ بھی تھین تین کہتا ہون
کہ یہ خیال بھی باطل ہے کیونکہ تشریح استفتای مولوی عنایت رسول صاحب
جو کہ ایک بڑی عالم عبرانی کے ہین اوس سے صاف ثابت ہی کہ بی بی ہاجرہ
سنان بن علون شاہ مصر کی بیٹی تھین اور اوسنے انہین تعظیماً اور اپنا کفو
سمجھ کے بی بی سارہ کو دیا تھا اب اگر کوئی کہے کہ پیدایش کی کتاب کے
۱۶- باب مین ہے کہ خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو لونڈی کہا اور پھر باب ۲۱
کے آیہ ۱۲ مین خدا نے ابراہیم سے کہا **قولہ** کہ وہ بات جو کہ سارہ نے کہی
کہ اس لونڈی کو اور اسکی بیٹی کو نکال دے تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو الخ
پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہاجرہ لونڈی تھین تین کہتا ہون کہ ان مقامات
مین یہود کی طرف سے الحاق ہے کیونکہ لونڈی ہونے کی جو تین شرطین اوپر
بیان ہوئین اونمین سے کوئی شرط حضرت ہاجرہ مین نہین ہے قطع نظر اسکے
اگر صرف لکھا ہوا ہونے پر عمل ہے تو دیکھو پیدایش کے باب ۱۵ کے ۱۳- آیہ
مین خداوند تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی ہے **قولہ** کہ تیری
اولاد مصر کے لوگون کی چار سو برس تک غلام رہین گے الخ اب ملاحظہ کیجیے کہ
مصر کے لوگون کے غلام یہ بنی اسرائیل ہے بنے نہ بنی اسمعیل پھر دیکھو کتاب
استثنا کے باب ۱۵ اور ۱۶ کے آیہ ۵- اونمین خدای تعالی نے حضرت موسے
کی معرفت ہر فرد بشر کو امر و نہی کے طور پر فرمایا ہے **قولہ** تو اپنی بھیڑ بکری

ہوز کہتے اور کولہو مین سے اوس برکت مین سے جو خداوند تیرے خدا نے
تجھے بخشی ہے دل کھول کے دی اور یاد رکھہ کہ تو زمین مصر مین غلام تہا
اور خداوند تیرے خدا نے تجھے چھڑایا الخ اور پہر اوسی کتاب کے باب آیہ مین
ہے **قولہ** کہ خداوند تمکو اپنے زور اور ہاتھہ سے نکال لایا غلام خانہ سے
اور مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھہ سے تمہین چھڑایا الخ اور باب آیہ ۱۲ مین ہے
قولہ تو خبردار رہ نہ ہو کہ تو خداوند کو جو تجھے مصر کے سرزمین سے جو غلام خانہ
تہا نکال لایا بھول جاوے الخ اب جاے غور ہے کہ خداوند تعالی بار بار
بنی اسرائیل کو مکرر سکرر اپنا احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم زمین مصر
مین غلام تہے فرعونیون کے ہم تمہین چھڑالاے تو اب دیکھو کہ بی بی سارہ
کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونکو کیا فخر رہا بی بی ہاجرہ کی اولاد ہاجر
پر علاوہ اسکے دیکھو حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بیبیان اور دو
لونڈیان جو کہ اون بیبیون کے ساتہہ آئی تہین بارہ بیٹے حضرت یعقوب کے
انہین بیبیون اور لونڈیون سے تہے پہر دیکھو حضرت یوسف کو اونکے
بہائیون نے اسمعیلیون کے ہاتھہ بیس روپیہ کی قیمت پر بیچ ڈالا تہا جیسا کہ کتاب
پیدایش کے ۳۷ باب آیہ ۲۸ مین ہے **قولہ** اور اون لوگون نے عزیز مصر کے
ہاتھہ جاکر بیچا جیسا کہ اسی کتاب کے ۳۹ باب آیا دلمین ہے اور یہ بیچنے بہائی
حضرت یوسف کے غلام بنے اوسوقت مین کہ جب کال پڑا تہا اور حضرت یوسف

عزیز مصر کے قائم مقام تھے پس اسصورت مین بنی اسرائیل بنی اسمعیل کے
غلام ٹھہرے تو اب ظاہر ہوا کہ یہہ لوگ بڑے نڈر شرم ہین جو
ایسے بیہودہ اعتراضات جناب اسمعیل علیہ السلام کی نسبت زبان پر لاتے
ہین منہ کے کہاتے ہین مگر ہان یہ قول کسیکا انکی نسبت صحیح ہے ؎ چون
خدا خواہد کہ پردہ کس درد + میلش اندر طعنۂ پاکان برد + یہی وجہ ہے کہ حضرت
مسیح انجیل متی کے باب ۱۲ مین فرماگئے ہین قولہ کہ عیبناک لگا اور تمہیں بھی
عیب لگایا جاویگا الخ اب دیکھو بڑے بول کا سر نیچا یعنی یہود و عیسائی جو حسد
کی راہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد امجاد کو کنیزک زادہ سمجھ رہے تھے اسکی سزا یہ
ہوئی کہ یہ لوگ بار بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے چنانچہ پہلی بار
کوشن رشتھم کی غلامی مین ۸ برس تک جیسا کہ کتاب القضات کے باب ۳ آیہ
۸ سے ظاہر ہے دوسری بار عجلون شاہ موآب کی غلامی مین جیسا کہ اسی کتاب کے
اسی باب آیہ ۱۴ مین موجود ہے تیسری بار فلسطیونکی غلامی مین آئے جیسا کہ
کتاب مذکورہ کے باب ۱۰ آیہ ۷ مین ہے چوتھی بار کنعان کے ایک زور آور بادشاہ
کے غلام بنے جیسا کہ کتاب سابق کے باب ۴ آیہ ۲ مین درج ہے پانچوین بار
مدیانیونکے غلام ہوئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۶ آیہ اول مین ظاہر ہے
چھٹی بار پھر فلسطیون اور عمونیون کے غلام بنے ساتوین بار اور آٹھوین بار بابل
والونکے نوین بار مصریونکے دسوین بار رومیون کے بس جو قوم بار بار پشت بہ

ا جبا سے آدم علیہ السلام سے بگڑتے ہوے اور غلام بنتے ہوے دنیا مین
نشو نما کرے ایک جنوبی ہندوستان مین یا اور چند خرابی سمندر مین تو کیا
اس سے غلامی کا دھبہ چھوٹ کر دوسرے پر جھوٹھ موٹھ کا الزام عائد ہوسکتا
ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ مثل دوم بجای سچنے ذات دکھلاے بنی ہانتھ
اب پھر مطلب بشارت اول کے فقرات پر ہم آتے ہین دیکھو یہ کلمہ تمہیں سا
یہ کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے مین کہتا ہون
کہ فقرہ تمہیں سا کا بسیط حضرت مسیح پر صادق نہین آتا کیا معنے کہ مثلیت
جناب موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام مین مفقود ہے بچند وجہ
موجبہ اول یہ کہ موسی علیہ السلام ماں باپ دونون سے پیدا ہوے اور
حضرت مسیح فقط ماں سے دوسرے یہ کہ موسی صاحب جہاد تھے اور حضرت
مسیح صاحب جہاد نہ تھے حتے کہ بقول عیسائیان ناعاقبت اندیش
خود ہے صلیب پا گئے تیسرے یہ کہ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح
تین دن رات یا چالیس دن رات شیطان کے قبضہ مین رہے اور حضرت
موسی پر شیطان کا قبضہ ثابت نہین چوتھے یہ کہ حضرت مسیح خود فرماتے
ہین کہ مین تورات منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا ہون تو اب
حضرت مسیح اتباع موسی ٹھہرے اور جو متبع ہوا وہ مثلیت مین داخل نہین ہوسکتا
ورنہ کل انسان مثلیت مین داخل ٹھہرین گے پانچوین یہ کہ موسی صاحب

ازواج تھے اور حضرت مسیح نے بیاہ نہین کیا اور نہ کوئی اولاد صلبی
چھوڑی فقط چند مرید چھوٹے مثل پادریون کے چھوڑی تو کیا چھوٹے
یہ کہ حضرت مسیح آسمان پر باین جسم خاکی زندہ تشریف لے گئے اور ابتک
زندہ ہین اور حضرت موسی نے مثل کل بنی آدم کے دنیا سے انتقال کیا
اور دفن کفن سب پایا لہذا مثلیت مسیح نہ ہوئے ساتوین یہ کہ حضرت مسیح
حسب مقولۂ عیسائیان باین جسم خاکی قریب حشر کے آوین گے دنیا مین
اور عدالت فرماوین گے اور حضرت موسی کا تشریف لانا ثابت نہین تو
اب فرمائیے کہ اس توجیہات متذکرۂ بالا سے جو کہ بالکل ٹھیک ٹھیک
جناب خستمی مآب کی شان مین ثابت و متحقق ہے ثبوت رسالت من احد
الوجوہ ظاہر و باہر ہے پھر آگے چلو اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس
فقرہ مین پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پوادر کے معتد لہ ہے اپنی کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق مین دیکھیے کوئی تاویل مارون گھٹنا ہوٹے آنکھ
بھی نہین کی ہے بجز اسکے کہ مسیح کے خبر ہے مین کہتا ہون کہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کو کلام خدا کا لکھا ہوا ملا ہے اور ہمارے
حضور اقدس کو چونکہ آپ امی تھے تمام قرآن شریف زبانی معرفت جبرئیل
علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا اسواسطیکہ بے پڑھے کو لکھہ کے بھیجنا مناسب
نہین ہوتا پھر یہ فقرہ کہ جو اوسکے سنیگا اوس سے حساب لونگا الخ کیسا

جناب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہے کہ جس نے
اونکا کہنا نہ سنا اونسے کیا اللہ صاحب نے حساب لیسا اور حکم جہاد
عام کا دوام کو دیا کہ ظاہر ہے دستور ہے کہ جب آدمی زبانی کہنے سے
نہین مانتا تو اوسکو ہاتھ سے سمجھاتے ہین باقی اور سب تثلیث کتاب
استفسار و ازالۃ الاوہام مین مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے
زیادہ خامہ فرسائی کی کچھ ضرورت نہین اب انجیل سے لیجیے انجیل یوحنا
باب اول آیہ ۱۹ سے ۲۳ تک **قولہ** یوحنا کی گواہی یہ ہے جبکہ یہودیون
نے یروشلم سے کاہنون اور لبیون کو بھیجا کہ اوس سے پوچھین تو کون
ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مسیح مین نہین ہون
اور اونہون نے اوس سے پوچھا پس تو الیاس ہے اور اوسنے کہا کہ مین
نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے کہا کہ نہین بس اوس سے کہا کہ تو کون ہے
تاکہ ہم اونہین جنہون نے ہمکو بھیجا ہے جواب دین تو اپنے حق مین کیا
کہتا ہے الخ **اقول** اس پیشین گوئی کو پادری لوگ حضرت مسیح پر گھاتے
ہین جسکا مہمل اور بے ربط ہونا ظاہر ہے بھلا مین پوچھتا ہون کہ جب حضرت
یوحنا سے پوچھا گیا کہ تو مسیح ہے اونہون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ تو
کیا الیاس ہے اونہون نے کہا کہ نہین تیسری بار پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے
اوسنے جواب دیا کہ نہین تو اب غور فرمائیے کہ یہ فقرہ کہ کیا تو وہ نبی ہے

ایسا صاف و صریح ہمارے حضور اقدس پر صادق آیا ہے یعنے ابتدا سے
خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کتب آسمانی سے جو چلی آتی تھی
اسیواسطے وہ لوگ جو واقف کار کتب آسمانی کے تھے انہون نے
پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے ورنہ اس پوچھنے کی کیا ضرورت تھی دوسرے یہ
کہ حضرت مسیح اور حضرت یوحنا ہمعصر تھے وہ نبی کا کون موقع تھا دیکھو جو
عیسائی کہ منصف مزاج ہین اونہون نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا
ہے کہ آنحضرت نے دعوی نبوت کیا یعنی ولیم میور صاحب اور سیل صاحب
و مسٹر جانبورٹ صاحب وغیرہ اکثر عیسائی نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہے
قولہ کہ ظاہری حال جلین اونکا قبل نبوت کے نہایت عمدہ تھا اور انہون
نے دعوی نبوت پر معجزات دکھائے گو اونکو کوئی سحر یا شعبدہ بتائے
لیکن سیل صاحب لکھتے ہین کہ قبل جہاد ۱۳ سال کے اندر پیش از ہجرت
سینکڑون عمدہ لوگون نے اسکی تصدیق کی اور کل عالم کا اقرار نبوت کسی نبی
کا ممکن نہین پھر دیکھو حضرت متی ۳ باب ۱۱ و ۱۲ آیہ یعنی حضرت یوحنا فرماتے
ہین **قولہ** کہ مین تو تمھین توبہ کے لیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو
میرے بعد آتا ہے مجھ سے زور آور ہے مین اوسکے جوتیان
اوٹھانے کے لایق نہین ہون وہ تمھین روح القدس اور آگ سے
بپتسما دیگا اوسکا سوپ اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ اپنے کھلیان

کو خوب صاف کریگا اور اپنے گیہوون کو کھتی مین جمع کریگا پر بھوسی کو
اوس آگ مین جو کبھو نہین بجھنی جلاویگا الخ اقول اب اسے بیان پر ہم
عیسائیون سے فیصلہ چاہتے ہین پہلے تو یہ فرماوین کہ یہ فقرہ کہ مین تو پانی
سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجھ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون الخ اسکے کیا معنی ظاہر
ہے کہ حضرت یحیی اور حضرت مسیح ہمعصر تھے پھر بعد کا ضمیر کسپر راجع
ہوا دوسرے یہ کہ جو میرے بعد آتا ہے مجھ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین الخ یہ کیا ٹھہرا بھلا جبکہ حضرت
مسیح نے حضرت یحیے سے بپتسما پایا ہے تو وہ گرو یہ چیلے ہوے
تو پھر گرو چیلے کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ مین اوسکے جوتیان اوٹھانے
کے لائق نہین تمام دنیا جانتی ہے کہ پیر کو مرید پر اور گرو کو چیلے پر فوق
ہوتا ہے نہ یہ پیر مرید کے نسبت یا گرو چیلے کی نسبت یہ کہے کہ مین
اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لائق نہین ہمنے کبھو نہین سنا کہ کسی پادری
صاحب نے اقرار کیا ہو کہ فلان ہندی جو کرشتان ہوا ہے وہ ہم پر فوق
رکھتا ہے بلکہ ہندوستانی عیسائی کو صاحبان ولایت ذرا کبھو اپنے
ساتھ کہانا نہین کہلاتے ہین الگ بٹھاتے ہین ہان یہ سنا ہے

ولایتی ہیں ہے پھر یہ کہتے ہین کہ مسیح مین شان الوہیت تھی اس لیے
حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون
مین کہتا ہون یہی ہندو بھی کہتے ہین کہ رام چندر کرشنا مین شان
الوہیت تھی پھر پادری لوگ کیون آپکو حق پر اور اونکو باطل پر تبلاتے ہین
سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی بیل نہ کودا کودے گدھا یہ تماشا دیکھے
کون بھائیو جاے غور ہے کہ ہمارے حضرت شافع المذنبین یعنی رسول اکرم صلعم
نے کوئی جعل فقیرے یا ریاست کا چالیس برس کے عرصہ مین پھیلایا
تھا اور بعد دعوی نبوت باقرار مسیو صاحب ۱۳ برس کے عرصہ مین اسلام
کی تلوار میان سے نہ نکلی تھی حالانکہ قبل از ہجرت کوئی گھر مدینہ مین مسلمان سے
خالی نہ تھا اور بعد ازان مین کہتا ہون انتقام بھی شروع ہوا تو عجیب بے سروسامانی
تھی جنگ بدر مین تین سو آدمی اور دو گھوڑے اور تیرہ تلوارین تھین اور
ہمیشہ حضرت کے لشکر کا یہی حال رہا ہے نہ فوج کے رسالے و پلٹنین تھین
نہ توپخانہ بیل باتری اور نہ سیل نہ گولہ بحر روپیہ پیسا نایاب بلکہ سراسر کم نہ قواعد
و پریٹ کاڈہنگ بروقت غلبہ اشتہار شکم بستہ سنگ نہ لشکر کی چھاؤنی نہ
فرودگاہ نہ پڑاؤ نہ ڈاکٹر ہمراہ جو شفی گہاؤ نہ قاعدہ تھا جس سے اساس لبست
کا ہو بچاؤ نہ کچہری کا کوئی مکان نہ ناظر نہ منشی نہ کوئی روبکار نویس نہ کمیٹی تجہیز
ٹکٹ رعایا کے نہ کاغذ اسٹام نہ کوئی ولیعہد نہ قائم مقام نہ محصول چنگی نہ بسکرات

ہے یہ لفظ اگر نری ہے تو عفی عنہ

کا بٹھیکہ نہ کسی طرح کی تجارت نہ دین لین کا لیکھا نہ خیمہ نہ چھولداری نہ کوئی خیر خواہ
ہندی جو کرے یاری نہ حرب ضرب کی گہات نہ قاعدہ چاندماری فقط شاک
حال فضل ایزدباری مسجد جاے وعظ و ابلاغ رسالت تھی ایک حجرہ اپنا
مکان تھا پھر یہ انتظام اور فتوحات متواترہ جسکی نظیر دنیا مین نہین بموجب
تحریر ریڈ صاحب کے بھلا یہ نتائید خدا کہان ممکن ہے یہ سادگی اور یہ
آزادی اوسپر یہ آبادی دیکھو بیشک سلطنت موسوی سے بھی کہین زیادہ
فروغ تھا جو دروغ محض کو ہرگز نہین ہوسکتا مگر افسوس بعضی آنکھین ایسی ہی
ہین جو نور آفتاب کو ہرگز نہین دیکھتین جیسے جانوروں مین چمگادر
کی آنکھ اور آدمیون مین پادری لوگ اگر ایسے لوگ خدا کی خدائی کا بھی نہ اقرار
کرین تو ثبوت مشکل ہے اب ایک بات یہ بھی سننیکے قابل ہے کہ بعضے
پادری صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ہماری نجات کفارہ مسیح پر منحصر ہے
اور مسلمانون کے لیے کوئی کفارہ معقول نہین ہے مین کہتا ہون کہ پہلے
ثبوت کفارہ تو کرلیا ہوتا تب ایسا فرماتے تو بجا تھا لہذا سننیکے بات ہے
کہ آپکی مقتدا پادری فنڈر صاحب کا کتاب میزان الحق باطلہ مطلق و
مفتاح الاسرار مین یہ بیان ہے **قولہ** خلاصہ تقریر پادری صاحب کا یہ ہے
کہ اگر کوئی نجات دہندہ نہ ہو تو ہمیشہ آدمی پر عذاب الٰہی رہے اور ہمیشہ
انسان ہلاکت ابدی مین رہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کے گناہون کا

کفارہ ہو۔ اور وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای عادل اوسے قبول کرلے
اور ایسا کفارہ واجب ہی کہ قسم آدم زاد سے نہ ہو اسلیے کہ انسان
گنہگار ہے اور گنہگار گنہگار کو بخشوا نہین سکتا پس اللہ تعالے
نے اپنے بیٹے کو واسطے کفارۂ گنہگارونکے بھیجا اور وہ مخلوق کی پاس
آیا اور مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے اور عاصیون
مین شمار ہوکر سبکے گناہونکی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہا اور مارا گیا
اور جہنم مین اوتارا گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سے پاک وصاف کیا
اور تین دن کی بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا
الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہ تقریر سراسر خطا ہے چند ربط ہے اسلیے
کہ اگر یہ تجویز صحیح ہو تو لازم آتا ہے مسیح ابن اللہ نہ ٹھہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ
قرار دیے جاوین اسواسطیکہ اللہ تعالی کو مجرمون کی خاطر زیادہ ہوئی کہ اونکی
بدے معصوم کو ملعون کرکے جہنم مین بھیجا اور مجرمون کو نجات دیا پس
ظاہر ہے کہ جسکی خاطر زیادہ ہونا چاہیے کہ وہ ابن اللہ ٹھہرے دوسرے
یہ کہ حضرت مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوئی یا من حیث الروح سو من حیث
الروح تو کفارہ ہونا ممکن نہین ہے اور من حیث الروح وہ حسب تشخیص عیسائیان
اللہ ہین اور الوہیت مقدور عبد کے نیچے ہین کہ کوئی اوسے پکڑ سکے
اور صلیب دے سکے کیونکہ روح غیر محسوس چیز ہے تو اب ثابت ہوا

کہ من حیث الجسم کفارہ ہوے اور من حیث الجسم حسب تشخیص پادریصاحب
وہ قسم آدمزاد سے ٹھہرتے ہین پس دونون شقون مین کفارہ ثابت
نہوا تیسرے یہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جمیع احکام مثل
قصاص و تعزیرات قانونی باطل ہون اسلیے کہ جو جرم سنگین سے سنگین
تر صادر ہوگا اوسکی بھی سزا مسیح اوٹھا چکے اب مجرم کو سزا دینی بڑی بے انصافی
ہے حالانکہ مسیحی سزا پاتے اور دوزخ مین ہین اور اگر یہ عذر مسیحی پیش کرین
کہ کفارہ سے عذاب اُخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی تو اوسکا جواب یہ ہے
کہ یہ تشخیص آپ لوگون کی محض بیجا ہے اسلیے کہ جب خدائے عادل ایک
جرم کو جرم نہ جانے اور سزا نہ دے اور حکام سزا دین سبحان اللہ یہ
وہی مثل ہوئی کہ متخاصمین راضی شوند قاضی راضی نمیشود چونکہ یہ کفارہ
باطل ہے اسلیے کہ فعل نبی کا امت کو واجب ہے نہ مباح پس جو کچھ کہ نبی
کرے وہ امت کو بھی کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے کہتا ہون مین کہ کفارہ
باطل ہے اور اگر علماء مسیحی کفارہ صحیح جانتے ہین تو ضرور ہوا کہ ایک
ایک بار بسبب مسیحی اقتداء للمسیح جہنم کی سیر کراوین اور جہنمی کے لفظ بدنجانین
بلکہ جو کوئی انکو اس لفظ سے یاد کرے یا پکارے اوسکی نہایت مشکور
ہون کہ مسیح کے منصب مین شریک کیا واہ واہ صاحب کیا اچھا کفارہ
ہے کہ جس جلسے بجہت کفارہ بچانا ضرور تھا وہان کے راہ دکھادین

اور اپنی جان سفت مین گواوین اب سننا چاہیے کہ لکھنؤ مقام امین آباد
مین ایک پادریصاحب ہندی نژاد جنکا لقب فلپ صاحب قرار پایا ہے
مین نے دیکھا کہ وعظ فرما رہے ہین اور خلقت بھیڑ یا دھسان گرد پیش
جمع ہے اور بہت ایک قابلیت کے ساتھ یہی مضمون بطالت مشحون
کفارہ کا سمجھا رہے ہین فضا کا بقول شخصے شیطان کے کان بہرے
کہین بندہ بھی وہان وارد ہوا پہلے مین نے اونکی خوش بیانی اور لسانی
کی نہایت تعریف کی جب سلسلۂ کلام قایم ہین خوب مستحکم ہوگیا تب مینے
کہا کہ کفارہ مسیح کہین کتاب سے پایا نہین جاتا فقط پادری فنڈر صاحب کا
مثل میان عمادالدین بیدین ایک عندیہ یا ذہنی تشخیص ہے اسپر برافتہقہ
مارا اور فرمانے لگے کہ آپ وکیل ہین ایسا نہ فرمایئے ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار ایسے نہ تھے کہ اپنے ذہن سے کوئی تشخیص گڑھ لیتے
برابر کل کتب آسمانی اور صحائف انبیاء ماقبل مین کفارہ مسیح کی خبر ہے
مین نے جواب دیا کہ قبلہ کل کتب جنکو آپ آسمانی کہتے ہین اونکے
ترجمے اور اصل عبرانی میرے کتب خانہ مین موجود ہین اور مینے اسقدر
مزاولت کی ہے بقول شخصے کہ ہر آیہ کے تلے میرا جھوپڑا لگا ہوا ہے
والا کفارہ مسیح کا بمضمون میری نگاہ سے نہین گذرا فرمایا کہ نہین اشعیا
نبی کی کتاب مین وہ الہام سے فرماتے ہین **قولہ** کہ ایک برہ کی قربانی سے

سخاوت ممکن ہے الخ سو وہ برہ مسیح ہے کہ پاک بازتھا مین نے کہا
کہ یہہ تشخیص آپکی حسب بیان آپکے مسیح پر صادق نہین آتی اسلیے کہ عام
بات ہے یعنی قربانی کی یہ معنی ہین کہ مسلمان مینڈھا یا دنبہ یا گاؤ یا شتر وغیرہ
لاوے اور اونکو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ساتھہ نام خدائے بزرگ و برتر
کے ذبح کرے اور گوشت اوسکا للہ تقسیم کردے تب قربانی ٹھہریگی
اور آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود مردود
نے ایک ٹکٹی لکڑی پر لٹکا کے دونون ہاتھہ پھیلا کر دو پرک ٹھونک کے چھوڑ دیا
کہ بہت عرصہ مین بہزار تکلیف وہ جان بحق ہوے تو فرمائیے یہ کفارہ و قربانی
نہ ٹھہری بلکہ ایک قسم کا جھٹکا ٹھہرا جیسا کہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ جو جانور
ہنود وغیرہ اپنے طور پر گردن مارتے ہین تو وہ جھٹکا کہلاتا ہے اسپر فرمانے لگے
کہ یہہ یشعیا نبی کا اشارہ کہ رہے مین نے کہا کہ عقلا ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف البتہ یہ اشارہ پایا جاتا ہے
کہ اونکو اشقیا امت نے اسی حیثیت سے جیسا کہ مین نے بیان کیا عائد
ہو سکتا ہے اور بعض مقام اگلے صحائف انبیا بنی اسرائیل مین ذکر شہادت
اور معرکہ کربلا کا اشارہ بھی ہے اگر آپ فرماوین گے تو مین دکھلا بھی دونگا غرضکہ
خاموش ہوئے روپوش ہوئے اب ایک بات اور اس کفارہ کی بحث مین
مین بیان کرتا ہون جو کہ پادری وبر صاحب واقع لودیانہ کو لکھا ہے

وہو ہذا۔ دیکھو کتاب امثال کے باب ۲۱۔ آیہ ۱۸ مین ہے **قول** کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راست بازونکے عوض فدیہ ہونگے الخ اور نامہ اول یوحنا کے باب ۲۔ آیہ ۲ مین ہے **قول** اور وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہون کا الخ **اقول** یہان پر مین سخت حیران ہون کہ امثال والی آیہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ نیک لوگون کا کفارہ ہوا کرتے ہین جس سے کفارہ مسیح باطل ہوتا ہے کیونکہ مسیح نبی معصوم اور کمال نیکو کار تھے بھلا ایسے بدکار بندونکے لیے کیون کفارہ ہونے لگے لیکن جب دوسرے آیہ نامہ یوحنا والی سے مسیح کا تمام دنیا کے واسطے مابعوض گناہ کے کفارہ ہونا ثابت ہوتا ہے یہان امثال والی آیہ پر اگر نظر کرین تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد حضرت مسیح کا سب دنیا کے بدکارون سے بدکار ہونا ثابت ہوتا ہے وجہ اس تناقض کی بیان فرما دیجیے پھر مین پوچھتا ہون کہ یہ جو بعضے پادریصاحب دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے واسطے کوئی کفارہ معقول نہین ہے یہ سراسر لغو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ہم کتاب امثال کی آیہ کو دیکھتے ہین اور پھر تمام دنیا کے رجسٹر مردم شماری کو غور کرتے ہین تو ہر سال بت پرستون اور عیسائی اور یہودی وغیرہ کے گنتی جو کہ منکر رسالت جناب ختمی مآب کے ہین مسلمانون سے زیادہ پاتے ہین جس سے

ہر فرد مسلمان کے واسطے متعدد کفارے پائے جاتے ہین علاوہ برین
آیہ نامہ اول یوحنا والی کے مطابق جب مسیح تمام جہان کے واسطے
کفارہ ہوگئے ہین تو بھلا سمجھو تو سہی کہ ہم مسلمانون کے واسطے جو کہ
اللہ تعالے کی توحید پر ایمان رکھتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی
نبوت اور اونکی والدہ ماجدہ بی بی مریم کی صادقہ اور صدیقہ ہونے اور
نے ایمان یہود کی تہمت زنا سے بری و پاک دامن ہونیکا اعتقاد مضبوط
رکھتے ہین کیونکر کفارہ نہ ہوے ہونگے بلکہ اگر کوئی منصفی کرے تو حیات
ابدی کی مستحق فقط مسلمان ہی ہو سکتے ہین تو اب یہ دعوی یاد رہیگا جہان
حال و استقبال کا کیسا رد ہوگیا اور پھر مسلمانون کے عوض مین کفارہ
ہونا کفار کا از روی تحقیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم ہے صحیح مسلم
مین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ لاوین گے کچھ لوگ مسلمان
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کریگا
اور اون گناہونکو یہود و نصاری پر رکھدیگا آنکھ دیکھو یہی بات آیہ امثال والی
سے پائی جاتی ہے اور اس حدیث کے شارح نے بلکہ دیا ہے کہ اس حدیث
مین وہ لوگ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاری سے سخت تکلیفات
پہونچی اور اونہون نے صبر کیا تو اب اس صورت مین یہود و نصاری سے

تکلیف پانیوالے بظاہر واعظین یہود و نصاریٰ ہین کیونکہ اسوقت کے یہود و نصاریٰ اور مشرکین لوگ جب دین اسلام کی نسبت زبان درازی یا زار و نین کرتے ہین اور یہ واعظین لوگ اونکو دندان شکن جواب دیتے ہین اور اپنا وطن چھوڑ کے غیر ملکون مین جاتے ہین اور صعوبات سفر اوٹھاتے ہین لہذا مستحق اس کفارہ کے یہی لوگ ہوئے یا جو لوگ کہ ان واعظین کی تائید کرتے ہین زبان سے اور زر سے وہ بھی مستحق اس کفارہ کے ٹھہرین گے پھر دوسری حدیث مشکات شریف مین بروایت مسلم مروی ہی جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرماویگا کہ تیری دوزخ سے مخلصی کا یہ بدلہ ہی الخ یعنی تیری عوض مین یہ یہودی و نصرانی دوزخ مین جاویگا اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیث کا تھا کہ جن لوگون نے اہل کتاب کے خطرون اور رسوائیون کے برداشت کی پس اونکو یہ جزا ہوگی سو یہ وہی لوگ ہین جو نصاریٰ مین بدل مشغول ہین اور وہ لوگ بھی جو ان لوگون کی امداد کرتے ہین زبان سے یا زر سے لہذا مسلمانون کو ثابت قدم رہنا چاہیے امر و نہی کے بیان کرنے مین کچھ کسر نکرین اسلیے کہ خداوند تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کنتم خیر امۃ تا آخر ترجمہ یعنی ہو تم بہترین امت سے جن لیے گئے ہو لوگون کین سے تو کہ حکم کرو

بہتلائی کا اور منع کرو برائی سے اور تم ایمان لائے ہو ساتہ اللہ کے اور اگر
ایمان لاتے اہل کتاب البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے بعضے اون مین
مومن ہین اور اکثر اونکے فاسق ہرگز نہ ضرر پہونچاوین گے تمکو مگر تہوڑے
ایذا اور اگر لڑائی کرین تمسے پیٹ پہیر جاوین گے الخ اس آیہ مین خاسئون
بمعنی کافرون کے مفسرین نے بتایا ہے اور بعض ایماندار سو وہ ہین جو کہ مسلمان
ہو گئے یا آیندہ ہونے والے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ یہ منصب جو کہ
خداوند تعالے کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عطا ہوا ہے
یا تہ سے جانے نہ دین اور طریق امر بالمعروف کا جیسا کہ اللہ صاحب نے
اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے اوسی طور سے
کیا کرین جیسا کہ سورہ نحل مین ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ ترجمہ یعنی بلاؤ طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتہ حکمت کے
اور نصیحت نیک کے الخ اور اگر مخالفین لوگ کچہ قیل وقال کرین یعنے
دین اسلام پر اعتراض کرین تو پہر خدای تعالے ساتہ ہے یہی فرماتا ہے
وجادلہم بالتے ہی احسن الخ ترجمہ اور جہگڑا کرو اونسے ساتہ اوس چیز کے
کہ بہتر ہے یعنی مباحثہ کرو ساتہ یہود و نصاری کے تو ساتہ دلائل عقلی و
و نقلی کے مباحثہ اور مناظرہ کرو نہ یہ کہ صرف دنگا و فساد ہو یا فحش زبانی
کی باتین ہون اسلیئے کہ اس سے کچہ دین اسلام کی حقیت نہین ثابت ہوتی

بلکہ موجب بدنامی کا ہے اور باعث مخالفت خدا اور رسول کا پھر دوسری جگہ
فرمانا ہے لاتجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن ترجمہ اور مت جھگڑا کرو اہل
کتاب سے مگر وہ کہ بہتر ہو یعنی سہولیت سے گفتگو کرو اور اونکی ایذا رسانی
سے خوف کرکے باصرف براہ خیر خواہی دین اسلام سے منہ موڑنا یا اوسکی
اعلان سے سستی کرنا بڑی قباحت کی بات ہے دیکھو سورۂ عنکبوت
کے شروع مین صاف صاف ارشاد ہوتا ہے الم احسب الناس تا آخر
ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جاوین گے اتنی ہی
پر کہ منہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین الخ اور
آزمایش خدا کی طرف سے طرح بطرح کی ہے جیسا کہ فرماتے ہین ولنبلونکم
بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات تا آخر ترجمہ
یعنی البتہ ہم آزماوین گے تمکو کچھ بھوک اور خوف سے اور نقصان مال و
جان سے اور پھل سے یعنی نفع دینے سے اور خوشخبری دی اسی محمد اون لوگون
کو کہ جب پہونچے مصیبت یا سختی کہتے ہین کہ ہم اللہ کے ہین اور اوسکی طرف
پھر جانا ہے الخ پس دین کی بابت مصیبت پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا
موجب خوشنودی الٰہی کا ہے اور اگر خوف یا اذیت کے باعث
سکوت اختیار کرے تو یہ بھی نہین بتا دیکھو اللہ تعالے خود جناب رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاف صاف اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک تا آخر ترجمہ یعنی اے رسول ہمارے
پہونچادے جو کچھ کہ نازل ہوا طرف تیرے پروردگار تیرے کے طرف سے پس
اگر نہ کہا تو نے لوگونکو یا نہ پہونچایا تو نے احکام اوسکا یعنی اپنے رب کا اور اللہ
بچاویگا تجکو لوگون سے الخ تو اب جب آنحضرت کو سکوت کرنا درست نہ تھا تو
امت کے لوگون کو کب درست ہوگا اور پھر دیکھو اسکے مطابق حدیث
بہی موجود ہے اسکالت عن الحق شیطانا اخرس الخ ترجمہ یعنی حق بات
سے چپ رہنے والا شیطان گونگا ہے اسیطرح دوسری حدیث بہی موجود
ہے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین الحدیث یعنی جب ظاہر ہووے فتنہ
اور ساکت رہے عالم پس لعنت ہے اوسپر اللہ کی الخ لہذا اب مسلمان بہائیونکی
خدمت مین عرض ہے کہ اسوقت آخر مین یہ فتنہ ظاہر ہوا کہ بازارون مین
وعظ البطال رسالت وقرآن قوی البرہان کا پادری صاحبون اور کالے
کرسٹانون کی ذات سے جبکہ ظاہر و شروع ہوگیا اور معاذ اللہ تفسیر قرآن
نیچری صاحبونکی ذات قریب المات کی بدولت ذہنی خلاف مذہب جمہور
وقواعد صرف ونحو کے طبع ہوکر مشتہر ہونے لگین تو اب آپ لوگونکو بہی
سکوت مناسب نہین قدمے درمے سخنے کوشش کرنا چاہیے اور ان
لوگون کی لغویات ہرگز نہ سننا چاہیے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دین کی دو ہی
چیزین ہین اعتقاد صحیحہ اور عملیات صالحہ سو ان دونو اور کل بیدینون مین منقود ہین

اور پہر دعوی یہ ہے کہ ہم دین عیسوی پھیلاتے ہین اور نیچری نہین
نیچری فرماتے ہین کہ ہم ہیٹ اسلام دین نیچر یہ بتاتے ہین تو اب ان
لوگون سے کوئی پوچھے کہ صاحب اعتقاد آپکا تو ایک خدا کا تین خدا ٹھہرا
اور نیچر یہ کے اعتقاد کے بموجب تو اس عالم کا کوئی صانع ہی نہین قرار پاتا
اور پادریصاحبون کے نزدیک اعمال صالحات کے کچھ ضرورت ہے
نہ رہی جسنے کہ جتنے گناہ سرزد ہونگے وہ عیاذا باللہ حضرت مسیح کے
ماتھے تھوپے جائین گے پہر وہ ترقی دین کیا چیز ہے کہ جسکے پھیلانے
کے لیے یہ دھوم دھام ہو رہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت**
منتر تو سنا تھا پہ منتر نہ سنا تھا اس زلف کے کا ٹیکا ڈ منتر نہ سنا تھا
دیکھو کین صاحب مورخ لکھتا ہے **قولہ** کہ حضرت محمد صاحب حسن بین
ممتاز تھے اس نعمت ظاہر کی کوئی شخص تحقیر نہین کر سکتا الا وہ لوگ جنہین
خدا نے اس سے محروم رکھا ہے حضرت کا حسن ایسا تھا کہ جب آپ گھر مین یا
باہر وعظ فرماتے تھے تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچھ فرماوین سامعین
انکی صورت ہی دیکھہ کے عاشق ہو جاتے تھے اور تمام محفل مین غلغلہ
تعریف کا بلند ہوتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا رعب و سطوت
ہے رسوم روزمرہ مین حضرت اپنے ہم وطنون سے خلق اور تہذیب
سے پیش آتے تھے اور امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم و تکریم سے

ہمکلام ہوتے اور سانہ ہی اسکے یہ بھی کہا کہ غریب ترین باشندگان مکہ سے نہایت خلق اور مروت فرماتے پھر تذکرہ حضرت عیسے مصنفہ رئین صاحب باب ۵ مین لکھا ہے **قولہ** کہ حضرت موسی اور حضرت محمد صاحب فقط صاحب علم نہ تھے بلکہ صاحب عمل بھی تھے اور ان دونون پیغمبرون نے اپنے ہموطن اور معاشرین کو عمل کی تاکید کی ہے الخ پھر جانڈ بونپورٹ صاحب لکھتے ہین **قولہ** کہ اسکا انفصال مشکل ہے کہ حضرت پر کس قسم کی بیخودی طاری ہوتی تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا اور یہ قول بعضے عیسائیان تعصب مزاج کا کہ حضرت کو صرع کی بیماری تھی نسبی مرگی کے دورے آتے تھے یونانیون فی نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے آپکو ایک نئے مذہب کا بانی سمجھ کے ازراہ عداوت اور اوس حالت بیخودی کو آپکے اخلاق مین ایک نقص اور عیب قرار دیا تھا جو کہ عیسائیان راست باز کے نزدیک قابل زجر اور تعزیر کے تھا الخ غرضکہ ایسے ہی چیچرس اور راڈویل اور اسپرنگر اور انربیل ولیم میور صاحب وغیرہ مورخین عیسائیون کی شہادت ہے پھر دیکھو دیباچہ قرآن شریف مصنفہ پادری جی ایم براڈویل صاحب صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ دلیلون سے ثابت ہے کہ محمد کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتی تھی کہ اپنے ملک کے لوگون کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے چھوڑاوین

اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اونکے یہ تھی کہ سب سے بڑا امر حق یعنی توحید الٰہی
کا جو اونکے روح پر غالب درجہ مستولی ہو رہا تھا اشتہار کریں اور محمد کی
سیرت ایک عجیب نمونہ تھی ایسی قوت وحیات جو ایسی شخص ہین ہوتی ہی جسکو
خدا اور قیامت پر اعتقاد کامل ہوتا ہے اسمین جو کچھ نتیجے نکالے جاوین پیرو نکی
ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اونکو اون لوگون مین تصور
کرنا چاہیے جنکو اخلاق اور ایمان اپنے ابنا جنس کے تمام حیات دنیوی
پر ایسا اختیار حاصل ہے الخ پھر مسٹر جانڈینیورٹ صاحب نے کھلا کھلی اقرار کیا ہے
قولہ کہ مجھے اسمین شک نہین ہے کہ اوس شے سے جسکی آنے کی خبر اپنے
بھائیون مین سے موسے نے بنی اسرائیل کو دی ہے اور فارقلیط جسکی
خبر عیسے مسیح نے انجیل یوحنا مین دی ہے محمد صاحب مراد ہین الخ اور مسٹر کاڈ
فری ہنکس نے اپنی کتاب ابالوحی قرآن مسمی محمد مین جسکا ترجمہ اردو جناب
مولوی مجتہد مذہب نیچریہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی نے کروایا ہے
اور بنام نہاد حمایت الاسلام چھپوایا ہے اس تحقیق شرح وبسط سے بیان
کیا ہے کہ ایسا بیان مین نے کسی مسلمان کے کتاب مین نہین دیکھا
فقط **اقول** اب ایک بات یہ بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ بعضے یاد یضا صاحب
یہ بھی کہہ ڈالتے ہین کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی پیشین
گوئی نہین ہوئی مین کہتا ہون کہ جیسی پیشین گوئیان ٹھیک ٹھیک اور

دربیت وسلم ہمارے جناب خاتم رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہوئین
اور ظہور مین آئین ویسی کسی انبیا بنی اسرائیل سے نہین ہوئین مفسرین محدثین
فرماوین حدیث کے اوستادون نے روایتین کی ہین ازانجملہ ایک یہ بھی حدیث
ہے **قولہ** کہ آنحضرت نے فتح مکہ و بیت المقدس و یمن و عراق کے صحابہ
کو خبر دی تھی کہ میرے صحابی خزائن شاہ فارس اور شاہ فرنگ کے آپسمین
تقسیم کرین گے اور ایرانیون کی لڑکیان اونکی خادمہ ہوجائین گی سو یہ
سب صحابہ کی زندگی مین واقع ہوگیا کہ خلافت مین خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کے بی بی شہربانو دختر یزدجرد جناب امام حسین علیہ السلام کے نکاح
مین آئین اور سماۃ مہربانو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے تصرف مین الخ پھر
دوسری حدیث **قولہ** یعنے آپ نے خبر دی تھی کہ فارس اسلام کے ہاتھ
پر ایک ٹکریا دو ٹکر لیکن نیست و نابود ہوجائیگا پھر قیامت تک پارسی تخت
پارس پر نہ بیٹھے گا اور فرنگیونکا راج مدتون تک رہتا ہے فرنگی خشکی تری والے
ہین یعنی دریائے حکومت بھی خوب کرینگے اور جب دنیا آخر ہونے لگی تو بڑا
عروج کرین گے الخ **اقول** سو ظاہر ہے کہ فرنگیونکا راج قائم ہے برخلاف
پارسیون کے کہ اونکا راج پردۂ زمین پر کہین ایک موضع بھی نہین ہے اور آنکہ
دنیا آخر قریب ہی دیکھو فرنگیونکا راج بڑھتا جاتا ہے پھر مسلم مین مستورد
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے **قولہ** کہ مین نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل سنا ہے کہ قیامت نہین آویگی جبتک یہ
کہ فرنگی سب آدمیون سے زیادہ ہولین گے پھر مسلم نے بسند ابوہریرۃ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **قولہ** کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ
یعنے اونکے پھر آنیکے وقت مین قسطنطنیہ فرنگیون کے قبضہ مین ہوگا پھر
ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ زمین کے گوشے خدا نے مجھے دکھلائے اور مینے زمین کے
پورب پچھان کی طرف دیکھا اور میری امت کا راج رفتہ رفتہ یہونچ رہیگا جو گوشے
مجکو خدا نے دکھائے **اقول** اب دیکھو یہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی
اور اس فرق باریک پر غور کرکے ایمان لاؤ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مینے
پورب اور پچھان کی گوشے دیکھے پس اوسکے موافق مذہب اسلام پورب سے
پچھان تک جیسا پھیل گیا ویسا جنوبًا اور شمالًا نہین پھیلا یعنے ہندوستان
سے دریاے طنجا تک پھر یہی ایک پیشین گوئی ہے **قولہ** یعنے حضرت
نے فرمایا تھا کہ پچھم والے مسلمان ہمیشہ غالب رہین گے جبتک خدا کا
حکم اونکے پاس پہونچے مطلب یہ کہ قیامت آجاوے اور مراد پچھم والون
سے شام اور بیت المقدس کے مسلمان ہین کیونکہ شام حجاز سے پچھم
کو واقع ہے اور ابی امامہ کی روایت مین لفظ اہل شام صاف موجود
ہے اب جاے غور ہے کہ یہ پیشین گوئی کیسی ٹھیک پوری ہوئی سلطان

صلاح الدین کے وقت مین جب تمام یورپ نے متفق ہوکر مسلمانون کو
شام سے نکالنا چاہا تو انجام یہ ہوا کہ بلیسینان مین چالیس لاکھ فرنگیونکی
قبرین بنا ناپڑین اور ہمارے حضور صادق ومصدوق کے فرمانے کے
بموجب اہل شام ہی غالب رہے جیساکہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف
لب التواریخ مین لکھا ہے اور اپنے ان لڑائیون کا نام گروسیڈ یا جہاد مقدس
نام رکھا ہے الخ پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث** ان ہلک امتی
علی یدی اغلمۃ من القریش میری امت یعنی اصحابون کی تباہی قریش کے
چند لونڈون کے ہاتہ سے ہوگے مراد حضور کی یزید اور مروان کے
بیٹون سے ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ الحدیث**
کیف بک اذا لبست سوار کسرا ترجمہ یعنی السراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب
شاہ ایران کے کڑوے تجھے پہنائے جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
بعد وفات خلیفہ صاحب اول کے خلیفہ صاحب دوم کی خلافت مین ملک
ایران فتح ہوا اور کسرا پرویز شاہ ایران کے کڑوی غنیمت مین آئے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے سراقہ کو پہنائے اور فرمایا کہ شکر
خدا کا جسنے یہ کڑوے شاہ ایران کے ہاتہ سے اوترواے اور سراقہ کو
پہنوائے غرضکہ اسی طرح کی اور بہت سی پیشین گوئیان ہین کوئی کہان تک
لکہے نہ کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئی دیکھو حضرت متی کی انجیل باب ۱۶ مین

مسیح کا قول قول کہ انمین سے جو یہان کھڑے ہین بعضے ہین کہ موت کا مزہ جب تک کہ ابن آدم کو اپنے بادشاہت مین آتا نہ دیکھہ لین نہ چکھینگے
الخ اب پادری صاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ انمین سے کون باقی ہے
اور حضرت مسیح ابھی تک تشریف نہین لائے ہمارے امام آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے انتظار مین بیٹھے ہین یہان اگر کوئی پادری صاحب یا ہندی
کرسچن مثل میان عماد الدین نے دین یا مولوی صفدر علی صاحب پادریان
حال کے نائب یا جیسے کہ سید احمد خان صاحب جج بنارس کے کہ انہون نے
کچھہ حواری بھی جمع کیے ہین یہ فرماوین کہ یہ ان لوگون کی طرف اشارہ ہے
تو پھر مردہ جلانا پڑیگا ایک روئی ہی سیکڑون آدمیونکو کھلانا پڑیگا درخت بجر کو بدھا دیکر سونا
پڑیگا نبی مسیح ہونا مانا جائیگا تھوکون سونا جائیگا اقول بھائیو یہ بات خوب
شرح وبسط سے ثابت ہے کہ یہود و نصاری کے علمانے جب بشارات
واضحہ ہمارے عالیجناب کی کتب عہد عتیق وجدید مین پائی ہین تب وہ اسلام
لائے ہین ورنہ قبل اجرائے حکم جہاد بلا جبر واکراہ کیون وہ لوگ ایمان
لاتے اپنا خانمان چھوڑتے عزیز واقارب سے منہ موڑتے سیکڑون
طرحکی قیدین شریعت اسلامیہ کی سہنے کہلے بندون مثل عیسائیان رائج الوقت
کے کیون نہ رہتے دیکھو پہلی صدی مین یہود کے علما جیسے عبد اللہ
ابن سلام اور دو ابن شعبہ و مینا بن اور مخریق و کعب احبار وغیرہ اور

نصاریٰ کے علما جیسے بحیرا راہب اور وہ جو حبش ہی کہلاتا ہے اور نسطور
حبشی اور صغاطرہ یعنے وہ روم کا بشپ جو دحیہ کلبی پیغمبر صاحب کے
ایلچی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تب اوسکو رومیون نے مار ڈالا اور جارود
اور نجاشی ابی سنبا یعنے حبش کا بادشاہ اور وہ سبکے سب قسیس اور
رہبان یعنی پادریصاحبان اور بہت لوگ جو حضرت جعفر ابن ابیطالب
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ مین آکر مسلمان ہوگیا پھر دیکھو
آپکی صحبت نبوت اور عموماً رسالت کا ہرکلیس یعنی قیصر روم اور مقوقس بادشاہ
مصر قبطی عیسائی اور ابن صوریا اور حی بن اخطب علماء یہود وغیرہ نے اقرار
کیا ہے اگرچہ حسد اور شقاوت ازلی اونکو مانع رہے اور مسلمان نہین ہوے
پھر اجنے پادری خصوصا کالے کرسٹان یہ ہانک بھی بازارون مین
ہانکتے ہین **قولہ** کہ دین اسلام بزور شمشیر دنیا مین پھیلا ہے الخ
اقول اس تقریر کا مطلب مین آج تک نہین سمجھا اگر یہ مطلب ہی کہ جبرن
بلا شمشیر زنی پھیلے وہ حق ہے تو بالکل مغالطہ ہے اسواسطے کہ اگر یہ بات
حق ہو تو چاہیے کہ اگلون کے بت پرستیان اور اسی طرح انگلستان کی
بت پرستی اور اہل ہنود کا مذہب اور لانہی گرو کے تقلید اور بودہ کا مذہب
اور اہل چین کا طریقہ اور لوتر الیمانی کی پیروا اور درمیوالا ہندوستان
کے کرسٹان اور سید احمد خانصاحب جج بنارس کی حواری جو کہ سرشتہ

نیچرل اسٹ کو تمیٹ اسلام بتاتے ہین اور گردن مڑوری مرغی کہاتے ہین
یہ سب مذہب برحق ٹھہرین حالانکہ یہ بات بالاتفاق باطل ہے کیونکہ ان
دمبون کے واسطے کبھو شمشیر زنی نہین ہوئی بس اب ہمکو یہ بات ثابت
کرنا چاہیے کہ قرآن اور صاحب قرآن نے بابت تبدیل مذہب کے کبھو
جبر نہین کیا دیکھو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط جو کہ اسلام کے
بڑے سخت مجاہد مشہور ہین ہکذا ۔

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران
سپہ سالاران فارس کو لکھا جاتا ہے سلام علے من اتبع الہدی اما بعد
تمکو مسلمان ہونیکی دعوت کرتے ہین پھر اگر تم اسلام سے انکار کروگے
تو صرف جزیہ دیا کرو اور اسلام کے سامنے حقیر بنو پھر اگر اس سے بھی انکار
کروگے تو میرے پاس ایک ایسا لشکر ہے جو خدا کی راہ مین جان دینے کو
ایسا پسند کرتا ہے جیسا پارسی شراب کو پسند کرتے ہین والسلام علے
من اتبع الہدے فقط پھر دوسرا عہدنامہ جناب خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کا بعینہ درج کتاب ہوتا ہے **قولہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہے
جو خدا کے بندے امیرالمومنین عمرؓ نے اہل بیت المقدس کو دیدی اونکی جانونکو امان اونکے
گرجاؤنکو امان اونکی صلیبونکو اور سقیم و صحیح کو امان تمام عیسائی مذہب کو
امان عہدیہ ہے کہ اونکے گرجون مین سکونت نہ لیسین گے نہ اونکے گرجے

ڈھایا جائین گے اور نہ گرجونکے عمارت کچھ کم کی جاے گی نہ اون کی
صلیبین کم کیجائین گی نہ کچھ اونکا مال لیا جائیگا دین عیسوی چھوڑنے کے
واسطے اونپر کچھ جزیہ نہ مقرر کیا جائیگا اونمین سے کسی عیسائی کا کچھ ضرر نہ ہوگا
بیت المقدس مین کوئی یہودی نہ بسے گا بیت المقدس والونپر اتنا ہی لازم
ہوگا کہ وہ جزیہ دیا کرین جیساکہ مدائن والے جزیہ دیتے ہین اور بیت المقدس
والونپر واجب ہوگا کہ وہ اہل فرنگ اور چورونکو بیت المقدس سے نکالدینگے
پھر جو فرنگی بیت المقدس مین سے نکلے تو اوسکی جان اور مال امن مین ہے
جبتک کہ اپنے مامن مین پہونچ جاوے اور جو فرنگی کہ بیت المقدس مین قیام
کرے وہ بھی امن مین ہے لیکن اوسکو جزیہ دینا ہوگا جیساکہ بیت المقدس
کے عیسائی دین گے اور بیت المقدس کے جس عیسائی کی خوشی ہو کہ وہ
اپنے مال سمیت اہل فرنگ کے ساتھ چلا جاوے تو اجازت ہے اونکی
خانقاہون اور گرجون سے کچھ سلام تعرض نکریگا اونکی جان اور اونکے
گرجے اور اونکی صلیبین سب امن مین ہین جبتک کہ وہ چاہین امن
مین پہونچ جائین اور جو کوئی کہ بیت المقدس مین سوائے اہل فرنگ
اور اہل بیت المقدس کے بستا ہے وہ بھی اگر بسا رہنا چاہے تو اوسکو
بھی بیت المقدس کے عیسائیون کی طرح جزیہ دینا ہوگا اور جو چاہے
اپنی زمین اور گھر مین پھر واپس آوے تو سب ملکیت اوسکی اوسکو بدستور

سے لے گی اور یہ شرط ہے کہ جب تک عیسائیون کے کھیت نہ کٹ لین اور
غلہ کی مانش نہ کر لیوین اونسے جزیہ نہ لیا جاوے گا جو اس عہدنامہ مین
لکھا گیا خدا کا عہد ہے اور خدا کے رسول کا ذمہ اور خدا کا ذمہ اور خلفا
کا ذمہ اور جماعہ مسلمانون کا ذمہ جبکہ اہل بیت المقدس جزیہ دیا کرین فقط
گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد
خالد بن ولید عمرو ابن العاص عبدالرحمن ابن عوف معاویہ ابن سفیان

اقول اب پادریصاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ عہدنامہ اسلام کو جابر
بتلاتا ہے یا عدالت رحیمی کے اوصاف سناتا ہے صاحبو جانے غور
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام مین بہت سخت تھی کفار پر اور
اونکے جہادون مین شام کا جہاد سب سے بڑا جہاد تھا اور جب بیت المقدس
کو لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو خلیفہ صاحب کو بنفس نفیس جانا پڑا پھر جب
آپ بیت المقدس پر قابض ہوگئے اور عیسائیون نے جزیہ دینا قبول کر لیا
تو نہ کسی فرد بشر کو مارا نہ زبردستی مسلمان کیا اور ایسے بہتر اور نرم شرطین
لکھدین جسکا خود مورخین عیسائی احسان مانتے ہین چنانچہ ٹامس نیوٹن صاحب
نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر لکھا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے کتاب
اظہار الحق مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب جو کہ زبان عربی مین
تالیف ہوکر مطبع مصر سے جناب نجف علی خانصاحب ڈپٹی واقع رای بریلی کے

کتب خانہ مین موجود ہے اور ڈپٹی صاحب نے اردو مین ترجمہ اوسکا
کرایا ہے اوسکے پانچوین باب مین جوکہ سراسر حقیت قرآن اور رسالت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین ہے اوسکے صفحہ ۱۰۱
تک اگر کوئی ملاحظہ کرے اور ہٹ دہرمی پر نہ اڑے تو بالکل اوسے یقین
کامل ہوجاے گا آپ ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ڈپٹے
سعیدالدین صاحب مرحوم ساکن لبسوان ملک اودھ جبکہ حج بیت اللہ سے واپس
آئے اور مجھ سے لکھنؤ مین ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے **قولہ** کہ کل انبیا
علیہم السلام کے معجزات اونکی حیات تک باقی رہے ہین اور پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات الیوم تک موجود ہین ازانجملہ ایک یہ ہے
الی قولہ کہ مین بعد فراغ حج بیت اللہ کے متوجہ طرف زیارات مقامات
متبرکہ کے ہوا تو پہلے جبل ثور پر مشقت شاقہ کہ تین کوس کی چڑہائی ہے
چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا رہا کہ اسکے اندر جانا کیونکہ ہوگا
اسلیے کہ چوڑائی اوسکے تخمینا ۱۲ انگشت کی ہوگی اور طول ڈیڑہ ہاشت
کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان مسلم ایمان حاجی جوکہ مجھ سے بھی دو چند سہ چند
لحیم وشحیم تہا آیا اور کپڑے اوتار کے زمین پر لیٹا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کے اوسکے اندر اوتر گیا یہ دیکھ کے مین بھی اوسکے اندر در آیا اور دو
رکعت نماز نفل ادا کی باقی پہر چند شخص مسلمان جوکہ آئے تہے ایک دوسری

بعد اسکے اندر در آئے فتبارک اللہ احسن الخالقین الخ اب جاے غور
ہے کہ جنکے معجزات اس وقت تک بہیئت مجموعی موجود ہون اوسکی نبوت
کا انکار یہ کیا خدا کی مار ہے مین پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچھ معاذ اللہ ربڑ
کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہو سکے کہ بڑبتایا گھٹتا ہو گا نہ انسان کا بدن آہن
ہے اور نہ وہ پتھر مقناطیس ہے جو کہ اپنے مین کھینچ لیتا ہو نہ ہر ایک
انسان مین مادہ کرامات کے زور سے اندر اوتر جاتا
ہے نہ کوئی ساحر فرعونی ہے کہ رسیون کو سانپ بناتا ہو نہ بقول سید
احمد خانصاحب جج بنارس پیغمبران یورپ مین سے کوئی اون لوگون مین
تھا جو گمان کیا جاوے فقط اب ایک بات یہ بھی سننے کے قابل ہے
کہ پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پادریون کے پواد تھے اونھون نے
اپنی تصنیف کتاب میزان الحق باطلہ مطلق مین کچھ روح کے تقاضون کا حال
لکھا ہے اور اکثر پادری لوگ بازارون مین بڑ مارا کرتے ہین کہ خدا کی کتاب
وہ ہے جو تقاضاے روح کو مفید ہو سو پادریصاحب کے بیان مین
ایک تو صریح یہ نقص ہے کہ اسکی کوئی دلیل نہین لکھی صرف پادریصاحب کا
عندیہ ہے اور ایسا عندیہ ہر مذہب والا اپنے مرضی کے موافق ٹھہرا سکتا ہے مثلاً سید
احمد خانصاحب اور اونکے حواری محرمات شریعت اسلام مین کیا
کچھ ایجادین نکالتے ہین پیٹ پالتے ہین وقت کو ٹالتے ہین آگے نہین دیکھتے ہین پیچھا

نہین سنبھالتے ہین پھر دیکھو ہنود کہتے ہین کہ جانور کو اپنی حظ نفس اور
کھانے کیواسطے ذبح کرنا خلاف تقاضاے روح کے سمجھتے ہین اور
عقل کے نزدیک نہایت نامستحسن اور نے رحمی تصور کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہرگز اسکی اجازت نہین اور چونکہ تورات و
انجیل ہین اور قرآن مین اسکی اجازت ہے لہذا یہ تینون کتابین روح
کے تقاضا کو رفع نہین کرسکتین پس باین وجہ انمین سے معاذ اللہ
کوئی خدا کا کلام نہین ہے الخ اب فرمائیے کہ بلا دلیل کامل کسی بات
کو اپنے عندیہ کے موافق تقاضاے روح کا ٹھہرالینا مذہب کے مقدمے
مین کچھ بکار آمد نہین معلوم ہوتا اسی طرح عیسائیون مین علماء پروٹسٹیٹ
اور رومن کیتھلک جن باتون کو بزعم خود تقاضای روح کا ٹھہراتے ہین
اور قرآن قوی البرہان مین اوسکی نفی تبلاتے ہین اوس سے قرآن کو کچھ
نقصان نہین عائد ہوسکتا دوسرا نقص پادریصاحب کے بیان میزان الحق
والے مین یہ ہے کہ بعض بعض جگہہ اونھون نے ایسی بات لکھی ہے کہ جس سے
کل مطلب خبط ہوتا ہے لہذا اب ہم بطور اجمالی یہان بیان کرتے ہین کہ
تقاضای روح کے رفع کرنے والی باتین دو قسم کی معلوم ہوتی ہین ایک تو
اعتقاد کاملہ دوسرے اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ احسن اور
اکمل مشتمل ہے اب مین دعوی کرتا ہون کہ قرآن شریف تقاضای روح کو

بخوبی رفع کرسکتا ہے لہذا اسی راہ سے خدا کا کلام ٹھہرا پس اب مین اسکی
تصدیق اپنے دعوے کی قرآن شریف کی ایک فہرست لکھے دیتا ہون
منصفین خود غور کرلین گے کہ آیا روح کے تقاضے کو ایسی ہی بات
رفع کرتی ہین یا کوئی اور جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان
۲۷ باتون سے بھرا پڑا ہے اوسمین لمبی چوڑی کوئی آیت نہین ہے
کہ جسمین ان ۲۷ بات مین سے کوئی بات موجود نہو پہلی بات قرآن مین خدا
کی صفات کاملہ کا بیان ہے اور اوسکا واحد اور قدیم اور ازلی اور
ابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور
آسمان و زمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمن اور صبور اور عادل اور
قدوس اور محی یعنی جلانے والا اور ممیت یعنی مارنیوالا وغیرہ ذلک دوسرے قرآن مین
پاک اور منزہ ہونا ذات باری کا بیان ہے مثلاً حادث ہونیسے عاجز ہونیسے
جاہل ہونیسے ظالم ہونیسے وغیرذلک تیسری قرآن مین توحید خالص کی دعوت
ہے شرک سے مطلق منع کرتا ہے اور تثلیث سے بھی جو یقینا شرک
کی ایک شاخ ہے چوتھے قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہے اور اونکو
ساتھ نیکی کے یاد کیا ہے نہ معاذاللہ تہمت زنا سے پانچوین پیغمبرونکو
پرستش بتون اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بتایا ہے چھٹے قرآن
مین پیغمبرونپر ایمان لانیوالون کی مدح ہے ساتوین قرآن مین پیغمبرونکے

منکرون کی مذمت ہے آٹھوین قرآن مین عموماً سب پیغمبرون پر ایمان لانیکو
اور خصوصاً حضرت مسیح پر ایمان لانیکی تاکید ہے نوین قرآن مین وعدہ ہے
کہ ایمان لانے والے منکرون پر غلبہ پائین گے دسوین قرآن مین قیامت
کی حقیقت اور قیامت کی جزاے اعمال کا بیان ہے گیارہوین قرآن مین
بہشت اور دوزخ کا مذکور ہے بارہوین قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی
ناپایداری کا ذکر ہے تیرہوین قرآن مین عقبی کی مدح اور اوسکے پایداری کا
مذکور ہے چودہوین قرآن مین چیزون کی حرام حلال ہونے کا بیان ہے
پندرہوین قرآن مین تدبیر احکام منزل کا بیان ہے سولہوین قرآن مین
سیاست مدنی کی احکام کا بیان ہے سترہوین قرآن اللہ کے اور اللہ
والون کے محبت پر اوبھارتا ہے اٹھارہوین قرآن مین ایسی چیزون کا
بیان ہے جو خدا تک پہونچانیکا ذریعہ ہے اونیسوین قرآن عبادت
بدنی اور مالی مین نیت خالص خدا کے واسطے رکھنے کی ہدایت کرتا ہے بیسوین
قرآن فاجر اور فاسق لوگونکے صحبت اور ہم نشینی سے منع کرتا ہے اکیسوین
ریا و سمع یعنے دکھلانے اور سنانے کے واسطے کوئی عبادت اور کام
کرنے سے قرآن منع کرتا ہے بائیسوین تہذیب اخلاق کی قرآن مجملاً
و مفصلاً تاکید کرتا ہے تیئیسوین قرآن اخلاق ضمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے
چوبیسوین اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و سخاوت و شجاعت و عفت وغیرہ

کی قرآن مدح کرتا ہے پچیسویں اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ غضب و کبر و بخل و نامردی
و ظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہے چھبیسویں قرآن تقوای دلی اور پرہیزگاری
کے واسطے وعظ اور نصیحت سناتا ہے ستائیسویں قرآن یاد خدا اور عبادت
خدا کی رغبت دلاتا ہے فقط اور کچھ شک نہیں کہ یہی باتیں عقلا اور نقلا بہتر اور
محمود ہیں تاں یہ البتہ سچ ہے کہ وہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن میں نہیں
ہیں کہ معاذ اللہ فلانے پیغمبر نے اپنے بیٹیوں کے ساتھ زنا کیا یا فلانے
پیغمبر نے اور باکی جورو کے ساتھ زنا کیا یا جیسے ہوشع پیغمبر کو خدا نے
حکم کیا **قولہ** کہ جا اور ایک عورت زنا کے لڑکے اپنے لیئے لے اور اوسنے
جاکر ایک عورت سماۃ جمر کو لیا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی پھر دیکھو ایسا ہے
کا ئید یا جلد ۶ ۱۰ اوسمیں لکھا ہے **قولہ** کہ اسلام کا وہ حصہ بھی جس سے اوسکے
بانے کی ذات کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ میں موثر
ہے یعنے قرآن کی نصائح کسی دو ایک سورتوں میں مجتمع نہیں ہیں بلکہ
اسلام کی عالی شان عمارت میں سلسلۃ الذہب کے مانند مخلوط ہے اور مخروج
ہے جھوٹھہ اور غرور اور کینہ کشی تہمت سخریہ عداوت فضول خرچی طمع حرص مکاری
خیانت اور نفاق وغیرہ کی سخت ملامت کی گئی ہے الخ اب بعضی بادریصاحب
یہ اعتراض ہی کر بیٹھے ہیں **قولہ** کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنی متبنی بیٹی کی جورو سے نکاح کر لیا **اقول** میں کہتا ہوں کہ ان نا عاقبت

ملہ ہوشع کی کتاب باب اول آیہ ۲ کو دیکھو وہ غلط ہے

اندیشون سے کوئی پوچھے کہ تم لوگ کچھ سوچتے سمجھتے بھی ہو یا فقط اعتراض
ہی کرنا جانتے ہو الیصاحب یہ اعتراض تو جیسا تم لوگون پر منقلب ہوتا ہے
ویسا کسی مذہب پر نہین عائد ہوتا دیکھو انجیل مین اکثر جا مسیح فرماتے ہین
کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور یہ بھی ظاہر ہے
کہ بائبل کے محاورہ مین خدا کو مجازاً باپ بولا ہے تو اب اس صورت
مین تمام بنی آدم خدا کے بیٹے ہوے تو بی بی مریم علیہا السلام بھی خدا
کی منہ بولی بیٹی ہوئین تو اب خیال فرمائیے کہ از روی انجیل کے یہ بھی
ثابت ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام پہلے یوسف نجار کے نکاح مین تھین
اور پھر یہ بھی اوسی انجیل سے عیان ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئین
جو کہ منجملہ اقنیوم ثلاثہ ذات باری سے بحسب اصول عیسائیون کے ہے
تو اب معاذ اللہ خدا سے حسب عقیدہ عیسائیان بنبی بیٹی باوصف اسکے
کہ پسر بنبی یوسف نجار نے طلاق بھی نہ دیا تھا حاملہ ہوئین تو پھر پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حضرت زید پسر بنبی نے بی بی زینب کو طلاق دیدیا
تھا کچھ کسی کے اوپر جبر تو کیا تھا نکاح کر لیا کیا بیجا ٹھہرا سبحان اللہ یہ عاقبت اندیشی ناحق کی
شیخی مارتی ہین بقول اہل ہند اپنا ٹیٹ نہین دیکھتے ہین بگانی پُھلی نہارتے ہین کسی نے
سچ کہا ہے رباعی عیسی کہ مرتبت پر نصاری کو فخر ہے سچ ہے مسیح
زیبد وہ آسمان ہوے پر ماہ ہاشمی سے ترقی کرینگے کیا ہے ونش قضاے

عرش معلی کہان ہوے اب مین اصل حال سناتا ہون وہ یہ ہے
اقول بی بی زینب زوجہ زید منبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی
کی بیٹی نہین اور صورت یہ ہوئی کہ جب وہ بن تمیز کو پہونچین تو ضرورت شادی کی
کی پڑی اور اوسوقت تک مسلمانون کی قلت تھی اور بسبب پرخاش ظاہر ہونے
دین اسلام کی اہل برادر مین از حد نفاق تھا اسوجہ سے نکاح بی بی صاحبہ
کا حضرت زید جو کہ لے پالک اور متبنی تھے اونکے ساتھ پڑہادیا گیا پس جبکہ
اسلام پھیلا اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی تو بیبیان آنحضرت کی بسبب اسکے
کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین نسبت بی بی زینب کے کلمات نامناسب
کہنے لگین کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو اور بی بی صاحبہ نے یہ شکایت
حضور اقدس سے بیان کی تو حضور کو گو ملال ہوا مگر چونکہ بحکم خدا یہ امر کرچکے
تھے کچھ نہ فرماتے تھے اور بی بی صاحبہ موصوفہ بھی ہر وقت حضرت زید
سے ہنگامہ و پرخاش کرتے تھین لہذا انہون نے مجبور ہوکر انکو طلاق
دیدیا تب اللہ جلشانہ نے بگواہی فرشتگان مقربین جناب رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح بندہوا دیا کہ کدورت خاطر طرفین رفع ہوجاے
پس اسکی طرف قرآن مجید مین اشارہ ہے کہ جو کچھ تو چھپا رکھتا تھا جسکے
ظاہر کردیا جسپر بیدینون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بی بی زینب
پر عاشق ہوگئے اور معاذ اللہ حضرت نے زید سے طلاق دلواکر آپ نکاح کرلیا

اقول صاحبو مقام انصاف ہے کہ اتنی بھی ناگواری خاطر اپنے حبیب کے
اللہ تعالے کو گوارا نہ ہوئے اوس مقلب القلوب نے زید کے دل کو
پھیر کے طلاق دلوادیا اور جناب اقدس سے نکاح پڑھوادیا کہ ظاہر ہے
بھلا کوئی ان عقل کے پیادون سے پوچھے کہ جبکہ بی بی صاحبہ حضرت
کی پھوپھی کی بیٹی تھین اور ہجرت بعد حضور مین ہجرت کر آئی تھین تو پہلے
ہی آپنے اونسے نکاح کیون نہ کرلیا جس چیز پر کہ آدمی عاشق ہوتا ہے اوسکو
پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون کو دیدیتا ہے الیصاحب
اگر تعشق حضور کو اون سے تھا تو کون مانع تھا کہ آپ اونسے اول ہی
نکاح نہ کرلیتے کسی نے سچ کہا ہے بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر + مگر اللہ تعالے کے کام اور حکمتین پوشیدہ
ہوتے ہین دیکھو اس نکاح کے کردینے مین یہ حکمت تھی کہ ہنگام جہالت
مین اون جہلا نے یہہ دستور مقرر کرلیا تھا کہ لسپر متبنے کو منصب موافق پسر
صلبی کے حاصل تھا لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کے کہ یہ بات
ظاہر ہوجاوے کہ لسپر متبنے پسر صلبی کی لیاقت نہین رکھتا ہے اسیواسطے
پہلے اس امر کو اپنے پیغمبر کے ساتھہ ظاہر کرادیا کہ آگے کو شریعت
اسلامیہ مین کوئی حرج واقع نہو ورنہ مسلمان بھی مثل یہود و نصارا کے
شتر بے مہار ہوجاتے دیکھو کتاب اخبار باب ۲۱ - آیہ ۷ قولہ اوس رنڈی کو

جو فاحشہ یا بی حرمت ہے جورو نہ کرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے
خصم نے طلاق دیدیا ہو الخ اور آیہ ۲ باب پہلی کتاب ہوسیع کا یہ ہے
قولہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لیے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے نہر کے پری زنا کرتی ہے
الخ پہلا آیہ اول باب ۲ - اوسی کتاب کا یہ ہے **قولہ** خداوند نے مجھے
فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے زنا کرتی
ہے محبت کر الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ
عورت کو معہ حرامی بچون کے اپنے لیے لے اور کسی دوسرے کے
پیاری اور چہنال جورو سے دل لگا اب غور کی جاہے کہ پادری لوگ
اس شریعت بیل کو کچہ ہی منافی قدوسیت خدا نہین سمجھتے اور اسلام
کی صحیح اور درست روایتون کو منافی قدوسیت گردانتے ہین پہر اور لیجئے
باب ۲۰ - آیہ ۱۳ کتاب خروج مین ہے **قولہ** تو خون مت کر تو زنا مت کر
الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین اور باب ۱۴ کتاب ذکریا مین فرماتے
ہین **قولہ** اور مین ساری قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لیے بٹورونگا
اور شہر چہینا جائیگا اور گہر لوٹے جائین گے الخ اور جملہ اخیرہ ترجمہ
فارسیہ ۱۴ یون ہے **قولہ** و بازنان بزور خواہند خسپید الخ
یہان خود ایسے لوگون کو جو بنی اسرائیل کی جورون کے ساتھ

زیر پردستی زنا کرین خبر دینے ہین غرضکہ اسی طرح تمام بیبل فرخرفات سے
بھری پڑی ہے اوسپر یہ لوگ غور نہین کرتے فقط اپنی بات پر فخر ہے
کہ ہم انجیل کے منادی کرنے کو امریکہ یا لنڈن سے آئے ہین کوئی
پوچھے کہ یہ منادی کیسی ہے صاحب یہ تو بڑی فضیحتی ہو رہی ہے اگر آپ
لوگ گھر ہے بیٹھے رہتے تو بہتر تھا اس آپ کی منادی نے تو خانہ
بربادی کردی ای سبحان اللہ کیا مبارک منادی ہے اگلون نے
سچ کہا ہی بیت دشمن انا کو بھائی جانیے ۔ یار نادان کا نہ کہنا مانیے
میرے سامنے ایک شخص نے ہمارے اوستاد سے پوچھا کہ قبلہ کیا
وجہ ہے کہ حضرات عیسائیہ نے ختنہ کو ترک کیا ہے باوصف اسکے کہ
بیبل رائج الوقت مین ختنہ کی تاکید ہے اور اہل اسلام مین بھی اس امر
کی پابندی ہے کہ ختنہ بلاشک سنت موکدۂ انبیاء بنی اسرائیل ہے اسکا
نسخ کسی وقت مین نہین ہوا حتی کہ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا بلکہ انکے
یعنی عیسائیون کے مقتدا پولوس بھی مختون تھے مگر اب پادری لوگ
موافق رسم یہود کے ختنہ سے منکر ہین اسکے کیا وجہ ہے انہون نے
ہر چند کہ وہ بھی ہندو ہین مگر انصاف پسند ہین اور خاندان عالی سے ہین
فرمایا قولہ کہ فقط حفاظت عقیدۂ تثلیث کیواسطے عیسائیون نے اسکا ترک
اختیار کیا ہے کہ وہان ختنہ ہونے سے یونے تین رہے جاتے ہین

اسپر سائل صاحب بہت معقول ہوئے اور فرمایا کہ مین کسی پادری یا میان
عماد الدین صاحب پانی پی لاہتی سے اسکا استفسار کرونگا اب ایک
بات اور قابل سننے کے ہے عرض کرتا ہون کہ آج تک جتنی کتابین میان
عماد الدین صاحب نے تصنیف کی ہین اور میرے پاس معرفت انہین پادری
صاحبون کے آئے ہین سبکا جواب باصواب تحریر ہوکے رجسٹری
کراکے اونکی خدمت سراپا نذمت مین جا چکا جسکی ایک کتاب ضخیم ہوگئی
ہے جوکہ بنام تردید الابطال بجواب عیسائیان حال و استقبال ہوچکی
ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب طبع ہوکر تقسیم ہونیوالی ہے چنانچہ
کتاب مسمی بہ ہدایت المسلمین جوکہ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مصنفہ
مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ میان عماد الدین نے لکھہ کے طبع کرایا ہے
اوسکے جواب مین بندے نے نامہ تنبیہ الملحدین لکھکر روانہ کیا ہے
اوسکی نقل بھی بعینہ درج کتاب ہذا ہے باقی اور چند نامہ بجواب مرتدین و مشرکین
وقت کے آخر کتاب مین ضرورتا درج کردیے ہین کہ واعظین محمدی کو عند الوعظ
کام آوین ہان ایک کتاب اور درینوالا مسمی بنام خطوط بنام جوانان ہند و ستان
مصنفہ پادری جی مری مچل صاحب ال ال ڈی ڈی و پادری و صاحب میرے پاس
بطلب جواب آئے اوسکے دیکھنے سے نہایت استعجاب ہوا اور صاف
ثابت ہوگیا کہ پادری صاحبون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے نقد ایمان

کنیسۂ باطنی سے کہو گیا ہے ... بس انکے سر اسمنے رو گیا ہے
نادۂ علمی و عقلی بالکل انکے دماغ سے دہو گیا ہے بہت کچہ انہون نے
اس کتاب مین خامہ فرسائی کی ہے از انجملہ ایک آدہ بات کا جواب اس
کتاب وعظ مین بہی درج کرنا مناسب معلوم ہوا وہو ہذا **قولہ** پادریصاحب
فرماتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ایک اور بہت
مشہور واقعہ ہے قرآن مین اسکا یون بیان ہے **الی قولہ** سبحان الذی
اسری بعبدہ ۔ ترجمہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو رات
ہی رات مین ادب الی مسجد سے پرلی مسجد تک الخ مفسرین بیان کرتے
ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات آسمانون سے گذر کے
عین حضور مین خدا کے پہونچائے گئے اور اوسی رات کو پہر مکہ مین
تشریف لائے مگر اس کل بیان کے لفظ قرآن مین پائی نہین جاتی
اور محمد صاحب کے پیرووں کو وہمی خیالات سے منسوب کرنا چاہیے جس طرح سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان کیا ہے معراج مین کوئی
بات یا معجزہ پایا نہین جاتا ہم اکثر کہتے ہین کہ ہمنے نیند مین یہ کیا یا وہ
دیکہا اپنے خوابون مین فلانے جگہہ پہونچائے گئے قواعد ترجمہ کی رو سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتین ایسی ہی معنی رکہتی ہین یہ اکثر
علما کی راے ہے کہ حضرت حفصہ محمد صاحب کی بی بی نے صاف صاف

کہا کہ شب معراج مین اپنے بستر سے آنحضرت کسی وقت باہر نہین
گئے ایسے مضمون پر حفصہ کی گواہی لائق اعتبار ہے ممکن ہے کہ اب
ایک طرح کے اندیشہ دلی مین پڑے ہون اور یون ہی جانتے تھے کہ
معراج رویا کے طور یا حقیقی ہوئی یا شاید بارادۂ غیر فرہی انہون نے
بیان کیا ہو کہ یہ معراج حقیقی ہوئی اور ایسے امرون مین اس طرح کی
غلطیان اکثر واقع ہوتی ہین پھر مخفی نرہے کہ معراج کی حقیقت پر سوای
بیان حضرت کے اور کوئی گواہ پایا نہین جاتا ایسے مضمون کے باب
مین ہم ایک ہی گواہ پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہین خاص کر کے جسپ وہ
گواہی دیتا ہے الخ **جواب** مین کہتا ہون اپنے مخاطب صاحب سے
کہ نشہ کی ترنگ مین آپ لوگون کو کچھ بکنا نہ چاہیے چہ جاکہ اعتراض لکھنا
بھلا پہلے تو آپ ہی فرمایا ہے کہ حضرت حفصہ کی گواہی کہ تمام رات
حضرت بستر سے جدا نہین ہوئے یہ لائق اعتبار ٹھہرے اور پھر
اسکے بعد آپ ہی فرماتے ہو کہ فقط جناب رسالت کی گواہی بابت معراج
کے کہ ایک ہی گواہ ٹھہرتے ہین قابل اعتبار نہین فرمائیے کہ یہ کیا
انصاف ہے کہ ایک مقام پر تو ایک عورت کی گواہی حسب تفہیم آپکے
قابل اعتبار ہو اور دوسرے مقام پر اوسی مقدمہ مین مرد پیغمبر کی گواہی
لائق اعتبار کے نہ ہو کسی نے سچ کہا ہے **بیت** ہر ہنر مند نشین اہل ہنر

موذور خراب عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + دوسرے یہ کہ
حضرت بی بی حفصہ کا بیان صحیح ہے اس لیے کہ تفسیرون مین لکھا ہے
کہ جسوقت حضور اقدس معراج سے تشریف لائے تو بستر گرم تہا اور زنجیر
حجرہ کی جنبش مین تہی لہذا اس سرعت سیر مین اگر حضرت حفصہ کو نہ اطلاع
ہوئی تو کیا بعید ہے مشہور ہے کہ کسی ہندی نے اعتراض کیا تہا قولہ
رب کے در سے نہ دوار سے نبی کے کہہ ٹہا اون جواب پایا جیسے
مچ آپ سے نکسن جات ہے پارچنانچہ ابھی چند عرصہ نہوا ہوگا کہ ایک ملحد
نے مجھسے مقام بنارس مین کہ وہان بازار الحاد کا بہت گرم ہے سوال کیا
کہ آپ وکیل ہین ہادی سبل ہین مجکو کسی دلیل عقلی سے معقول کیجئے تو مین
معقول ہوتا ہون مین نے کہا کہ عین مناسب کہنے لگا قولہ کہ آپکے
عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ آسمان اول دنیا سے پانچ سو برس کی
راہ ہے اور اسیقدر دبیز بہی ہے غرضکہ اسیطرح ساتون طبقہ آسمان کا باہمہ
مفاصلہ واقع ہے اور معراج کے باب مین اہل اسلام مین یہ بات
ثابت ہے کہ اس مفاصلہ متذکرہ کو جناب رسالت نے جسطے کیا اور
واپس آئے تو بستر گرم تہا اور زنجیر حجرہ کی جنبش مین تہی یہ بات کسی طرح
ہمارے قیاس مین نہین آتی مین نے کہا کہ قیاس مین نہ آنا تو دوسری
بات ہے اسمین جل شانہ کی کل حکمتین اور کاریگریان تم کیا ہو بڑے بڑے

حکیم یونانی و فیثا غورس گذر گئے اونکے قیاس مین کب آئین اور آپ تو کل مرحلہ
فیثا غورس کا بھی نہ پڑھے ہونگے ابھی تو مدرسہ عنیگڈہ کی نیو ہی نہین
پڑی تو اب اس صورت مین ابھی کوئی آپسے استفسار کرے کہ آپ
بڑے ذیعلم و عقیل ہین عقل سلیم کے پیش خود ذبیل ہین سرغنہ لشکر
اصحاب فیل ہین تو یہ فرمایئے کہ آپ کے اور ہمارے فقط چہرہ مین دس
راہین اللہ تعالے نے بنائی ہین اور دسونکا حادسہ جداگانہ ہے مثلاً
منہ مین آدمی کے زبان ایک مضغہ ہے مگر جب اوسپر کوئی چیز رکھو معاً
روح جان جاتی ہو کہ شیرین ہے یا تلخ اور ہاتہ مین لیے رہو یا تمام اندام
مین ملو کچہہ اطلاع ذائقہ نہ ہوگا اب بتلایئے کہ اسمین آپ کی رای یا قیاس
کیا شرح کرسکتا ہے یا ناک کا سوراخ اور کان کا ایک ہی موضع ہین ہمت
قریب قریب واقع ہین والا ناک کے سوراخ سے جو کام نکلتا ہے
وہ کان کے سوراخ سے نہین نکلتا اسکا کیا سبب ہے وعلی ہذا
یہی حال سب منفذ کا ہے تو جب اوس حکیم مطلق نے ایسی ایسی کاریگریان
ہر ایک ذی روح مین ایجاد کے ہین تو پیر اوسکی کل حکمتین اور کاریگریان
کب قیاس مین آسکتی ہین لہذا قیاس کو تو طاق پر چہوڑیے اور توہمات
شیطانی جھوٹے کہلانے سے منہ موڑیے اور شب معراج کی
حقیقت ہمسے گوش کیجیے ہوش کیجیے دیکھو حکما فلسفہ کا اسپر

اتفاق ہے کہ جتنا کام دنیا مین ہوتا ہے سب آسمان اور سبع سیارہ
سے تعلق ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ اگر مہتاب نہ برآمد ہووے تو کوئی
بچہ مین شیرینی نہ آوے اور اگر آفتاب برآمد ہو تو کوئی پہل اشجار مین کبھی پختگی نہ قبول کرے
سب خام رہین باقی سیارگان کے بھی ایسے کچھ تاثیر کی ہے تو اب
اسصورت مین جبکہ شب معراج آئی تو حکم حاکم مطلق صادر ہوا کہ آج ایک
مہمان عزیز ہماری یہان آتا ہے میکائیل پایہ ارزاق رکھہ دے اور
اسرافیل صور پھونکنے سے باز رہے عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح
سے باز رہے آسمان دوم سے معطل ہو جبرئیل امین بہشت مین جاوین
اور ایک براق سبین ساتھ ہمراہ لاوین اور جانب مکہ کے جاوین اور وہان سے
ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے پاس
لاوین اور دستور ہے کہ جب شاہنشاہ کے حضور مین کوئی اوسکا تخت
بادشاہ حاضر ہوتا ہے تو کل عملگان اور ملازم اوس آنیوالے کے
آمد آمد اور سامان جلوس مین سب کاروبار چھوڑ کے متوجہ ہو جاتے
ہین کہ دیکھیے فیمابین ان بادشاہان جلیل القدر کے کیا مشورہ ہے
پس یہی شکل اوسوقت بھی تھی کہ کل کاروبار کائنات کو سکوت تھا دائرہ فلکی
قیام پذیر ہو گیا تھا تو پھر فرمائی کہ ایسے وقت مین تبادل پانا نا ئیرات فلکی
کا گمان ممکن تھا کہ کوئی بیدار ہوتا یا زنجیر کے جنبش موقوف ہوتے

اور بستر کی گرمی فرو ہو جاتی مثلاً آپ کی جیب مین گھڑی ہے مجھ
دیجیے مین اوسکے پرزے ساکت کیے دیتا ہون یقین ہے کہ
دس ہزار برس تک جس منٹ پر کہ اسوقت سوئی موجود ہے اوس سے
آگے نہ بڑہیگی نہ گھٹیگی یہ کہکے مین نے کہا کہ یہ تو دلیل عقلی ہے جسے
اپنے ثبوت دعوے کی پیش کی اب آپ کسی دلیل عقلی یا نقلی سے
اسکا رد پیش کیجیے یا فقط توہمات شیطانی پر کاربندی سے مرمنکر
خاموش ہوئے روپوش ہوئے آجتک آتے ہین اب پھر ہم اپنے
مخاطب اول سے رجوع لاتے ہین تیسری دلیل سناتے ہین اقول
تیسرے یہ کہ بموجب آپکے تشخیص کے ثبوت معراج مین دو گواہ قرار پاتے
ہین ایک جانیوالا مخبر صادق اور دوسرا بلانیوالا حاکم حاذق جل شانہ جس نے
بیان کیا اسریٰ بعبدہ اور اگر متوسط جبرئیل علیہ السلام بھی زمرہ گواہان
مین محسوب سمجھے جاوین تو پھر تین گواہ عادل ٹھہرے تو ہماری ڈگری
ہوئی اور آپکو ڈسمس پہونچی پس بروقت اجرای ڈگری بسبب بطلان تم
جیلخانہ ہو الیقولہ تعالے شانہ ہذہ جہنم التے کنتم توعدون الیصاحب انجیل
کو تو دیکھیے کہ حضرت مسیح کے بعد صلیب کے پھر زندہ ہونے مین اور فانی
کچھ اور مرقس نے کچھ کا کچھ بیان کیا ہے تو پھر وہ بقول آپکے کب قابل
اعتبار ٹھہرا واہ وا صاحب آپنے خوب خطوط کی بنیاد ڈالی کہ دین عیسوی کی

بنا ہی بگاڑی کیا خوب خیالات آپکو سوجھتے ہین بقول شخصے کیا خوب
پہیلی آپ بوجھتے ہین بھلا اب یہی تو کہو عالم رویا مین مثل سید مہدی علیخان صاحب
ڈپٹی کلکٹر مرزاپور شاگرد رشید سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی الندنی
آسمان پر جائیے حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کر آئیے شبیہ
اقدس کا پتا بتا دیجئے جیسے ہمارے حضور اقدس نے بعد معراجعت معراج
کے مسجد اقصے کا بالکل نقشہ بنایا ہے تب تو اہل مکہ نے صدقت یا رسول اللہ
فرمایا ہے الخراب مین ناظرین کتاب ہذا سے ایک بات یہ بھی عرض کرتا ہون
کہ یہ جو پادری صاحبان بازارون مین وعظ فرماتے ہین کہ ہم دین عیسوی کو
پھیلانے آئے ہین مین کہتا ہون کہ اسسے کوئی پوچھے کہ وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے دین کی تو وہی چیز ہین اعتقادیات اور عملیات
سو اعتقادیات حضرات عیسائیہ کا تو یہ حال ہے کہ ایک خدا کے تین خدا
ٹھہرائے گئے اور اپنے پیغمبر و پیر زنا کی تہمت اور جھوٹہ بولنا اور چور
اور ڈکیت کا گمان صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے اور عیسی علیہ السلام کو
معاذ اللہ باطن کی راہ سے ملعون اور جہنمی ہونا بتایا ہے اور یہ تینون
باتین عقل سلیم و قلب مستقیم کی رو سے جسپر مدار عقل اور تکلیف شرعی کا
ہے قطعاً باطل اور یقیناً ضلالت ہین براین تقدیر اگر عملیات کچھ ہوئے
بھی تو کس کام کے واسی برجالیکہ عملیات بھی کچھ نہون یعنے سب پر ظاہر ہے

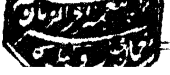
کہ ایسے عملیات جو محض ورزش شیوہ عبو
لیے ہوا کرتے ہین مثلاً ذکر الٰہی وغیرہ عبہ
مخالفت نفس امارہ بقیودات حلت وحرمت بعض
ومشارب وملابس سوا انمین سے کوئی امر دین عید
صاحبون نے باتی نہین رکہا بلکہ اوسکو محض نے دقوفی
رکہی اخلاق اور اعمال جو حسن تمدن اور انتظام معاش ہے۔
ہون سوا اونکے محمدت ورزالت وحسن وقبح جملہ ملل ونحل مین یہان
تک کہ ملاحدہ وزنادقہ کے نزدیک بہی مسلم الثبوت ہین پس وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے کے لیے یہ دہوم دہام ہورہی
ہین کہ ہزارون پادری اسکی روٹی کہاتے ہین اور اکثر اہل ہند سے
بہی جو کہ زر دوست اور دنیا پسند ہین پادری ہوتے جاتے ہین لاکہون روپیہ کا صرف ہے
اور ہورہا ہے ہر ایک قریہ اور شہر مین ہم دیکہتے ہین کہ ایک کرسچن
معہ ایک ولایتی پادری کے کہڑا رو رہا ہے ہان اگر یہ کہیے کہ بیدین
ہونے کا نام دین عیسوی ہے تو اسکو اہل دانش جہل مرکب کہتے
ہین الخراب ایک بات اور واعظین دین اسلام کو یاد رکہنے کی۔
اکثر ملحدین حال کا یہ قول بہی ہے کہ معاذ اللہ یہ کیونکر نا۔
اس عالم کا کوئی صانع بہی ہے مین کہتا ہون کہ اوا

یہ ہے کہ تمہارا باپ کون ہے لہذا گواہونی سے باپ کا اثبات
آدمی کرسکتا ہے اور اگر والدین یا دوسرے اشخاص واقف کار صحت
نسبت اوسکے مولود کے نہ تسلیم کیجاوے تو پھر بڑے خرابی ہے
لواب اس صورت مین ہم ایک جمہور کی گواہی پیش کرسکتے ہین دیکھو کل
مذاہب کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا برحق ہے کیا معنے کہ جب تک کوئی
فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے فعل ظہور مین نہین آسکتا مثلاً قلم دوات
کاغذ ہم سب موجود کرین مگر جب تک کہ کوئی کاتب نہو ایک حرف کاغذ
پر برآمد نہوگا یہ بات بدیہی ہے چنانچہ بنارس مین اسکا بڑا چرچا ہے
ایک ملحد صاحب پیرو نیچر نے سنیچر سے محبہ سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے
کہ ہم لوگونکا فلاسفہ کے اعتقاد پر عمل ہے مین نے کہا کہ فلسفہ کے
دو یہ قول ہین کہ پہلی عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل
ثالث اسیطرح سے انہون نے عقول عشرہ تک تقسیم فہی کیا ہے اسی سے
کل کائنات کا پتہ دیا ہے لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ جسکو انہون نے عقل
اول قرار دیا ہے اوسیکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے جیسے
اتنا پر چون پسان اسپر فرمانے لگے کہ نہین اونکی رائے ہے کہ اس ہیئت
موجودہ زمین و آسمان مین ایک مادہ شخصی ہے کہ اوس سے ہر شے کا
نمود و عدم ہوتا رہتا ہے مین نے کہا کہ صاحب مادہ شخصی از خود کسی شے

نہین آسکتا آخر اوس مادہ کا کوئی بانی مہتمم ہوگا اور یہ تو ہمارا بھی
اقرار ہے کہ اللہ جل شانہ ایک حکیم مطلق ہے اوس نے اپنی حکمت
بالغہ سے اس کائنات کو بنا دیا ہے جب تک کہ اوسکو منظور ہے یہ دور
یون ہی چلا جائیگا کہنے لگے کہ یہ نہین ہم یہ کہتے ہین کہ یہ جو ہر ملت و
مذہب مین تفریق ہے کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے اس سے
خدا کو کیا کام تمہارے شے جو کہ پیدا ہے جسے جی چاہے کھائے اور جسے
جی چاہیے نہ کھائے مین نے کہا کہ اگر یہی عقیدہ آپکا ہوتا کہا یا ہے تو مدعی
ضرور پوچھیگا کہ آپ مین جور و بیٹی ہو سکے ساتھ آپ ایک ہی طرح سے پیش
آتی ہونگی اسپر تو خاموش ہو گئے اور ٹھنڈے ٹھنڈے تشریف لیگئے پھر دیکھا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
سے کچھ اوسوقت کے ملحدون نے جمع ہو کر سوال کیا تھا کہ ذات باریتعالے
کے ثبوت کی کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ کل صبح کو مین اسکا جواب
دونگا اور صبح کو آپ اونکے پاس نہ گئے قریب شام اونکی محفل مین آپ
تشریف لائے انہون نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ آپ امام وقت ہین
آپنے خلاف وعدہ کے کیون کیا صبح کا وعدہ تھا آپ اسوقت کہ قریب
شام ہے تشریف لائے پہلے اسکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین
ایک ضرورت کے واسطے صبح دریا پر گیا تھا اور نیت یہ تھی کہ طے کر کے
تمہارے پاس پہونچونگا والا وہان ایک عجیب تماشا پیش آیا کہ اوسمین

مین مجھو ہو گیا لہذا اختلاف وعدد کے یہ وجہ ہوئی انہون نے فرمایا کہ وہ تماشا
کیا تھا کہ جسمین آپ محو ہو گئے ہمسے تو فرمائیے آپنے فرمایا کہ مین نے
ایک عرصہ تک دیکھا کہ ایک کشتی پانی پر از خود بلا ملاح اور دیکھنے والے کے
دریا مین موجود ہے اور مسافرون کو کنارہ پر اگر اس پار سے اوس پار
اور اوس پار سے اس پار لیجاتی ہے اون ملحدون نے بڑا قہقہا مارا اور
کہا کہ یا امام یہ بات کب قیاس مین آتی ہے کہ بغیر از ملاح کے کشتی اس پار سے
اوس پار جاوے اور آوے آپنے فرمایا کہ یہی تو مین بھی حیران ہون کہ
تم لوگون کے قیاس مین یہ بات کیونکر جم گئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دنیا
کا کہ جسمین اٹھارہ ہزار خلقت مختلف الماہیت ایک جنس سے دوسری
جنس کو تعلق نہین بغیر کسی صانع یا پرورش کرنیوالے ازلی و ابدی کے
کیونکر آجتک دائم و قائم ہے غرضکہ سب خاموش ہو گئے لہذا ہماری کل کتاب
مین جسقدر کہ دلائیں بصفات و تقریرات ملحدانہ بحسابیان ماضی و حال و
استقبال کے اعتراضات تھے سبکے جوابات ہو گئے ہین انشاء اللہ
تعالے اگر حیات مستعار باقی ہے تو طبع ہو کر مشتہر کیے جاوینگے
اسقدر وعظ مین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سر دست لکھو
گئی کہ عبدالو عظ بر سر موقع سنایا کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین آمین یا رب العالمین

العبد



نتیجہ کتاب ہذا مین یہ باتین اور بھی بڑہائی گئین اول مولوے
عماد الدین صاحب پانی پتی لاہوتی جو کہ عیسائی ہوے ہین
اونہون نے چند کتابین بعبارت توہینی ہمارے جناب اقدس
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن قوی البرہان کی نسبت مخبر
نے قاعدہ تحریر کرکے طبع کراکے مشتہر کیا ہے اونکے
جوابات جو کچہ کہ ہمنے دیہی ہین ازانجملہ دو کتاب کا جواب،
اسمین بہی داخل کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا داخل کیا وہو ہذا

نامہ اول

ہو المستعان

نامہ تنبیہ الملحدین

بجواب کتاب ہدایت المسلمین

مولوی صاحب مظہر الطاف و کرم ہمت و ہمرہیان عماد الدین خیر زاد بطفہ
بعد ادائے سلام مسنون کے مطلب یہ ہے کہ کتاب بطلان آپ مسمی بہ ہدایت المسلمین و
در اصل مضل الضالین جو کہ بجواب اعجاز عیسوی کے آپنے تصنیف کی ہے
جگت ہنسائی کی ہے نیاز مند کو بمعرفت آپکے فکصاحب دستیاب ہوئی چشم پر آب

ہوئی بہت تردید ہم رکاب ہوئی تائید از جناب سالث مآب ہوئی کل
نخوبیز آپکی خراب ہوئی دفعہ اول خلاصہ دیباچہ **قولہ** یعنے کمترین
عباد الدین کے ناظرین کی خدمت مین عرض یہ ہے کہ بارہ سو برس سے
اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی عمدی کا دعوی کرنا شروع
کیا ہے اور سبب اسکا یہ ہوا ہے کہ تعلیم محمدی جو کہ برخلاف ان کتب کے
ہے اور نبوت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ کسی طرح سے
ثابت نہین ہوتی مگر جو کتب مقدسہ جھوٹہ ہوجاوے تو رسالت نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متحقق ہو اور اگلے علما محمدی نے اس مقدمہ مین
دم نہین مارا مگر اب متاخرین اور اس ملک کے مولویون نے اس ملک
مین ثبوت تحریف کے لیے طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور سبب اسکا
یہ ہوا ہے کہ جب پادری فنڈر صاحب نے ۱۸۵۴ عیسوی مین شہر
آگرہ مین ڈاکٹر وزیرخان جو اوقت ملک عرب مین ہین اور مولوی رحمت اللہ
کیرانی والی جواب ملک ترکی یا روم مین ہین ایک کتاب اعجاز عیسوی لکھی
کوشش سے لکھی ہے تو یہی پادری فنڈر صاحب اور اونکی کتاب میزان الحق
پر تعجب ہوے اور مولوی صاحب نے اس کتاب مین منکرون اور ملحدون
کی کتابون کے حوالے دیے ہین درحقیقت جھوٹی سندین پیش کی ہین
اور بدین انگریزون کی مدد لیکر یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی ہے خصوصا

رومن کاتھلک بشپ سے اور بعض جا محض جھوٹھہ حوالہ دیا ہے کہ فلانی
کتاب مین یہ لکھا ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکھا اور جو قسم بھی کہی ہر ہر کی
اونکی صحبت مین تھا اور یہ کتاب اکثر لوگون کے یہان ہے کہ جیسا جیسا
پڑہتے ہین اور لوگو کو گمراہ کرتے ہین لہذا مین نے اسکا جواب لکھنا
مناسب جانا ناظرین سے التماس یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے کے
وقت کتاب اعجاز عیسوی کو دیکھتے جاوین تاکہ انصاف کے واسطے مفید ہو
اور اسمین ۹ باب اور ۳۶ فصلین ہین خداوند مسیح کے نام سے امین الخ
جواب مشفق من آپنے کمال کیا جھوٹھہ کا انبار لگا دیا گفتار لغو کا طوق
بنا دیا بقول شخصے ہاتھہ پاؤن پھول گئے جو کچھہ کہ کل آگرہ مین پڑہا تھا
وہ بھی بھول گئے آگاہ دیکھتے ہو نہ بیچارہ دیکھتے ہو جو کچھہ ذہن ناحق پر وہ مین
آتا ہے لکھہ کے بھیجتے ہو لہذا ہم گفتگو کو طول نہین دیتے ہین انکے
۹ باب اور ۳۶ فصل کو ۱۲ دفعہ مین ختم کیے دیتے ہین - بھلا جبکہ آپ
خود مقرر ہین کہ ہنگام مباحثہ پادری فنڈر صاحب مقام آگرہ مین صحبت
مولوی صاحب اور وزیر خانصاحب مرحوم و مغفور مین موجود تھے حل من
مزید کے مستحق نہین ہوسکتے تھے جو آپ نے جواب نہ دیا خوف ہین
آگئے دم دبا گئے چھپے یاد کیا دین عیسوی کو برباد کیا آپنے سنا نہین
اہل فارس کا قول ہے مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد دوسرے

نہیں کہ عرصہ ایکسال سے زیادہ کا گذرتا ہے کہ ہمنے آپ کی کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البنیان اور مباحثہ اتفاقی کا جواب معہ ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شدومد سے ایکو لکھا اور آپنے تا حال جواب
نہ دیا بھلا فرمائیے موجود کے ہوتے مفقود سے اعتراض کرنا کتنی
بڑی نادانی ہے سراسر ذلت اور شانی ہے ہم کہ انام ہیں صحت رسالت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈنکا بجا رہے ہیں ہمکو جواب
نہیں دیتے ہو مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
مرحوم بقول تمہارے ملک عرب یا ترکستان میں ہیں اونکی کتاب سعادت
انتساب پر اعتراض ہیہودہ لاتے ہو منہ کی کھاتے ہو معقولیت دنیا و عقبی
سے نہیں شرماتے ہو انصاف نہیں جانتے ہو کہ العلم حجاب اکبر کی دھوم
ہے یہ وہ پیشین گوئی ہے کہ جسکا ظہور از شام تا روم ہے **فصل ۲**
قولہ دوسری فصل صفحہ ۲۱ میں آپنے باشارا اللہ کچھ الہام کی شناخت
میں گفتگو طول وطویل کی کچھ ذہنی کچھ وہمی وخیالی لاابالی مادہ معقولیت سے
خالی جسکو مقدمہ میں کچھ تعلق نہیں بیان کیا ہے یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
الی قولہ کہ معجزہ اوس کام کو کہتے ہیں جو خلاف عادت قدرت الہی سے
سرزد ہوا اور وقوع میں آوے پس اگر معجزہ ہر زمانہ میں واقع ہوا کرتا
یا کبھی کبھی سال کے بعد معجزہ ہوتا رہتا جیسے دیدار ستارہ کبھی کبھی

نکلتا ہے تو وہ خلاف عادت نہ ہوتا بس ضرور ہے کہ معجزہ ہر زمانہ مین
نہ ہوا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایک دفعہ ہو کر بند بھی نہ ہو جاوے
لہذا موسے کے وقت مین یہ خرق عادت ظہور مین آئے اوسکے
بعد بھی دوسرے نبیون کے ہاتھ سے کبھی کبھی اوسکا وقوع
ہوا آخر مین یہ قدرت بڑی زور شور سے نمایان ہوئی پھر بند ہو گئی
تاکہ معلوم ہو کہ وہ قادر مطلق پہلے اپنے بندون کے ہاتھ سے
اس قدرت کو بار بار دکھلاتا رہا آخر کو مجسم ہو کر خود بدرجہ کمال اس قدرت
کو آدمیون مین چند روز رہ کر دکھلایا گیا اور یہ کہہ گیا کہ اب مین اس طاقت
کو بند کرتا ہون چنانچہ یوحنا کی انجیل ۱۲ باب آیہ ۴۴ سے ۷ تک وہ ہذا
قول ضرور ہے کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک
کہ دن ہے کرون رات آتی ہے جب کہ کوئی کام نہین کر سکتا جبتک
کہ مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون الخ جواب یہان تو آپنے
بالکل رسالت ہماری سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کر دیا گیا
معنے جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ خدا خود ہی مجسم ہوا اور اس قدرت
کو یعنے معجزات کو بذات خود کرتا رہا پھر اس طاقت کو بند کر لیا اور پھر
آپہی انجیل یوحنا سے نشاندہی کرتے ہو کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے
کامون کو جب تک دن ہے کرون الخ سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی

کہ دروغگو حافظہ نہین ہوتا بہلا ہم پوچھتے ہین بقول آپکے کہ حضرت مسیح
خود فرماتے ہین اور خدا تھے پھر انہون نے یہ کیون کہا کہ جسنے مجھے
بھیجا مین اوسکے کامونکو جب تک کہ دن ہے کرون ہان یہ البتہ ہوسکتا
ہے جیسا کہ انکے متقدمین کی تجویز ہے کہ پہلے خدا نے اپنے بندے
یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے بندون کے بھیجے یعنے
ایک لاکھ اسّی ہزار پیغمبر کم و بیش جیسا کہ مشہور ہے آئے جب اوسپر بھی
کسی نے کہنا نہ مانا تب اللہ تعالے نے معاذ اللہ مجبور ہوکر اپنے ایک
اکلوتے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بھیجا چنانچہ وہ دنیا مین آیا اور بقول پادری
فنڈر صاحب مجسم ہوا اور اوسنے سب کے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے
اور اوسنے اپنے پیرون کے یا اپنے باپ کے بندون کے کفارہ
ہوا اور آسمان پر چلا گیا لو پھر اور پیغمبر یا رسل بھیجنے کے خدا کو کون ضرورت
تھی سو ہمین محکوم یہ عذر ہے کہ اگر بالفرض یہ قول مسلم رکھا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے اور قرینہ بھی مقتضی ہے کہ جب اللہ تعالے نے بذریعہ
پیغمبران علیہم السلام اپنے بندون کو ہدایت کیا اور وہ انحراف
کرتے رہے تب اوسپر اللہ نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے مسیح علیہ السلام
کو بھیجا پھر جب اوسنے بھی انحراف کیا بلکہ بقول پادریون کے کہ یہودی
پھانسی دینے سے بھی نہ چوکے تب اوسنے اپنے بیٹے کو بلا لیا

کہ ظاہر ہے یعنے حضرت زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور چھ سو
برس تک دنیا حسب قول حضرت مسیح کے بند رہے یعنے پیغمبر
دنیا کا چراغ ہے اور اس عرصہ مین کوئی پیغمبر نہ آیا اور حقیقت مین جب
ایسا پیغمبر جلیل القدر نور البصر جلا جاوے تو پھر اور پیغمبر کے آنے کی
دنیا مین کون ضرورت تھی لہذا ہمارا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ
حضرت مسیح کے بعد مبعوث ہوئے تو اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ خدا خود محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنکے آیا جیسا کہ حدیث
شریف مین بھی آیا ہے کہ جب حضور اقدس باہر سے تشریف لاتے
تھے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بڑھکا کمر مبارک سے کھولتی
نہ تھین یوں ہے کہ کھینچ لیتی نہین اور بڑھکا نکل آتا تھا اور پھر دیکھو انجیل
متی کے باب ۲۲ آیہ ۴۴ قول مسیح یعنی حضرت فرماتے ہین قولہ
کہ اسلیے مین تمھین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور
ایک قوم کو جو اوسکے پھل لاوے دیجاوے گی اور جو اوس پتھر پر گریگا
چور چور ہوجاویگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا الخ اب ظاہر ہے
کہ جسنے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کیا وہ
چور چور ہوگیا اور جسپر آپ یا آپکے صحابہ رضوان اللہ گرے گئے اوسی

بیس ڈالا اگر آپ کو کچھ شک ہو تو تاریخ دولت خاروتی دیکھ لیجیے اب
اس مقام پر آپ ضرور فرماوین گے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
سے کوئی معجزہ نہین ہوا اور حدیث مین جو معجزات کہ قلم بند ہین اونکو
آپ مانتے نہین ہین اوسمین یہ ڈھکوسلا نکالتے ہو کہ حدیث دو تو
برس کے بعد آنحضرت کے قلم بند ہوے ہین اسوجہ سے وہ
معجزے نہین ہین مگر آپنے مباحثہ اتفاقی مین مقابلہ حافظ ولی اللہ صاحب
کے کہدیا ہے قولہ کہ یہ انجیل مسیح پر نازل ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا
تو یہ ایمان ہے کہ جبرئیل نازل ہوئی نہین نے قلم بند کیا ہے اگر ہم اسکو
بھی دلیل نہین پکڑتے نہین فقط وہ معجزہ جسکا ثبوت آج دوسرے مذہب
سے ہو سکتا ہے پیش کرتے ہین اقول اقتربت الساعۃ وانشق
القمر وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ترجمہ یعنی پاس آگئی
قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور
کہین کہ یہ جادو ہی قدیم الوقت ہے دونون ہین آدھی رات کو کافر
جمع تھے حضرت اونکو سمجھا رہے تھے اونھون نے مانگے کچھ
نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو چاند کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اوس نے
مشرق کو ایک مغرب کو جبتک ہنڈ خوب دیکھ لیا پھر ملگیا یہ نشانی ہے
قیامت کی کہ آگے سب کچھ لون ہی پیسنے والا ہے از موضع قرآن الخ

اب دیکھو اس معجزہ باہرہ مین جب سب تاویلون سے آپ لوگ ہار ہی
ہین تو یہ توجیہ نکالی ہے کہ یعنے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان ضعیف
البرہان مین اس معجزہ کو بیان کرکے کچھ تفسیر مدارک و بیضاوی کا حوالہ دیکر
لکھا ہے یعنے تفسیرون مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ قیامت مین
چاند شق ہوگا اور ہٹ دہرمی یہ کی ہے کہ دوسری آیہ نہین لکھی ہے
یہ اوڑان گھائی میان عزازیل کی ہے کہ وہ جسکو بہکاتے ہین آدہی بات
بتاتے ہین مطلب کو فقرے کو کھا جاتے ہین اب دیکھیے آپکے
اوستاد ہوے ہین برسر فساد ہوے ہین کیا بگاڑتے ہین جہاں
مارتے ہین جیتتے ہین نہ ہارتے ہین دیکھو مولوی عبدالقادر صاحب
رحمہ اللہ ترجمہ فائدہ پہلے مین لکھتے ہین قولہ کہ حج کے دنون مین
کافر جمع تھے اونہون نے معجزہ طلب کیا تب چاند دو ٹکڑے ہوگیا
لہذا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ اوسدن بھی چاند دو ٹکڑے ہوجائیگا
اور سوائے اسکے بعض کے لفظ مفسرون کی دلیل کرتی ہے اسبات پر
کہ بعض کفار عرب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے نہین ہوا انہون نے ہماری
آنکھون پر سحر کیا ہے پس اس سے یہ بات نہین پیدا ہے کہ قیامت مین
چاند شق ہوگا کیونکہ دوسری آیہ کہتی ہے کہ دیکھا اور کہا کہ یہ جادو ہے چنانچہ
اسکا ثبوت ہم اپنی کتاب تردید الابطال مین بہت شرح و بسط سے دیچکے ہین

اور شق ہونا ثابت کردیا ہے اور سوانح الحرمین مین لکھا ہے قولہ کہ
بشہر دہار جو کہ متصل دریای چنبل صوبہ مالوہ مین ہے اب اوسکو شاید دہارا
کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک بارگی
اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا اوسنے اپنے یہان کے
پنڈتون سے جو دریافت کیا تو سبھون نے اپنے کتابین دیکھکے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اونکے ہاتھہ پر چاند دو ٹکڑے ہوجاویگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی
اپنا حضور اقدس مین بھیجا جسکا نام بایزن تھا کہ قبر اوسکی ضلع مراد آباد
موضع شیرپور مین کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور اوس ایلچی
کے واپس آنے پر وہ راجہ بھی ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبداللہ
رکھا اور قبر اوس راجہ کی شہر دہار کے باہر ابتک زیارتگاہ ہے اور
تواریخون مین لکھا ہے کہ جب یہ ایلچی گیا تو اوسکی زبان ہندی تھی اوس سے حضور نے
اوسکی زبان مین فرمایا کہیم کسل یعنے اچھے تو ہو اور راقم دو برس تک
اسبات کی تلاش مین رہا اور بڑے بڑے پنڈتون سے پوچھتا رہا
کہ وہ کون سی کتاب ہی کہ جسمین یہ خبر تحریر ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا
ہونگے اور اونکے ہاتھہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا آخر کو نامبر کے
مقام مین ایک پنڈت نووارد سے ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا

کہ وہ کتاب مہکو تری پران ہے اوسمین بیشک یہ خبر تحریر ہے اور شہر
بنارس مین بڑے بڑے پنڈتون کے بہان مل سکتی ہے لہذا آپکو
اگر ہمارے قول کا اعتبار نہ ہو تو تکلیف کیجیے دون کی نہ لیجیے یہان
چلے آیئے ہم آپکے ساتھہ ہون اور چل کر وہ کتاب بنارس مین بعونہ
تعالی دکھلادین ملعنا ے فتحیابی اپنی سرکار ابد قرار سے پاوین مغلبین
سجاوین دوستون کو خوش کرین دشمنون کو جلاوین اور مولانا رفیع الدین
صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین اوس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے
اور تاریخ صلی سے نقل کیا ہے اور آپ علم فارسی اور عربی کے عالم کہلاتے
ہو اپنے وقت کے معلم الملکوت ہو بقول اہل اودہ انصاری کے ہوت
ہو کیا آپنے یہ کتابین نہ دیکھی ہونگی مگر کیا کرو ختم اللہ علی قلوبھم سے
مجبور ہو بقول حضرت سعدی موشک کور ہو بغض محمد احمدی سے
مامور ہو کوچہ راستی سے دور ہو دیکھو تورات مین لکھا ہے کہ حضرت
یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹھہر گیا اور اس قصہ کو بھی کسی اہل
تواریخ نے نہین لکھا حالانکہ یہ معاملہ دل کا تھا تو اب کیا حسب تشخیص
آپکے تورات بھی جھوٹی ٹھہری جو کہ بموجب اقرار علماء مسیحی کے طبقہ
اول مین ہے پس اب انجیل مروجہ کو غور کیا چاہیے دروغ گو را تا بہ
خانہ بلکہ تا بہ پنجانہ پہونچاید راست گوئی کا ذائقہ اوٹھائیے بدسگالان

محمدی کو مترا سمجھے وہ یہ ہے باب ۲ انجیل متی کی آیہ ۱۶ قولہ جب ہرودس نے دیکھا کہ مجوسیون نے مجھے دھوکا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگون کو بھیجکر بیت اللحم اور اوسکے ساری سرحدون کے سب لڑکے جو کہ دو برس کے اور اوس سے چھوٹے یہی اوسوقت کے موافق جو اوسنے مجوسیون سے سنا تھا قتل کروائے الخ اب دیکھو یہ قتل اطفال نے گناہ کسی تاریخ یہود و مجوس عبرانی و یونانی و ہندی و انگریزی و پرتگیزی سے کہیں ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو کہ بڑا جوباز بدنامی ہرودس کا ہے اس قتل کا حال نہین لکھا اور نہ زبان زد خاص و عام ہے بڑے تعجب کا مقام ہے اور نہ کسی اور علماء یہود نے جو کہ بڑے سوانح گذرے ہین اپنی تواریخون مین لکھا ہے یا مر تو ایک بڑا ظلم صریح تھا اور بہت بڑا سبب بدنامی ہرودس کا تھا اور پھر کسیطرح سے اسکے اظہار مین کچھ الزام اونکے مذہب پر بھی عائد ہوسکتا تھا بس اگر واقع ہو تو ضرور رہے لکھتے اب فرمایئے کیا انجیل ہی الحاقی ہے اس مقام سے راست و دروغ کی بیباقی ہے مگر اسوقت کے بعضے پاوری لوگ جو چند کتاب اُردو پڑھ کے نیم ملا خطرۂ ایمان ہوئے ہین طمع دنیا پر عیسائی بعضے مسلمان ہوئے ہین ایک تقریر نئی بطالت شق القمر مین کرتے ہین اپنی قبر کو نار سقر سے بھرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر دھرتے ہین وَاِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

سے نہین ڈرتے ہین حق کو باطل کرنے پر مرتے ہین یہ تقریر کرتے
ہین **قولہ** کہ اس کے تو لفظی معنے یہ ہوتے ہین کہ پاس آگئی وہ ساعت
اور پھٹ گیا چاند پس اس سے یہ کہان ثابت ہے کہ محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو شق کیا **جواب** سبحان اللہ کیا
اچھی سمجھ ہے بقول شاعر ؎ تا تبک نہ ہوئی مغز سخن سے آگاہ ؛
لاحول ولاقوۃ الا باللہ ؛ ایصا صاحب جب کفار قریش نے یہ معجزہ طلب کیا
جسکی شرح اوپر سے چلی آتی ہے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے تامل کیا پس اسی حال مین یہ آیہ نازل ہوئی یعنے اللہ تعالے
اشارہ فرماتا ہے کہ تو کیون تامل کرتا ہے ای حبیب ہمارے ہمنے
وہ ساعت قریب کردی اور پھٹ گیا چاند اب غور فرمایئے کہ کیسا اعلی مرتبہ
ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگاہ باری مین پایا گیا
کہ بلا درخواست حضور اقدس یہ حکم نازل فرمایا اور کر دکھایا اب اس مقام پر
ایک نکتہ باریک یہ ہے کہ کل امر مرہون باوقاتہ جو مشہور ہے یعنے کل امر
شدنی ہوتے ہین اپنے وقت پر سو اس نظیر سے وہ بات بالکل ثابت
ہوگئی کہ وہ ساعت کہ بمشیت الٰہی مین تھی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا
وہ قریب کردی پس اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ جو فرمایا تو اس سے یہی بات
پیدا ہے ورنہ فرماتا کہ قد ان اللہ شق القمر لہذا آیکو بھی چاہیے کہ

اسنی طرح ہمکو بھی معقول سمجھے گفتگو کو طول نہ دیجیے مضمون فضول نہ کیجیے
مشفق من دین اسلام عالی مقام متوالے کی پگڑی نہین ہے جو گرتی
پڑتی چلی جاتی ہی اسکے باطل کرنے مین معقولیت مدعی کی آتی ہے عقول عشرہ
حکماء فلسفہ کے چکر کھاتی ہے **وجہ سوم** اب تیسری فصل جو کہ الہام
کی صورتون اور فائدون کے بیان مین آپنے لکھی ہے اوسے ہم
فضول جان کے کہ محض سبز باغ دکھایا ہے پادریان حال کو بیوقوف
بنایا ہے جھوٹے کا دستور ہے کہ پہلے حاصل مطلب کے لیے کچھ
روغن قاز سا سامع پر چھڑک کے مطلب بیان کرتا ہے اور پھر ہمارے
مطلب ہی سے تعلق ہی نہین رکھتا پس اوسے قلم انداز مطلق کر کے طرف
فصل چہارم ہم شدید قلم سعادت رقم کو مثل برق ساطع کے کوندتے ہین
آپکی تشخیص باطلہ کو روندتے ہین اس فصل چہارم مین آپکا خلاصہ بیان یہ
قولہ کہ عیسائی لوگ جو کتابین لے رہے ہین اونکے مصنف بھی الہامی
شخص تھے کیونکہ شرطین الہام کی جو فصل دوم مین ہین اون کتابون کے
مصنفون مین پائے جاتے ہین سوائے اسکے یہ بات ہے کہ ان
عیسائیون کی کتابین اون یہودیون کی کتابون کو اچھی طرح پر کامل کرتے
ہین کہ اور ہی ایک معجزہ سمجھدار آدمی کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضامین
جو کتب یہود مین انتظار کسی آنیوالی کی دکھلاتے ہین ان کتب جدید سے

کمال درجہ مطابقت رکھتے ہین کہ مثل مغز اور پوست دکھلاتے ہین اگرچہ
اس مقام پر بہت سے دلائل ہمارے پاس موجود ہین پر یہان ہمجگہ
طوالت منظور نہین ہے اسلیے صاف صاف اپنا مطلب کہتے ہین
کہ یہ سارا مجموعہ بیبل کا کلام الہی ہے اچھی دلیلون سے اسکا ثبوت
ہوچکا پر ایک فرقہ محمدی جو تھوڑے دنون سے دنیا مین ہے
وہ بھی الہام کے قائل ہین مگر اس فرقہ کو ہم جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوسکا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین الہام کی شرطین
جو کہ فصل دوم مین ہین اپنے اندر نہین رکھتے تھے اور اونکی کتاب
بھی خدا کی اگلی کتابون سے کچھ میل نہین کھاتی اگرچہ وہ لوگ بھی کتب
مقدسہ کو کلام الہی جانتے ہین پر وہ ان کتابون کو محض جھوٹا اور محرف
بناتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ یہ کتابین ضرور آسمان سے نازل
ہوئین مگر یہودیون اور عیسائیون نے ان کتابون مین کہین کہین لفظ
بدل ڈالے اور جان بوجھ کے اوس کلام کو صحیح نہ رہنے دیا مگر یہ
اونکا دعوی بھی دعوی ہے اسکا ثبوت اُنھون نے آج تک نہین دیا
سب سے بڑی کتاب اونکے پاس اس باب مین اعجاز عیسوی ہے جو خدا
کی پاک الہامی کتابون پر دھوکے بازی سے عیب لگاتے ہین اسلیے
اب ہم خدا سے مدد مانگ کے اوسکے جواب پر توجہ کرتے ہین

اسکے بعد اپنی لنیان چھاٹ کے ایک مسودہ ابلہ فریبی کا کانٹھ کے
باب دوسرا اعجاز عیسوی کے جواب مین شروع کیا ہے قولہ یعنی اعجاز عیسے
کے دیباچہ مین اوسکا مصنف کہتا ہے کہ اگر پادریصاحب صرف
کتب مقدسہ کے ترجمہ تقسیم کرنے پر اکتفا کرتے تو مسلمانون کو اونسے
کچھ تعرض نہ تھا لیکن وہ تو اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر و تقریر مین اعتراضات
بیہودہ لاتے ہین اور اونکی زبان و قلم پر وا ہے بتا ہے اعتراضات
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گذرتی ہین اور اونکے
چند مسائل ہین تحریف کا بڑبہ لیا ہے اور حق یہ ہے کہ باقی اونکے
سب مسائل فرعی ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک
رسالہ مستقلہ لکھا جاوے سو یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی گئی اسپر آپنے
یہ جواب دیا ہے قولہ مین کہتا ہون کہ جو اعتراض ہم لوگ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کرتے ہین وہ سب بجا ہین کیونکہ سب بیانات
قرآن و حدیث سے لکھتے ہین اپنے دل سے تراش کر نہین لکھے جیسے
آپنے ہماری نسبت تراش کے لکھی ہین الخ اور اسکے سوا بہرا ور بہی آپنے
لغویات ایک بات زمین کی ایک آسمان کی بیان کیا ہے جیسا کہ جھوٹے کا
دستور ہے کہ پہلے کچھ سچ باغ ساد کھاتا ہے مگر ہمکو طول فضول سے
کچھ سروکار نہین نہ ابلہ فریبی اپنا منشا ہے یہ منصب حاکم عدل نے میان

عزازیل اور اونکے پیرون کو دیا ہے اب ہر ایک بات کا جواب باصواب
ہم آپکو دیتے ہین **جواب** اول فصل چہارم کے بیان مین **اقول**
آپکی مقتدا اونکا قول یہہ چلا آتا ہے کہ جو روح القدس کہ مسیح پر نازل ہوتا
تہا وہی بعینہ حواریون مین بہی حلول کرکے بولتا تہا عقدہ باطنی کھولتا تہا
بھلا اب ہم پوچہتے ہین کہ روح القدس کی مرتبہ شکل جو مسیحیون نے اپنے
تخیلہ مین درج کی ہے اوسے کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا یعنی کبوتر کی
صورت اور پہر معاذ اللہ روح القدس کا حافظہ کچہ یاد رہیا اونکے حافظہ
سے بہی روی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی زبان سے کچہ اور حضرت متی
کی زبان سے کچہ اور پولوس مقدس مین جب حلول فرماوے تو اور ہی
کچہ سناوے یعنے ختنہ کو ممنوع کرے باوصف اسکے کہ جناب مسیح کا
بہی ختنہ ہوا ہے اور پولوس صاحب بہی مختون تہے اسیطرح ایک حواری
مین حلول کرکے ایک چیز کو حلال کرے اور دوسرے حواری مین یعنی
پطرس مین جاکر کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے کہو مسیح
کی زبان سے نسخ توریت کی ممانعت کرے اور کہو پہر اونہین کی زبان
سے نسخ توریت کہہ سناوے یہ امر بہی کچہ اختلال حواس سے کمتر نہ گنا
جاویگا اور پہر پادری فرنچ صاحب یہہ فرماتے ہین قولہ کہ کتاب الہامی مین
ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی جاوے بلکہ جو باتین متعلق بحواس ہین

اونمین الہام کی حاجت نہین مثلاً جو امر کہ سماعت یا البصر پر منحصر ہے اوسمین
الہام ضرور نہین الخ اور پادری فنڈر صاحب کی یہ تشخیص ہے **قولہ** کہ ضرور
ہے کہ کتاب الہامی موافق ہو انصاف و شریعت دلی سی جیسیکہ اللہ نے
آدمی کے دل مین منقش کیا ہے اور جمیع امور کیا مشاہدات اور اولیات
و مبصرات سب الہام سے لکھی جاوین الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہان
پر کونسا قول مسلم کہا جاوے اگر پادری فرنچ صاحب کا قول مسلم سمجھین تو
کتب مقدسہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور جو پادری فنڈر صاحب کا قول
واجب تسلیم ہو تو شریعت ہر قوم و ملت بلکہ ہر تنفس کے مختلف ہی بسبب قوت
و ضعف قلب کے پس موافقت کتاب کی محال ہوئی شریعت دلی سی غور فرمایئے
کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ گائی نہ کھائین اور
کوئی جی نہ ماریں اور مسیحیون کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ بہتیر بکری
چوہا بلی کہوش شور کتا کوا چیل گدہا اور فیل سب نوش جان فرماوین گو
بعض جانور مقتضائے حکمت نہ کھاوین ورنہ سب جانور اونکی شریعت مین مثل
ہری ترکاری کے ہین **جواب** دوسری بات کا یعنی آپنے یہ جو فرمایا
کہ اگرچہ محمدی بھی الہام کے قایل ہین اور مذہب محمدی جو تھوڑے
دلون سے ہے اسکو ہم جھوٹا مذہب اور جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوس مذہب کا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شرطین الہام

کی موافق تشخیص باطلہ آپکے یہ ہین اور اونکے کتاب یعنی کلام اللہ جی
کلام خدا نہین ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ آپکو کیسے یہ کام ہوا یاد رہو
مین نام ہوا سبحان اللہ مینڈکی کو بھی نوز کام ہوا ہلا ہم استفسار کرتے
ہین اور اگر کچھ معقولیت رکھتی ہو تو شمار کرتے ہین کہ عزازیل یعنی جو کہ
معلم الملکوت ہے جواب پاتا ہے اور پھر شیطنت سے باز نہین آتا ہے
کسی نے یہ لطیفہ کہا ہے آپکے ملاحظہ کو تحریر کرتا ہون نامہ ہذا کو در معنی
سے بھرتا ہون وہو ہذا قولہ شیطان یہ کہتا ہے باوجہ کہتے پھرنا + ہر کس
ناکس کے ذائقہ کو چکھتے پھرنا + آدم کو تو سجدہ نہ کیا نخوت سے + ہر
پوتے کے آگے شرمگاہ رکھتے پھرنا + اب کہیے اگر کوئی اعتراض کرے
کہ شیطان تو آجتک خدا کی خدائی کا منکر ہے کبھو وحدانیت کا اقرار
نہین کیا تو کیا معاذ اللہ خدا ہی کا وجود نہ ٹھہرا لہذا اس گفتگو بیجا نہ سے
کیا حاصل جو اپنی اوقات ضایع کرین اسے کوئی ذی فہم قبول نہ کریگا
مزلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دہریگا مثلاً کسی امر کے نسبت یہ کہنا کہ ہم نہین
مانتے یہ دعوی بلا دلیل ہے فرمایئے اسکی کیا سبیل ہے اور یہ جو نسبت
مولوی صاحب کے آپ فرماتے ہین کہ انہون نے جھوٹی نشاندہی
کی ہے یا بقول بعضے بدذہین انگریزون سے رد لیا ہے تو اس معلوم ہوا
کہ قدماے علماے مسیحیہ بدذہین تھے بلا فرمایئے جب حسب اقرار

آپ پہلے قدیم لوگ بدون ٹھہرے تو آپ کس صحیح اور کس دلیل سے عالم
ذنبدار ہوئے اسواسطیکہ جب اصول ہے غارت ہوا تو فروع بھی
ناقص ٹھہر گیا اور جو آپ فرماتے ہین کہ ہم قرآن سے تردید مذہب
اسلام کرتے ہین تو اس مقدمہ مین تو ہمکو یقین ہے کہ پہلے خطون مین بہت
کچھ معقول کر چکے ہین مگر خیر اب ہم آپکو بطور امر کلی کے یہ بات جتاتے ہین
کہ جب کفار قریش نے نسبت اسی قرآن کے زمانہ آنحضرت مین دعوے
ابطال کا کیا تو خود اوسی جاننہ نے اونسے اسی قرآن مین یہ حکم نازل فرمایا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنے لاؤ تم مانند اسکے کوئی سورت پس اب
اگر آپ کو دعوی ابطال قرآن کا ہے تو ایک قصہ سورہ ہی بنا کے پیش
کرو ایکو پادریان حال کا خیر اندیش کر آئے تو پہلی ہی اپنی تصنیف مین
لکھا ہے قولہ کہ مین بیس برس تک کالج آگرہ مین عربی و فارسی پڑہا کیا
تو اب وہ عربی کون سے دن کام آویگی انتہی یہ کہ فَصَارَ اَجْهَلَهٗ دکھاویگی
حضرت من یہ وہی مثل ہوئی بلکہ آپکی نسبت اصل ہوئی کہ تمام عمر دہلی مین
رہے مگر بہار ہجو کہتے رہے ادہر اودہر لوٹے اور جو مسیلمہ کذاب کے
چند آیہ گڑہی ہوئی آپنے لکھی ہین اون سبکا جواب ہم نامہ اول مسمی بہ چراغ ہدایت
مین لکھہ چکے ہین کہ یہ بحر ذخار بیوقوف عبارت کسی طرح ایسی فصیح و بلیغ و بالغ کلام
کے مقابل کبھی نہین ہو سکتی اسواسطیکہ ایسا بیہودہ لیاقت قرآن مین معاذ اللہ

خدا نے کہین نہین فرمایا ہے اور مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب کو
یقین ہے کہ کہین جھوٹا حوالہ دیا ہوگا کیونکہ اوسوقت مین تو وزیر خانصاحب
مرحوم نے بہت کچہ خرچ کرکے کتب مسیحیہ حاصل کیا تہا اور بالفرض
اگر انہون نے جھوٹے حوالے دیے بہی تو ہمنے تو جو کتب کہ ہمارے
پاس موجود ہین اونکے حوالے آپکو لکہیے آپنے تو اونکا بہی جواب نہ دیا
تو اب فرمایئے کہ بہلا ہم کس طرح سے جانین کہ محمد وزیر خانصاحب نے
جھوٹے حوالے دیے ہونگے **دفعہ ۴** فصل سوم صفحہ ۴۳ جو کہ
اعجاز عیسوی کے مقدمہ فصل اول کے جواب مین ہے **قولہ** آپ فرماتے
ہین کہ اس فصل مین مولویصاحب نے کتب عہد عتیق کے نام بیان کرکے
اختلاف بتلایا ہے اور اس مطلب پر انہون نے ہمارے علما کی تصانیف
سے چند قول درست اور چند نادرست اور کچہ اپنے ذہن سے تراش کے
بلا سند پیش کیے ہین لہذا اون سب تقریرونکا جواب یہ ہے کہ بعض
کتابین جنکی نسبت وقت تصنیف اور نام مصنف علماء متاخرین کا خلاف ہے
ہمارے لیے کچہ نقصان نہین کرتا یعنی یہ ہمارے باپ دادہ کی کتابین پرانی
ہین جیسے محمدی مذہب مین صحیح بخاری و ابن ماجہ و مسلم وغیرہ اہل اسلام
ان کتابون کو مانتے ہین اور اختلاف رکہتے ہین مثلاً جن کتابون کو
سنی قبول کرتے ہین شیعہ قبول نہین کرتے اور خارجی یا اور فرقے

اہل اسلام مین ایسی ہی ہین بس ہمارے یہ کتابین حدیث کی ہین ہمنے
مولویصاحب سے یہ نہین کہا کہ انکو مانو بلکہ تم ہی اونمین اختلاف
جانو اور اونکو کلام الٰہی نہ مانو کیونکہ اگلون نے بھی بالاتفاق تسلیم نہین
کیا ہے الخ **جواب** مشفق من ابتو آپ دیدہ ودانستہ جھوٹھہ بولنے لگے
اپنا عیب آپ کھولنے لگے ہر چند کہ ہمارے پاس کتاب اعجاز عیسوی
نہین ہے تو بھی ہم نشاندہی کرتے ہین کہ مولویصاحب نے حدیث
کی کتاب کی طرف اختلاف کبھو نہ تبلایا ہوگا کہ اہل اسلام مین جھوٹھہ بولنا
بڑا گناہ ہے ایصاحب یہ کہا ہوگا کہ کتاب القضات اور اخبار الایام اور
کتاب راغوث کو جو کسی طرف منسوب نہین کرتے اور کتب سماویہ مین دخل
رکھتے ہین اور حواریون کے نام سے جو بہت کتابین مشہور ہین انھین
کسواسطے منسوب الیہ کی تالیف اعتقاد نہین کرتے جیسے انجیل دوم یوحنا
اور انجیل مرقس معنون بانجیل مصریان اور انجیل دوم متی معنون بانجیل طفولیت
وغیرہ ہین اسکا جواب آپکو دینا چاہیے اور اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل صحت
ہو تو پھر اگر یہی کتب کسی نے اوسوقت مین لکھکر کسی کتب خانہ مین ڈال
رکھی ہون تو کیا فی زمانا مسیحیونکے نزدیک صحیح ہوجاوینگے دیکھو دستور
ہے کہ کم علم لوگ کتاب تالیف کرکے اعتبار بڑھانیکے واسطے جلیل القدر
عالم کا نام لکھدیتے ہین اور پھر ہوا اسکے اگر کسی نے کوئی کتاب ملحدانہ

لکھے حضرت مسیح کے نام سے ڈال رکھے ہو تو وہ بھی درمیان لاسبب
امتداد ایام صحیح ہو جاوین دوسرے یہ کہ ہمنے قطع نظر کی جملہ امور سے
تو بھی صرف زبان کے کہنے سے خصم کو اعتبار نہین ہوتا اگر آپ
نسخ مروجہ حال مین جو جو کتاب جس جسکی طرف منسوب ہین اونکی صحت
اپنے ہی علماء متقدمین کے اقوال سے بتا دیتے تو اتنا بدنما نہ ہوتا ذرا
مقابلہ تو کیجے علماء مسیحیہ کے کتب عہد عتیق کتب عہد جدید سے کسقدر
فرق رکھتے ہین پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہین کہ کتب عہد جدید بآیاتہ
صحیح ہین اور یہود کے خلاف بلکہ مقدم تو بالعکس معلوم ہوتا ہے اور فرق
اسلامیہ شیعہ اور سنی بلکہ کل فریق محمدیہ مین قرآن کے باب مین کچھ
فرق نہین ہے کہ کوئی کہتا ہو کہ قرآن کا فلان پارہ یا فلان آیہ غلط ہے
اور فلان صحیح اس جوہات متذکرہ بالا سے آپکے کل کتب کی صحت متصور
نہین دیکھو تاریخ ٹیلر صاحب کی تینتالیسوین باب کی ۳ - اور ۴ فصل
اور تاریخ کلیسا ولیم میور صاحب کی دفعہ ۳۰ - اور ہارنصاحب کی تفسیر
اس جعل کی مفسر ہے **قولہ** کہ مؤرخین اور مفسرین بیبل اس امر کے قائل
ہین کہ اسلاف مسیحیون نے واسطے ترقی دین عیسوی کے بہت سی جعلسازیان
کی ہین اور بہت کتابین جعلی بنائی ہین الخ اور دیکھو کتاب نیاز نامہ
بیرقوفی کا جامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس جبلپوری

محفل سے دوری جو کہ بعض ہاتک باتکتے ہین ابطال اسلام مین خاک
پھلانکتے ہین مگر بمصداق حدیث شریف کہ کل شئے یرجع الے
اصلہ پر جب آگئے ہین تو ایک دلیل ہمکو بتا گئے ہین قولہ صفحہ ۱۸ ہکذا۔
یعنے ہارنصاحب ترجمہ لاطینی کے حق مین جو کہ مدار ایمان مقابلان پوپ کا ہی
یہ لکھتے ہین الی قولہ کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین ہے
اسمین الحاق بھی ہوا ہے الخ اور پھر آپ ہی ماشاء اللہ اور چشم بد دور شیطان
کان بہرے اپنی کتاب تحقیق الایمان وسوسہ شیطان علیہ اللعن مین تحریر فرماتے ہین ہمکو
جناتے ہین قولہ کہ ۵۰ مقام مین تحریف لفظ سہو کاتب کے ہے الخ اب کہیے کہ یہہ بھی ہماری لیے نقصان نہین ہے
تو پھر بقول شخصی پکی کتب مقدسہ بی بی تمیز خالدار کو وضو ہی زیادہ مستحکم ہوئیگا بقولہ ہذا ان وقت
شکستہ را چہ بیرحون وضوی محکم بی بی تمیز اور یہ جو آپ فرماتے ہین قولہ کہ ہمنے
یہ نہین کہا مولوی صاحب سے کہ آنکو مانو بلکہ تم بھی اختلاف جانو الخ اقول
یہ البتہ ہماری طرف سے آپکو شاباشن بلکہ خوش باش کا کلام نکلتا ہے اور ایسی
ہی چاہیے کیون نہ ہو مصرعہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند + مگر اتنا
ہم البتہ پوچھتے ہین کہ جب پادری صاحب کے ملاحظہ مین آپ یہ کتاب
لے گئے ہونگے تو اونکو کیا روغن قاز مل کر سمجھایا ہوگا انعام پایا ہوگا مناسب
ہے کہ اب آئندہ ہمکو بھی بنائیے دودہ مالیدہ کھلائیے ہتیلی پر سرسون جمائیے
عاقبت تو گئی دنیا تو بنائیے بقول مشہور میان عزازیل کے چونا لگائیے

مشتبق ہین ان کنایون کو ہمارے سمجہ جایئے کچہ تو جواب تحریر فرمایئے
خدا سے ڈریے اہل ہند کو پیش سرکار انگلشیہ بدنام نہ کریئے **دفعہ**
اعجاز عیسوی کے مقدمۂ دوم کے جواب ہین اور فصل ۲- اعجاز عیسوی
کے مقدمہ فصل سوم کے جواب ہین اور باب سوم فصل اعجاز عیسوی کے
مقصد اول کے جواب ہین غرض کہ اسیطرح آپنی چند فصلون ہین گفتگو
تعجیب قطع کی کی ہے **جواب** ان فصلون ہین غور کرنے سے
ہمکو ثابت ہوا کہ خدانخواستہ آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے
اسواسطیکہ فہرست کتب اور اثبات تحریف جو آپنے بہرصورت کتب مقدسہ
ہین پایا ہے تو گھبراکے یہی عذر مجہول فضول پیش کیا ہے کہ یہ
سب کتابین گو کہ اب حواریون کے نام سے مشہور ہین مگر الہامی
نہین ہین فقط روزمرہ کی بات چیت ہے جیسیکہ محمدیون ہین حدیث
کی کتابین ہین **اقول** بہلا ہین پوچہتا ہون کہ مفرد اپنے کتاب سوالات
السوال مطبوعہ ۱۸۴۳ عیسوی ہین جو کہ اب واقع لندن ہے بدیل سوال
دوم لکہتے ہین **قولہ** کہ کتابین محولہ ورس ۲۳ باب دوم متی نیست و نابود
ہوئین اسلیئے کہ جو کتابین انبیا کے اب موجود ہین کسی ہین عیسی علیہ السلام
ناصری نہین کہلاتا ہے الجواب فرمایئے انجیل متی موجود ہے اور اوسمین
یہ خبر ہے کہ ناصرہ ایک گانون تہا اوسمین مسیح پیدا ہوا اور رہتا تہا اور

جسٹن کے قول کے تصدیق اس باب مین مولوی صفدر علی صاحب تو کیا
اپنی کتاب نیاز نامہ مین کرتے ہین اور یہ باب بہ پوتس مقدس کا خط
جو کہ کلیسیون کو لکھا گیا ہے وہ درج کتاب ہے اور بقول آپکے کہ کتابین یا خط
الہام سے نہ تھی خانگی مقدمہ مین تھی بلا الہام لکھی گئی تھی وہ ہمارے علماے نے
داخل کتب مقدسہ نہین کین تو پھر یہ خط تو داخل ہے آیہ ۱۷ قولہ اور جب یہ
خط تم مین پڑھا گیا تو ایسا کرو کہ لاودقیہ کے کلیسیا مین بھی پڑھا جاوے
اور لاودقیہ کا خط تم بھی پڑھو الخ اب فرمایئے یہ خط کیون نکالا گیا یہ لگ مجھہ
تحریف کیون نہ لایا گیا مجھہ سے اتنا بھی نہ سنبھالا گیا پس معلوم ہوا کہ یہ خط
بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مملو تھا شاید اسی لحاظ
سے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین پچاس مقام کے تحریف ہونے کا
بطور سہو کاتب کے اقرار کیا ہے الزام کم فہمی کا بادریان حال و استقبال
کو دیا ہے اور سوا ے تحریف کے اب ہم الحاق واقعی ثابت کرتے ہین
قابلیت کا دم نہین بھرتے ہین مگر بالفعل وہ لوگ ہین کہ جہان دو چار دن مدرسہ
سرکاری مین پڑھے آگے کو بڑھے دو چار سلاد ذہن باطلہ سے گمراہی
بس جونپور کے قاضی ہونے پر مرتے ہین اب دیکھو ہان منجی ہکذا۔ اور
اوسنے اپنے ۱۲ شاگردون کو یا پیر بلا کے انہین ناپاک روحون پر اختیار
بخشا تاکہ وہ انکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکھہ درد دور کرین اور اون

۱۲ رسولون کے یہ نام ہین - پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور
اوسکا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اوسکا بھائی یوحنا فیلپوس
اور برطلما اور تھوما اور متی خراج گیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب جو تدی کہلاتا
ہے شمعون کنعانی اور یہوداہ یسخریوطی جسنے مسیح کو پکڑوادیا الخ اب غور
کیا چاہیے بڑے تعجب کا مقام ہے کہ جب بارہ حواریون کے نام مفصل شرح
نام ثابت و متحقق ہوگئی تو پھر لوقا و مرقس کی انجیل الحاقی ٹھہری یا نہین
اب اگر آپ یہ عذر پیش کرین کہ حضرت متی کی تحقیقات غلط ہے کیا
وجہ کہ انہون نے مثلاً زبدی کو لوقا اور برطلما کو باتھوا کو مرقس نہین بتایا
تو اور خرابی واقع ہوتی ہے کہ لوگ یہ کہین گے کہ معاذ اللہ جب
حواریکی تحقیقات غلط ہوئی تو اونکی یعنی پادریصاحبون کی تحقیقات
جو کہ فی زماننا انکے مشہور ہیں زیادہ ہستند کب صحیح ٹھہرین گے بلکہ اغلط
ہوجائین گے اور جو سہو کاتب قرار دین گے تو مطبع لندن و لیم
واٹس صاحب جو کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین کہ یہ انجیل چھپی ہے جسکی کہ ہم نشاندہی
کرتے ہین بالکل غلط ٹھہریگا اور کل پادریان لندن و امریکہ پہ الزام
دروغگوئی عائد ہوگا اب آپ جوابی کتاب تحقیق الایمان منہ یم الادیان
مین لکھتے ہین قولہ اگر یہود تحریف کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور
اگر عیسائی کرتے تو یہودی چلاتے لہذا آپ سے پوچھا جاتا ہے

کہ تحریف لفظی کے سوا الحاق واقعی اور عمدی بھی ثابت ہو گیا بلکہ وحوار یو
وجود ہی کا لعدم ہو گیا فریقین مین سے کسی نے چون نہ کیا عقل ظاہر
مین پادریان حال کے سو گئے تقدیر الٰہی تخم اسلام کا مزرعہ ہستی مین
بو گئے مثل سگ زرد برادر شغال کے ہین کنے کو ہیچ ہو گئے دفعہ
مین مفصلونکی تشخیص ہے ان کا خلاصہ مطلب آپنے یہ رکہا ہے **قولہ** یعنے
چھوٹے مولویون نے اسلام کی ایسی کتابین تصنیف کر کے لوگون کو
الہامی کتابون سے باز رکہا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس پھندے
سے چھوٹے الخ **جواب** سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ وہ دیوانہ مخندہ
و دیوانہ بدہ ای صاحب مسلمان شکر گذار اپنے پروردگار کے ہین کہ اللہ تعالے
نے ایسے بیدین ضعیف الیقین کو ہم مین سے نکالا ورنہ کیا معلوم
کتنون کو اپنے ساتھ جہنم مین لیجاتا کیسی بلا مین ڈالتا کیا افعال بد کراتا
بقول شخصے ایک مچھلی تمام تالاب کو گندہ کرتی ہے دیکھو ذرا سی غلاظت کیسا
دماغ پراگندہ کرتی ہے مشفق من آپ نے سنا نہین طمع دنیا اور شامت
اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے اللہ تعالی آدمی کو شامت اعمال
سے بچاوے خدا نکرے کہ علت شائع کی تجویز آدمی کے ذہن مین آوے
آپنے سنا نہین منہ کہانا ہے آنکہہ لجاتی ہے یہ وہ بیماری ہے کہ بعد
موت کے جاتی ہے ہماری تحریر کو کیسے کہ کیسی بتے کی سناتی ہے

اور اگر آپ کی رائے مین یہ بات ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی جو علم
شیطانی جھوٹی کہانی سے بالاامال مجہول النسب والخیال ہین عیسائی ہو گئے
اسلیے از روی حساب کے عیسائی بڑہے اور مسلمان گھٹ گئے
سو یہ بھی خیال خام ہے اسکا بدانجام ہے کیا معنے کہ ابھی تاریخ ۲
فروری سنہ حال عیسوی کو ہمنے اخبار انگریزی واقع مطبع آلہ آباد جہتم
بابو بارہ شیے بوش مین دیکہا وہ لکہتا ہے بحوالہ اخبار مدرس قولہ کہ چار
انگریز ولایت زاجلیل القدر فی الحال کسی مولوی اہل اسلام کے بیان
جاکر بعد معقولیت تمام ترو مین محمدی اختیار کیا ہے اب بیت اللہ کے
حج کا ارادہ ہے الخ مہربان من اسصورت مین بھی ہم تصور کیجیے کہ بالازم
کہ دو ادنے گئے اور چار اعلے آئے لہذا کثیر کو قلیل پر غلبہ ہے اور
اعلے بہرصورت ادنے پر فوق رکہتا ہے اور اگر مولوی صفدر علی صاحب
کو بھی آپ اپنے مین شمار کیجیے تو بھی ایک حصہ ہم بڑہے رہے بقول لنمتحانین
عالی کہ آپ لقارہ از پشت نو اختہ مراجعت بدائرہ گاہ نمودند اور ہم بفضلہ وکرمہ
اڑے رہے کہڑے رہے بمصداق بیت وہ دل جلی فقیر ہین ہم دو دآہ
کے دھونی ہے اپنے عرش کے اوپر لگی ہوئی ۲ دفعہ ۷ باب چہارم فصل
اول اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل دوم کے جواب مین قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان نے

یہ بات بیان کی ہے چنانچہ خلاصہ اسکا یہ نکالا ہے کہ تاریخ کتاب موسی
کے جواب عیسائی اور یہودی لیے ہوے ہین حضرت موسی کی تصنیف
معلوم نہین ہوتین اور اسپر ۱۳ سندین لہین مجموعہ توریت سے مولوی صاحب
نے پیش کی ہین انکو شروع سے بیان کرکے اب یہ جواب دیتے
ہوا الی قولہ کہ مولویصاحب نے اسقدر دور دراز کی ناحق کی اگر تفسیر
موخ کے تواریخ یا کسی اور عیسائی کی تواریخ و تفسیر وغیرہ مین اس امر
کی تحقیقات کر لیتے کہ یہ کتابین کسنے لکھین تو یہ دردسری اوٹھانی
نپڑتے مگر چونکہ مولویصاحب جاہلون کو دھوکا دینا چاہتے ہین اسلیے
یہ دردسری اوٹھائی اور پھر اسکے بعد جو دل مین آیا خوب سنایا الاجواب
اونکی باتونکا اور سب دلیلونکا یہ ہے کہ سب کتابین عہد عتیق کی جدی جدی
ہین حضرت عزیر نے جو کہ کاہن حضرت ہارون کی اولاد سے تہا اور
کاہن بنی سے چھوٹا عہدہ نہین بلکہ بڑا عہدہ ہے اوسنے اونکی ترجمہ
کی تو پھر اب جو فقرات مولویصاحب بکرتے ہین منجملہ ۱۳ فقرات متذکرہ
بالا سے وہ سب اوس ترمیم کنندہ کی ہین الی قولہ پھر اسپر آپنے ہارنصاحب
وغیرہ و دیگر علماء یہود کے بھی سندین پیش کی ہین کہ وہ صاحب الہام
تہا اور مسلمان بھی عزیر کی بزرگی کے قائل ہین اور واقف ہین اور قرآن
مین ہے وَقَالَتِ الْیَہُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ پس یہ وہی عزیر ہے جسکو قرآن

خدا کا بیٹا بتلاتا ہے اور ترمیم کنندہ ہے اوسنے اسمین یہ فقرے
ملائے ہین الخ الجواب ہمکو اب یہ بات ثابت ہوئی کہ شاید آپکو عقل کا
ہیضہ ہوگیا ہے یا مشیر آپکا آپکے دماغ سے مادۂ حافظہ کو دھوگیا ہے
عقل ظاہر بین کو کھوگیا ہے آپکے سرہانے بیٹھکے روگیا ہے جیسے
میان رشک کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے شعر ہجر مین حاجت
بولاؤ نہین + رشک بیٹھا ہے بن بلاؤ نہین + دیکھو ابھی فصل ماقبل مین
جو ہم نے کتب کی بابت مولویصاحب نے بیان کیا تھا اوسپر آپ سو سو
تقریر کر گئے ہو کہ یہ سب کتابین الہامی نہ تھین حدیث کی کتابین تھین
اب اس مقام پر اولٹی سناتے ہو کہ مولویصاحب نے کسی نواسنج
یہود یا عیسائی کی تفسیر سے کیون سند نہ لے جو اتنے دردسر کے اور دوسری
یہ کہ یہ کتابین منفرق تھین عزیر کاہن نے انھین ترمیم کیا یہ کیا واہیات
باتین ہین اپنی کتاب مین بہرتی کیا ہے جملہ کہانت سے اور پیغمبری سے
کیا نسبت پیغمبر و کاہن سلان خدالقب ہے اور کاہن جادوگرون کو
کہتے ہین مقولہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آنچہ دیدہ و دانستہ جھوٹھہ
بولنے لگے اپنے عیب آپ کھولنے لگے اور اوسپر طرہ یہ کہ قرآن مین
عزیر کو خدا کا بیٹا بتلاتا ہے الیصاحب یہ تو ایک طفل نابالغ بھی جانتا ہے
یعنے قرآن یہ کہتا ہے کہ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کچھ قرآن مین

یہ نہین آیا ہے کہ عزیر خدا کا بیٹا تھا یہ آپکے عربی دانی ہی کچہ انکو نہ معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی عقیدہ آپکا مار کہایا ہے تو ہم آپ کو ایک بات ایسی بتا دین یعنی آپ لوگون کو یہی فہمایش کیجیے کہ دیکہو قرآن مین اور سب آسمانی کتابون مین شیطان کا نام مکرر سکرر درج ہے اوسکی پیروی کرو تو یقین ہے کہ پادری لوگ آپکے تلقین سے اور بہی خوش ہونگے طمعای خیر خواہی دین گے اور خیر خواہون مین نام لکہہ لین گے اور پہر سوا اسکے جب خدا کی کتابین حسب تجویز باطلہ آپکے کاہنون کی ترمیم کے محتاج ہوئین تو کیا مثلین اور مقدمے کچہہ یونکے ٹہرے کہ تجویز ثانی اور تجویز ثالث اوسمین لازم آتی ہے خدا ایسی گمراہی سے بچاوے ایسے کے پاس بجاوے بس اسی جواب کو فصل سوم اور چہارم پر لگا لیجیے گا مکرر بیان کرنا اور نامہ بڑہانا کچہہ ضرور نہین بلکہ فہمی اپنا دستور نہین خدانخواستہ ہمارے دماغ مین کچہہ فتور نہین اب فصل دوم جو اعجاز عیسوی کے مقصد دوم کے جواب مین آپنے تحریر کی ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین اسمین آپکا یہ بیان ہے قولہ یعنے مولویصاحب عہد عتیق کی کتابون کو یونانی اور لاطینی سے مقابلہ کرکے علماے اوس اختلاف سے رفع بلکہ کرکے جو انہون نے اکتیس جگہہ پر اختلاف اپنے گمان مین

نکال کر پیش کیے ہین جنکا نام انہون نے ۳۱ شواہد رکھا ہے شاہد
اول یعنے ہارنصاحب کہتے ہین قولہ کہ ہمارے یہان کتاب استر
باب کے آیہ ۲۲ پر ختم ہوئی ہے اور یونانی اور لاطینی مین ۱۰ باب کے
آیہ ۱۰ پر اور چھ باب اور بھی زائد ہین جنکو یونانی اور رومی واجب تسلیم
مانتے ہین اسپر اب جواب دیتے ہو قولہ کہ بیشک ایسا حال ہے
پر اس سے کیا لازم آتا ہے کون سی تحریف یہان سے ثابت ہوتی
ہے کلام الہی جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ لاطینی مین کیا گیا کتاب
استر کے اندر چھ باب جو انہون نے لکھے رکھی ہین وہ سب احادیث
اور تواریخ سے بطور تتمہ مترجمون نے لکھدیے تھی بعض لوگون نے
اونکو کتاب مین شامل کر لیا اور یہ مترجمونکا دستور رہا ہے کہ اونمین بعض
بعض فوائد یا حواشی یا کوئی قصہ متعلق حدیث وغیرہ سے لکھدیا کرتے
ہین عبدالقادر کے ترجمہ کی طرف دیکھو کہ کیسا لکھا ہے جسکا ذکر قرآن
مین نہین ہے اگر وہ ترجمہ حاصل نہین نہ ہوتے تو ابتک وہ قواعد عیسیٰ
مین ملجاتے اون یونانیون اور رومیون سے پوچھو کہ تمنے یہ چھ باب
کہان سے ٹھہرائے اصل عبرانی مین ہین دیکھو وہ خود ہی کہین گے
کہ روایات جمع کر کے مترجم نے لکھی ہین یہ واہیات اعتراض ہمے
اسکو فرق نہین کرتے ہین الخ جواب کہتا ہون ہون کہ اول تو اس آپکے

بیان سے یہ بات نکلتی ہے کہ اصل کتب عہد عتیق کی زبان عبرانی مین تھین
اور یہہ ترجمے جو کہ اب ہندوستان مین آپکے پادریصاحبان پیش
کرتے ہین یہ سب یونانی یا لاطینی سے کیے گئے ہین فقط لفظ عبرانی
کہ کتاب عبرانی سے ترجمہ ہوے اعتبار بڑہانے کے واسطے لکہا گیا
ہے تو یہہ سب جہوٹے ٹہہرین شاباش نمک حلالی ایسکا نام ہے اور
کیون نہو ہمیشہ آپ اور آپکے آباواجداد سب اہل اسلام ہی رہے ہین اور
آپ نمک اسلام کا ہے پاتے رہے چند عرصے سے اب آپ اگر عیسائی
ظاہر ہین ہو گئے تو کہانتک اثر نطفہ و نمک نہ ہو دوسرے یہہ قول آپکا
کہ بہت باتین حدیث اور تواریخ سے لیکر اسمین بھرتی کی ہین جیسے خوگیر کی
بھرتی چارجامہ مین ہوتی ہے یہ لکہکر آپ عیب چہپانے کے واسطے
اور خیرخواہی کی راہ سے کہ ایسا نہو کہ کہین پادریصاحب سمجہ جائین کہ یہ
آفت لائین مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ کہ مترجم قرآن قوی البرہان
ہین جہٹ سے آجہکے ہو کہ ذکیہو اُنہون نے تراجم قرآن مین کیا کچہہ حاشیہ
کیا ہے یا معنی مین افراط تفریط کی ہے یہہ گویا آپنے فقط ابلہ فریبی
کے واسطے نظیر دی ہے خیر اب ہم زیادہ تلاش نہین کرتے پردہ
کسیکا فاش نہین کرتے ہان اگر آپ سے اسقدر کا جواب پائین کہ
تو باقی شواہدات مین کلام کرین گے آپ کو سلام کرین گے ورنہ اہل اسلام

اتنا ہی کافی ہے وافی ہے دیکھو دیگ مین ایک ہی چانول ٹٹولتے ہین
عقدہ پختہ وخام کا کھولتے ہین اور جو لوگ کہ فہمیدہ ہین چیدہ ہین جہاندیدہ
ہین کنایات ونکات پسندیدہ ہین آپکی کتاب دیکھتے ہی سمجھ جائین گے
وہ آپنے کفر کے پردہ مین اگر خوب کام کیا جو دشمنان دین احمدی کو بدنام
کیا فروغ اسلام کا سرانجام کیا اور حقیقت مین جو ایسا عالم دانا بہکنا اور
نہ جانا تو کیونکر ان باتون کا پتا بتانا معقولیت یہود ونصاری کی کہات سکھانا
بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب وہنرش
نہفتہ باشد۔ اب ہم خدا کا نام لیتے ہین آپکی فصل سوم جو کہ اعجاز عیسوی
کی مقصد سوم کے فصل چہارم کے جواب مین ہے قدم دھرتے ہین قولہ
اب کہتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ
پر اعتراض کیا ہے اور کہین کہین کے قول کچہ درست کچہ نادرست کچہ تحریف
کرکے کچہ معنی نہ سمجہ کے بیان کیے ہین مگر یہ تفصیل حاصل ہے اور چونکہ
یہ بحث مبحث سے خارج ہے اسلیے ہم ہر ہر قول پر توجہ نہین کرتے
کیونکہ ان تینون عقیدونکو بلا بحث ہم قبول کرتے ہین اور آپسے بہی کہتے
ہین کہ قبول فرمائیے پہلا عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کے الہام سے
تہین مولوی صاحب اس بات پر اعتراض کرتے ہین کہ یہہ عقیدہ عیسائیون
نے کیون رکہا ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ ہمارا یہ عقیدہ بہت

بیجا اور درست ہے کیونکہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
بھی آپکو یہی گمان ہے جو کچھ انہون نے الہام یا وحی سے پایا وہ قرآن
مین ہے اور جو کچھ انہون نے اپنی تحریر اور رای سے کہا وہ سب حدیث
ہے اگر یہ کہو کہ نبی بدون الہام کچھ بولتا ہے نہین تو چاہیئے سب
حدیث بھی قرآن مین داخل کرو یہ محض بیہودہ بات ہے یہ عقیدہ ہمارا ثبوت
کا محتاج نہین الخ **جواب** سبحان اللہ مولانا نظامی نے سچ کہا ہے **بیت**
خران راکسی در عروسی نہ خواند ۔ مگر آن زمان کاو بہزم نماند ۔ ایصاحب کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق قول پادرے فنڈر صاحب دیکھو آنکھین سینکو موٹی
مین آو تیلی کے بیل نہ بنجاؤ کھڑے کھڑے گھنٹے نہ ہلاؤ ہتیلی پر سرسون
نہ جماؤ فنڈر صاحب کے قول پر مولوی صاحب فرماتے ہین انہون نے
لکھا ہے **قولہ** جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا اولیات سب الہام سے
لکھے جاوین تو اب حسب تشخیص آپکے ایک آدھ ہمارا کہین نہین گیا آپ بنوا
اوپر جماؤ تمہین اختیار ہے بندہ لاچار ہے **دوسرا عقیدہ** یعنی مولویصاحب
کہتے ہین کہ عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت
کے بھی قائل نہین ہین وہ کہتے ہین کہ نبیون سے بھی گناہ ہوجاتے
ہین الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ یہ بات بہت درست اور قابل
تسلیم ہے اگر اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو کہ انبیا کس دلیل سے معصوم

ہوے کلام الٰہی یعنے بیبل تمہارے پاس موجود ہے اوس سے
ثابت کرو کہ انبیا معصوم ہوئے ہین معصومیت انبیا پر کوئی دلیل مسلمانونکے
پاس نہین ہے قرآن مین مطلق اسکا ذکر نہین ہان شرح مواقف مین مولویونے
نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے مگر ہمارونکی عقلی دلیلونکو
نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے غرضکہ اسیطرح اوہرت واہیات مانگیولیا
آپنے بکا ہے الجواب ہم کہتے ہین کہ اسمین آپنے بڑی غلطی کی
ہے جو سنے گا آپ کو معقول کریگا اول تو یہ کہ مفقود سے جواب مانگنا
یہ محض واہیات ہے بیہودہ بات ہے خرافات ہے دوسرے
یہ کہ ہم انام مین ہین وکیل ہین آپکی کتاب کا رد کس شد و مد سے لکھا
اور آپکو جسٹری کراکے روانہ کیا اگر آپنے اوسکا جواب نہ دیا تھا منہ کو
سیا تھا تو یہی بات پوچھتے جب ہم جواب نہ دیتے تب ہی اودھر رجوع
کرتے ایسے لغویات کتاب مین بھرتی نکرتے دیر کی اوڑاتے منہ کی کھاتے
لہذا اب ہم سے سنیے تقریر فضولسی مغز سا معین نہ دہنیے بیبل کی
نسبت تو ہمارا یہ جواب ہے کہ وہ سراسر خراب ہی اوسمین تو معاذاللہ
یہود مردود نے انبیا کی نسبت زنا ثابت کی ہے ناحق کی روسیاہی
لی ہے اور پھر عیسائیونکو بھی اپنا پیرو کیا ہے بقول اہل ہند یہ بس
وہ چھائی دونونے مل خاک اوڑائے مگر قرآن قوی البرہان مسلم البیان

واجب الاذعان مہدی اہل ایمان قاطع برہان شیطان علیہ اللعن نزلہ بر حضور
پر نور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے البتہ ہم معصومیت کل انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ثابت کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ
فرماتا ہے کہ ذکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین پس اس سے
صاف ہویدا ہے معصومیت انبیا پیدا کہ جہان کہین قرآن مین ذکر مرسلین
آیا ہے اللہ صاحب نے وہان اونکو بہ تعریف یاد فرمایا ہے تو انبیا بہر
صورت معصوم ٹھہرے کسی نبی کو مثل تورات وانجیل برائی سے نہین یاد کیا بلکہ
جب زبانہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا اور یہود نے
تحریف کر کے انبیا پر تہمت زنا وغیرہ تورات مین ملایا ہے اسی پر اللہ
جلشانہ نے نسبت اپنے حبیب کے سورۂ انا فتحنا مین حکم قطعی کہلا کہلی
نازل فرمایا ہے لِيَغْفِرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا یعنے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اور تمام کے اوپر تیری
نعمت اور دکھلائی راہ سیدہی اب مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ فایدہ
مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ یہہ بات اللہ نے کسی بندے کی شان مین نہین
فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اگرچہ بہت بندے ہین اسمین بڑا کرنا
ہے الخ اور یہہ جو مسلم نے روایت کی ہے الحدیث کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں غین یعنی کچھ کدورت آجاتی ہے تو میں
دن بھر میں سو بار اللہ تعالیٰ سے میں بخشش مانگتا ہوں الخ وہ یہ بات ہے
کہ غین لغت میں ابر کو کہتے ہیں ایک ابر سا آپکے دل پر کبھو ہو جاتا تھا بعض علما
نے اس امر کی تفسیر یوں کی ہے کہ آپکا دل مثل آئینہ کے تھا پس امت کے
گناہوں کا عکس جب اوس میں پڑتا تو آپ استغفار کرتے اور فی الحقیقت
یہ استغفار امت کے لیے تھا اور بعض نے یوں کہا ہے کہ ہر ساعت درجات
بڑھتے رہتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
پس کہو اب پہلی حالت کو اوس نے سمجھ لیتے تھے بعد اسکے جب اوس مرتبہ
سے بڑھ جاتے تو اوسکے خلاف معلوم ہوتا اوسوقت اپنی پہلی حالت
پر ندامت کرتے اور اوس سے استغفار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ
آپکا دل آئینہ تھا جب کوئی شخص خاص آپکے مقابلہ پر ہو جاتا تو کچھ اوسکی کدورت
آپ کے دل پر منعکس ہوتے تب آپ استغفار فرماتے چنانچہ تائید کرتی ہے
اسکی وہ حدیث کہ آپنے فرمایا تھا کہ مقتدیوں کی حالات سے مجھے نماز میں
تشابہ ہو جاتا ہے اب فرمائیے کہ یہ صفت معصومیت پر دلالت کرتی ہے یا مثل
توراۃ و انجیل خدا پر زنا ثابت کرتی ہے دیکھو انجیل میں یوسف نجار کو شوہر
بی بی مریم کا قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پھر حاملہ ہونا اوسکا روح القدس
سے بیان کیا ہے اور بقول مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ خدا پر بھی زنا ثابت

کیا ہے اور سوا اسکے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت کی شان مین تو آیۂ تطہیر موجود ہے خیل انبیاء مرسلین مین
کیسی نمود ہے بہلا فرمایئے اولاد امجاد جسکے یعنی اہل بیت مستحق آیہ تطہیر ہو
اوسکی معصومیت مین کیا شک ہا پھر دیکھو قال اللہ تعالی واللہ یعصمک
من الناس تا آخر ترجمہ یعنی فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ خدا نگاہ رکھیگا تجکو
لوگون سے حدیث مین آیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیہ تو باہر تشریف
لائے حضور اقدس صلعم اور ارشاد کیا صحابہ سے جو کہ پاسبانی کرتے
کہ جاؤ ای لوگو حراست میری میرا پروردگار کرتا ہے اور روایت کی گئی
ہے کہ ایک سفر مین آنحضرت نے نیچے ایک درخت کے لوگون سے
جدا ہو کر استراحت فرمایا تھا کہ آیا ایک اعرابی کافر اور کھینچی شمشیر اپنی اور کہا کون
ہے کہ باز رکھے تجھے مجھسے آپنے فرمایا کہ اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑی
شمشیر اوسکے ہاتھ سے اور مارا سر اپنا اوسنے اوسی شمشیر سے تا روان
ہوا دماغ اوسکا پس نازل ہوئی یہہ آیت فقط تو اب انہین وجوہات ماہرہ
ہمارے علما معصومیت ثابت کرتے ہین اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ شرح مواقف
مین مولویون نے اپنی دلیل عقلی سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے اسکو ہم
نہین مانتے مین پوچھتا ہون کہان جو دلائل لاطائل خلاف عقل نقل پیش
کر رہے مزلمہ آخرت سے اپنا نامۂ اعمال بھر رہے ہو تو کیا معاذ اللہ

اسکو الہام عیسیٰ بالقاء لاربی سمجھے ہو اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ہم نہین مانتے
تو آپ کون ہین جو نہین مانتے دیکھو شیطان اور بہت بیدین اخوان الشیاطین
خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ بہی سہی یہ محض واہیات خیال ہے
اسکا بدآمل ہے ہان یہہ ایسی بات ہے کہ کسی بیہودہ نے کہا کہ مین نے
رات کو خواب مین دیکہا کہ تمام دنیا میرے فلانے پر ہے سامعین نے
پوچہا کہ تم کہان تہے کہا یارون کا جو پڑا جدا تہا تیسرا عقیدہ قولہ یعنی
آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ عیسائی لوگ اون لوگون کی
نسبت جو کہ روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات و معجزات بہی ظاہر
کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ بے ایمان بہی ہو سکتے ہین اسکے
جواب مین آپ یون رقمطراز ہوتے ہین یا کرز کرتے ہین قولہ کہ بعضے فریبی آدمی
آپ کو فریب سے بزرگ بنانے کے واسطے کراماتین اور جہوٹے معجزے
دکہلاتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کی طرف سے نہین ہوتے
ہین اونکے شرارت کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جاتی ہے اسبات کا امکان
عقلاً اور نقلاً ثابت ہوا الجواب خیال کیجیے راہ پر آیئے بات مین لیر
پہیر نہ بنایئے خدا سے شرمایئے دیکہو مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ
کہ جسکو روح القدس سے مستفیض جانتے ہو تو اب غیر مستفیض کا ذکر
کہان یہہ وہی مثل ہوئی بیت یہہ خوش گفت است سعدی در زلیخا ہ

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا الخ اب فصل چہارم جو تینون فصلون کی تلخیص مین ہے وہ قابل رجوع ہم نہین پاتے کہ اوسکے جواب ماقبل ہو چکے لہذا اب باب ششم فصل اول جو کہ اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل چہارم کے جواب مین ہے رجوع لاتے ہین حق بولتے ہین آپکی ابلہ فریبی کو میزان خرد مین تولتے ہین عقدہ نسبتہ کھولتے ہین **دفعہ** اس فصل مین آپنے یہ بیان کیا ہے **قولہ** کہ مولوی صاحب نے تورات شریف سے ۱۴ آیات نکال کے پیش کیے ہین اور دعوی کیا ہے کہ ان آیات کا مضمون ظاہر الفاظ معلوم ہوتا ہے اور یہی تحریف کی دلیل ہے اسپر آپ یون بول چلے ہین **الی قولہ** یعنی مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب نے ان آیات کے سمجھنے مین بڑا دھوکا کھایا ہے یا دوسرون کو غلطی مین ڈالنا منظور ہے ناظرین ان آیات کو اور انکے مطالب کو غور کرین وہ ۱۴ آیات یہ ہین پیدائش کے ۴۶ باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ خدا نے وعدہ کیا یعقوب سے کہ مین تجھے مصر سے پھر لاؤنگا پھر پیدائش ۴۹ باب آیہ ۳۳ مین ہے **قولہ** کہ یعقوب مصر مین مر گیا پس بگمان مولوی صاحب یہ روایت تورات کے غلط ٹھہرے مین کہتا ہون کہ پہلے آیہ کا مطلب مولوی صاحب نہین سمجھے کیونکہ وہان یعقوب سے نبی یعقوب مراد ہے اور بالفرض اگر مولوی صاحب کا مطلب مان بھی لین تو بھی خدا کا وعدہ جو یعقوب

سے تہا وہ پورا ہوا ہرگز یہ روایت غلط نہین ہے بلکہ برحق اور سچی روایت
ہے پیدایش ۵۰ باب آیہ ۱۳ مین ہے **قولہ** کہ اوسکے بیٹے اوسکو
لاے اور کنعان کے کہیت مکفلہ کے مغارہ مین دفن کیا اور پہر اولاد
یعقوب کے معہ ہمراہی مصر کو پہرے دیکہو جیسا خدا نے فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا اور اگر مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ زندہ گیا تہا مردہ آیا تو جواب
یہ ہے کہ خدا نے یہ کب کہا تہا کہ مین تجھے زندہ لاؤنگا کیونکہ جب یعقوب
مصر کو گیا تہا بڈہا مرد تہا پس خدا نے اوسکے اطمینان کے واسطے
یہ فرمایا تہا یعنے تو اپنے باپ دادے مین دفن ہوگا اور ہبیل کا یہ عام
محاورہ ہے کہ یعقوب سے اولاد یعقوب مراد ہے اور اسرائیل سے
بنی اسرائیل الخ **جواب** ہمارے نزدیک اسمقام پر مولویصاحب کا
بیان نہایت درست اور صحیح ہے اور تمہاری تشخیص محض لچر و پوچ سو اسلیے
معاذ اللہ خدای تعالے نے اسنے صریح البیان بات کو مبہم کیون فرمایا
اگر اسکو یون فرمادیتا کہ حالت پیری مین جو تو جاتا ہے وطن سے تو تو غم
نہ کہا ہم تجھکو تیرے آباو اجداد سے پہر ملائین گے یہین دفن کرائین گے
پہر لائین گے تیری اولاد کو یہین بسائین گے تو فرمایئے اسمین کیا نقصان
تہا دوسرے یہ کہ خدا فرماتا ہے کہ تجھے مین پہر لاؤنگا تو تجھ سے مراد
لاشہ نہین ہوسکتا یہ تو کہین کا محاورہ نہین نہ روزمرہ کا بول چال ہے

اب اگر آپ شاید یہ فرماوین قابلیت جتاوین کہ قرآن شریف مین بہی ایسے
مہمے ہین مثلاً حروف مقطعات ہین کہ اونکے معنی علماء اسلام چند طرح سے
بولتے ہین سو یہہ محض غلط ہے علماء اسلام یہہ کہتے ہین کہ انکے معنے
خدا ہی جانتا ہے یا اوسکا رسول آپکی طرح تاویل لاطائل جسکو مطلب سے
کچہہ علاقہ نہین کہہو نہین فرماتے یہہ تجویز آپکی سراسر غلط ہے پہر کہتے ہو
کہ مولوی صاحب نے لکہا ہے کہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب آیہہ مین ہے
قولہ سب مدیانی قتل ہوگئے تہے پہر قاضیون کے باب آیہہ ۸ سے
معلوم ہوتا ہے کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکہا
پس یہہ طاقت مدیانیون نے کہان سے پائی وہ تو قتل ہوچکی تہی پس
یہہ آیہہ غلط ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ پہلے آیہہ مین لفظ مدیانی
سے وہ سب مراد ہین جو برسر مقابلہ تہے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے
جاری رہنے تک نظر آئے جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی مرد قتل ہوا
ایسا کہبو وقوع مین نہین آیا چنانچہ قرآن کا بہی یہی محاورہ ہے اور سب جہانکی
عادت ہے کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے جیسے سورہ حج مین رکوع تین مین ہے
ہکذا — وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ یعنے پوری کرین
اپنے منتین اور طواف کرین اس قدیم گہر کا دیکہو یہہ مقام عام خص منہ البعض ہے

یعنے کل نذرون کے ادا کرنیکا اور سب لوگون کو طوف کرنیکا حکم ہوا ہے
حالانکہ بڑی نذرین پورا کرنی منع ہین اور بدون طاقت کے حج کرنا فرض
نہین پس اسیطرح یہہ آیہ شریف کہ سب مدیانی قتل ہوئے عام مخصوص البعض
ہے جیسے کوئی کہے کہ ۱۸۵۷ء مین دہلی مین سب انگریز اور عیسائی
قتل ہوے اور باغیون کے ہاتھہ سے مارے گئے تو اس سے
یہہ مراد نہین ہے کہ تمام روی زمین پر کوئی نہ رہا بلکہ مراد یہہ ہے کہ اونکے
ہاتھہ جو آیا مارا گیا اسکے سوا جب مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب کیا
تھا تو یہہ ماجرا اوس قتل سے ۱۹۶ برس کے بعد وقوع مین آیا تھا اور
چونکہ اونکے چھوٹے بچے اور بچیان اور کچھہ بقیہ اوس قتل کی باقی نہی اور
مدت بہت گذری تھی اسلیے کہ وہ مدیانی پھر طاقت ور ہوگئے تھے اسکے
سوا یہہ ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو مدیانیونکا قہراً مغلوب کیا تھا
پس قادر مطلق تھوروں کو بہتو پھر غالب کرسکتا ہے پس یہہ آیہ صحیح اور اعتراض
غلط الزجواب مشفق من سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسکو کہتے
ہین بھلا ہم پوچھتے ہین کہ مولوی صاحب نے تو قتل ہو چکے پر اعتراض کیا ہے
اور آپ اپنے جواب ناصواب مین لفظ سب سے مراد وہ سب لیتے ہین جو برسر مقابلہ
تھے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آئے
جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی قتل ہوا فرماتے ہو مین پوچھتا ہون

کہ آپسکنا کیسا آیہ تو ملتی ہے ہو چکے اور آپ قیاس پیش کرتے ہین بھلا
اپکا قیاس کیا خدا کے حکم پر بھی مقدم ہوا اور پھر اوسپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو
تو قرآن کو پیش کرتے ہو اور تمام جہان کو سمیٹتے ہو جو کچھ کہ باقی رہا ہے اب
تم اوسے سمیٹتے ہو کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے یعنی سورہ حج کی ۲۸ رکوع مین پوری کرین اپنے منتین اور
طواف کرین اس قدیم گھر کا۔ الم پھر بلوبکی قتل کی نظیر لائے ہو سبحان اللہ
قرآن مترجم مولوی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ کا دیکھو اوپر سے دو آیہ پڑھکر
ملاحظہ کرو وساوس شیطانی پر لات مارو ہر جگہہ نہ ہارو کل مقام پر قابلیت لغو
نہ بگھارو یعنے اللہ تعالے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم کرتا ہے اور
پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پاپون چلتے
اور سوار ہوکر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے ف
ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو تمپر خدا نے
حج فرض کیا ہے حج کو آو باپ کی پشت مین لبیک کہا جنکی قسمت مین حج
تھا ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزارون خلق پیادہ آتے
ہین لیکن فرض جب ہے کہ سواری میسر ہو اور گاہ نزدیک ہو اور شخص
کو چلنے کی عادت ہو تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے الخ اب فرمایئے
کہ حکم خدا مین اور پکار دینے لوگون مین حج کے واسطے ضمیر جمع کی ہے صیغہ

واحد نہین دو پانون چلتے اور پیادہ و سوار سے مراد وہی ہے صیغہ جمع کا
ظاہر ہے جیسا کہ فائدہ پانچ مین بیان ہوا اور بری نذر مین یہ لفظ بالبیت
العتیق کے فائدہ (۲۵) مین ملاحظہ فرمایئے مولانا فرماتے ہین قولہ
کہ متعین اپنے مراد مانگنے کے واسطے جو بانی ہو نوہ ادا کرین اصل منت اللہ کی
ہے اور کسی کی نہین الخ اب کہیے کون جیتا کون ہارا کہنے پر نہ پکارا فرضکہ اسیطرح اور سب اعتراض آپکی نسبت مولویصاحب وہی ابتدا ہی
نظر آتے ہین اب اب ہم بعونہ تعالے آگے بڑھتے ہین اس فصل کو اہل
کو قلم انداز کرتے ہین **وفع ۹** فصل دوم اعجاز عیسوی کے مقصد دوم فصل
چہارم کے جواب مین اسمین ایکا بیان بطور ہذیان ہے قولہ کہ یہ
فصل مقصد دوم کے آخری فصل ہے اور اب مصنف اعجاز عیسوی عہد
عتیق کی نسبت جو کچھ لکھنا تھا لکھ چکا اسلیے اس آخری فصل مین بڑے
ہاتھ پانون پٹنا بانہ مارے پر فضل الٰہی سے کچھ بھی ثابت نہ کر سکے آپہی
ہاتھ پانون مار کے ٹھنڈے ہوئے دو باتون کا بیان مولویصاحب
نے اس فصل مین کیا ہے اول کہتے عہد عتیق سے ہوا و ہوا و تبلائے
ہین دوسرے باقرار خود ملحدون اور بی ایمانون کی کتابون سے
نکال کر اور کچھ ذہن سے تراش کے (۱۰) اعتراض جناب باری تعالے
کی ذات پاک پر کیے ہین میلا فساد کتاب دوم اخبار الایام سے باب ۲۱

آیہ ۲ مین ہے **قولہ** کہ اخذیاہ ۲۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا پھر اوسی کتاب کے باب ۲۱ - آیہ ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخذیاہ کا باب یہورام ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھ برس اوسنے سلطنت کی تو کل عمر اوسکی ۴۰ برس کی ہوئی اسلیے بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹھہرا اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ اس مقام پر ضرور سہو کاتب ہے ہارنصاحب کا قول درست ہے کہ عبری لوگ ابجد کے حرفون مین اعداد کو لکھا کرتے ہین پس میم بجاے کاف کے سہو کاتب ہے معلوم نہین کہ ایسے مقامون سے مولوی صاحب کا مطلب کیا ہے تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کی ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ضرور سہو ہے نہ تحریف اور اس قسم کی سہو ہر کتاب مین عقلاً و نقلاً جائز ہین چنانچہ فصل ۴ باب ۸ مین ایسے مقام قرآن ہی مین دکھلادون گا اور اگر اسکو تحریف کہین تو تحریف عمدی کسی فائدے کے لیے اگر کہین ہو تو ہوتی ہے اس سے کسیکا کیا فائدہ ہے محمد صاحب کی کوئی بشارت اس سے ثابت نہین ہوتی نہ مسیح کی کوئی فضیلت بڑھتی ہے یہود نے کچھ نقد ہاتھ آتا ہے ہر کیف یہ سہو بحث سے خارج الجواب ہر ہان من یہ جواب ایکا شترگورنے بقول شخصے نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسکو سمجھیگا جب آپنے خود تسلیم کر لیا کہ یہ سہو کاتب ہے تو پھر اسمین تاویل لاطائل فضول ہے کیا ہوئے کہ باوصف موجود ہونے

قدکس وا لیکانوس اور قدکس افرمی اور قدکس الکسندرنیوس کی یہہ کتابین ہمارے
یہود کی قدیم ہین فقط سہو کاتب نہ رفع ہوا تو پھر اور اختلافات کیونکر رفع
ہو سکتے ہین آپ کہان تک کوشش کرینگے یا صاحب کا جیدا اعداد
جو آپ پیش کرتے ہین یہہ گمانی بات سے مزخرفات ہے بقول مشہور دا
تیل کی کہلی ہے بری ہے یا بہلی ہے دستور ہے جب آدمی سب طرف سے
ہارتا ہے تو کچھ نہ کچھ ہاتھہ پانون مارتا ہے ہان یہہ جو آپنے فرمایا کہ اس سے
کچھ بشارت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین فوت ہوتی ہے نہ
حضرت مسیح کی فضیلت کہوتی ہے نہ کچھ نقد یہود کے ہاتھہ آتا ہے
اسکا جواب یہہ ہے کہ اسیطرح یہود نے بشارت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حذف کرکے نقد ایمان کو کہویا ہے کتاب اللہ کو بحر بطالت مین ڈبویا
ہے اور فضیلت حضرت مسیح بہی اسیطرح چہپاتے ہین جہوٹی کہانی بناتے
ہین کہتے ہین کہ مسیح موعود ابہی پیدا نہین ہوا اور مسیح کا ذکر جہان کہین
کتب عہد عتیق مین پاتے ہین الدجال مسیح فرماتے ہین مگر نہین معلوم
کہ مسیحی کیونکر یہود کو اپنا حمایتی جانتے ہین کسی کی نہین مانتے ہین اہل اسلام
جو کہ مومن بہ مسیح علیہ السلام ہین انہین کی نہین مانتے ہین ایضا صاحب ذرا
ہوشمین آیئے اعلی کی دہوکے اسفل کہلایئے کہ تو خدا سے شرمایئے
قرآن جو کہ مدلل رسالت مسیح علیہ السلام سے مملو ہے اسکو تو نہین

باندھتے ہوا پنے گواہ کو آپ جھوٹا جانتے ہو دیکھو مولویصاحب تو ۴۶ فساد
بتلاتی ہین مگر ہم ایک ایسا فساد بتلاتے ہین کہ آپکا اصول ہے غارت غول
ہوا جاتا ہے جو سنتا ہے وہ شرماتا ہے ہکذا کتاب شہ حیاتی ۴۳
باب کے آیہ ۴ **قولہ** ازبسکہ تو میرا پیارا ہے اور میری نگاہ مین عزیز اور
گران مایہ ہے اسلیے مین تیری بدلے لوگ اور تیری جان کے عوض مین
گرد ہین دونگا الخ اور پھر اوسی کتاب کے اوسی باب کے آیہ ۱۱ **قولہ** مین ہی
خداہون میرے سوا کوئی بچانیوالا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچالیا
الخ اور پھر اوسی کتاب ۴۹ باب کے آیہ ۲۶ **قولہ** اور مین تیرے ظالمون کو
انہین کے گوشت کھلاؤنگا وہ میٹھی می کے مانند اپنا لہو پی پی کے
بیخود ہوجاوینگے اور سارے بشر دیکھینگے کہ مین تیرا خداوند بچانیوالا
مین یعقوب کا قدیر تیرا چھڑانیوالا ہون الخ اب فرمایئے کہ اسمین کونسی آیہ
کو بیج اور کونسے کو جھوٹھہ جانین یا جھوٹھہ اور سچ کو ایکہی مین سانین یا آپکے
تجویز کو لچر و پوچ جانین لہذا اب ہم شدید قلم صداقت رقم کی باگ اوٹھاتے
ہین آپکے آٹھہ باب فصل چار پر جاتے ہین دیکھیئے گا کہ کیسی دھجیان اوڑاتے
ہین خدا نے ہمکو اپنے حبیب پر شبہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہمین اسی
وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اب ایک بات اور سن لیجئے جو کہ آپنے
اسی فصل کے صفحہ ۷ مین بجواب ۴۶ فساد مجوزہ مولویصاحب کے لکھا ہے

اور اوسپر قرآن شریف کی نظیر لائے ہو اسطرح پر کہ واسطے دہوکا دینے جاہلوں
کے کہین کا فقرہ اوڑا کے کہین جمایا ہے پادریصاحب کو سمجھایا ہے
تاکہ وہ جانین کہ معاذ اللہ ایسی غلطی قرآن مین بہی ہے **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین مغالیش عزازیلی بتلاتے ہین **الی قولہ** کہ مولویصاحب نے
جو دو آیہ لکھے کے صمویل کی کتاب اور تاریخ کی کتاب کے لکھا ہے
قولہ کہ اس کتاب کے ناظر کو خدا اور شیطان مین فرق کرنا مشکل ہوا الخ اسکے
جواب مین آپ ہاتھہ پانوں مارکے بقول خود جب ٹھنڈے ہوے
تو قرآن پر آجھکے ہو کہ ایسا خیال قرآن پر درست آتا ہے الخ **اقول** واہ
سبحان اللہ کیا خوب آپکا خیال ہے ایصاحب ابہی دنیا علم تفسیر
قرانی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسۂ سرکار کے
پڑہے ہوے رہجائین گے تب البتہ آپکے ایسے جہوٹے وسوسے
اور حوالے کام آوین گے میان ابلیس پر تلبیس کے من بہاوینگے
مرثیا ہلا دین گے اب سنیے آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن کے
ساتوین پارہ کے آخر مین لکھا ہے کذلک زین لکل امۃ عملہم ترجمہ
یعنی ہر گروہ کی نظر مین ہمنے اونکے کام اچہے بنا رکہے ہین لہذا ہر ایک
شخص اپنے اچہے برے کامونکو بہتر جانتا ہے پہر اوسی پارہ کے ۱۱
رکوع مین ہے وزین لہم الشیطان ما کانوا یعملون ترجمہ اور شیطان نے

اپنے کام اونکو اچھی دکھلائے ہین اسپر آپ طعن کرتے ہین **قولہ** پس
اسکا فاعل آیۂ اول مین خدا اور معاذ اللہ آیۂ دوم مین شیطان معلوم ہوتا ہے
جواب دیکھو شروع رکوع آیہ اول کا ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ
یعنے تم لوگ برا نہ کہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہنے لگین
اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھے اسیطرح ہمنے بہلے دکھائے ہین ہر فرقہ کو اونکے
کام الخ مراد یہہ کہ ہر فرقۂ باطلہ بھی اپنے افعال بد مین کوشش آپکے بہتر
جانتا ہے اب فرمائیے کہ اس سے یہ بات کہان نکلی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ ہمنے اچھے بنا رکھے ہین اور ہر ایک جو اچھے بڑے کام کرتا ہے
وہ بہتر جانتا ہے کہ خدا نے ایسا ہی کر رکھا ہے اور دوسری آیہ رکوع اسمین
بھی آپکی رای ناقصہ بلکہ الفحص نے غلطی فاش کھائی ہے شامت اعمال
آپکی آگئی ہے دیکھو شروع رکوع سے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین یعنے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے اپنے مخاطب سے کہ ہمنے بہیجے تھے رسول
بہت اگلی امتون پر تجھسے پہلے پہر اونکو پکڑا سختی مین یعنی اون امتون
کو بسبب عدم بجا آوری حکم رسولون کے تاکہ متنبہ ہو کر اطاعت کرین حکم
خدا کے اور پہونچا اونپر عذاب ہمارا تو گڑگڑائے لیکن سخت ہو گئے دل اونکے
الخ اب فرماتا ہے اور پہلے دکھائے شیطان نے اونکو جو کام کرتے تھے
اور آپ ترجمۂ ہذا مین فرماتے ہین **قولہ** اور شیطان نے اونکو اونکے کام

اچھے دلہاے ہین یہ دروغ آپ کا فاش پکڑا گیا ہمارے قلم کی انی سیان
عزازیل کے داغ میدماغ مین یار ہوگئی جھوٹے لپاڑے کے سر پر جوتیونکی
مار ہوگئی ہماری صداقت کی پکار ہوگئی بس اگر دُون کی نہ لیجیے تو ہمارے
آپکے حبیب یار ہوگئی کتاب ایکی صفحہ صداقت سے دُھوگئی والدہ عزازیل
آپکی سرہانے روگئے اب اسکے بعد آپنے فساد ۶۰ مین عجب گانٹھ
دی ہے یعنی آپ فرماتے ہین قولہ کہ مولویصاحب نے فساد ساٹھ کو
یون بیان کیا ہی کہ کتاب دانیال کی باب ۸ آیہ ۱۴ مین ہے قولہ کہ اوسنے
کہا کہ دوہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جاوے اور
آیہ ۱۹ کے آخر مین ہے قولہ کہ آخر کے وقت معین مین یہ ہوگا الخ بس
خواب کے دن سے ۲ برس ۴ مہینے ۲۰ دن کے بعد دورۂ آخر آنا چاہیے
تھا مگر ابتک نہین آیا اسلیے یہ پیشین گوئی غلط ہوئی پھر کہتے ہو الی قولہ
کہ اسکے بعد مولوی صاحب نے بہت سی بیفائدہ تقریرین کین ہین اور لکھنؤ
کے کسی مجتہد اور پادری یوسف ڈیف صاحب کی کچھ گفتگو نے محل
اولئی سلطی بیان کرکے کہا کہ مین کہتا ہون کہ مجتہد صاحب کا بیان حق
بجانب تھا پس ان واہیات باتون سے ہمین کیا علاقہ ہم تو اعجاز عیسوی
کو اس نظر سے دیکھتے ہین کہ کہین چلکر مولویصاحب کتب مقدسہ مین
تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کے ثابت کرین پر وہ تو اس امر کو

دیا نکے اور ملحدانہ تقریرین کر رہے ہین اسپر یہ جواب ہی آپنے دیا ہے **قولہ** کہ پاترک کی تفسیر مین لکھا ہے کہ انٹوکس کے مارے جانے کے بعد یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر ہوتی ہے پس ایک دفعہ پوری ہوچکی دوسری دفعہ پوری ہونیوالی ہے اور یہ مضمون نہایت دقیق ہے جسکو کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اسبات کو خوب سمجھوگا الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب کا جواب اور تشخیص اسمقام پر کیا بیجا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ پاترک صاحب کی تفسیر مین لکھا ہے اوسے ہم حسب قول آپکے جیسا کہ آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین لکھا ہے کہ حدیث کا کچھ اعتبار نہین پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سو برس کے بعد لوگون نے بنائے ہین لہذا ہمارا بھی یہی قول ہے آپکی نسبت اگر انجیل یا توراۃ سے کوئی دلیل دکھایئے تو البتہ سماعت ہوگی دیکھو پہلا خط ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرحوم و مغفور کا جو کہ انہون نے آپکے علما و قدما کی نظیر پادری فنڈر صاحب کو لکھا تھا اور میر پادری صاحب نے اپنے دوسرے خط مین اپنے قدما کی نسبت کیا لکھا ہے اور اونکی اعتباری ثابت کی ہے **قولہ** اولاً التعجب کرتا ہون کہ ٹامس بائن اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب لوگون کی کتاب آپکو پسند ہین یہ تو مسیحی نہین بلکہ حملہ منکرین مسیحی سے ہین نہ نبی کو مانتے ہین نہ وحی کے قائل ہین اور نہ موسیٰ و عیسیٰ کو برحق جانتے ہین اور معجزہ سے بھی انکار ہے وہ تو وحدت الوجود اور دہریہ کی قسم سے ہین الخ

اب فرمایئے جب کہ قدما کا یہہ حال ہے تو اب آپکو نظیر لانا متقدمین
اپنے سے کب مجال ہے بس مناسب ہے کہ ہم مسلم کو فاش نہ کیجیے
اپنا پردہ آپ فاش نہ کیجیے مگر مضمون مین چوری کرنا آپکو سجتا ہے تھا مولوی صاحب
نے جو تقریر مجتہد صاحب لکھنؤ کے بیان کی تھی وہ آپکو ہو ہو بیان کرنا چاہیئے تھا
اوسکو واہیات کہنا عین واہیات ہے، ہم کیا کرین اعجاز عیسوی ہمنے
بہت تلاش کی کہین دستیاب نہوئی ورنہ آپکی اوڑان کہانی کا پردہ کھول
دیتے جو کچھ باقی رہتا ہے وہ بھی بول دیتے آپکی ابلہ فریبی اس سے
بھی بڑہ کر کھولدیتی انشاء اللہ اگر زندگی بخیر ہے تو پادری ڈلف صاحب
کی گفتگو جو کہ مجتہد صاحب لکھنؤ سے ہوئی تھی کسی سے دریافت کرکے
مابعد لکھی جائیگی مگر سردست اتنا ہماری تحقیقات مین آیا ہے ایک آدہ صاحب
جو اس جلسہ مین شریک تھے بہت نزدیک تھے وہ فرماتے ہین آپ کو
شرماتے ہین **قولہ** کہتے ہین کہ اوائل سلطنت نصیر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کے
پادری یوسف ڈلف صاحب کہ بہت بڑے عربی دان تھے لکھنؤ مین آئے
اور صاحب کلان بہادر کی کوٹھی مین فروکش ہوئے اور بذریعہ پرچہ پیام بڑی
صاحب سے بادشاہ کو بہ بات کی درخواست کرائی کہ آپکے علماء فریقین سے
ہمارے پادریصاحب گفتگو کرنا چاہتے ہین لہذا اگر آپکے سامنے ہو تو مین
مناسب ہے اسپر بادشاہ نے منظور فرماکر آٹھہ علماء حنفی مذہب فرنگی محل

گئے اور دو بھائی مجتہد العصر لکھنؤ مذہب امامیہ کے مقام تخت گاہ مین مجتمع
کرکے صاحب بہادر کو اطلاع دیا اور طلب کیا تب صاحب کلان سعہ پادریصاحب
سبوق الذکر و قریب ہفتاد تن صاحبان دیگر ولایت کے ہمراہ جلسہ ہوے
مقام معہود مین پہلے پادریصاحب نے کچھ مسئلہ ربانی مین علماء موصوفین
سے گفتگو کی مابعد درگفتگو باز ہوا قیل و قال مذہبی آغاز ہوا پادریصاحب
نے کہا کہ یہہ خبر قرآن شریف کے کہ کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے
بنی اسرائیل مین بشارت دیتا ہون ایک نبی کی یاتی من بعدی اسمہ احمد سو لفظ
یاتی کو قاعدۂ عربی سے اُنہون نے صیغۂ مستقبل قرار دیکر یہ کہا کہ تم لوگ
جو کہتے ہو کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے وہ نہین ہین آپ
جو آویگا اوسکی یہہ خبر ہے یعنی کنایہ سے مین یہہ کیا اپنی ظرافت سے جیسے کہ
یہود کہتے ہین کہ مسیح دجال ہوگا جو کہ آنیوالا ہے اس قرینہ کو اُنہون نے
یہان جمایا اسپر مولوی ظہور اللہ صاحب مرحوم عالم حنفی مذہب نے اونہین جواب
دیا از روی قاعدۂ نحو کے مگر وہ قیل و قال کرتے رہے تب مجتہد صاحب لکھنؤ
نے فرمایا کہ دیکھو لفظ من بعدی دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خدا فرماتا ہے
کہ ہمنے خبر دی تھی عیسے کو اوسنے کہا ای بنی اسرائیل میرے بعد ایک نبی آویگا
اوسکا نام ہوویگا احمد تو اس صورت مین اونکی نسبت صیغۂ مستقبل قرار پایا
ہے بس اسپر پادریصاحب بند ہو گئے سکتے کے سے عالم ہو گئے دوسرے

دن کا وعدہ کر کے گئے تھے آجتک آتے ہین اور اوسی شب کو لکھنؤ سے
روانہ ہو گئے پھر مقابلہ پر نہ آئے آپ لحاظ فرمایئے کہ مولویصاحب نے
شاید اسپر فرمایا ہوگا کہ مجتہد لکھنؤ حق بجانب تھے اسکو آپ اولٹی سلٹی تقریر
قرار دیتے ہین مشفق من مضمون مین چوری کرنا مغالطہ دینا مناظرہ سے
بعید ہے اگرچہ ہم انام مین ہین مگر خبر ہندوستان کی رکھتے ہین ابھی ہمنے
مولوی صفدر علی صاحب اسسٹنٹ مدارس ضلع جبلپور کو اونکی کتاب نیاز نامہ
بیوقوفی کا جامہ کا جواب لکھا تھا اونہون نے ہمکو لکھا کہ تم گستاخی کرتے ہو
سزا پاؤ گے بچتا ؤ گے تب ہمنے اونکی گستاخی اونہین کی کتاب سے ثابت
کر کے اونکو نامہ ثالث لکھا کہ آپ اپنے گستاخی کی خبر نہین رکھتے ہو اور ہمکو گستاخ
کہتے ہو سنا جاتا ہے کہ آپ جبل پور مین انجیل لیکر ہنومان تالاب پر منادی
کرنے گئے تھے ہندؤون نے للکار لیا فکال دیا وہان آپنے گستاخی بلکہ بیباکی
کی سزا کچھ نہ دیا خیر خواہی کو پیش نہ کیا خوف مین آگئے دم دبا گئے اور ہم کہ
وکیل ہین ہادی سبیل ہین ہین دہمکاتے ہو خدا سے نہین شرماتے
ہو اسپر ابھی تک جواب نہین آیا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ یہہ مضمون نہایت
دقیق ہے جنکو کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اس بات کو خوب سمجھینگے
اقول کیا خوب اپنے منہ آپ معقول ہوتے ہو اگلے جو کچھ کر گئے ہین اوسی
بھی ڈبوتے ہو نزول تورات کو آجتک کئی ہزار برس کا عرصہ ہوا اور ابھی تک

بقول آپکے کوئی متقدمین متاخرین مین سے مطلب واقعی نہ سمجھا تو
پھر فرمائیے کہ آپ پر تو روح القدس بھی نہین آتی آپ کیونکر سمجھے اور پھر
اس بھروسہ پر ابطال اسلام پر چشم ٹھوکتے ہو گستاخی معاف پشت پیر پہیہ
کے پونکتے ہو اب ہم خدا کا نام لیکر آگے بڑھتے ہین آپکے اس بیان پر
کہ مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم نے ۷۰ اعتراض
خدائے تعالے کی ذات پاک پر کیے ہین اوسپر جا اُڑتے ہین دفعہ ۱۰
آپ کہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب وڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم
لکھتے ہین پہلی مخالفت زبور ۱۰۳ آیہ ۸ مین ہے **قولہ** خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دھیما اور شدت سے رحیم الخ اور اول کتاب
صموئیل کے باب ۶ آیہ ۱۹ مین ہے **قولہ** اوسنے ۵۰ ہزار ۷۰ آدمی اون مین سے
مار ڈالے الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ رحیم اور مہربان کے یہ معنی
نہین ہین کہ مطلق مجرمون کو کبھو سزا نہ دے کیونکہ منصف اور عادل بھی ہے
اور یہ جو کہا کہ ذراسی خطا پر مار ڈالا سو یہہ جھوٹی خطا نہ تھی بلکہ بڑا جرم تھا
کہ اُنھون نے خدای تعالی کی نسبت بے ادبی کی تھی اوسکا صندوق
کھولکر دیکھنا چاہا جسکے دیکھنے کی اور کھولنے کی اونکو اجازت یا حکم نہ تھا
وہ یہانتک شریر ہوگئے تھے کہ خاص خدا کے صندوق مین ہاتھہ ڈالنا شروع
کیا آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے یہ اعتراض قرآن پر نہین پڑتا بلکہ قرآن پر

انجیل شریف واقع ہوتا ہے الرحمن الرحیم یعنے خدا نہایت
مہربان پہر اوسکی طرف آپکے زعم مین بردہ فروشی اور کافرونکے
بیچے اور عورتین ظلماً پکڑنا اونکا مال لوٹنا خون بہانا اور نہایت بیرحمی
کے حکم لکھے ہین الخ جواب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپنے بالکل
جھوٹھ بولنے پر کمر باندہی ہے دیکھو ہمارے پاس ترجمہ فارسی نسخہ
توراۃ فاضل خان ہندانی اور چھاپہ لندن ولیم ولس صاحب کا موجود ہے
اوسمین آیہ ۱۹ اقولہ و مردان بیت الشمس را زدند زیرا کہ بصندوق خداوند
بگریستند و از قوم پنجاہ ہزار و ہفتاد نفر زدو قوم ماتم گرفتند زان رو کہ خداوند
خلق را بضربہ عظیم زدہ بود الخ اب فرمائیے کہ صندوق کھول کر دیکھنا اور
ہاتھ ڈالنا کہان ثابت ہے اوسوقت مین تو آپ رحم مادر مین بھی نہ آئے
تھے صحت عزازیلی کے لطف نہ اوٹھائے تھے پہر مولوی صاحب
کی نسبت کہتے ہو کہ آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے مین پوچھتا ہون
کہ سراسر لطف اور رحمی غضب نسبت اون لوگون کے اتنی خطا پر اتنے
آدمی سخت عذاب سے مارے اسپر مولوی صاحب نے کیا بیجا کہا کہ جبکہ اون پر
اتنا مہربان تہا تو ایسی خطای خفیف پر درگذر کرنا لازم تہا آپ یہ کیا پکارتے
ہین مثل مشہور ہے کہ کنکڑ کیکے چور کو لاٹھی سے نہین مارتے ہین اور
قرآن شریف مین جو رحمن و رحیم فرمایا تو دیکھو تمہاری توریت سے ثابت ہے

کہ اگلی امتون مین ذراسی گناہ پر کیا کیا سخت عذاب ہوا کرتا تھا اور یہان
اس امت مرحومہ پر کتنا بڑا رحم ہے کہ کیسا ہی گناہگار ہو اور توبہ کرے
اور پھر مرتکب اوس گناہ کا نہ ہو تو توبہ قبول ہو جاتی ہے اور پھر اوسپر
یہ احسان فرمایا کہ قوم کفار کے جہاد مین قتل کرنا اور مال لے لینا روا کر دیا
اور لڑکے بالے کہ بچہ شیاطین ہین فروخت کر لینا بعوض اپنی جانبازیکے
جائز کیا کیا بیجا ٹھہرا ابھی حاکم دنیا کے سامنے جو کوئی خیر خواہی کرے تو انعام
ملتا ہے خدا کہ حاکم قوی ہے اوسنے اپنا انعام بھی سب سے بڑھ کے
قرار دیا تو اب اسپر اعتراض لانا کیسا ملحدانہ ہے یا نہین خیال کیجیے تورات
مین لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے جہاد مین بنی اسرائیل کی عورتین اور
لڑکے جو کہ بارہ برس تک کے تھے قتل کروا دیے اور بعد اونکے یوشع
علیہ السلام نے ہزارونکو قتل عام کا حکم دیا ہے تو اب یہ اعتراض آپکے
تورات اور اون مرسلین مقتولین کے شان مین نہ منقلب ہوا بس اب آپ
کافر و ملحد و بے ایمان ٹھہرے یا نہین مولویصاحب کہ نظیرا تمہارے
عقیدے بناتے ہین اونکو کافر و ملحد بتاتے ہو خدا سے بھی نہین شرماتے
ہو یہہ وہی مثل ہوئی کہ کسی معلم نے اپنے شاگردون سے کہا کہ گدھیا کے
ساتھہ فعل شنیع بڑا سخت گناہ ہے قضا کار کہین ایکدن معلم صاحب
خود رفع حاجت کو باہر تشریف لے گئے تھے وہان شیطان نے

جو ور غلانا تو ایک گدھی کہین کسی جشمہ مین پانی پی رہی تھی اوس سے
خود بدولت افعال بد کے مرتکب ہو رہے تھے وہی طالب علم وہان پہونچا
اور ذات شریف کو اس حالت نالائقہ مین دیکھکے پوچھا کہ یا حضرت یہ کیا
ماجرا ہے آپنے تو منع کیا تھا اور اب خود بعینہ اوسی امر مین مبتلا ہو
اسپر شارالیہ نہایت غضب ناک ہوکر فرمانے لگے مثل آپکے قابلیت
جتانے لگے قولہ کہ دیکھو اسکے دونون پاؤن پانی مین ہین لہذا کچھ
غسل کی بھی ضرورت نہین ہے بانیوجہ کدورت نہین ہے تو اب
مثل آپکے نسبت اصل ہوگئی قابلیت آپکی کھوگئی اور تورات مروجہ حال
بھی صفحہ صداقت سے دہوگئی مناسب ہے کہ اب اوکی کتاب پر
ایمان لائیے بودہا یا اوترالیمانی کے پیرو ہو جایئے ٹمن چاپ خریدنے
ہاتھہ اوٹھایئے ہان اگر آپ یہ فرماوین کہ وہ قتل جو انبیاء ماقبل نے کیا ہے
وہ بطور غضب الہی اوس خلقت پر ہوا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے اقول
کہ خیر آپکا گمان درست اور صحیح تو اب یاد رکھو کہ جب انبیا علیہم السلام آئے
اور شریرون نے اونکا حکم نہ مانا اور تکذیب و نے ادبیان کین اور مسیح
علیہ السلام کو صلیب کا ارادہ کیا تو حسب تجویز آپکے اسیوجہ سے اونپر
قتل کا حکم ہوا اور خدا کا غصہ جلال مین آیا اور بیعیبہ آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اب تم قتل کفار نابکار بلادریغ عام جائز رکھو اور ہمیشہ

کے لیے اپنے اہلکاروں کو حکم دیجاوے کہ اس کام نیک انجام کو اپنے بیچ مین
جاری کیجئے اور منکرانِ دینی کفار بدکردار کو جلاوطن کیا کرین اور بشرط مقابلہ قتل کیا کرین
ورنہ جزیہ لیلیا کرین اب اسکے بعد آپنے بہت سی باتین نالائق مولویصاحب
کی نسبت بیان کرکے صفحہ ۱۹ مین یون جھک مارنے لگے ہو قولہ کہ لفظ
کنوار سے جس عبری لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ علمہ ہے اوسکے کنوار یکے معنی
نہین ہین عام عورت کے ہین مگر یہ مولویصاحب نے جھوٹھ بولا ہے بندہ
قسم نے اس لفظ کی تحقیقات کی ہے عبرانی لغت سے وہان ضرور علمہ
کے معنی کنوار یکے ہین علاوہ اسکے عیسے علیہ السلام کی پیدائش سے
دوسو برس پہلے توارت کا ترجمہ ۷۰ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تھا
جسکا نام سپٹواجنٹ ہے اسوقت بھی اون عالمون نے اس لفظ علمہ کے معنی
کنوار یکے لکھے ہین عیسائیون نے یہ معنی نہین گڑھ لیے ہین ان مقامون
سے ظاہر ہے کہ مولویصاحب کا ارادہ خلقت کو گمراہ کرنیکا ہے تحقیقات
سے غرض نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ اونکی کتاب تمام جہانمین
مردود ہے اور بی بی مریم علیہا السلام پر معاذاللہ عیب لگایا ہے ناحق کی
روسیاہی لیا ہے اگر ہم اونکی سب تقریرونکا مقرر واقعی جواب دین اور
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھپے ہوے عیب کھولین
جو مولوی عبدالباری نے کتاب معلومات مین جو کہ عالمگیر بادشاہ کے وقت

ہین تہا اور بڑی نے ادبی سے بیان کیا ہے الخ **جواب** بہلا ہم
پوچہتے ہین کہ آپ جو فرماتے ہین کہ علیہ کے معنی ہین مولویصاحب نے
جہوٹہ بولا ہے کیونکہ ہمنے تحقیقات کی ہے لغت عبرانی سے اسکے
معنی کنوا رکے نہین تو آپ فرمائیے کہ ابہی دفعہ ماقبل مین بجواب
مولویصاحب کہہ چکے ہو کہ یونانی ولاطینی ترجمہ نکا کیا اعتبار اور یہان
پیرسٹو جنٹ پیش کرتی ہو جو کہ زبان یونانی مین حسب بیان آپکے ترجمہ
ہوئے یہہ دہوکا دینا ٹہرا کہ جیسے آدمی خود ہی نہ مانے اوسکو پہر اپنے
مفید مطلب کے لیئے گواہ گردانے ایصاحب ہوش مین آیئے
اعلے کے دہوکے اسفل نکہائیے دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہین
قولہ کہ ہمنے لغت عبرانی مین دیکہا ہے اسکے معنے کنوا رکے نہین
اسکا اعتبار کون کریگا جبکہ آپ ہر دفعہ متذکرہ ہمارے مین موافق اپنی
رای خام بدانجام کے جہوٹے ہوے تو اب اہل انصاف آپ کو کیونکر سچا
جانین گے آپکی تجویز خرافات کو مانین گے آپنے سنا نہین کہ ایک
جہوٹے سے کسی نے پوچہا تہا کہ تمکو جہوٹہ بولنے مین کیا ملا اوسنے
کہا کہ اب جو مین سچ بہی کہتا ہون لوگ نہین مانتے ہین مجکو جہوٹا لپاڑیا
جانتے ہین اب دیکہو آنکہین سینکو عبری دانی سیکہو الگان بچو غلیلہ
نہ ہینکو **قولہ** تلمود موسی ربی عینو علیہ الماشایوم یعنے حدیث جناب موسی

علیہ السلام کی کتاب عین الیقین مؤلفہ ملا محمد باقر مجلسی میں بمعنی حصیر یعنے پردہ نشین و جوان
و بالغہ آپ فرمائیے اگر کسی اور کتاب لغت میں عام عورت کے معنے
بھی ہوں کیا عجب ہے مولوی صاحب نے کسی اور لغت عبرانی سے
یہ معنی دریافت کیے ہونگے اور یہ جو آپ فرماتے ہیں قولہ کہ مولوی
عبدالباری نے جو کہ عالمگیر کے زمانہ میں تھا اوسنے معاذ اللہ جناب
رسالت کی نسبت بے ادبی کی ہے سو اب میں ہم آپکو پہلے ہی لکھ
چکے ہیں کہ ایسے پہلے بھی بہت لوگ مرتد ہو گئے ہیں یہ بات کچھ آپ ہی نے
نئی نہیں کی لہذا ایسے لوگوں کی نظیر دینا کچھ عقلمندی نہیں ہے
نیک اندر بد مکن ہے اور اگر یہ کہئے کہ تمہارے علماء دین حق الیقین
جو ہماری نسبت الزاماً کتب آسمانی جھوٹی کہانی سے نظیر لاتے ہیں تو اسکا
جواب یہ ہے کہ آپ لوگ اونکو اور اونکے راویوں کو سچا جانتے ہو
کیسکی نہیں مانتے ہو اسواسطے ہمارے علماء باوقار اونکو دلیل پکڑتے
ہیں اور ہر مقام پر حضرت بی بی زینب کا ذکر جو الزاماً آپنی اپنی کتاب بطالت
مآب میں اکثر تحریر کیا ہے ظاہر دنیا و آخرت لیا ہے اس لغویات سے کیا
حاصل الیصاحب اسکو تو ہر خاص و عام جانتے ہیں کہ یہ بات کسیطرح قبیح
نہیں اسواسطیکہ بی بی زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی
بیٹی تھیں اگر حضور اقدس کی رای میں معاذ اللہ اونکی جانب تعشق ہوتا تو

پہلے ہی نکاح نہ کر لیتے منہ سے کاہیکو بیاہ دیتے جو کوئی شخص ایک
چیز پسند کرتا ہے وہ پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون
کو دیدیتا ہے لہذا وجہ اس نکاح کی یہ ہوئی ہے کہ جب اسلام پھیلا
اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی اور بیبیان حضرت کی نسبت بی بی زینب کے
بوجہ تقاضائے عقل کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین شاید کچہ طعن حقارت
آمیز کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو کرنے لگین اور بی بی صاحبہ
بھی زید سے نااتفاقی فرمانے لگین تب حضور اقدس کو یہ بات گوارا
ہوئی مگر چونکہ حسب الحکم الٰہی یہ امر کر چکے تھے کچہ نہ فرماتے تھے پس
اللہ جلشانہ کو اتنی ناگواری بھی بسبب اپنے حبیب کے گوارا نہوئی اور اس
مقلب القلوب نے زید کے قلب کو پھیر دیا طلاق دلوا دیا اور بگواہی
ملائکہ مقربین عرش معلی پر نکاح بی بی صاحبہ کا اپنے حبیب سے بندھوا
دیا چنانچہ اسکے جانب قرآن شریف مین اشارہ فرمایا ہے کہ جو تو
پوشیدہ رکھتا تھا ہمنے تجھپر ظاہر کر دیا جسپر شاید بیدینون نے یہ اعتراض کیا
ہے کہ حضرت معاذ اللہ عاشق ہو گئے اور نکاح کر لیا اب اگر عقل ہو گی
تو جان لوگے ہماری بات کو مان لوگے کہ ہم آپ کو مقدمات گذشتہ
کا لب لباب بتاتے ہین گو آپ نہین شرماتے ہین ہر مقام پر منہ کی
کھاتے ہین غرضکہ اسکے سوا اور جو کچہ کہ آپنے بکا ہے محض واہیات ہے

جبکہ توریت ہی دستیاب نہ ہوئی تو انجیل مروجہ تو اوسکا طبقہ ادنی ہے وہ کہان
سلامت رہے اب اسکے بعد آپنی فصل چہارم قرار دیکے اوسمین
ان تینون فصلون گذشتہ کے مانند کچہ واہیات غث ربود سا بکا ہے
جیسا کہ ابلہ فریبونکا دستور ہے لہذا سب باتونکا جواب منصف دیندار
کو ہمارے اتنی ہی بیان مین کافی ہے اب باب ہفتم فصل اول جو کہ آپنے
معاذ اللہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رد کے باب مین قائم کی
ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آپ کی قابلیت کو ٹٹولتے ہین ہر چند کہ
آپ بڑہ بڑہ کے بولتے ہین اپنی قلعی آپ کہولتے ہین یعنی خلاصہ
مطلب اس باب فصل اول کا یہ ہے قولہ کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا حال تواریخون اور قرآن شریف کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملک عرب مین شہر مکہ کے اندر ایک مندر یعنے بت خانہ تہا جسکا نام کعبہ ہے
اکثر محدثین محمدی نے صدہا قسم کی شرافتین جہوٹی حدیثین پیدا کرکے
اوسکی بنائی ہین مگر ظاہر ہے کہ وہ ضرور بتخانہ تہا محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادے وہان کے پوجاری تہے ہر سال وہان
میلہ لگا کرتا تہا جسکو اب حج کہتے ہین اور اگلے زمانہ مین اس میلہ کو
موسم کہا کرتے تہے بکرے مینڈہے اونٹ گائے بیل وہان چرا
کرتے تہے اور اہل عرب شراب پی کر شعر و اشعار پڑہتے تہے تمام

بت پرست عورت مرد وہان سبیں نوا کے درشن کرتے اور گرد پھرتے
تھے سبکو پرکرما طواف کہتے ہین قدیم سے یہ رسم تھی جب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے اور جوان ہوے کمائی کی فکر
مین دور سفر کیا آخر کو ایک بی بی خدیجہ کہ ایک بڑی مالدار عورت اور خوب صورت
تھین اون سے تقدیر کی یاوری سے نکاح ہوگیا جو کہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کئی جگہ عیسائیون کی گفتگو سنی تھی اور بت پرستی کی عیوب
اون پر ظاہر ہوگئے تھے کیونکہ بت پرستی ایسا امر نہین اگر انسان تھوڑا
غور کرے تو معلوم ہوجاتا ہے اور جہاندیدہ آدمی اس سے جلد متنفر
ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان مین دیکھو اہل اسلام کی آنے
سے کسقدر بت پرستی کم ہوگئی پس محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک قسم کی فقیری معاونہ کی طور کے اختیار کی جیسے عابد لوگ
خلوت نشین جیرا پسند ہوتے ہین چنانچہ غار حرا مین جو مکہ کے پاس ہے
جاکر بیٹھنے لگے غرضکہ اسطرح کا مالیخولیا بک کے اپنے تحریر فرمایا ہے
الی قولہ کہ پہلے بیت المقدس یعنی یہود کے کعبہ کے طرف سجدہ کیا
کہ گردیدگی یہود ہو جب دیکھا کہ یہودی کسیطرح راہ پر نہین آتے تب پھر
مکہ کی طرف سجدہ کا حکم دیا اور مدینے کے لوگون کو متفق کرکے مکہ پر
چڑھ گئے اور بارہیٹ کی دہان کے لوگونکو مسلمان بنالیا اور لوٹ مار

بے لالچ اور حور قصور کی طمع دیکر اہل عرب جو شہوت پرست ہین اور خوف جان
دکھلاکر مسلمان کرلیا بلکہ ہم بھی اونہین مین تھے خدا نے بڑا فضل کیا
کہ اپنے پاک طریقہ اور نجات کی راہ مین لایا یہانتک محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حال سنایا انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے فرصت دی تو محمدی تواریخ
جد الکھ کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین ہے الخ جواب یہان
تو آپ بالکل ہار گئے بھک مار گئے سوا اسکے یہ بات کل پرسون سے
کہان سے کہان جا ٹھہرتی ہے دیکھو کتاب اول سلاطین کے
فصل ۹ آیہ ۹ **اقولہ** ترجمہ فارسیہ او بروی صفحہ ہا کہ سیان بستینا بودند شیران
وگاوان وکرویان مصور بودند وہمچنین بر روی بستینا تصویر ہا از بالا بودند در
زیر گاوان وشیران صنعتہای زیادہ آویزان بودند الخ پہر پہلا باب اخبار
کی کتاب کا آیہ ۵ **قولہ** پس گوسالہ را در حضور خداوند ذبح نمایند وکاہنان از
پسر ان ہارون خون را آورند ودور مذبح کہ در برابر جادر جماعت ست بزگرداگرد
بپاشند الخ **اقول** بھلا اب آپ سے استفسار کرتے ہین دیدہ ودانستہ شرما
کرتے ہین کہ وہان کعبہ کو تو کفار عرب بے بتون سے مملو کیا تھا اور یہان
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی بتون کی نجاست
سے پاک کرکے سرشتہ باطلہ کو توڑ اسرشتہ آبائی کا کچھ پاس نکیا بقول آپکے
عدم گرویدگی یہود ونصاری کا ہر اس نکیا اور وہان معاذ اللہ حضرت سلیمان

کے نسبت بیت المقدس مین خود اور اس تمونکا ایجاد ہے تو کیا
آپکے نزدیک کعبہ بھی نئے بنیاد ہے اور مذہب یہود و نصاری بھی
از قسم الحاد ہے واہ واہ صاحب کیا اچھے عیسائی ہوئی ہو جو اونکو بھی
بورتے ہو کیا خوب فقرے جوڑتے ہو نمک حرامی کو نمک حلالی جانتے
ہو ہمارے کہنے کو نہین مانتے ہو لاحول ولا جنکا کہا تے ہو اونہین بھی
بکھانتے ہو اور پھر یہ بھی اعتراض ہے **قولہ** کہ کعبہ کی شرافت مین محدثین
نے جھوٹی حدیثین بنائی ہین الخ **اقول** اب وجہ شرافت کعبہ ہمسے سنہ
لیجئے گفتگو بیہودہ نہ کیجیے پہلے تو دیکھو اللہ تعالی قرآن شریف مین
فرماتا ہے شرافت کعبہ بتاتا ہے ہبکہ مبارکا ومن دخلہ کان آمنا
ترجمہ یعنے جو اسمین داخل ہوا اوسنے امن پائی دیکھو ایسا حکم تورات
مین یا انجیل مین نسبت بیت المقدس کے کہین آیا ہے نہ اللہ جلشانہ
نے کسی گھر کی نسبت ایسا حکم عام فرمایا ہے اور سبب اوسپر سجدہ ہونیکا
یہہ ہوا ہے کہ جب اللہ تعالے نے اس دین محمدی کو کامل فرمایا اور
ہمیشہ کے لیے قرار دیا تو لازم بلکہ الزم ہوا کہ کعبہ بھی اسکو ایسا دیا جاوے
کہ کامل و اکمل ہوتا کہ آیندہ کو کوئی فریق اعتراض نکرے کہ یہہ دین تو کامل
تھا اوسکو کعبۂ کامل کیون نہ ملا تو کعبۂ کامل مکہ معظمہ ہے اسواسطے کہ جب
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے اور اولاد کثیر

ہوی تو انہون نے بارگاہ باری مین سوال کیا کہ ہمکو اور ہماری تمامی اولاد
روی زمین کو ایک عبادتگاہ ملے کہ اوسکی طرف ہم سجدۂ خداوندی بجالاوین اور
عبادت کرین تب حسب الحکم باری ایک کعبہ عقیق سرخ و سپید کا جسکا نام
بیت المعمور تھا باغ جنت سے جبرئیل امین لائے اور بیچونبیچ ناف
زمین پر جہان کہ اب مکہ معظمہ موجود ہے نصب کیا اور حکم آدم علیہ السلام
ہوا کہ اب تم اور تمہارے تمامی اولاد روی زمین کی اسکی طرف سجدۂ
خداوندی بجالاوین چنانچہ تا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام تھے دستور
جاری رہا جبکہ قوم نوح علیہ السلام پر اللہ تعالے کو طوفان بھیجنا منظور
ہوا کہ اوس طوفان مین کوئی مقام زمین مین جاے امن نہ رہ سکتا تھا
تب ملائکہ کو حکم ہوا کہ اوس خانۂ مکرم کو اوٹھا لاوین چنانچہ فرشتے حسب الحکم
باری اوس خانۂ مقدس کو آسمان پر اوٹھا لے گئے اور اب آسمان ہفتم
پر موجود ہے کہ فرشتے اوسکا طواف کرتے ہین مگر ایک پتھر اوسمین کا
جسکو کہ سنگ اسود کہتے ہین اور اب خانۂ کعبہ مین موجود ہے کہ حاجی لوگ
اوسکو بوسہ بروقت طواف دیتے ہین اور صورت یہ ہوئی کہ کوہ صفا و مروہ مین
اس پتھر کو ایک پتھر کی پیٹ مین چھوڑ دیا تھا لہذا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو حکم بناے کعبہ کا ہوا اور آپ حسب تجویز جبرئیل امین دیوار خانۂ کعبہ بناتے
تھے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کوہ صفا سے پتھر لاتے تھے بس جبکہ

حضرت اسمعیل نے اوس پتھر کو کہ جسمین وہ پتھر تھا اوٹھانیکا ارادہ کیا
تب وہ پتھر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا کہ یا حضرت مجکو ہاتھہ نہ لگائیے کہ مجھہ
مین امانت خدا ہے کہ مین بے حکم خدا اوسے دے نہین سکتا
بس یہہ حال سنکر حضرت اسمعیل نے یہہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے عرض کیا اسپر حضرت نے بارگاہ باری مین درخواست کی کہ یہہ
امانت ہمکو مرحمت ہو تو ہم اس پتھر کو اس خانہ مکرم مین لگاوین تب
حسب الحکم حاکم مطلق اوس پتھر کو حکم ہوپنچا کہ وہ امانت حوالے کردی
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سنگ خوشرنگ کو گوشہ خانہ
مکرم مین لگادیا اور دستور یہہ مقرر کیا کہ بروقت طواف کے لوگ اوسکو
بوسہ دیا کرین چنانچہ وہی دستور ابراہیمی آجتک جاری ہے اور ہنگام
جہالت مین بھی یہی دستور جاری رہا ہے تو اب یہہ طعن آپ کا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کہ بانی کعبہ ہین اوپر بھی پڑتا ہے باوصف اسکے
کہ یہود و نصارے اپنی تئین اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام فخریہ بتاتے
ہین مگر آپ اللہ کے فضل سے انہین بھی اپنی تجویز مین بانی بت خانہ
ٹھہراتے ہین اور پھر سیکڑون روپیہ بچارے عیسائیون سے کہاتے
ہین مگر خیر ہمین اس سے کیا کام جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے
پانی کا ہگا آخر کو منہ پر آتا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اگر زمانہ فرصت دیگا

تو خاص تواریخ جدی محمدی للہ کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین
ہے الخ **اقول** یہہ بات بھی دونون طرف جہتی ہے کہان سے کہان
جا نہتی ہے مثلاً اگر خدا نے ہمین فرصت دی تو ہم بھی جو کچھہ باقی
ہے کہہ سنائین گے بلکہ کر دکھائین گے اطمینان رکھیے **مصرعہ**
ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ کیا معلوم شاید اللہ جلشانہ نے ہمین اسی
کام کے لیے بنایا ہو دیکھو مسیلمہ کذاب نے جو دعوی نبوت کیا تہا
آخر کو مارا گیا سراوس خود سر کا مثل خیار تراوتارا گیا باقی شبہات آپکے
مجنونانہ بڑ ہے ایسے شبہات مدعی ہر انبیا کی نسبت بیان کر سکتا ہو
مثلاً یہود جو کہ منکر رسالت حضرت مسیح علیہ السلام ہین کیا کچھ بیہودہ بکتے
ہین آپکا منہ تکتے ہین **قولہ** یعنے معاذ اللہ بی بی مریم علیہا السلام
بتول نہ تہین جوان بالغہ تہین یوسف نجار سے نکاح ہوا تہا نان اگر
پانچ سات برس کے لڑکے یعنی باکرہ دوشیزہ سے حضرت مسیح پیدا ہوے
ہوتے تو البتہ قریب قیاس تہا کہ روح اللہ ہین پہر آگے چلو مرید نیو نیو
تہمت بد لگاتے ہین اور اوس نبے معصوم کی عصمت مین ٹبہ لگاتے
ہین **الی قولہ** کہتے ہین کہ مریدیان ساتہہ ساتہہ پہرتی تہین نکاح کی کیا
حاجت تہی بقول اہل ہند کام چلے یون تو بیاہ کرے کیون رہے معجزات
اونکے نسبت یون کہتے ہین **قولہ** کہ سوائے چند مچھوے اور چرواہے

کیے اور کسی نے گواہی نہین دی ہماری کتاب مین اونکے معجزات
کا ذکر ہے نہین مثل موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے جلسۂ
عام مین پیش مخالفین وحکام کہیو معجزہ ظاہر نہین ہوا اگر مردہ جلایا
بھی ہوگا تو پہلے سے کسی مرید یا شاگرد کو قبر کہنہ مین بٹھایا ہوگا پھر
قم باذن اللہ کہکے اوٹھایا ہوگا مثل بازیگران ہند کچھ شعبدہ ساد کہایا
ہوگا اب لو موسے علیہ السلام کے منکر یون کہتے ہین **قولہ** کہ وہ بڑے
جادوگر تھے پہاڑ مین چشمہ آب بند کیا ہوا تھا اوسے لاٹھی مار کے
پانی بہادیا یا رون کو ہتیلی پر مثل آپکے سرسون جماکر دکہادیا دریاے
نیل مین بزور سحر سیکڑون کو ڈوبا دیا یا دریا مین پایاب گہاٹ پہلے
سے دیکہہ رکہا تھا اوسی طرف فرعون سے بہاگ کر پار اوتر گئے
مثل حضرت ابراہیم آگ کو ٹھنڈا کیون نہ کیا الخ اور حضرت
ابراہیم کے منکر یون بہونکتے ہین کہ آگ خود بخود بجہہ گئی تہی اوسوقت
ہوا نہتی یا ہیزم تر تہین وہی لکڑیان آگ کی سیر تہین علی ہذا آپکی نسبت
بہی لوگونکو گمان ہے **قولہ** کہ مولوی عماد الدین صاحب نہ تیل دیکہتے
نہ تیل کی دہار دیکہتے ہین خوب غفلت مین سو گئے ہین نرے چکنے
گہڑے ہو گئے ہین العاقل تکفیہ الاشارہ سمجہہ جائیگا ہمکو معاف فرمائیگا
ایسی بیہودہ تحریر نہ فرمائیگا مستفتی ہن این عجیب رنگ ست کلوخ اندازرا

پاداش سنگ ست آپکی کوشش محض بیکار ہے دیکھو اگلونکا اس شعر پر
پردار ہے شعر ہپر عزازیل اگر چرخ برین پر چڑھجاے ۔ دین اسلام ہوکم
دین نصاری بڑھجاے ۔ حضرت من جس مقام کے بزرگیان اسوقت
آشکار ہین اونکو آپ کہانتک مٹائین گے دیکھو ابھی چند عرصہ کا ذکر ہے
کہ منشی سعید الدین صاحب ساکن قصبہ بسوان ملک اودہ جوکہ ڈپٹی کلکٹر یکے
عہدے پر مامور تھے جبکہ بیت اللہ کے حج سے واپس آئے تو مجھسے
لکھنؤ مین ملے مین نے کچھ حال کعبۃ اللہ کا پوچھا فرمانے لگے قولہ کہ مین
بعد فراغ حج کعبہ مین بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو متوجہ ہوا تو پہلے جبل ثور
پر کہ تین کوس کی چڑھائی ہے چڑھا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کھڑا
تھا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا کہ چوڑائی اسکی ۱۲ انگشت کی اور لنبائی ڈیڑھ
بالشت کی ہوگی کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان حاجی مسلم ایمان کہ مجھسے بے
دوچند سہ چند لحیم شحیم تھا آیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسکی اندر اوتر گیا
پس یہہ دیکھکے مین بھی اوسیطرح سے اوسکے اندر در آیا اور دو رکعت
نماز ادا کی مابعد پھر چند شخص اور آتے گئے اور اوتر تے گئے فتبارک اللہ
احسن الخالقین الخ اقول اب ناظرین دیکھین اور غور فرماوین کہ ایسے
مقام کی نسبت یہہ مزخرفات بیانات مدعی سراسر دھوکا ہے کہ نہین مین
پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچھ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہوسکے

کہ کٹتا یا بڑہتا ہوگا اور نہ جسم انسانی آہن ہے نہ وہ پتھر مقناطیس ہے
جو اپنے مین کھینچ لیتا ہے اور نہ اب کہین جہان مین کوئی ساحر فرعونی ہے
جو رسیون کو سانپ بنا دے نہ بقول سید احمد خانصاحب مجتہد نیچر
سرسید نیچر اون حاضرین مین سے کوئی پیغمبران یورپ مین سے
تہا جو معجزہ کے زور سے در آیا اوسکے اندر جا کے ٹین چاب یا حاضری
کہا آیا لہذا ایسے معجزات باہرہ سے انکار میان عماد الدین ہے کا کام
ہے کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہرا اصل نہ چھوڑے نسل کو کم اصل
اصل نہوئے لاکہہ برس جب کرے سو کاگا ہنس نہوئے اور یہ فقرات
آپکے قولہ کہ ہم ہی اونہین مین تہے خدا نے بڑا فضل کیا جو اپنے
پاک طریقہ مین لایا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ خدا نے آپ پر فضل نہین
کیا بلکہ مسلمانون پر فضل کیا جو ایسے گمراہ کو اسلام سے نکالا اور یوم
جزا کو مسلمانون کے لیے کفارہ بنایا دیکہو صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الحدیث کہ لاوین کے کچہ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا
اون گناہون کو اون سے معاف کریگا اور اونکے گناہ یہود و نصاری پر
رکہہ دیگا الخ آپنے اسکے بعد اپنی دوسری دفعہ قائم کرکے یہ بیان کیا ہے
کہ محمدی مذہب اسقدر ہین پس اس بحث کو ہم فضول جانتے ہین ہمین آپ سے

اور قدیم سے ہمارے علماء دین سے عیسائیون سے رد و قدح اصول
مین ہوتی ہے فروع سے کیا کام اب جب آپ اپنے اصول کی
صحت اور ہمارے اصول کی غلطی ثابت کر دین گے تب فروع
کی گفتگو ہو سکتی ہے مین ہنگام طفولیت مین مولوی صاحب
سے سبق پڑہ رہا تھا کہ کسی گھر سے ایک لونڈی آئی اور اونہی مولوی صاحب
سے پوچھا کہ ہماری بی بی نے بی بی کا کونڈا کیا ہے سودہی نہین ملتا
کہیے تو دودہ اور شکر سے کہاؤن مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے
کتاب مین کونڈا ہی نہین درست ہی چاہو دہی سے کہاؤ یا دودہ سے
کہاؤ یا یون ہی پھانک جاؤ فقط **دفعہ ۱۱** فصل سوم جو کہ آپنے قرآن کے
نزول مین بیان کی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے **قولہ** یعنے آپ چھکتے ہین
یا بھکتے ہین کہ سب آیتین اور حکم خلیفہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی کمیٹی کی راے کے موافق اوسمین درج ہین جسکو ہم مسلمان لوگ
اجماع امت کہتے ہین اوسکو آپنی کمیٹی جو ہمارے نزدیک کان امیٹھی ہی
فرمایا ہے اسکے بعد کچھ سورتین نزول وحی از اصل کچھ اپنی طرف سے
بطور طعن یعنے معاذ اللہ آنحضرت بوقت نزول وحی مثل اونٹ کے
چلاتے تھے اور چیختین مار مار روتے تھے سو یہہ سرشتہ نزول
وحی کا کسی پیغمبر پر نہین ہوا پھر یہہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے

موافق اکثروں کی آئی ہے اور کوئی فقرہ بعضے وقت کسی اور کا پسند آگیا
وہ بھی مجھ صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر پسند کرکے فرمایا ہے
کہ دیکھو یہی وحی ہوئی اور خدا نے شب معراج کو پردہ مین حضرت پر وحی
کی ہے بہرکیف اور روایتین اور حدیثین اپنے مطلب کے طور کے
ایر پھیر کرکے آپنے بیان کی ہین کہ یہ بھی حسب رائی حضرت عمر
رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کے نازل ہوئے ہین الخ جواب
اب ہم آپسے جواب طلب ہین ہرچند کہ آپ سروست قلب ہین کہ سب کچھ
تو آپنے فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آخر نزول وحی کے کیا شکل ہونا چاہیے تھا
یا یہ نظیر دیتے کہ اگلے انبیا پر یون وحی آتی تھی لہذا اسیطرح اپنر بھی وحی
آنا چاہیے تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہان آپکے مشیر شریروں کے شریر
بھول گئے جھوٹھ بولتے بولتے ہاتھ پانون بھول گئے علم الملکوتی
بھول گئے بھلا یہ تو فرمائیے خجالت نہ دکھائیے کہ یہ جو آپ کے
مقتدایان فی شعور نے روح القدس کی شکل مرئیہ جو کہ حضرت مسیح کے
نسبت وحی لاتے تھے اپنے متخیلہ مین درج کرتے تھے یعنے
کبوتر کی صورت آپ فرمائیے کہ اسے کون قبول کرگا یان اگر یہ
توجیہ کیجائے کہ جب آپ وابن سے مسیح نے تولید پائی تو بجہت
احتیاج کسی نوع کی کمی رہی بقول شخصے بیت آدم کا جسم جبکہ عناصر سے

مل جاتا + کچھ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا اس صورت مین یہان بچ رہنے مین
ایک کبوتر بنا لہذا وہی متوسط ہوا تو شاید کوئی ایسا سادہ دل عقل کا پیادہ
شیطان کا داد اقبول کریگا اب رہی یہہ بات کہ چیخین مارتے اور روتے
تھے یا اونٹ کی بولی بولتے تھے یہہ محض غلط ہے فقط اتنی بات ہے
کہ اوائل آمد وحی کے وقت مین صورت بیخبار کی ہو جاتے تھے اور یہہ
کہ موافق رائے صحابہ رضوان اللہ یہی وحی آئی ہے یہہ کچھ خلاف قیاس
نہین ہے وہ لوگ برگزیدگان خدا تھے خدا اپنے دوستون کی رائے
کو جائز رکھتا تھا اسمین کیا نقصان ہے کوئی مقام الزام کا نہین دیکھو
یوشع علیہ السلام جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی نایب بنے تھی اونکی خاطر واسی
اور پاس انفاس خدا نے کیا کہ ایک وقت اونکے واسطے آفتاب ٹھہر گیا جیسا کہ
توریت مین لکھا ہے یہہ کوئی طعن کی بات نہین ہے ملاحظہ کیجیے کہ
پادری فنڈر صاحب آپکے مقتدا بلکہ آپکے دو ہم باب اپنی کتاب میزان الحق
مین بعض جاتو صیف ہمارے سرکار ابد قرار کی کر گئے ہین دیکھو باب ۳
فصل ۴ جو کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال وچلن کے بیان
مین ہے قولہ یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مین
لہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک ہین اور دانا اور دنیوی
کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بہی خوب وپسندیدہ اور شقرا

+ اصطلاح صوفیان ہے کہ جب کسی کا کچھ پیسا اور ہوتا ہے تو کہتے ہین کہ اسکا بچ رہا ہے

وسالکین پر مہربان اور اپنے اصحاب وخویش واقربا پر صاحب احسان تھا
لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنوں پر سخت اور کینہ ور تھا الخ
اقول اب دیکھو جب سب تعریف جو کہ انبیا کی شان ہے حضرت میں پایا ہو
تو ازراہ عناد وکفر کے یہ شق لگایا ہے بھلا پوچھو کہ جب آپنی صفت بموجب
آپکی تشخیص کے اللہ جلشانہ نے اونمیں مجتمع کیا تھا تو دشمنوں پر سخت
ہونے سے کیا نقصان عائد ہوا اور باطنی اور دلی پاکی سے ایسا شخص
ہمہ صفت موصوف کہاں بیگانہ ہوسکتا ہے یہ ہٹ دھرمی ہے کہ نہیں
دوسرے یہ کہ فرمانا پادریصاحب کا کہ دلی پاکی سے بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ
سے کہا ظاہر ہے اور عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا
دشوار ہیں اب مجھے آپسے یہ سوال ہے کہ چونکہ آپکا قلب عداوت نبی
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالامال ہے اگر آپکو اونکے اطوار نہ
پسند آئے تو اس سے کیا نقصان ہے دیکھو آفتاب جہان تاب
مین ہزارون چرند وپرند اوڑتے پھرتے ہین اگر ایک چمگادڑ کہ اونکے نگاہ
سے نہ ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا ٹبہ لگا سیکڑون لحدنے دین بلکہ خود
میان شیاطین خدا ہی کے منکر ہین تو خدا کی خدائی مین کیا نقصان لازم
آتا ہے بس اسی جواب کو فصل چہارم جو کہ آپنے محمد صاحب کی تعلیم کی نسبت
لکھا ہے لگا لیجیے گا بھلا ہم پوچھتے ہین کہ محمدی تعلیم اگر بری ٹھہرے تو انجیل

مروجہ کی تعلیم کہ جسمین حلت وحرمت شرعی وعرفی بھی ممکن نہین اور بعد بول وبراز
کے کاغذ سے شرمگاہ پوچھنا اور کھڑے کھڑے بول کرنا اور کل حشرات
الارض کو ہری ترکاری سمجھنا یہ تعلیم خدا کی کب ٹھہریگی اور کون ذی شعور اسے
پسند کریگا خیر اب ہم باب ہشتم جو کہ فصل اول قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت
کے رد مین بنایا ہے ذرا آتے ہین دیکھئے کیسی دھجیان اوڑاتے ہین
آپکو جھوٹا بناتے ہین پہلے آپنے سورۂ بقر کی دوسری رکوع مین سے لکھا ہے
قولہ جسکا ترجمہ یہ ہے بس اگر تم قرآن کے برابر نہ بنا سکو اور ضرور ہے
کہ قرآن کے برابر بنا سکو گے تو ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی
اور پتھر ہین الخ پھر سورۂ بنی اسرائیل سے لکھا ہے **قولہ** تم قرآن کے برابر
نہ بنا سکو گے اگرچہ آدمی اور جن ایک دوسرے کی مدد کرو الخ اسکے بعد کہتے ہو
قولہ کہ ان دعووں کے موافق بعضے مسلمان کہتے ہین کہ ضرور قرآن ایسا ہی
ہے بس اسکے جواب مین کہتے ہو **الی قولہ** کہ بندے نے اپنی کتاب
تحقیق الایمان مین اس فصاحت وبلاغت کا جواب جو ضرور تھا وہ تحریر کر دیا
ہے اور خوب واضح کر دیا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعوی
غلط ہے اور باطل ہے مگر بعضے مسلمان اسمین جو زیادہ توضیح چاہتے
ہین اسلیے ہم اونکے فائدہ کے لیے زیادہ توضیح کرتے ہین الخ جواب
بہلا فرمائیے یہ کیا عقلمندی ہے باوبندی ہے ہمکو سال بھر سے زیادہ کا

عرصہ ہوا جو ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان ضعیف البرہان کا جواب لکھنہ بھیجا
اوسکا حوالہ آپنے نہ دیا کہ اوسنے یہہ لکھا تھا ہمنے اوسکا جواب یہہ دیا
اب جو سنیگا آپکو جھوٹا بتاویگا آپکے مکائد فاسدہ مین کب آئے گا
اب اور سنیے سید حسین علی صاحب واعظ محمدی ساکن لکھنؤ واقع حیدر گنج
قدیم نے ایک رسالہ بنام ردالتحریف مسمی بہ قاقیہ وردیف بہ تقریر
دلپذیر تحریر کرکے ایک پارۂ عم کے آخر ورقون مین چھپوایا ہے اور تقسیم
کیا ہے نیک نامی دارین لیا ہے آپکے ذمہ الزام کذب صریحی کا دیا ہے
بس اب بین خلاصہ اوسکا درج نامہ ہذا مین کرتا ہون اسکا تو جواب دیجیگا
یا فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہی ہے جیسے کہتے ہین بڑے لکے کچھ نہین
سیئنے کو آندے ہین سیئنے اونکا بیان ہے قوی البرہان ہے قولہ اظہر
ہو قرآن مقرر الزمان کے معجزون مین سے ایک یہہ بھی معجزہ ہے کہ
از بار بسم اللہ تا سین والناس تبدل وتحریف وتغیر وتصحیف سے مبرا
اور معرا ہے یہی سبب ہے کہ از شرق تا غرب واز جنوب تا شمال ایکہی
انداز وچال پڑہے لفظ وحرف تو کیا نقطہ واعراب مین بھی فرق نہین
ہے یہہ بات کسی کتاب مین میسر نہین ہر چند کہ عماد الدین نٹیو کرسچن
نے اپنی کتاب رسالہ تحقیق الایمان مطبع ۱۸۶۶ء صفحہ ۹ مین فتنہ پردازی
اور وسوسہ اندازی کی راہ سے نقصان وتحریف قرآن کی بابت راہب

اتنی مثلاً الذاہب کا حوالہ دیا ہے کہ اوسنے اپنی تصنیف کتاب دبستان
مذاہب مین بمقتضی تعلیم شیخ مہدی ۱۲ سطر ۱۱ و ۱۲ النسخہ مطبوعہ ۱۸۰۹ عیسوی
مین قول ہے کہ بعضے ازسوہا کرشمان علی و فضل آنش بود برافروخت الخ
مگر یہ قول قابل قبول کے نہین کیونکہ کتاب مذکور خالی از اسناد ہے اور
صاحب کتاب منجملہ اہل ارتداد شیعون مین شمار ہے سنیون مین اوسکا
اعتبار ہے بس ایسی کتاب اور ایسے اعادی آپ کی سند لانی پیشگاہ عقلا مین
آپکو پسند آتا ہے افسوس اتنا ہی نہین جانتے کہ الزام خصم کو مسلمات خصم
سے ہوتا ہے نہ افواہی راہ و رسم سے اور سلمنا اگر تحریر صاحب دبستان
جو نہ مسلمان نہ اونکے کتب سے واقف تھی سنائے باتین لکھتا ہے درست
بھی ہو تو بھی منافی مدعا نہین کیونکہ لفظ بعض کا اول دلیل ہے اسپر کہ یہ بعض
وہ لوگ ہین کہ جنکا بشہادت جمہور امامیہ بیچو قاضی نور اللہ شستری وغیرہ کے
فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین اعتماد ہی نہین اگرچہ تحریرین اقوال علماء کرام
امامیہ کے فی الجملہ طول ہے مگر جسقدر اقوال دربارہ ثبوت عدم تحریف قرآن
بلا زیادت و نقصان بنابر رفع زعم خصم و استفادہ عام ذیل مین درج کرتا ہون

قول اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمی جو بڑی عالم اس فرقے
کے گذرے ہین اپنے رسالہ اعتقادات مین لکھتے ہین قول یعنے اعتقاد ہمارا
قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر

نازل کیا تھا وہی ہے جو اندلون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
مین اور اونکے ہاتھ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اسکی
سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ اور ہمارے نزدیک والضحیٰ
والم نشرح ایک سورہ ہے اور سورہ والفیل ولایلاف ایک سورہ ہے
اور جو شخص کہ نسبت کرتا ہے ہماری طرف کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زائد
تھا وہ جھوٹا ہے الخ **قول** دوم فاضل طبرسی تفسیر مجمع البیان مین قول
سید مرتضی کا جو بہت بڑے عالم و مجتہد حضرات شیعہ امامیہ کے ہین یون
نقل کیا ہے **قول** یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہی جیسا شہرون اور
بڑے بڑے مشہور حادثون مین اور واقعون عرب کے شعرون لکھے
ہوے کا علم کیونکہ نقل کرنی قرآن مین بڑی کوشش اور بڑے سبب
تھے اور وہی قرآن کے مقدمہ مین اوس حد کو پہونچی جو انبیاء مذکورین
مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کو عالمون نے اوسکی محافظت اور
نگہداشت مین نہایت درجہ کوشش کیا یہانتک کہ قرآن مین حرکتون
اور قراتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اونہون نے اوسکو
یاد کر رکھا ہے اور معلوم ہے الخ **اقول** بس دیکھو ایسی سچی محافظت و
نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسمین تبدیل و تغیر و نقصان ہو گیا ہو

قول سوم محمد ابن حسن جرمانی جو کہ بڑے محدث فرقہ امامیہ اہل تشیع کے
ہین انہون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہے قولہ
ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بتعلیم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
و اعلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ بحفظ و نقل میکردند آنرا در عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجموع و مولف بود الخ قول چہارم صاحب مصباح الشیعہ
نے لکھا ہے قولہ یعنے جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ
کہتے ہین کہ قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل
گروہ قلیل ہین جسکا اعتبار نہین الخ قول پنجم ملا صادق شارح کلینی نے
بھی لکھا ہے قولہ یعنے ظاہر ہوگا قرآن اسی ترتیب سے جس ترتیب سے
کہ اب موجود ہے جب ظہور فرماوین گے بارہوین امام اور ایسے ہی مشہور
بھی ہوگا الخ اقول غرضکہ اسیطرح اور اور علماء حضرات شیعہ کی تصریح ہے
پس جبکہ جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قایل عدم تحریف
کے ہین بحدیکہ شیخ صدوق نے پکار دیا کہ جو ہمارے طرف نسبت کرے
کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ تغیر ہوا وہ جھوٹا ہے اور جو اسکے قایل ہوے
ہین اونکا اس فرقہ مین اعتبار نہین اور پہر اون غیر معتقد دنکا قول بھی اونکے
عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وہ بھی نماز مین اور تلاوت مین اسی
قرآن کو پڑہتے پڑہاتے رہے لہذا اب بیٹہکر سچمچ صاحب صاف صاف

باخلاف منظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور دیدہ چند اوراق دافع نفاق ملاحظہ
ہین لاوین ہٹ دہرمی پر نہ اڑجاوین اپنے پادریصاحب کو سناوین
اور راہ راست پر واپس آوین توہمات ابلیسی سے پیچھا چھڑاوین ملمع
دنیا پر نہ اڑجاوین عاقبت بناوین پھر اگر اسپر بھی دیدہ انصاف مین بینا
نہوا اور کوشش ناحق پوشش شنوا نہو تو علم اللہ ہمیں نکرہ بندہ بروز پشیر شیم چشیم
افتاب سایہ گناہ **اقول** اب اسکا بھی کچھ جواب فرمائینگے یا ہماری خطون کی
طرح سر بمہر خاموشی کہائینگے یا دم دبائینگے پھر آپ یون آتے ہین تحریر
فرماتے ہین **قولہ** واضح ہو کہ یہہ فصاحت و بلاغت کا مقدمہ بڑا نازک
اور غور طلب ہے بہت سے مسلمان اسکی وجہ سے معتقد ہین اور بڑی
بڑی زبانین لگاتے ہین اسلیے ہم بھی خیال بدبال ناظرین کے
سامنے پیش کرکے انصاف چاہتے ہین ہان اس معاملہ مین ایک
دقت درپیش ہے کہ کوئی کتاب اس فن یعنی فصاحت و بلاغت کے
مسلمون کی عربی زبان مین ایسے پائے نہین جاتے کہ جس سے
خوب معلوم ہوجاوے کہ فصاحت کے فلان فلان قاعدہ اور فلان
فلان علامتین ہین تاکہ ہم انہون قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے اسکی
وجہ کی تصدیق یا تکذیب کرین اب شاید کوئی کہے کہ مختصر معانی مطول
اور تلخیص ملازادہ وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین

اونکے مطابق دیکھنا چاہیے تو جواب یہ ہے کہ یہ سب کتابین اون لوگون کی تصنیف ہین جو مسلمان اور فصاحت قرآن کی بڑے معتقد تھے اونھون نے یہ کتابین ایسے طور سے تصنیف کی ہین کہ یہ کتابین ہمارے سامنے معتبر نہین ہوسکتین کہ ان قرآن کے مقلدون نے اس طرح پر یہ کتابین بنائی ہین کہ جو اوپر ان خلاف فصاحت قرآن ہین مین اونکے لیے ایک ایک قاعدہ مقرر اور وضع کرلیا ہے اور اون سبھون کو فصاحت مین داخل کرلیا ہے پس مسلمانون کو لازم ہوا کہ علم فصاحت و بلاغت مین اون فصحا کی تصانیف جو کہ قرآن کے مقابلہ پر تھے ترک مین اور جو اوسکو فصیح نہ جانتے تھے پیش کرتے اور اونکے کتب کے قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے دکھلاتے پر مسلمانون نے اون فصحا کی کتابین گم کرڈالین اور قرآن کے معتقد ہوکر اوسے کلام الٰہی فرض کرلیا اور کہدیا کہ خدا سے زیادہ فصیح کون ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ انوار الفرقان مین دیکھیے اور عین لکھا ہے قولہ کہ جب نزول قرآن شریف شروع ہوا تو شیطان علیہ اللعن شیخ نجدی ملقب ہوکے کفار قریش کے پاس آیا اور کہا کہ تم قرآن پر یہ اعتراض پیش کرو کہ قرآن مین جو یہ لفظ ہین تخنے پیش کی ہین یہ خلاف فصاحت اور محاورہ عرب کے ہین ایک تو تخذنا ہزوا اور دوسری لفظ کبارا اسپر حضور اقدس نے تامل کیا کہ

روز کے بعد آپ مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش مین سے
بھی رئیس اور معزز اس سبات کے بھی بیٹھی تھے کہ ایک شخص برا بیرا نا آدمی
نہایت بلیغ و پر محاورہ بقول شخصی تم سے بھی زیادہ کید کا آمادہ میان
عزارا کا داد ہڑا آبرو دار مکار گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ اہل قریش
مین مرد جیدہ نہایت خوش بیان و پسندیدہ آپ کی ملاقات کو آیا حضور
نے اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہاتھہ اوٹھا کر اشارہ فرمایا کہ ادہر بیٹھیے
جب وہ اودہر بیٹھنے لگا تب پھر دوسری طرف کو اشارہ کیا کہ ادہر بیٹھیے
اسیطرح کر رسکر راوسکو ڈھکایا تب وہ بیتیا مانہ یہی کلمات زبان پر لایا
کہ اتتخذنا ھزوا انا شیخا کبارا تب آپ مسکرائے اور اون منکران
قرآن سے متوجہ ہوکر فرمانے لگے شرماتے لگے کہ دیکھو یہ تم مین
بڑے فصیح ہین بلیغ ہین کبیر ہین جہاندیدہ ہین پیر ہین اب ان سے
پوچھو کہ آپ یہہ کیا فرماتے ہین شرماتے ہین خلاف محاورہ کلمات
زبان پر لاتے ہین ہمکو بھی شرماتے ہین غرضکہ وہ لوگ دنگ ہوگئے
سکتے کے دہنگ ہوگئے پس مشفق من جواب دینا ہمارا کام ہے
جواب دندان شکن اسیکا نام ہے انشاء اللہ اس سے بھی بڑھکے
سنائین گے اگر حیات مستعار مین فرصت پائین گے تب تو اپنے
جناب معلی القاب سے انعام پائین گے حور مقصورات فی الخیام

ہین رنگ لیان مچائین گے دوسرے یہ کہ یہہ جو آپ فرماتے ہین منہ کی
کہاتے ہین **قولہ** کہ جو کتب فصاحت مین تصنیف ہین اونکا ہم اعتبار نہین
کرتے وہ اہل اسلام نے موافق قرآن کے بنالین ہین **اقول** سو یہہ
ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ مجکو اپنی نسبت صحت ولدیت کی
اپنے والدین کی گواہی کا اعتبار نہین ہے اور دوسرا کوئی گواہ اسسے
زیادہ معتبر نہین ملتا تو اب فرمایئے ہوش مین آئے یہہ کہا ٹھہرا
لہذا ہمارا منہ نہ کہلوایئے ہمسے سچ نہ بلوایئے خدا سے ڈریے اہل علم
ہند کو بدنام نہ کریے سبحان اللہ کل تجویز آپکی آپ ہی پر منقلب ہوتی
ہے تقدیر منتشی ہے تقریر روتی ہے ہماری تحریر کو کیے کیسے موتی
پروتی ہے مین پوچھتا ہون کہ اگر مسلمانون نے وہ کتابین گم کر ڈالین
تھین تو عیسائی اور یہودی اور کفار عرب نے کیون نہ کہا اور اب
آپ پادریون سے کہہ کے کیون نہین تلاش کراتے دعوی بلا دلیل
پیش کرنا اور رٹل قافیہ اوڑانا یہ کون قابلیت ہے ایصاحب مدعا علیہ
مدعی سے کہے کہ تو میرے دعوی کا ثبوت دے یہہ کون قاعدہ
ہے اس سے کیا فائدہ ہے آپکے اعتراضات نے اٹکلی مثل
سید احمد خانصاحب جج بنارس پتور باعی صادق آتی ہے رباعی
ہی کوئی چیچھوندر کہ ہوائی ہے یہہ + یا آرک شب تاب کی جائی ہے یہہ

پھیلی ہوئی ہے صفحہ عارض پہ تمام ہے ہے رکہ شمع یا کہ روشنائی ہے
یہہ ہے اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین قولہ کہ فصاحت کا یہہ بھی
ایک قاعدہ ہے کہ مجیب کا جواب سائل کے سوال کے موافق ہونا
چاہیے اس درست قاعدہ کے موافق قرآن کے یہ آیہ جو سورہ بقر
کے ۲۵ رکوع مین ہے حالانکہ ۲۵ مین نہین ۲۶ مین ہے رہ گئی
لیعنی یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم الخ جسکے یہ معنی ہین
کہ لوگ تجھسے پوچھتے ہین کہ ہم کیا چیز خرچ کرین اپنی کہانا یا کپڑا جو بہتر ہو بتلا و محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مین یہ جواب دیا قل ما
انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمی والمساکین وابن السبیل
ترجمہ جو تم خیرات کرو ماباپ اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
کو دیا کرو پس یہہ جواب سوال کے موافق نہوا کہ ہمنے خرچ کرنیکی
چیز پوچھی تھی اونسے خرچ کرنے کی جگہہ بتائی اسلیے یہ آیہ فصاحت کے
قاعدہ کے برخلاف ہے جواب دیکھو امین کتنا ہیر پھیر کرکے آپنے جھوٹہ
ملایا ہے مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ پہلی آیہ کے ترجمہ مین فرماتے
ہین قولہ تجھسے پوچھتے ہین کہ کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو سو ماباپ
کو اور نزدیک کے ناتے والون کو اور یتیمون کو اور مسافرونکو دیا کرو اور
پھر فائدہ پہلے مین واشیہ پر فرماتے ہین قولہ کہ لوگون نے پوچھا تھا

کہ مالون ہین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ مال کوئی ہو والا جسقدر کہ کسی سے خرچ ہو ثواب زیادہ ہے الخ اب فرمائیے کہ اس دھوکے بازی سے آپکو بجز اسکے کہ اپنا پردہ فاش کرنا ہے یا اور بھی کچھ اس سے فائدہ متصور ہے لہذا جو عقل ہین صاحب برہان و دلیل ہین اسی جواب کو کل پر پھیلا لینگے آپکو جھوٹا بتلادینگے پس اسیطرح آپ سے جھوٹے مترجمون نے توریت و انجیل کا جو ترجمہ کیا محض بیدیانتی سے جو چاہا خلاف منشا مثل منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن اوہامی کلام خدا کا ترجمہ کر دیا حتے کہ وہ ایک نئی چیز ہوگئی صفحہ صداقت سے دھو گئی خیال فرمائیے جبکہ آپنے ایک آیہ قرآنی مین اتنا ابر پھیر کیا ہے تو پھر آپ سے تو اور بھی مرتدین گذرے ہین انھون نے کیا معلوم کیا کچھ نکیا ہوگا مظلمہ آنحضرت اپنی گردن پر لیا ہوگا کیا خوب آپکے لغو نے کل کو نہ چھوڑا خوب ہوا جو آپنے اسلام سے منہ موڑا اگر آپ ادھر نہ جاتے تو اہل اسلام کس نظر سے آپ کو اور آپکے اگلون کو جھوٹا بنانے خیر آمدم مطلب اسکے بعد آپنے ایک تنبیہ قائم کر کے یہہ بیان کیا ہے بہت سی لمبی چوڑی تقریر جسکو ہندیان کہتے ہین بک کے یہہ خلاصہ نکالا ہے **قولہ** کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن شریف مین بہت گرد و نواح کے بولیون کی بہرتی کی ہے اور بولیون کا بیان کر کے ایک فہرست بھی لکھے ہو اور اوپر سے طعن کی ہے

کہ جو لوگ ملک ملک کی سیاحت ہوتے ہین وہ سب زبانین جانتے ہین
جیسے مثلاً دلال ہین کہ اونکی بولی الگ ہے یا اور سیطرف کی بولی جدا جدا
ہے غرضکہ منشا آپکا یہ ہے کہ جناب رسالت پناہ فصیح نہ تھے اگر فصیح
ہوتے تو گنواری بولی جو عرب کے دہقانیونکا محاورہ ہے نہ بولتے
چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آپنے محاورۂ اہل فارس قرار دیکر فرمایا ہے
کہ یہ سلمان فارسی سے پایا ہوگا اسیطرح اور فقرات چند قرآن کے بیان
کرکے لکھا ہے کہ فلان ضلع کے عرب سے محاورہ ہی فصاحت سے
خارج ہے اب یہ کہنا اونکا کہ تم لوگ اسکے برابر نہین بنا سکتے ہو اسکے
کیا معنی ہین وہ تو فصیح ہی نہ تھے اومین تو لغات وحشیہ اور محاورات
اجنبیہ کی بہرتی ہے اوس سے تو عمدہ بہرتی کی کتاب مقامات حریری
ہے الخ جواب کہتا ہون مین کہ یہ بیان آپ کا اونٹ کا یا دہے
نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسوا سیطرح کہ تمام عالم جانتا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی محض تھے یا آنکہ زبان عربی حسب محاورہ
لکھ کے بول سکتے تھے تو اب فرمایئے کہ کل محاورات دور دراز ملکون
کی بولیان درست اور سنجیدہ حسب محاورہ اونکے کے باوصف
علمیت ہونے کے آپکو کیونکر معلوم ہوئین اگر آدمی تمام عمر صرف کرے
تو دو چار ملکون کی بولی اور محاورہ ٹھیک نہین جان سکتا لہذا

ثابت ہوا کہ یہ کام خاصہ خدا سے تعالے کا ہے کہ وہ سب زبانون کا
بانی ہے اوسنے بلاشبہ اپنے فرشتہ جبرئیل امین کی معرفت سب
ملکون کی محاورہ مین قرآن شریف کو نازل فرمایا کہ جانو تم کہ اگر یہ پیغمبر برحق نہین
ہین تو سیکڑون ملکون کی بولی اور محاورات آپکو کیونکر معلوم ہوے
سبحان اللہ کوئی تشخیص آپ کی ہم منافی مطلب خود نہین پاتے ہین
پس معلوم ہوا کہ آپ ہمکو تصدیق رسالت و قرآن شریف کی اوس پر وہ ہین
جاکر بناتے ہین خیر اگر یہی بات ہے تو ہم بھی آپ کو مرحبا کہہ سناتے ہین
مشفق من یہ لطیفہ ہمارا قابل تحریر ہے دل پذیر ہے نہ نظیر ہے
اگر سچے عیسائی سمجھ جائین گے تو یقین ہے کہ ہمکو مرحبا فرمائین گے
آپ کو شرمائین گے مکار و ناہنجار بنائین گے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محاورہ فارس ہے سلمان فارسی سے پایا ہوگا
بھلا آپ تو فارسی دان ہین قابلیت کے ہیو قوف خان ہین زبان پہلوی
جو فارسی خاص ہے بالاختصاص ہے اوسمین تو خدا کا نام یزدان و
اہرمن آیا ہے یہ کیا اعتراض ہے جیو وہ آپنے فرمایا ہے غرضکہ آپنے
خوب کام کیا ہے جو گرجا مین بیٹھ کے اپنا نام کیا ہے جیسے کہتے ہین کہ بدھیا
مری تو مری آگرہ تو دیکھا خیر اب ہم آپکو سلام کرتے ہین آگے بڑھتے ہین اس
فصل کو آپنے تتمہ فصل اول باب ہشتم قرار دیکے یہ تقریر پہانٹی ہے قولہ

کہ اس قصہ میں ہم یہ بات دکھلاتے ہیں کہ قرآن شریف کے بعض فقرے
فصاحت و بلاغت لفظی و معنوی سے اور رعایات سے خالی ہیں اسپر
آپ یوں فرماتے ہیں الی قولہ یعنے پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے معاذ اللہ یہ پہلی آیہ قرآن کی غلط ہے اور فصاحت سے خارج ہے
عام لوگوں کی سی گفتگو ہے کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کے عام ہے
اور رحیم ادنی ہے اور رحمن اعلی ہے فصحای عرب کی عادت ہے
کہ صفات میں اعلی سے ادنی کی طرف ترقی کیا کرتے ہیں مخدوم صاحب نے
ادنے سے اعلی کی طرف اولٹی ترقی کی پس انکو یہ کہنا چاہیے تھا
بسم اللہ الرحیم الرحمن جواب آپ علمیت ہی بگھارتے ہیں اور پیٹ
کے پیچھے بیوقوف ہی بنے جاتے ہیں دیکھو انوار الفرقان میں ہے کہ فروزانی
یا فراوانی رواج کے مرد یک یہ لفظ عبری ہے اگر عربی ہوتی اسکے بعد رحیم کا ذکر
کرنے کا فائدہ تھا معدن الجواہر میں ہے کہ یہ تعلیل مردود ہی جایز ہے
کہ اس تکریر میں تاکید کا فائدہ منظور ہو سو پس صحیح یہ ہے کہ یہ اسم
عربی ہے لیکن ہرگاہ کہ توریت میں مذکور اور اہل کتاب کی زبان پر مشہور
تھا تو اس سے توہم پیدا ہوا کہ یہ اسم عبری ہے تفسیر قرطبی میں ہے
کہ علی التقدیر عبریۃ بعضے کہتے ہیں کہ یہ اسم مشتق نہیں ہوا سطیکہ
مخدوم صاحب کے نزدیک اسم مشتق ہوتا تو موجود کے ساتھ

اتصال پاتا اور رحمن العباد کہنا صحیح ہوتا پھر مین ہے کہ رحمن کا لفظ تمام
قرآن مین تینتیس ۳۳ جگہہ آیا اور رحیم کے سوا کسی دوسرے نام باریتعالے
سے اتصال نہین پایا جواہر التفسیر مین ہے کہ اس لفظ کو نصارے
اپنی زبان مین رہمایا رہیبا بہاے ہوز کہتے ہین اسواسطے بعض حواشی
مین ہے کہ بعض علما کے نزدیک یہ اسم سریانی ہے معدن الجواہر
مین ہے کہ اصح یہ ہے کہ یہ اسم عربی ہے تو اب خیال فرمائیے
کہ از روے قاعدہ اور تحقیقات قدما کے جبکہ معلوم ہوگیا کہ یہہ اسم
بجز لفظ رحیم کے کسی دوسرے نام باریتعالی سے اتصال نہین پایا
تو اب بسم اللہ مین اللہ جلشانہ نے باتصال رحیم رحمن کو مقدم کرکے
فرمایا کہ قاعدہ اور فصاحت سے دور نہ پڑے اور اگر بموجب تشخیص باطلہ
آپکے پہلے رحیم اور پھر رحمن فرماتا تو فصاحت مین فرق آجاتا اور یہہ
جو آپنے فرمایا قولہ اہل عرب صفات مین ادنے سے اعلے کیطرف
ترقی کیا کرتے ہین وہ قاعدہ بتلایئے یا کوئی فقرہ بنام نہاد کسی قدما
عرب کے گرہ کی سنایئے ہمکو تو ایک شعر عرب کا یاد ہے آپکے
پیش کرتے ہین ہکذا۔ رایت صبیا علی قصیر یخصل البدر والہلالا۔ فقلت ما اسمک
فقال لی لو فقلت لی لی فقال لالا۔ اور پھر ہم تو دیکھتے ہین کہ ابھی غدر
مین حکام کمپنی بہادر نے کہ دانایان فرنگ مشہور ہین اعلے کو رجوع کیا

مابعد ادنے پر ہاتھہ ڈالا اور سوا اسکے آیتو فصاحت مین گفتگو کرتے تھے
اسلیے اور ادنے کا ذکر فضول تہا اب لیجیے دوسرا فقرہ **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین ایاک نعبد وایاک نستعین آپکا اعتراض یہہ بہی غلط ہے
اور عام لوگونکی سی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے
ترتیب کے برخلاف ایسے مدعی فصاحت کو بولنا نہ چاہیے تہا **الجواب**
تفسیر دیکہیے یعنے ہم تیرے ہی بندگی کرین اور تجہہ سے مدد چاہین بحرالدر
مین ہے ایاک تہا مشتق اوی الیہ سے یا اواہ سے بمعنی ضم الیہ
گویا بندہ کہتا ہے الیک القطع بالعبادۃ والاستعانۃ تجہی تک ہم چہوٹ
آتے ہین بندگی کرنے کو اور مدد چاہنے کو اسرار فاتحہ وغیرہ مین ہے
کہ ایا ضمیر ہے کہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنے ملحقات کی طرف اور
یہ ملحقات تین چیز ہین خطاب کا کاف اور غیبت کے ہا اور تکلم کے یا جیسے
ایاک ایاہ ایای ایاہ ملحقات ثلثہ سیبویہ اور اخفش کے نزدیک ہمفعول ہین
نصب کے محل مین واقع جیسے رایتک کا کاف اور انت کی تا اور
خلیل کہتا ہے کہ یہہ تینون مضاف ہین جر کے محل مین پڑے ہوے
کیونکہ عرب کہتے ہین اذا بلغ الرجل ستین فایاہ وایا الشواب اور جمہور
کا یہ مذہب ہے کہ یہہ ہرگز اعراب کے محل مین نہین سوا اسطیکہ ایا ضمیر ہے
اور ضمیر کسیکی طرف مضاف نہین ہوتی اور بعضے بصری قایل ہین کہ یہہ

ملحقات تنہا ضمیر ہین اور ایا عمد ہے اور بعضے کوفی قائل ہین کہ ایا مع
الملحقات ضمیر ہے اور ابن عصفور سے مروی ہے کہ ایا اسم ظاہر ہے
بمعنے نفس کہ بعض حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے اس تقدیر پر ایاک
نعبد و ایاک نستعین کے یہہ معنی ہوے کہ تیرے ہی ذات کو پوجتے
ہین ہم اور تیرے ہی ذات سے مدد مانگتے ہین ہم پھر دیکھو عبد اللہ ابن
مبارک فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ ہر حال مین آدمی خدا کا بندہ
رہے جیسا کہ ہر حال مین خداوند کارساز ہے اور بندہ خادم نہ چاہے
جب بندے نے خادم چاہا عبودیت کی حد سے نکلا اور عبودیت حفظ
حدود ہے اور وفا بالعہود اور رضا بموجود اور ترک طلب مفقود آپکی طرح
نہین کہ جدہر پایا اودہر ڈہل گئے حضرت سری سقطی فرماتے ہین قولہ
کہ عبودیت یہہ ہے کہ دعوے کو اہمال کرے اور اذیتونکو احتمال اور حب
مولی کا خیال رکھے ارباب تحقیق افادہ فرماتے ہین کہ ان تینون مرتبون
کے لیے تین قسم کے لوگ مخصوص ہین عبادت اہل شریعت کے ساتھہ
خاص ہے اور عبودیت اہل طریقت کے ساتھہ اور عبودت اہل حقیقت کے
ساتھہ ارباب تدقیق فرماتے ہین کہ عبادت اہل محاضرہ کا منصب ہے اور عبودیت
اہل مکاشفہ کی خدمت اور عبودت اہل مشاہدہ کی منزلت محاضرہ حضور قلب
ہے کہ قال و قیل اور استدلال دلیل سے حاصل ہوتا ہے اور مکاشفہ

حضور قلب ہے کہ قال و قیل اور استدلال دلیل کی بغیر حاصل ہوتا ہے
اس مرتبہ میں ریب کی دواعی اور عیب کے محبت بالکلیہ اوٹھہ جاتی ہے
حیران ہو نکو آپ کیا سمجھیں گے مثل مشہور ہے کہ آگے روو سے
اپنے دیدے کھووے اب دیکھیے حسب بیان ہمارے کہ ہمیں
نے ترتیبی کیا ہوئی بلکہ عین ترتیب اور قاعدہ ادا ہوا کہ ہم آپکے مطیع
ہیں اسواسطے آپسے مدد چاہتے ہیں جواہر تفسیر وغیرہ میں ہے کہ ارباب
عرفان فرماتے ہیں قولہ کہ نستعین بمعنے طلب عون اور طلب معونت
نہیں بلکہ بمعنی طلب عین اور طلب معاینہ ہے یعنے الٰہی ہمکو وہ مرتبہ عنایت
ہو کہ عبادت کے وقت معاینہ کے مقام میں ہو پہنچیں گویا تجکو بچشم
سر دیکھیں منازل السائرین اور حل العقال وغیرہ میں ہے کہ اس معاینہ
کے تین مرتبہ ہیں ایک معاینہ ابصار جو حس ظاہرہ اور حواس باطنہ اور اون
حواسون کے مدرکات کا ادراک ہے اسطور پر کہ اسکے سبب مبدع
اور موجد کیطرف توجہ تام ہووے دوسرا معاینہ قلب کہ وہ اشیا کے
حقایق کو جانتا ہے اسطرح پر کہ ریب اور شک کو اصلا گنجایش نہ رہی
تیسرا معاینہ روح و حق سبحانہ کا مشاہدہ ہے عیانا پس نستعین کا قائل
فراخور حوصلہ معاینہ کے ہر مرتبون کو طلب کرتا ہے اور حسب استعداد
فیاض مطلق اور جواد حق سے فیض وجود پاتا ہے پس آپکی توہین کی بھی ہیوقت

لبی ہین ان جوبات کو کیا سمجھوگے کالج آگرہ مین اس تلقین کا کہان
ٹھکانا تھا وہان تو فقط بہکانا تھا مناسب ہے کچہ دن ہم سے سبق لیجیے
ہماری جوتیان سیدہی کیجیے ورنہ دون کی تو نہ لیجیے دوسرے یہ کہ
مین پوچہتا ہون کہ اگر آپسے کوئی پوچہے بیٹے اسمقام پر کہ آپ عیسائی ہوے
ہین تو بہلا بتلایئے کہ حسب اعتقاد نے بنیاد آپکے اللہ تعالے نے
حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا بیٹا بتلایا ہے تو پہر بیٹے کے ہوتے
اوسنے پہلے بہت انبیا اور مرسلین مثل حضرت موسی و ابراہیم وغیرہ بہیجے
سبکے بعد اپنا بیٹا یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کو کیون بہیجا اسکو چاہیے
تہا کہ پہلے اپنے فرزند دلبند کو بہیجتا پہر اور مرسلان کو بہیجتا یہ بی خلاف
ترتیب ہے اوس حاکم صاحب ترتیب سے یہ حرکت عجیب ہی تو پہر کیا جواب
دیجیے گا یا الزام شنیدی قائم کیجیے گا مگر ہان اگر یہہ عذر قایم کیجیے گا کہ سہل
خدا نے اپنے بندے یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے
مخلوق کے بہیجے کہ شاید لوگ راہ پر آوین جب لوگون نے اونکا
کہنا نہ مانا تب اوسنے معاذ اللہ اپنے بیٹے کو کل اختیار
دیکے اور اپنا قائم مقام کرکے بہیجا سو اونکو حسب اعتقاد باطل آپکے
مخلوق نے صلیب ہی دیدیا تو اب صاف ثابت ہوجائیگا کہ اب جو بعد
بیٹے کے مبعوث ہوا وہ خدا ہے تہا تو کیا جواب دیجیے گا آپ کو تو

انکار رسالت ہے اور یہان خدائی ثابت ہوئی جاتی ہے بیت نازم
کہ از رقیبان دامن کشان گذشتم گوشت خاک باہم برباد رفتہ باشد
لہذا آدمی کو مناسب ہی کہ پہلے سوال کا جواب سوچ لے تب سوال کرے
قدم کو جادۂ راستی سے باہر نہ دھرے مشفق من بیوقوف کی یہی پہچان
ہے کہ دوسرون کو بیوقوف جانتا ہے کسیکی نہین مانتا ہے اب آپ
کہین گے کہ تمنے یہ ٹھٹھہ بازی کی ہے یا کفر بکا ہے سو ہمنے جہوٹھ
نہین کہا مثلاً اس بات از روی علم کے کہین اوسکے بعد ایک آدہ بیدہی
لگادیا کیا نقصان ہی کہ یہ قول مشہور ہے ؎ اسپ راقبچی و ہندی
را البد باد را باران و باران را ندا اور مثل ہندی بہی عام ہے برا نہ مانیے گا
بنا بنا ہمارا کام ہے قول ہندی بکذا ۔ لات کا دیو بات سے نہین
مانتا ہے نیک و بد نہین پہچانتا ہے بہر تسہیر افقرہ یعنے آپ فرمانے
ہین قولہ یخادعون اللہ والذین آمنوا ترجمہ منافق لوگ خدا کو اور مسلمانون
کو فریب دیتے ہین یہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا ہان مسلمان البتہ فریب مین آسکتے ہین سو
اوسنے مسلمانون کو جدا بیان کیا ہے پس یہ کلام ملبغ نہین ہے الخ
جواب حقیقت مین خدا سچ فرماتا ہے بلکہ اپنی غیب دانی جتاتا ہے
کہ منافق خدا اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین دیکہو ایک تم ہی ہو کہ

جھوٹی کتابین چھاپ چھاپ کے بانٹتے ہو یہ فریب نہین ہے اور خدا کو
فریب دینا یہہ معنی نہین کہ یعنے ہر چند کہ دہریہ و مرتد ہو گئے ہو اور سیر ہی
اپنے تئین حق پر بتلاتے ہو اور عالم الغیبی کے یہہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا بلکہ اوسکے یہہ معنی ہین کہ وہ اول و آخر اور ظاہر و
پوشیدہ سب جانتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ ہان مسلمان فریب
ہین آسکتے ہین یہہ بھی جھوٹھہ ہے جو مسلمان مسلم الایمان کامل الایقان
ہین وہ کبھو منافق کیا شیطان عدو انسان کے دھوکے مین نہین
آسکتے اور جو مثل آپکے شیطان یا اوسکے کسی پادری کے کہنے
مین آگئے اسلام سے دم دبا گئے وہ ازل مین خدا کے نزدیک
منافق مقرر ہو چکے تھے گو بعد عرصہ کے دنیا مین ظاہر ہوے
ایصاحب مسلمانی کچھ گائے کے گوشت کھانے پر منحصر نہین ہے
ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑے مسلمان چمار ہوتے جو کہ مرے
گائے کھاتے ہین نہ جیتے چھوڑین نہ مرے اسیطرح آپنے اور بہت
فقرے قرآن شریف سے بیان کیے ہین اور اعتراضات لایعنی لکھے
ہین کفر بکا ہے لہذا ایمان اتنے ہی پر اکتفا کے گئی بس اب ہم دوسری
ایکی دفعہ پر رفعہ دیتے ہین آپکو شرماتے ہین و شرح الفصل دوم
قرآن کی اون آیات کے بیان مین جنکے آپ مخالف ہین اس فصل

نے اصل ہین آپ یون بول چلے ہین میزان بیخبری ہین اپنے ہین
قول چلے ہین **قولہ** یعنے واضح ہو کہ مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری
پاک کتاب یعنی ہمارے بڑی کوشش کرکے اس قسم کے آیات
بہت نکال کے پیش کیے ہین جنکا جواب دیا گیا اور بتلایا گیا کہ انمین
ہرگز مخالفت نہین ہے پر اب یہ کہتے ہین ہم کہ قرآن مین وہ آیتین
جو آپسمین مخالفت رکھتی ہین کسقدر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن
کلام الٰہی نہین ہے اور کوئی علماء محمدی اوسکا جواب نہین دیسکتا اگرچہ
قرآن ایک چھوٹی سی کتاب ہے پر اس قسم کے آیات اوسمین بہت
ہین پر رقم چند مقامات بطور نمونہ کے دکھلاتا ہے **الی قولہ** سورہ
نسا مین لکھا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدو
فیہ اختلافاً کثیراً۔ ترجمہ کیا تم قرآن مین فکر نہین کرتے اگر یہہ خدا کا کلام
ہوتا تو تم اسمین اختلاف بہت پاتے مراد محمد صاحب کی یہ ہے کہ قرآن
مین اختلاف نہین ہے اگر تم اسمین اختلاف پاؤ تو جان تو کہ یہہ خدا
کا کلام نہین ہے الخ اب آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن بقول محمد صاحب
خود کلام اللہ نہین ہے کیونکہ اوسمین بہت اختلاف موجود ہے
پہلا اختلاف سورہ بقر مین ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ ترجمہ اس
کتاب مین کسطرح کچھ شک نہین ہے پھر کہا وانکنتم فی ریب مما

نزلنا علی عبدنا ترجمہ اگر تمکو قرآن کی نسبت کچھ شک ہے الخ اسپر آپ
فرماتے ہین قولہ کہ پہلے بطور استغراق نفی شک کے تھے دوسرے
مین وجود شک ثابت کیا الخ جواب واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی
ہے کیا خوب عقل خوردہ بین آپکی بوجھتی ہے دیکھو تم سے پہلے بت
پرستون دشمن دین متین اہل محاورہ عرب مین تھے کسی نے یہہ اعتراض
اختلاف نہ بتایا کیا آپسی زیادہ کوئی صاحب ادراک اور صاحب علم بیباک
سفاک ناپاک نہین ہوا اب بارہ سو ۸۶ برس کے بعد ورین جزیرہ ہندوستان
بقول شخصے لمسن مین زعفران باطل کنندہ قرآن واجب الادغان ثبت
نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم ہی ہوے ہو کہانکا مطلب
کہان لگاتے ہو نفی واستغراق کی نظیر لاتے ہو خلقت کو دھوکا بتاتے
ہو آپکو جھوٹا بناتے ہو خانہ آخرت آگ سے پاٹتے ہو بگانے شگون
بد کے لیے اپنی ناک آپ کاٹتے ہو ہمسے سنیے پہلی آیہ کا منشا یہہ ہے
کہ کفار اوسوقت مین خدا و رسول کی اور کتاب اللہ کی منکر تھے بتون کو خدا
اور شیاطینونکو اپنا پیغمبر اور اپنے آباو اجداد کے بیانات کو کتاب اللہ
جانتے تھے اونکے جواب مین اللہ تعالے یون خطاب کرتا ہے
یعنے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ الف لام سے مراد اللہ جوکہ اسم ذات
ہے اور میم سے مراد محمد جیسے دنیا مین سبھے ایسے کنایات کیا کرتے ہین

یعنی فلان سمیم بسم یا لام بسر او ر ذالک الکتاب سے مراد قرآن اور لاریب فیہ
سے یہ مطلب شعر الیعنی اسمین کچھ شک نہین ہے یہ لوگ جھوٹے ہین
جو تجکو ای رسول ہمارے میرے سوا اور معبود یا رسول بیوجود یا دوسری
کتاب تالبود کی طرف بلاتے ہین تو کہا نہ مان انکا الخ اور دوسری آیہ کا منشا
اور مقام دیکھیے الکل کچھ خلیلہ نہ پھیلیے ذرا اور پر بجایئے ہٹ دہرمی
پر نہ اڑ جایئے یعنی شروع رکوع جسکو شروع مطلب کہتے ہین پڑہ آیئے
یعنے اللہ تعالی جل شانہ بنسبت اپنی مخلوقات کے مخاطب ہوکر فرماتا
ہے ترجمہ لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنادیا تمکو زمین بچھونا
اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اوس سے میوہ
کھانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو الخ اب
کہتا ہے اور اگر ہو تم شک مین اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لے آؤ اور ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ اونکو جنکو پکارتے
ہو اللہ کے سوا الخ از موضح القرآن اب فرمایئے آپکا کید فانی ہوگیا
دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہوگیا آپکا بیان جھوٹی کہانی ہوگیا شیطان
علیہ اللعن آپکے سرہانے روگیا اور یہ جو آپنے فرمایا کہ مصنف
اعجاز عیسوی نے ہماری پاک کتابون سے اختلاف بتلایا ہے
اسلیے ہم بھی قرآن مین اختلاف بتلاتے ہین الخ اقول اس سے

ثابت ہوا کہ یہ بیان آپکا فقط ضد کے سبب سے ہے یا وقت کو ٹالنا
پادریصاحبونکو سانچے ہین ڈالنا آگاہ دیکھنا بیجا نہ سننا لانا مراد ہے
یا آپکا یہ منشا ہوگا کہ صاحب محفل مسلمان سمجھ جائین گے کہ یہ شخص مسلمان
ہے فقط پادری صاحبونکے مال کھانے دھوکا بتانے کے لیے
اودہر سے گفتگو کرتا ہے سو یہ محض فضول ہے ہمارے یہان اسلام
مین فتوی ظاہری پر ہے باطن سے کچھ تعلق نہین مگر ہان یہ البتہ
ہم کہتے ہین کہ اگر آپ اودہر نہ جاتے تو اس طرح کی اودھیڑبن کیونکر بتلاتے
خیر اگر گمان ہمارا صحیح ہے تو آپنے اسوقت آخر مین خوب کام بنایا
جو شیطان کے بھی چونا لگایا اب دیکھو انجیل مروجہ حال کا حال اور اوسکا
تال ہر ایک فقرہ ایک سے دوسرا غیر ہے عجب طرح کی سیر ہے ربط
ہے نہ ضبط ہے بلکہ بالکل مضمون مہمل سراسر خبط ہے **قولہ** لوقا کی انجیل باب
۷ آیہ ۳۴۔ انسان کا بیٹا کھاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکھو کھاؤ اور شرابی
خراج گیرو اسکا دوست اور حکمت اپنے فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے
الخ اب کہیے یہ کیسی بات ہے نے ربط اگر فرمائیے کہ یہ حضرت
مسیح کا اشارہ ہے تو پھر اونکا ابن اللہ ہونا فوت ہوا کہان حواریصاحب
انسان کا بیٹا فرماتے ہین اور شرابی خراج گیر کو اونکا دوست بتاتی ہین
حالانکہ ایسا نہین ہوسکتا کہ بدکار آدمی پیغمبر کا دوست ہو اور حکمت اپنے

فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے یہ بھی غلط اور محض واہیات بات
ہے فرزند تو اگر باپ گدھا بھی ہو اوسے حکیم بوعلی سینا جانین گے اور سکا
کہا مانین گے ہان اگر کوئی حکیم حکیم کی تصدیق کرے تو البتہ ہوسکتا ہے
سبحان اللہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین اپنے تئیں نہین دیکھتے
بگانی پہلی نہارتے ہین اب توارت کو دیکھیئے جو کہ اول طبقہ میں ہے
فصل اول کتاب ایوب آیہ پہلی **قولہ** وایوب دیگر جواب داد و گفت کلام
را متوجہ شدہ بشنوید واین بجای تسلیہای شما باشد من متحمل شوید تا بگویم
و بعد از گفتگو مستہزا نمایید آیا نالہ من بآدمی بود اگر چنین می بود چرا روحم
تنگ نمیشد الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ کیا بات ہے جو بنام ایوب
پیغمبر علیہ السلام کتاب اللہ مین درج ہے یعنے یہ جو فرماتے
ہین کہ اگر نالہ میرا آدمی کی طرف سے تہا تو میری روح کیون تنگ ہوتی
الخ تمام دنیا جانتی ہے اور آپ بہی جانتے ہونگے کہ حضرت ایوب
علیہ السلام کے تمام جسم مبارکمین کیڑے پڑ گئے تہے اب اگر آپ یہ کہین
کہ یہ ذکر ایوب کا بطور قصص گذشتہ جیسا کہ قرآن شریف مین مرسلین کا
ذکر آیا ہے اسیطرح یہان بہی خدائے تعالے نے حضرت ایوب کا ذکر
فرمایا ہے تو یہان خدا کا نام بہی نہین کہ خدا نے فلانے پیغمبر کو یہ
خبر دی ایوب کے حال سے یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص

اسلم نا العلوم کہہ رہا ہے کہ ایوب نے یون کہا ہان اگر یہ کہے کہ
او سے عزا ترسیم کنندہ کے یہ مزخرفات ہے باحواریان ناخواندہ کے
حرکات ہے تو مجبوری ہے لہذا اگر آپ سچے عیسائی ہوے ہو تو
مولوی صفدر علی صاحب کو بھی جہل پورے بلوایئے کوئی جواب معقول ہمکو
تحریر فرمایئے طمع دنیا پر جھوٹ کو سچ نہ بتایئے الخ پھر دوسرا اختلاف
بقرین ہے قولہ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ پھر کہا وربکم لتسئلن عما کانوا یعلمون
اسپر آپ فرماتے ہین قول پہلے کہا حداون کافرون سے بات نکرے گا
پھر کہا اقسم بحیات تیرے رب کی قسم ہے مین اون سب سے جو کچھ انہون نے
کیا ہے پوچھونگا پس ایک آیہ ان دونون مین سے باطل ہے کیونکہ ایک
جگہہ کہتا ہے کہ مین کسی کافر سے بات ہی نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہے
پوچھونگا الخ جواب پہلی جگہہ بات نکرنے سے مراد یہہ ہے کہ مین اون
سے ناراض محض ہون جیسے کہتے ہین کہ فلانا فلانے سے ایسا ناراض
تہا کہ بات ہی نہ کی اور دوسری جگہہ کا منشا یہہ ہے کہ کوئی یہہ نہ سمجہے
کہ اللہ تعالے اب اونسے کچھہ مواخذہ نہ کریگا بلکہ ایک ایک خطا پر پوچھے گا
کچھہ واگذاشت نہوگا کیا خوب شاید آپ ہی سمجھہ کے مرتد ہوے ہو کہ
جب ہم مرتد ہو جائین گے تو خدا ہمسے کچھہ پوچھے گا نہین سو یہہ غیر ہے
پھر تیسرا اختلاف آل عمران مین ہے قولہ کتاب الحکمت آیاتہ ترجمہ

اس کتاب کی یعنے قرآن کے سارے آیہ محکم ہین الی قولہ یعنے کھلا کھلی اپنے مطلب پر دلالت کرتے ہین دوسری جگہہ کہتا ہے منہ آیات محکمات واخر متشابہات - ترجمہ یعنے کچھ آیتین اس قرآن مین محکم ہین اور کچھ متشابہ یعنے کچھ کھلا کھلی کچھ گول گول پس ایک یہ باطل ہے الخ جواب واہ سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھے ہی سو یہ پوچھے مجنون سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور امام حسین علیہ السلام جب لڑتے تھے حق کس کا تھا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بھی فرماتے ہین ایسا صاحب پہلے جا یہ معنی ہین کہ اس قرآن کی آیہ مضبوط ہین یعنی مثل توراۃ وانجیل اسمین تغیر وتبدل نہوگا اور دوسری جگہہ کا مطلب یہ ہے کہ متشابہات ہی اسمین ہین کہ منافقونکو اکثر جا جھوٹے شبہ پڑین گے یا منافق اکثر جا شبہ ڈالین گے جیسے اب تم ڈالتے ہو یا متشابہات سے حروف مقطعات مراد ہین جیسا کہ مفسرون نے تفسیرون مین لکھا ہے الخ پھر جو تمہا اختلاف قولہ انی متوفیک ورافعک الی - ترجمہ ای عیسے مین تجھے مارونگا اور اپنی طرف اوٹھالونگا الی قولہ پھر کہتا ہے ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم ترجمہ یعنی نہ عیسے کو مارا نہ اوسے سولی دیا مگر اونکو شبہ پڑ گیا الخ اس صورت مین ایک آیہ قرآن کی غلط ہے اور وہ جو ملا نے لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق

نہین ہے غلط ہے اور بیجا ہے ضرور وفات سے مشتق ہے تفسیرون
مین دیکھو الخ جواب مین کہتا ہون آپ بات کا منشا و سیاق کلام
کو بھی دیکھتے ہو یا یون ہی موافق اپنے عندیہ کے علیہ پھیکتے ہو پہلے
آیہ مین جو فرمایا کہ انی متوفیک یعنے یہہ لوگ جانین گے کہ ہمنے مار ڈالا
والا مین تجھے بچا لونگا طرف اپنے جیسے ہمنے دفعات متذکرہ بالا مین
تورات سی کتاب اشعیا نبی سی نشاندہی کردی ہے مگر روایت اسکی
یون ہے کہ عیسوق ایک بادشاہ تہا اوسوقت مین قوم یہود مین وہ بڑا معمر
تہا حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسنے چاہا کہ آپ کو شہید کرے چنانچہ
ایک وقت فرصت کا دریافت کرکے ایک مکان مین کہ جہان آپ تشریف
رکھتے تہے آکر محاصرہ کیا اور بذات خود اوسکے اندر گیا تب جبرئیل علیہ السلام
بموجب حکم خدا حضرت کو چھت مکان کی پہاڑ کے آسمان پر اوٹھا لے گئے
اور وہ بادشاہ جو اوس مکان سے باہر نکلا تو اوسکی صورت اصلی بدل کے حضرت
مسیح کی سی ہوگئی ہر چند کہ لوگون سے اوسنے عذر کیا کہ مین عیسوق
تمہارا بادشاہ ہون کسی نے اعتبار نکیا اور فورا اوسے پکڑ کے سولی
یعنے صلیب پر چڑہا دیا جب وہ مرگیا اور صلیب سے اوتارا گیا تب دیکھا تو
بادشاہی تہا تب وزرا اور اہل کارون نے اس بات کو پوشیدہ کر ڈالا اور
شہور کردیا کہ حضرت مسیح کو صلیب دیدیا لہذا یہی سبب ہے کہ بموجب

مقولہ یہود کے نیستانی چاہتے ہین کہ حضرت مصلوب ہوے اسپر سکی
طرف اللہ تعالے اشارہ فرماتا ہے کہ اونکو یعنے یہود کو شبہ پڑگیا
اب کہیے کہ دونو آپہی اور تم جھوٹے ہوے اور یہ جو کہا قولہ
کہ ملائے لاہور کے کہتے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے متعلق نہین ہے
وہ جھوٹے ہین الخ اقول مین کہتا ہون کہ وہ سچ کہتے ہین ورنہ آپ
بڑے قابل ہین عربی دان ہین بقول ہمارے قابلیت کے بیوقوف خان
ہین کوئی گردان بتایئے یا کوئی کتاب لغت عربی پیش کیجیے یا فقط
اپنے قول وعندیہ کو کالوحی سمجھے ہو پہلا ہم کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ
وجود نہین یا آفتاب ماہتاب فقط ایک وہم خیالی ہے انکا جرم کالعدم
ہے آپ تسلیم کیجیے اب دیکھو لغت وفات بفتح فا مصدر ست از مجرد
بزیادت تا بمعنی مرگ از منتخب و متوفی بضم میم و فتح فو فانی دواو تشدید فا و فات
یافتہ شدہ اسم مفعول ست از توفی کہ باب تفعیل ست ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور
مدعی نے مجرد کو چھوڑ کے مزید فیہ سے مطلب ثابت کرنا چاہا ہے اب ہا یہ
فرمانا آپکا قولہ کہ تفسیرون مین دیکھو الخ یہ امر آپکا سجکم آنکہ الامر فوق الادب
ب ہم ادا کرتے ہین مظلمہ ندامت آپکی سر مبارک پر رکھتے ہین دیکھو تفسیر
معالم التنزیل صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۸۳ ہجری قولہ حسن و کلبی و ابن جریج
یہ تینون مفسر کہتے ہین کہ معنی متوفیک قابض کے ہین اور دلیل یہ لاتے

الزام سے موسوم قرآن مین وارد ہے غلما تو فیتنی اور وہان بجز اوپر
اوٹھا لینے کے موت کے معنی نہین ہو سکتے الخ اب فرمایئے کہ آپ
اپنی درخواست سے منہ کی کھاتے ہین یا نہین آپ کی علمیت کے کہ آپ
پیر نہ دکھانے ہین بس اسیطرح فصل بہر ہین کوئی آیہ نہین کی اور کوئی کہین کی
آپنے پیش کی کہ یہہ اختلاف ہے اس سے کچھ فائدہ نہین ہے ابھی گھر
مسلمانون کے یہان قرآن شریف مترجم موجود ہین سب دیکھہ لین گے
اپنی آنکھین کرین گے اور جو منافق ہین اونکا ہم ذکر نہین کرتے پھر اسکے
بعد آپنی فصل سوم قرآن کی جھوٹی آیتون کے بیان مین قائم کی ہے یعنے
لکھتے ہو قولہ کہ اگر قرآن کے تمام وہ جھوٹے مضامین جو اوسمین لکھے ہین
اور جو عقلاً و نقلاً صریح باطل ہین اس فصل مین مفصل بیان کرون تو ایک دفتر تیار
ہوتا ہے کیونکہ اوسمین کئی طرح کی غلطیان ہین اول آنکہ رسولون اور پیغمبرون
کے جو قصے اوسمین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیے ہین
اکثر بیان خلاف واقع کے ہین کیونکہ سنے سنائے قصے اکثر آدمی کم علم غلط
ادا کرتے ہین خصوصاً اوس شخص کو جو کہ نے علم ہو دوسرے یہہ کہ یہودیون
اور عیسائیون کی پراگندہ حدیثونکے قصے جھوٹے اور اونکی صحت بھی نہ تھی
جو محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوام الناس سے سنکر قرآن مین
درج کیے ہین جیسے اصحاب کہف کا قصہ یا ہمود کا یا مسیح کے تولد کا قصہ

وغیرہ معتبر حدیثون سے انہون نے لیا ہے تیسرے یہ کہ عرب
وفارس وغیرہ قرب وجوار کے ایام جہالت مین ناقص خیالات اوسمین
قلمبند ہوے اور واہیات قصے جیسے اصحاب فیل وغیرہ کا قصہ جسکو اسوقت
کے تعلیم یافتہ لندن رسیدہ مثل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس قبول
نہین کرتے کیونکہ اون پر اون کا بطلان ظاہر ہوگیا لیکن چونکہ اسطرح کے
جھوٹے اعتراضات مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری نسبت محض دھوکا دینے
کے لیے بہت جائے ہین اسلیے لازم ہوا کہ کچھ قرآن کا حال بھی اون
مؤلفون کو سناؤن پس بطور نمونہ چند جھوٹے مضمون قرآن کے دکھلاتا
ہون الخ **جواب** یہان پر جو آپ بیان کرتے چلے آتے ہین کوئی
وجہ ثبوت نہ دیا فقط جیسے گھوڑا ٹٹولدا ہوا راستے مین گودکرتا چلا جاتا ہے
چلے گئے اسلیے ہم بھی نے ثبوت بات کا جواب نہین دیتے ہین
مگر پہلا جھوٹھ جو آپنے قائم کیا ہے اسکو ہم بھی قائم کرکے آپکا پیچھا
لیتے ہین **قولہ** پہلا جھوٹھ سورۂ بقر مین ہے فلا تجعلوا لله انداداوانتم
تعلمون ترجمہ خدا کے لیے دیدہ ودانستہ شریک پیدا کرتے ہین اسپر
آپ فرماتے ہین **الی قولہ** کہ نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین
دانستگی مین کوئی بھی شریک نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ دانستگی مین
شریک کرتے ہین لہذا یہ آیہ جھوٹھ ہے الخ **جواب** ابتو آپ جھوٹھ

بولنے ہین شیطان کے بھی کان کاٹنے لگے معاذ اللہ دروغ بافروغ
سے کنوئین پاٹنے لگے امر صریح کو بھی چھپانے لگے اپنے کتب
مقدسہ کو جھوٹا بایا تو قرآن کو بھی جھوٹا بتانے لگے ایصاحب ایک تو
تم ہی ہو جو خدا کا شریک بناتے ہو مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بناتے ہو
وحدہ لاشریک کو صاحب ازواج واولاد بناتے ہو دوسرے فریق یہود نا مسعود
ہین جو عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین تیسرے ہنود مردود ہین ہر سنگ بد رنگ
واشجار نا ہنجار کو معبود جانتے ہین گنگا گوبھی پھاندتے ہین تو اب جھوٹے
ہوئے قرآن قائم البرہان سچا ٹھہرا پھر دوسرا جھوٹا ہے **قولہ** ولقد علمتم الذین
اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین ترجمہ ای یہودیو تم
جانتے ہو اون لوگون کو جنہون نے زیادتی کی سبت کے دن اور ہمنے
کہا بندر ہوجاؤ اور وہ بندر ہوگئے الخ یہ قصہ محض جھوٹا ہے یہود نے
ہرگز اپنی کتاب مین مذکور نہین کیا اور نہ وہ جانتے ہین جسکو وہ کہتا ہے
جانتے ہو الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ مدعی کا اپنے عیوب کا
نہ بیان کرنا اپنی کتاب مین اگر وجہ جھوٹا ہونیکی ٹھہری تو پھر آپ کی
انجیل بھی جھوٹی ہوئی دیکھو انجیل مین لکھا ہے کہ دن ظلمت ہوئے حضرت
مسیح علیہ السلام کے تمام دنیا مین اندھیرا چھا گیا تھا اور اس سانحہ کو یہوسیفس
ومجوس ویہود وغیرہ نے اپنی کہین کسی تواریخ یا روزنامچہ وغیرہ مین نہین لکھا

حالانکہ یہ معاملہ دن کا تھا تو اب حسب تشخیص آپ کے انجیل جھوٹی ہوئی ہم
آپ سے بہت خوش ہوے اہل ہند کا قول صحت پذیر ہوا بوڑھے
بنس کبیر کے جو اگتی پوت کمال - اور یہان تو کتاب قصص الانبیا موجود ہے
بہت معتبر کتاب ہے قدیم ہے جمہور نام کا اور سیر اتفاق ہے گو ایک
یا اور چند اشخاص بندہ زر کو اتفاق ہے اگر یہود کہ یعنی بطالت خدا اور رسول
ان دنیون نے ایک امر فاش اپنے ذلت نامہ کا اپنی کتاب مین نہ لکھا
تو کیا نقصان ہے دیکھو یہود بہشت مسیح علیہ السلام کے بھی قائل
نہین ہین دنیا ات کتب مقدسہ کو دجال بدجال پر جانتے ہین مسیح موعود کا
پتہ بھی نہین بتاتے ہین اندا اگر آپکو قول یہود پر وثوق ہے تو تکذیب
مسیح علیہ السلام کی ان لیجیے عیسائیون سے تو لے چکے اب کچھ
زر نقد یہود سے ہاتھ کیجیے قرآن سے بیان جو کر تصدیق رسالت مسیح کی
ہمارے سر الزام نہ دیجیے بقول شخصے ؎ اولا ما نبودم بہم
انان شتیم نمیخ + غلہ چون ارزان شود ہمسال سیر بشیوم + پس بہتر اجھوٹ
قولہ واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور ترجمہ ای یہود یو جب ہم نے
تم سے اقرار لیا اور تمہارے سر پر کھڑا کر دیا کوہ طور کو اور کہا کہ مضبوط پکڑو
توات کو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سر پر گرا دون گا الی قولہ تفسیرون مین اور
عبدالغفار صاحب کے فائدہ دوم مین ہے کہ جب کوہ طور کو اوٹھا

اونکے سر پر کھڑا کیا اور کہا کہ اس توارت کو مضبوط پکڑو ورنہ یہ پہاڑ سر پر
گرا دونگا اور یہود نے ڈر کر توارت کو لے لیا ورنہ کہتے تھے کہ ہمنے
حکم ہمسے نہ ٹلینگے جائینگے یہ قصہ جھوٹ ہے کہ کوہ طور اونپر کہبو کھڑا نہیں ہوا اور
جواب اسمین کوئی دلیل دلیل ہی آپکو نہ سوجھی اپنے سمجھنا سمجھ پر اکتفا
کیا اور آپ کی سمجھ اوپر سے غلط ہونی ہی آتی ہے بس یہان ہی غلط ہوئے
قرآن سچا ٹھہرا مثلاً ہم کہتے ہین کہ توارت مین لکھا ہے کہ آفتاب کا حضرت
یوشع بن نون کے دعا سے اور انجیل مین اندھیارا ہو جانا تمام جہان
مین بوقت صلیب مسیح علیہ السلام کے اور قتل کرنا ہیرودس بادشاہ یہود کا
لڑکون کو بروقت تولد مسیح یہ سب کہین کسی تواریخ یہود و مجوس و ہنود
اور جتنے کہ فرقہ دنیا مین موجود ہین نہین لکھا ہے تو کیا آپکے ذہن رسا
وطبع ذکا کے نزدیک یہ سب غلط ہے انکون نے سچ کہا ہے مصرع
تربیت نااہل را چون گردگان برگنبد ست ہمارے نزدیک آپکا کسیقدر
پڑہ جانا کل مذاہب کو مسخر ہوا اب آپکا فوت ہی مناسب ہے یا جزیرہ
انڈمان کو چلا جانا چوتھا جھوٹھ آل عمران مین ہے قولہ ان الذین کفروا
بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم ترجمہ جو لوگ مسلمان ہوکر پھر
کافر ہو گئے اور اپنے کفر مین بڑہ گئے اونکی توبہ قبول نہوگی یہ بالکل جھوٹ
ہے اور خدا پر بہتان ہے کیونکہ کوئی معصیت ایسی نہین جسمین

کہ اوسکا مرتکب جب توبہ کرے قبول نہو عقل نہین چاہتے کہ ایسی توبہ بندہ
پر خدا مہربان نہ ہو الزم جواب چہ خوش یہ اعتراض آپکا کل کو بولتا ہے
رشتہ الفت توڑتا ہے میان عزازیل کی گردن مروڑتا ہے مذہب
عیسائی بہی ایکایہ بہا چھوڑتا ہے دیکہو جب موسی علیہ السلام تورات
شریف لینے کو کوہ طور پر چالیس رات کا وعدہ کرکے بنی اسرائیل سے
تشریف لے گئے تو کئی ہزار آدمی باغوای سامری سنار کے
گوسالہ پوجنے لگے اور بت پرست ہو گئے پہر جب موسے علیہ السلام
تشریف واپس لائے اور انکو لعنت ملامت کی تب وہ لوگ حسب فرمایش
حضرت کے پچتائے اور توبہ پرست ہوے اور آپنی ہی اونکی عفو
تقصیرات چاہی مگر خالق اکبر کا یہی حکم ہوا کہ فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل
ترجمہ یعنی قتل کرو تم اپنے نفسونکو بسبب پوجنے گوسالہ کے لہذا وہ
بہی ایسے مستعد تہے کہ برابر بیٹہہ گئے اور ایک دوسرے کو
قتل کیا جب توبہ اونکی قبول ہوئی تو اب آکر آپکا قیاس ناسپاس مجوزہ
خناس صحیح سمجہا جاوے تو پہر لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی رسالت اور تورات بہی جہوٹی ہوئی سب معلوم ہوا کہ آپ کے خیال
خام بدانجام مین یہی بات آئی ہوگی کہ بعد ارتداد بہی توبہ بچاتی ہوگی
سو یہ تجویز آپ کی محض شیطانی خیال ہے اسکا مآل ہے بہر حال تم

ع یہ خلاصہ مضمون قرآن ہے ۱۲

جھوٹے ہوے کسی کا فال ہے آپکے حسب حال ہے خالی از ملال
ہے اسلیے پیش کیا گیا بیت تیری ڈاڑھی سے تو اے شیخ
صفائی بہتر ایسے صینائی سے کنپو کا قصائی بہتر لہذا بقول آپکے
اسے مختصر پر اسے جھوڑ کے ہم آگے بڑھتے ہین انکی فصل چہارم
جو کہ آپنے ثبوت تحریف قرآن مین بیان کی ہے صاف لکھتے ہین اس
فصل مین آپ یون جھکے ہین قولہ اہل اسلام بہت جوش خروش کے
ساتھہ بیان کرتے ہین کہ ہمارے قرآن مین غلطی نہین ہے یہ بہت محفوظ
و مامون ہے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاگردون کو
زبانی یاد کرایا تھا آجتک ہم لوگ اپنی زبان پر حفظ کرتے ہین اوسکا ایک
شوشہ و حرف بھی نہین بدلا اور اوسمین سہو کاتب ہونے کی بھی گنجایش
نہین رہی یہ دعوی سوای عالمون کے جاہل لوگ بھی بازارون مین عیسائیون
سے کیا کرتے ہین مگر مین کہتا ہون کہ یہ بھی مسلمانون کا جھوٹا دعوی
ہے ضرور اسمین سہو کاتب ہوا یا سہو قاری وقوع مین آیا اور مسلمان انکو
ہرگز اپنی زبان پر صحیح طور سے حفظ نہین کہہ سکتے انجیل مقدس کے
اختلاف قرات ہونے صاحب نے بڑے جوش خروش مین آنکر بیان
کیے جو ہمارے مسلم ہین پر قرآن کے اختلاف عبارات دیا گئے
اونکا ذکر نہ کیا والا مولویون نے اس عیب چھپانے کے لیے کہا ہے

کہ قرآن سات قرارت پر نازل ہوا ہے پھر امیر آپنے عثمان اور جلال الدین
سیوطی کی اور دو ایک تفسیروں کا حوالہ دیکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی
صحت نہین ہوئی بس مولویون اسلام کی چاہیئے کہ پہلے اپنے
بزرگ جلال الدین کو اصلاح دین بعد اوسکے دعوی کرین کہ قرآن سات
قرارت پر نازل ہوا ہے اسکے بعد پھر آپ غلطیان بزعم خود بیان کرچلے
ہین **قولہ** کہ اول سورۂ بقر کے ۳۵ رکوع مین ہے و اعلم ان اللہ علی
کل شئی قدیر۔ بعضے کہتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ عبارت نہین بولی بلکہ بجاے اسکے یہہ عبارت بولی ہے الی قولہ
اعلم امر من اللہ لہ۔ امیر آپ فرماتے ہین **قولہ** اب انصاف کرو کہ یہہ عبارت
حافظون نے یاد نہ رکھے تحریف کے الخ **جواب** یہہ اعتراض آپکا
محض لغو ہے کہ نے نشان محض ہے فقط اپنی بات آپ لکھنے ہیز
کہ بعضے کہتے ہین تو اب کیا معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند
ہمارے ہین دوسری یہہ کہ دونون آیہ صریح آپسمین مختلف العبارت
و مختلف المعانی ہین لہذا ہمارے نزدیک آیہ اول تو لاکلام صحیح
نے دھوکا دہری ہے مگر دوسرے نے ربط سراسر خبط آپنے
گڑھے ہی کوئی ذی علم و افضل اوسکو تسلیم نہ کریگا نہ مانیگا آپ کو مبارک
کذاب ہذا الوقت جانیگا پس یہان تو آپ صاف صاف دہری گئے

ایضاً جب آپنے شاید رسالہ مصنفہ محمد سعد اللہ صاحب نہین دیکھا جو کہ بیان
قرأت قرآن مین بہت شرح و بسط سے تصنیف ہے فقط کالبہ آگرہ سے
روکہی سو کہی غریبی ہنے بڑہ اوتہ کھڑے ہوے ہو بقول مشہور
نہ محقق بود نہ دانشمند و چارپایے بر و کتابے چند۔ بعضے راویان صحیح
سے جو کہ آنکے ہم مکتب تھے سنا گیا ہے کہ آگرہ مین بوقت
طالب علمی وصفر سنی آپسے اور ایک حافظ نوان سے بڑا یارانہ تہا
ہیل میل سیل سپاٹے یکجا کھانا پینا مہانب لب سینہ بسینہ تہا اونکے
تو کچہ حال قرأت اور الفاظ قرآن کا آپنے دریافت کیا ہوتا ہمنے تو سنا
ہے راست و دروغ برگردن راوی کہ آپ اور وہ ایک جان دو قالب تھے
بعضونکا قول ہے کہ آپ مغلوب تھے وہ غالب تھے اگر خیر اب
ہم بتاتے ہین کہ مصنف رسالہ مذکورہ بالا نے چند زبانون عرب مین کہ
قرآن نازل ہوا ہے سبکی شرح بیان کردی ہے بقول آیات کوفی چھ
ہزار دو سو چھتیس آیات بصری چھ ہزار دو سو سولہ آیات شامی چھ ہزار دو سو
پچاس آیات مکی چھ ہزار نو سو آیات مدنی چھ ہزار دو سو چودہ آیات عام
چھ ہزار چھ سو چوبیس اب فرمائیے کہ اس قول ناصب مین غلطی کیا
پہر دوسرا قول آپکا قول آل عمران کے رکوع پانچ مین ہے فیکون طیرا بعضے
کہتے ہین اور بعضے قرأتون مین طائرا ہے جواب شاباش اب آپ

راہ پر آئے دیکھو دونون لفظون کے معنی ایک ہی ہین تو اب اسطرح
کے اختلافی قرارت سے معنی نہین تبدیل ہوتے ہین نہ کتاب اللہ کو
تحریف بطالت مین ڈبوتے ہین اور اس باب مین ہمنے آپ کو پہلے نامہ
جو کہ تحقیق الایمان آپ کی پہلی کتاب ہو لکھ چکے ہین کہ اختلاف قرارت
بمعنی تحریف نہین کہلاتے ہین جیسے کہ سورۂ الحمد مین یہ لفظ مالک
ملک ملاک تینون قرارت مین درست ہین کہ اسمین معنی نہین بدلتے یہ
ہر حوار رود یا رعرب کا محاورہ و لہجہ کہلاتا ہے اور آپ کے اختلاف
قرارت پر کسی علماء محمدی نے اعتراض نہین کیا ہے ہان ہمارے
علما لوگ پوچیات مذہبی کتب مقدسہ پر اعتراض لاتے ہین اور محض طیرو
بوچ بناتے ہین مثلاً مین کہتا ہون کہ آپ لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ
بیبل موجودہ سب الہام سے لکھی گئی ہے اور حواری بھی سب صاحب
الہام تھے تو اب یہ فقرہ جو کہ خط پولوس مقدس مین بنام طماؤس
ہے وہ طماؤس کو لکھتا ہے قولہ کہ میرا البادہ جو کہ تو نتی پر ٹنگا ہے
لیتے آنا اور فلانی کو تہری میرے لیے صاف کر کہنا یا چمڑے کے
دفتی کی کتاب جو طاق مین رکھی ہے لیتے آنا الخ بھلا یہ الہام کیسا ہے
تو خانہ داری کی باتین ہین بالکل مزخرفات حرکاتین ہین لقولہ سے کہان
جھگڑا بچائی کا نکالا باغ کا کاغذ کجا رشتہ کجا فتیش و عجب تقریر کرتے ہین

پس اسیطرح آپنے اس فصل نے اصل مین تضیع اوقات کی ہے ناحق کی
بیہودگی ہی ہے اب اسکے بعد آپ لکھتے ہین قولہ کہ ہم ایک نقشہ
لکھ دیتے ہین کہ جس سے ہمارے عیسائی بھائی مسلمانون کو دکھا دینگے
کہ اسقدر غلطیان قرآن مین ہین الخ جواب یہہ تدبیر آپنے خوب کی اور
اچھا روغن قاز ملا ہم بھی خوش ہوے کیا معنے کہ جب تفسیر کھائین گے خوب
منہ کی کھائین گے آپ ہی شرمائین گے آپ کی شان مین جو کچھ مناسب جانینگے
وہ فرمائین گے بقولہ بیت لب گزیدہ اغیار را چہ بوسہ دہم + عقیق کندہ
نام دگر چہ کار آید + اب اسکے بعد آپنے باب نہم قرار دیکر فصل اول خاص
مسیح کی چال چلن مین اونہین اپنے کتب مقدسہ و محرفہ سے بیان کیا ہے
ہر چند کہ جو دیکھیے گا محض لغو و پوچ آپہی جانیگا ہمکو کچھ اس فصل سے بحث
نہین خدانخواستہ ہمکو جناب مسیح علیہ السلام سے انکار ہے بل ہمارے
قیل و قال ہمارا بیکار ہے مگر تعلیم مسیح علیہ السلام جو آپنے بطور خود قائم کی ہے
اور فصل سوم ثبوت تثلیث مین بانکی ہے اوسمین ہم شہ بدز قلم کو پھیکتے ہین
آپ کی اوڑان گہائیان دیکھیے ہین آپ کا خلاصہ بیان ہے قولہ کہ کوئی
تعلیم مسیح کی تعلیم سے ایسی نہین ہے کہ کوئی اوسپر اعتراض کرے
ہر چند کہ حسب بیان انہین کے تعلیم مسیح علیہ السلام مشخصہ آپ کے
از سر تا پا غلط بلکہ اغلط ہے مگر ہمکو اس سے کچھ سروکار نہین حجتی نہین مناسب

تکرار نہین جھوٹہ بولنے پر ہمارا روزگار نہین معاذ اللہ جھوٹی ہماری سرکار
نہین بجز ذات خدا کے کسی پر ہمارا مدار نہین محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار کے سوا دوسرا ہمارا سردار نہین خیر آدم بمطلب **قولہ**
آپ کہتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام بہت منہ پھاڑ پھاڑ کے
اعتراض لاتے ہین مسیحیونکو جھوٹا بناتے ہین اور محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے قرآن مین اوسپر اعتراض کیا ہے اسلیے
واجب ہے کہ ہم اوسکی بابت مسلمانون سے کچھ گفتگو کرین **الی قولہ**
واضح ہو کہ ہماری مذہب کے بنیاد صرف عقل پر نہین بلکہ عقل والہام
دونو پر ہے اور خاص وہ عقاید جنمین عقل انسانی کسطرح دخل نہین دیسکتے
مثلاً خدا کے ذات وصفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے کہ ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال رکھنا چاہتے ہین کہ جس طرح پر وہ آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری نسبت یہ خیال رکھو نہ وہ خیال جو ہماری عقل تراش کے
پیش کرے بس بموجب کلام اللہ یعنے بیبل کی تثلیث کی بابت ہمارا
یہ اعتقاد ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کے اور توحید مین تثلیث کی
پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک
اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس کے
الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ویسا بیٹا

ویسا ہی روح القدس باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ غیر
محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی
تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسیطرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق
بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود یون ہے باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق
اور روح القدس قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح
القدس خدا اسپر بہی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسیطرح باپ خداوند بیٹا
خداوند روح القدس خداوند تو بہی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند اسطرح
ہمکو ایک اقنوم کو جداگانہ خدا و خداوند مانتے ہین اسیطرح ہمکو تین خدا یا تین
خداوند کہنا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق نہ مولد بیٹا صرف
باپ سے ہے مصنوع و مخلوق نہین پر مولود ہے اور ولادت اوسکی
مشابہات سے جسکے معنی خدا ہی جانتا ہے عقل انسانی اسکو معلوم
نہین کر سکتی روح القدس بہی نہ مخلوق نہ مولود ہے باپ بیٹے سے
نکلتا ہے اس تثلیث مین ایک دوسرے سے پہلے نہین نہ تیسرے
ایک دوسرے سے بڑا چہوٹا نہین بلکہ بالکل تینون اقنوم برابر و یکسان
ہین واضح ہو کہ تثلیث کی بابت ہمارا یہہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ کلام الہی سے
ہمارے مذاہب کی بنیاد ہے صرف عقل پر نہین بلکہ عقل و الہام دونون پر
ہے اور خاص وہ عقیدہ جسمین عقل انسانی اسیطرح دخل نہین دیسکتی

مثلاً خدا کے ذات صفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ جس طرح پر وہ خود آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میرا طریق یہ خیال کرو الخ غرضکہ پہر آپنے مکرر سکرر اسی تقریر کو ایرپیر
کے بہت کچھ دور تک لکھتے چلے گئے ہو جھوٹے کا دستور ہے
کہ بات کو طول بہت دیتا ہے اب اسقدر کا ہم جواب دے لین تو پہر اگر
کوئی ہمین **جواب** ہو استعان مہربان من پہلے تو ثبوت وحدانیت
اپنے کتب مقدسہ سے لیجیے ہمکو الزام نہ دیجیے دیکھو انجیل مرقس
باب ۱۲ آیہ ۲۸ **قولہ** اور فقیہون میں سے ایک جسنے اوسکی بحث سنی اور دیکھا
کہ اوسنے اوسے اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اوس سے پوچھا
کہ سب سے پہلے کا حکم کونسا ہے یسوع نے اوسے جواب دیکر کہا
کہ سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ اے اسرائیل سن لے کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے پہر پولوس مقدس کا پہلا خط جو کہ بنام طمطاؤس
لکھا گیا پہلے باب کے آیہ ۱۷ **قولہ** اب ازلی بادشاہ
غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت جلال ابدالآباد ہووے الخ
پہر دیکھو کتاب اول ملوک آیہ ۶۰ ترجمہ فارسیہ **قولہ** تا آنکہ تمامی قبایل زمین
بدانند کہ خود خداوند خدا ست نہ دیگرے دل شما بخداوند خدائے ما
سلیم باشد تا آنکہ در فرائض او رفتار نمودہ اوامرش را مثل امروز بجا آورید

الخ پھر دیکھو زبور ۸۵ - آیہ ۱۱ ترجمہ فارسیہ قولہ و آدمی خواہد گفت کہ بہ تحقیق
از برای صادقان عوض ہست بدرستیکہ کہ خدائی ہست کہ بر زمین حکم نمایدالخ
اب فرمایئے آپکا بیان یہ ہے کہ بیبل سے یہ مسئلہ تثلیث کا اخذ کیا
گیا ہے تو کیا مقامات متذکرہ بالا آپنے ملاحظہ نہین کیے یا بقول آپکے
مولوی صاحب نے اسمقام پر آنکھہ پر ٹھیکری رکھکے تو کیا مقام ہذا مین
آپ کی ہیہے کی بچھوٹ گئی یا طناب انصاف ہاتھہ سے چھوٹ گئی یا عقل سلیم
آپکی خدمین تو ٹ گئی ہم تو سنتے ہین کہ یہہ موجودہ بیبل آپکی انہین کتب
آسمانی جھوٹی کہانی کا ترجمہ ہین اب آپکے بیان سے ثابت ہوتا ہے
کہ شاید کوئی اور بیبل آپنی اپنی تجویز سے تالیف کرنا چاہی ہے تاکہ کوئی
فرقہ جدید مسیحیون مثل لوتھر صاحب و کالوین صاحب کے نکالا چاہتے ہو
کہ انھون نے سولھوین صدی مسیحی مین اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد
ڈالی ہے ترقی دین کی کہتے ہین کہ تجویز نکالی ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین
تثلیث کے پرستش کرین نہ اقانیم کو ملادین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین
کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا
روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے الخ اقول بھلا یہ کیا تقریر ہے
کہ تین اقنوم ہے قرار دیتے ہو اور پھر واحد بھی بنلاتے ہو مین پوچھتا ہون

کہ کسی قاعدہ سے صیغہ واحد صیغہ جمع کا اور جمع کا صیغہ مفرد بن سکتا ہے
تو اب معلوم ہوا کہ آپکے زعم باطلہ مین خدائے وحدہ لاشریک لہ کی ذات
ایک معجون مرکب ٹھہری واہ میان عزازیل نے اچھی پٹی پڑہائی ہے جیسیکہ
اطبا چند اجزا جمع کرکے ایک معجون بناتے ہین ویسے آپ معاذاللہ ذات
پاک حق تبارک و تعالی کی بتاتے ہین ایصاحب حکما فلسفہ کا بھی اسپر اتفاق
ہے کہ خدا قدیم ہے اور جو چیز قدیم ہے وہ مفرد ہے اور جو مرکب ہے
وہ حادث ہے اور ذات باری تبارک و تعالے شانہ قدیم ہے حیف
صد حیف کہ آپنے اپنی علمیت خاک مین ملائی گو کہ مشن سے کسیقدر تنخواہ پائی
الامان الامان وسوسہ شیطانی سے مولانا روم بیچ فرماگئے ہین **بیت** بے
ادب اعلم دین آموختن ۔ دادن تیغ بدست راہ زن ۔ پھر کہتے ہو کہ ہمکو
تین خدا یا تین خداوند ماننا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق
نہ مولود بیٹا صرف باپ سے ہے مصنوع نہین اور مخلوق نہین پر مولود
ہے اور ولادت اوسکی مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا
ہے عقل انسانی اسکو معلوم نہین کرسکتی الخ **اقول** بھلا صاحب جب
یہ بات معلوم ہوئی کہ بیٹا باپ سے ہے تو نعوذ باللہ منہا باپکو بھی کوئی
باپ لازم آیا اور ذات جناب باری مین قاعدہ دور تسلسل سمایا یہ وہی مثل ہوئی
کہ تلی سے تیل اور تیل سے آپنے گلگلا پکایا اور پھر یہ کہ ولادت اوسکی مشابہات

ہے ہے یہہ اور طرہ ہوا ایصاحب منہ کو لگام دیجیے اور بچ کی نہ کیجیے
خیر سائیان حال کو بدنام نہ کیجیے جو سنے گا وہ کیا کہے گا جب خدا کا بیٹا
مشتبہ ہوا تو نبی آدم کی نسبت مثل نبی جان وغیرہ کیا کہین گے آپ کے
بیان کو پیش کرین گے اور کل اولاد آدم کو تہمت والد القلبی کے قائم کرینگے
اور کہین گے کہ دیکھو ایک آدم زاد پدنہاد کا یہ اقرار ہے کہ خدا کا بیٹا مشتبہ
ہے تو اس صورت مین کل اولاد آدم مشتبہ ٹہریگی آپنے کمال کیا خدا کو
صاحب اولاد و ازواج بہی قرار دیا اور پہر اوسکے بیٹے کو مشتبہ بہی بنا دیا
لہذا ان خیالات فاسدہ سے باز آؤ توبہ کرو کفر نہ بکو اور جو آپنے کہا
قولہ کہ تینون اقانیم برابر ہین تو اس سے صاف ثابت
ہوا کہ خدا تین ہر چند ہر ایک جنس سے ہین پر تین ہونا خواہ مخواہ متحقق ہوا ہلا
اگر کوئی آپ سے پوچہے کہ مولوی عماد الدین تثلیث کا نمونہ ہین کہ تین
بہائی ہین مگر تینون ملکر ایک ہی ہین یا تین ہی سے کل جاندار کا توالد و تناسل
ہے تو معاذ اللہ خدا ہین کیا کل عالم مین تثلیث ثابت ہوئی تو پہر اسکا کیا
جواب دیجیگا ایصاحب اس سے بہتر تقریر تو مولوی صفدر علی صاحب نے
کی ہے گورو سیاہی لی ہے ہمارے نزدیک اسنواس باب مین بالکل
ساکت ہوئی گو اسکے صلے مین جونپور کے قاضی ہوئے مگر ہان باد ریصاحب
البتہ ایسے راضی ہوئے دوسرے یہ کہ مین پوچہتا ہون کہ بوقت صلیب کے

حضرت مسیح نے صلیب تینون اقنوم سے اختیار کی یا ایک باد سے
اسواسطے کہ شاید کہو کہ بروقت صلیب اقنوم خدا جدا ہو گیا تھا کہ ذات خدا
کو زوال نہین ہے اسمین ہمین گفتگو کی مجال نہین ہے تو پھر کفارہ
باطل ہوا کیونکہ یہ شعر مشہور ہے شعر ہووے قربانی کو مینڈھا تندرست
اور بہووین اوسکے سب اعضا درست ۔ اور جو کہو کہ یہ ہیئت تثلیث ہوئی تو
یہ تین دن یا چالیس دن معاذ اللہ مسیح و روح القدس و خدا پھر سہ اقنوم مدفون
رہا اور جہنم مین گیا تو اس عرصہ مین خدائی کون کرتا رہا بیانئر رزق ہیجدہ ہزار عالم
کون بہرتا رہا پھر اگر یہ جواب دوگے کہ انتظام خدائی پادریون کے سپرد کر گئے
تھے یہ مظلمہ اونکی گردن پر دہر گئے تھے تو یہ قابل پذیرائی کے نہین ہے
کہ آدمی کا کام خدائی نہین ہے اب اسکے بعد آپنے فقط ثبوت تثلیث کے
لیے کچھ اشارات ذہنی تراش کے بعضے غلط بعضے خیالی لاابالی مادہ
معقولیت سے خالی بیان کیے ہین قولہ یعنے خدا نے انسان کو اپنی
شکل پر بنایا گرا دسمین کیا ہے صرف پانی لو ہو روح ہر چند کہ ترکیب انسان
کی چار چیز سے ہے مگر آپنے اپنے مطلب کے لیے تین ہی قرار دیے
خیر اس سے ہمین کچھ مطلب نہین بعدہ کہتے ہو کہ انسان کو بولنا سکھلایا مگر
اوسکے کلام تثلیث کی گواہی کے لیے ہر وقت اسم فعل حرف سے
مرکب پیدا کیے اور پھر وہ کلمہ واحد کا واحد ہے یہ علامت ہے ہستی کی

کہ آدمی کا بولنا تثلیث بولتا ہے حالانکہ بولنا حیوان کا بھی مسلم ہے مگر آپنے
انسان کا بولنا فرمایا غرضکہ اسیطرح اور بھی بہت سے تین آپنے
اپنے مطلب کی قایم کیے ہین جیسیکہ موجودات ظاہری جملوات نباتات
حیوانات اور پہر ذہر جب اہل اسلام مین جھگڑے ہوتو فرماتے ہوالی قولہ
کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی باوجودیکہ تثلیث کا مطلب
سمجھتے تھے تین کا عدد مبارک سمجھا یعنے ثالث بالخیر حدیث ہے
اور اپنی ساری شریعت مین اوسکی رعایت رکھی بلکہ اس عدد کی یہان تک
پرستش کی کہ وضو مین تین بار ناک مین پانی ڈالنے کو فرمایا اور تین بار کلی
کرنے کو کہا اور نماز بھی دن مین تین مثلاً ظہر عصر صبح اور رات مین تین مغرب
عشا اور تین وتر اب آپکو رات مین تیسری نماز نہ ملی تو تین وتر ہی لگا دیے
ہمارے نزدیک تیسری تراویح یا تہجد لگا دیتے تو مناسب تھا خیر جاہے
اوستاد خالی بوداب بڑہا دیجے گا جو چپ رہ گئے ہین اونمین سہو کاتب
بتلا دیجے گا الجواب مشفق من بیشک واسطے ثبوت تثلیث کے آپنے بہت
تین اکٹھا کر دکھلائے قابلیت کے یہی معنی ہین مگر جو اصل تین تھے کہ جنسے
توالد وتناسل کل جاندار کا منحصر ہے اونکو آپنے شریک نہین کیا یہ بڑی داد ہے
کی ہر چند کہ وہ موضع مکروہ ہے مگر نظیراً اوسکا ذکر کیا موجب نقصان نہ تھا اسلیے
کہ جو آپکے یہ تقریر سننیگا ضرور ہے یہ تین پیش کرے گا اس لحاظ سے کہ شاید

آپسے سہوا چھوٹ گئے ہون اب دیکھو ہم کہ مدعی وحدانیت کے
ہین ثبوت وحدانیت کس سلیقہ سے آپکو بتاتے ہین کچھ قابلیت نہین جتاتے
ہین اہل انصاف حق پسند کے نزدیک آپ کو شرماتے ہین مگر یہہ عذر
البتہ ہے کہ مثل مولوی صفدر علی جبلپوری عقل سے دور ہے یہہ نہ
فرمائیگا کہ یہ تقریر رندانہ ہے جواب جاہلان باشد خموشی کا بہانہ ہے
دیکھو جیسا کہ آپنے واسطے ثبوت تثلیث کے بہت تین اکٹھا
کیا ہے ویسے ہی ہم بہی کتنے ایک جمع کیے دیتے ہین اقول دیکھو
ایک سے سب نکلتا ہے مثلاً عدد پہلے ۱۲۳۴ بطرح سو دو سو ہزار دو ہزار
لاکھ دو لاکھ چار لاکھ تا بہ کرور تک شمار ہوتا ہے اب فرمائیے اگر پہلے ایک
نہ قائم کیا جاوے تو پہر حساب کسطرح چلے تو اب معلوم ہوا کہ ایک ہی
اصل ٹہرا آپ کی تثلیث غلط ہوئی دوسرے دیکھو خدا ایک اوسنے بنایا
آدم ایک اونکی بی بی حوا ایک پہر سطح زمین کا ایک اوپر آسمان دنیا یعنے
پہت زمین کے ایک پہر اومین شمس ایک قمر ایک پہر اوپر سخت
رب العالمین ایک اوپر کرسی ایک پہر لوح ایک قلم ایک دوات ایک اوسکا
محافظ ترلیون فرشتہ ایک پہر پیغمبران اولوالعزم موسے ایک داؤد
ایک عیسی ایک پیغمبر آخرالزمان ایک اب لو کتب آسمانی تورات ایک زبور ایک
انجیل ایک قرآن قوی البرہان ایک گو آپ انجیل چار بتاوین مگر مسیح پر ایک ہی

نازل ہوئی اب لو خلفاے راشدین مین صدیق ایک فاروق ایک علی
ایک عثمانؓ جامع القرآن ایک بیر لو امامون مین حسن ایک حسین ایک نقی
ایک تقی ایک مہدی آخر الزمان ایک اب چلیے کارخانۂ دنیا مین ہر اقلیم مین
حاکم ایک حکم ایک نہر ایک جڑ سے شجر ایک ثمر ایک اب لو صوبہ اودہ مین جیسے
کمشنر ایک جوڈیشل کمشنر ایک فینانشل کمشنر ایک پھر اونکی طرف سے
قسمت کمشنر ایک صاحب ضلع کلکٹر ایک اوسکی پیشی مین میر منشی ایک
قلمدان ایک دوات ایک ہاتھہ مین قلم ایک کاغذ ایک مقدمہ ایک مثل
ایک اب دیکھو انام مین میان امین الدین انسپکٹر مدارس ضلع ایک پھر انسان
وحیوان مین روح ایک جسم ایک پھر جسم مین دل ایک دماغ ایک جگر ایک
پھر دیکھو قوم شریف مین شیخ ایک سید ایک مغل ایک پٹھان ایک حتی کہ
ہم ایک تم ایک ہمارا باپ ایک تمہارا باپ ایک گستاخی معاف ابھی کوئی
کہے تمہارے تین باپ تو کتنا برا مانیے گا اب شاید آپ کہین کہ اس
ایک ہی اصول کے یہ سب فروع ہین لہذا یہ سب ایک ہین تو یہ کہان ہو سکتا
ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ
پیغمبر آخر الزمان نے یہی تین کا عدد دیتا مبارک سمجھا ہے یعنی ثالث بالخیر
حدیث ہے سو اسکا مطلب آپ نہین سمجھے آپ جانتے ہونگے کہ تین مین
خیر ہے سو یہ بخیر ہے الیصاحب اسکا مدعا یہ ہے یعنے تیسرے کو خیر ہے

اب اس سے اشارہ یہہ پیدا ہوا کہ صاحب کتاب واولوالعزم پہلے موسیٰ
آئے پھر اونکے بعد حضرت عیسیٰ آئے مگر دنیا مین دین حق نے فروغ
نہ پایا تب تیسرا پیغمبر اولوالعزم صاحب رزم یعنے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف شریف لائے تب تمام جہان مین دین حق پھیلا اب اس سے
یہی کنایہ پیدا ہے کہ تیسرے کو خیر ہے اب فرمائیے یہ کیسی بات ہوئی بتجویز
تثلیث آپکی مات ہوئی ثبوت حدانیت کے لیے یہ قول یا حدیث ہمکو
کرامات ہوئی اسلامۃ فی الاوعاد والآفات بین الاثنین - اور سوا اسکے بہت سے
ایک ہم جمع کر دیسکتے ہین مگر ابھی فقط مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا
گیا ہے اب اسکے بعد ایک فصل عیسائیون کے مذہب اور نصیحت کے
باب مین آپنے بیان کیا ہے اوس سے ہمین کچھ علاقہ نہین فقط اتنا
ہم جانتے ہین کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے
تو ایک یہودی نے مثل یہوداہ مقدس کے یہ فعل کیا کہ آپنے تئین
خلیفہ حضرت مسیح کا قرار دیکر تمام نصاریٰ مین آیا اور ہر گروہ سے ایک
ایک مرتبہ جدا جدا ملکے یہ حرکت کی اور بیان کیا کہ مین کل شب کو حضرت
مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر چلا جاؤنگا اور ہر ایک کو دو دو سر لیے
جدا جدا کے ایک طریقہ باطلہ نئے چال چلن مذہبی نئی طرح کا تلقین کیا
اور کہا کہ تمکو مسیح نے اپنا قائم مقام کیا اور خلیفہ بنایا اب جو تمہارے

علم سے انحراف کریگا وہ ملعون ہوگا اور خداوند عیسے مسیح اوس سے
ناراض ہوگا تم سبکو اسی طریقہ رحقہ کے ہدایت کرنا دوسرے کو دوسری راہ
تم بتائے اسی طرح ۱۲ شخصونکو جو کہ اوسوقت مین اپنی قوم کے سرغنہ تھے
خایش کرکے آپ اوسی شبکو ایک مٹھور تیزاب مین کہ ایک گوشۂ مکان
سکون مین رکھہ چھوڑا تھا پہاڑ پڑا اور گل کر پانی ہوگیا لوگ جو صبح کو آئے
تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مکان مین نہین ہے تب سبکو یقین ہوا کہ بیشک
آسمان پر عروج کرگیا تب آپسمین بابت خلافت کے جھگڑا شروع ہوا آخر
کو لڑتے لڑتے بارہ فرقہ بارہ ٹوپی ہوگئے وہی آجتک قوم انگریزی چلی
آتی ہین واللہ اعلم بالصواب اور قصص الانبیا مین یون لکھا ہے **قولہ** ترجمہ
فارسیہ کہ در مدارک و انوار التنزیل آیہ فاختلف الاحزاب من بینھم و در سورہ
مریم آوردہ اند کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام باسمان ترسایان در باب
او اختلاف کردند آخر الامر اتفاق ایشان قرار گرفت کہ رجوع نمایند بر قول سہ
کہ عالم اہل آن زمان بودند و ایشان یعقوب و نسطور و ملکا نام داشتند یعقوب
گفت کہ عیسی خدا بود کہ بزمین فرود آمد و باز باسمان صعود نمود پس
تابعان او را یعقوبیہ نام نہادند و نسطور گفت کہ او ابن اللہ بود ظاہر کرد او را
خدای تعالی او را آن مقدار مدتیکہ خواست بعد ازان او را بسوے خود برد
پس تابعان او را نسطوریہ نام نہادند و ملکا گفت کہ ایشان دروغ می گویند

بلکہ اوبندہ و آفریدہ و پیغمبر بودہ اور اذنابعان اور الملکانیہ سلفتند۔ انتہے

اقول اور مؤرخین مسیحیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد عروج مسیح علیہ السلام ہر ایک قصبہ اور گانون مین مختلف فرقہ مختلف نامون سے مشہور ہو گئے مثلاً کوئی رومن کاتھلک اور کوئی کونکر بکشلث اور کوئی پرسٹری ٹیج اور کوئی اپیکوپالیا کوئی پاپسٹ کوئی کونکر ہے کوئی یہودستی وغیرہ جیسا کہ جلد ثالث تاریخ ٹیلر صاحب سے مفصل واضح ہوتا ہے بلکہ سولھوین صدی مسیحی مین مارٹین لوتھر صاحب اور کالوین وغیرہ نے اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد ڈالی ہے لہذا اب ہم نامہ تمام کرتے ہین اگر آپ جواب تحریر فرمائین گے تو بعونہ تعالی ہم بھی قلم اوٹھائین گے جواب الجواب مین دہجیان اوڑائین گے جس سے اپنے آقائے نامدار کے حب سامنے جائین گے اور حضور اقدس یہ نامہ پڑھائین گے زبان وحی ترجمان سے مرحبا فرمائین گے مسکرائین گے وکاساد ہاقا پلائین گے اوسوقت ہم بھی ہزار جان سے اوس تسنیم کوثر و سلسبیل پر نثار ہو جائین گے بہ نفسہین سعدی علیہ الرحمۃ زبان پر لائین گے بلغ العلی بکمالہ ۔ کشف الدجی بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ ۔ اور جو آپ سے جواب نہ پائین گے اور آپ سرمہ خاموشی کہائین گے مات پائین گے یا تحریر جواب مین دم دبائین گے لو خیر اسیقدر اپنی کتاب مین جمع کر جائین گے صبر کرینگے جہاتی پر پتھر

دہریین کے بقول حضرت یوحنا لوہے کے عصا کے منتظر رہین کے
اللہم ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین زیادہ وبس فقط ۔۔۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ بتاریخ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۹ء کو رجسٹری
ہوا از نام ٹکٹ چسپان ۷ر



بعد چند سے روانہ ہو جائے اور جواب نہ آئے نامہ
متذکرۂ بالا کے ایک خبر نئی لندن سے آئی اوسکی
اطلاع مین میان عماد الدین کو یہ نامہ لکھا گیا واسطے لاحظہ
ناظرین کتاب ہذا درج کرتے ہین ہکذا۔

ہو المستعان

لقاء اللہ
پولوسی اکم اللہ

مولویا صاحب مظہر الطاف اتم محبتمد مذہب

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون کہ درین ایام فرخندہ
فرجام ہر کارہ ہاے اسلام حضرت خیر الانام مقام لندن
سے خبر جدید لائے کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ
گورنر مغربی و شمالی نے ایک کتاب جدید بزبان عربی در باب

بطالت دین اسلام ذوالاحترام کے بڑے شدومد سے تصنیف
کی ہے عیسائیان حال کو اطلاع دی ہے از انجملہ ایک یہہ بھی اعتراض
ہے پر از سوز و گداز ہے **قولہ** کہ قصۂ قوم عاد برباد جو کہ مندرج قرآن مسلم
البیان واجب الاذعان ہے محض بے بنیاد ہے الخ کون کی کہانی ہے
فقط فسانۂ زبانی ہے کسی تاریخ یونانی و عبرانی میں اسکا ثبوت نہیں بعید از
قیاس ہے نہ افتاد آسمانی ہے معاذاللہ چڑیا چڑے کی کہانی ہے
الخ **جواب** لہذا ہمکو آپ سے یہ عرض ہے نے غرض ہے بڑے افسوس
کی بات ہے بیہودات ہے کہ شاید صاحب ممدوح نے
عجائب خانۂ لندن کے بھی سیر نہیں کی ہے سنا جاتا ہے کہ اب
جو چند شہر قوم عاد کے کہیں نمودار ہوئے ہیں اوسپر ایک جماعت شاہ
فرانس اور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے واسطے کھود کھاد اور ہموار
کرنے کو مقرر ہوئی ہے چنانچہ اوسمیں ایک لوح پتھر کی کندہ بخط جلی پر از
زر بعبارت عبرانی برآمد ہوئی ہے اور عجائب خانۂ لندن میں دھری ہے اوسمیں
بالکل حال پر مآل قوم عاد کا جو کہ قبل از حضرت مسیح علیہ السلام تھی تحریر ہے
قدرت رب قدیر ہے کہ بارہ سو ۸۶ برس کے بعد تصدیق قرآن شریف
و رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام لندن سے ہوئی ہے
عقل خوردہ بین منافقان حال و استقبال کے روتی ہے مبتدان

رسالت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید کو بحر بطالت ہیں
ڈبوتی ہے مگر اوسپر بھی ابھی تک مسیحیون کی تسکین نہین ہوتی ہے کہ
تکذیب دین اسلام سے باز نہین آتے ہین مشفق من ہم وکیل ہین ہادی سبیل
ہین اپنے آقائے نامدار کے مقدمات سے غافل نہین ہین خبر
لندن تک کی رکھتے ہین بیہودہ نہین بکتے ہین آپ کی طرح کان مین
تیل ڈال کے نہین بیٹھتے ہین کہ فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہے
ہو جواب مین پیٹ پھیرتے ہو خدانخواستہ کسی بزرگ کی بددعا کا ہم پر اثر
نہین ہے جیسا کہ شاہ بوعلی قلندر رحمہ اللہ کے بددعا کی خبر ہے مگر ہان
بقول شخصے خوردنی بیار فوطہ بجسم یہ بات اور ہے فقط۔



پہراسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظۂ ناظرین کے
درج کتاب کرتے ہین کتاب ہذا کو دو معنی سے بہرتے
ہین یکذا۔

نامۂ ضروری بجواب
کتاب نغمۂ طنبوری

زاد الفضل
واقع امرتسر
نیٹو آنریری مجسٹر
صاحب

مولوی صاحب مشفق شفیق منشی ضروری مصنف کتاب نغمۂ طنبوری رسان اعادہ اللہ
بعد ادعیہ کے کاشف مدعا ہون کہ ایک کتاب مسمی بہ نغمۂ طنبوری
ادہوری جوکہ آپنے نہونے دی پوری ادہوری ہے
جیہوائی گو کہ امید آپکی نہ برآئی ہمنے یاد ری ڈایلی صاحب
سے پائی لہذا اب ہم جواب دیتے ہین آپکے سوالونکے
جواب اپنے ذمہ لیتے ہین سو اسطیکہ وکیل ہین یاد ری صاحب

ہین مشفق من اول عذر یہ ہے کہ مجتہدان دین مبین و شرع متین حضرت افضل المرسلین معاباد ی اور پہیلی فہمی سے علاقہ نہین رکھتے اون لوگون کو تو تلقین علم دین سے فرصت نہین دوسرے یہ کہ جواب خط اون مولویصاحب موصوفہ سے صاف ظاہر ہے کہ بسبب علالت مزاج اور عوائق جسمانی جیساکہ مولویصاحب نے اپنے خط مین آپ کو لکھا نوبت جواب کی نہ پہونچی تیسرے یہ کہ علماء اسلام ذوی الکرام انکا شغل معا کے واسطے نہین ہین بلکہ ثبوت حقیت دین متین کے واسطے مامور ہین بغض و حسد سے دور ہین پس باین وجہ جناب اجتہاد مآب نے اپنے ایک شاگرد سے جواب لکھنے کی اجازت دی کہ تم جواب اسکا لکھ کے بھیجدو اور بسبب علالت کے وہ جواب تمام و کمال ملاحظہ حضور مین نہ آئے تھے کہ مرسل ہو گئے لہذا اگر اسمین کوئی غلطی حسب زعم باطل آپکے واقع ہوئی تو وہ جاے الزام مجتہد صاحب نہین ہو سکتی اور بالفرض محال گمان آپکا صحیح تو بھی آپکی نسبت ناظرین منصفین الزام اس سے بھی بڑھکے دین گے وہ یہ ہے کہ اگر آپنے جوابات سوالات بھیجے تھے اور اونکا جواب بھی جناب ممدوح کی طرف سے آیا تھا اور مہر بھی اونکی تھی تاہم آپ کو لازم تھا کہ بذریعہ تحریر ثانی کے اونسے تصدیق کرا لیتے کہ یہہ جواب جو آپکے شاگرد صاحب نے

لکھے ہین یہ آپکے نزدیک از سرتا پا صحیح ہین یا نہین تو مین جواب
لکھکے بھیجدون مابعد جواب لکھکے بھیج دیتے بلکہ جواب الجواب کا
انتظار کر لیتے جب جواب الجواب بھی آجاتا تب اگر آپ نغمۂ طنبوری بجاتے
تو البتہ مناسب تھا جو سنتا وہ کہتا کہ مدعی سچا ہے یا مدعا علیہ مگر آپنے
بلحاظ اسکے کہ جواب الجواب مین بالکل قلعی کھل جائیگی تقدم بالخط کو کام
فرمایا کہ سردست تو مشن مین رسوخ پیدا کر لیجیے داد قابلیت کی دیجیے
کل کی کل کے ہاتھہ ہے اگر یہی زمانہ ہے تو پادریان اہل ولایت
کا ساتھہ ہے وہ لوگ اسقدر مطلب کو ہمارے کیا سمجھین گے سردست
تو مقدمہ ہٹا بقول مشہور چور کا بھائی گنٹھ کٹا اب آپکے جواب دیتا ہون
اول یہہ کہ آپ اپنے خط مین جسمین کہ جواب کا جواب دیتے ہو لکھتے
ہو **قولہ** کہ اول مین بسم سے والاختتام تک بطور دیباچہ کے جو لکھا
گیا اسکے کچھ ضرورت نہ تھی جوابات سوال سے خارج ہے اوسکے لکھنے
سے کیا فائدہ حالانکہ اوسمین سے بعض مضمون خدا ہی تعالی کی نسبت
اور بعض آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین اسکے بعد مولوی ابو الحسن صاحب
کی شکایت لکھہ کے لکھتے ہو **الی قولہ** کہ مولوی صاحب کی نظر اس آیہ
قرآنی پر نہ رہی یعنی اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے
انہون نے بطور اقبح بات شروع کی مگر مین ایسا کبھو نہ لکھونگا اور سوال کا

نمبر بنا کے جواب لکھونگا کہ طولت کلام نہ ہوالخ جواب مشفق من یہ کل
عبارت آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی ہے یعنے پہلا فقرہ آپکا کہ بسم ہو والاختتام
تک بعضے مضمون اللہ تعالے اور بعضے آنحضرت کی نسبت ثبوت
طلب ہین سو یاد کر لیجیے کہ ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت آپکو
اپنے نامۂ ثالث مسمی بہ تنبیہ الملحدین مین دیدیا ہے کہ جسکے جواب
سے آپ عاجز ہوگئے ہین روے نامبارک کو شک ندامت سے
دھو گئے ہین اور دوسرا فقرہ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی
آیہ کو نہ دیکھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے بطریق احسن
بات کرنا چاہیے پر انہون نے بطریق اقبح بات شروع کی اسکا جواب
یہ ہے کہ جواب ترکی بترکی ہوتا ہے خیال کیجیے کہ آپکے منصرم صاحب
کتاب نغمۂ طنبوری ادہوری مسمی دیال سنگھ صاحب نے دیباچہ مین
پہلے لکھا یہ کلام وہ کیجیے کہ دشمن بھی رضامند رہے منہ پر اچھا
نہ کہیگا تو کہیگا دل مین اور پھر جب اختتام کتاب پر آئے تو نے
کل کہا ہائے طعن آمیز کلمات زبان پر لائے یعنے صفحہ ۱۰ و ۱۲ مین اسی
لکھنے ... گویا کمشنر صاحب ہوگئے مقدمۂ مذہبی کو مقدمۂ عدالت
قرار دیا معقولیت سے فرار کیا یعنے فرماتے ہین قولہ کہ اس مباحثہ
مین غلبہ مولوی صاحب کو رہا بجانب حق یعنی مولوی عمادالدین صاحب نے

پہلے خط مین چار شرطین لکھی تہین اوسمین دو کا مجتہد صاحب نے جواب
دیا اور دو کو طاق نسیان پر رکہہ دیا اور سوال نمبر ۱۱ و ۱۳ مین مجتہد صاحب
کی سادہ لوحی عیان ہے اسی طرح بہت کچہ لکہہ کے صفحہ ۱۱۲ مین فرماتے
ہین **الی قولہ** کہ اگر مجتہد صاحب کوئی اڑہائی اینٹ اور اوسارتے تو باقی
ماندہ علمی کہل جاتے لہذا اب مجتہد صاحب سے پوچہنا چاہیے کہ وہ اینٹین
کہان ہین غرضکہ آخری فقرہ یہ ہے **قولہ** کہ وہ حضرت چونکہ لکہنؤ کے رہنے
والے ہین مثل مشہور ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑہا **جواب**
مین پوچہتا ہون کہ انصاف کیجیے کہ مباحثہ آپسے اور جناب مجتہد صاحب
سے تہا یہ صاحب شخص ثالث کیا مجاز تہے کہ ایک عالم نامور کے
شان مین ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لائے انجیل کی پابندی بھی
نہ کی جیساکہ حضرت مسیح فرماتے ہین اپنے حواریون کو **قولہ** کہ جو کوئی تیری
داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تو بایان گال بہی پیر دے الخ لہذا آپ
ہماری طرف سے اونسے کہہ دیجیگا کہ آپ کیون غیر کی پہٹی مین پانون
دیتے ہین بگانے انڈے سیتے ہین آپنے سنا نہین کسی نے
تیتر کا انڈا مرغی کے تلے رکہہ دیا تہا اوس سے جو بچہ نکلا تو نہ باپ
کی بولی بولتا تہا نہ بیلون نہ مرغی کے ککڑون کون بلکہ نئے
عقد نے کہولتا تہا یعنے کہتا تہا سپرون سون اور یہ فقرہ جو اونہون نے

فرمایا قولہ کہ وہ حضرت لکھنؤ کے رہنے والے ہین ایک تو کڑوا کریلا
دوسرے نیم چڑھا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ مثل درست نہ ہوئی
اسواسطیکہ لکھنؤ کی نسبت عام بات ہے اور اگا ہونکا قول چلا آتا ہے یہ شعر
ع کمانان کہجو اوتیر مؤ جوانان شایستۂ لکھنؤ پگڑیان پنجاب کی نسبت
اہل فارس فرماتے ہین اب ہم آپ کو جتاتے ہین یہہ شعر گبر و
مسلمان ہمہ یک آبی اند ۔ وای بران قوم کہ پنجابی اند ۔ پس اب آپ ہونگے
کہینگے کہ مطبع آفتاب پنج آب کو خاک ہین ملایئے قابلیت نہ جتایئے
اولسے پوچھیے کہ آفتاب پنج آب جو آپنے اس مطبع کا نام رکھا
یہہ موزون کہان ہے اسلیے کہ آفتاب زمین سے تعلق کہان
رکھتا ہے اگر کہ یک شب تاب آپ اس مطبع کا نام رکھتے تو البتہ
بجا تھا اسواسطیکہ وہ ایک کرم ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے
جسے ہماری زبان اردو مین جگنو کہتے ہین اور دکھنی زبان مین پٹ بجنا
اب شتی نمونہ از خروارے ہین آپکے جواب الجواب مین چند باتین بطور
جواب کے عرض کرتا ہون کہ دروغ گورا حافظہ نباشد یہہ مثل آپ ہی
کے نسبت اصل ہوئی کیا معنے کہ پہلے آپہی نے مجتہد صاحب
کو کہا ہے قولہ کہ حدیث سے ہمارے مطلب کی ثبوت یا دلیل
دلیل نہ لائینگا فقط قرآن سے ثبوت بتایئے گا اور پھر (۶) سوال کے

سورہ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین سے یہ آیہ پیش کرکے کہتے ہو یعنی
عسے ان یبعثک ربک مقاما محمودا پس اسکے بعد تفسیر بیضاوی کی نقیض
لاکے کہتے ہو کہ مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمین عزت ہو اور کہ
سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملی مگر ابوہریرہ کی حدیث کی نسبت قرآنی قرینہ
چھوڑکے شفاعت کے مقام مین یہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا
جاتا ہے الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ بھلا یہ کون عقلمندی ہے
کہ پہلے آپ ہی نے ممانعت کیا کہ حدیث سے دلیل نہ لائے جاوے
اور پھر یہان اپنے مطلب کے فروغ کے لیے قرآن اور حدیث
کو ملاکے اعتراض کیا منصف مین عام بات ہے کہ جس بات کی شرعی ممانعت
کرے اور پھر اوسی بات کو اپنے مطلب پر دلیل لاوے یہ کونسی منطق کا
قاعدہ ہے اس سے کیا فائدہ ہے اور تفسیر بیضاوی کا مطلب
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود ملا یعنے مقام شفاعت
کبرا جسکو مقام محمود کہتے ہین ملا یہ مقام کسی نبی کو نہین ملا تھا اسمین آپکی خاص
کیے گئے جیسا کہ ظاہر ہے کہ کل انبیا حشر مین نفسی نفسی کہتے ہوئے
آوین گے اور جناب خاتم نبوت امتی امتی کہتے ہوئے تشریف لاوینگے
دیکھو مواہب لدنیہ مین لکھا ہے **قولہ** یعنے مفسرین کا اسپر اتفاق ہے
کہ کلمہ عسے کا جناب باری کی طرف سے واجب ہوا کرتا ہے اسواسطے

کہ کلمہ عسے دال ہے اجماع پر اور محال ہے کہ جناب باری تعالے
کسیکو طمع دے اور امیدوار فرماوے اور پھر محروم رکھے
پس یقین ہوا کہ اللہ جل شانہ بالضرور ہمارے سرکار ابد قرار کو مقام محمود
مرحمت فرماویگا اور واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اجماع کیا
ہے اسبات پر کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود
اسواسطے کہتے ہین کہ جب ایسے اضطرار کی حالت مین یعنے حشر مین
اولین اور آخرین سب بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دیدینگے
اسوقت ہمارے حضور شفاعت کرین گے اور عزت ظاہری سے جو آپ
مراد لیتے ہین کہ مکہ سے مدینہ مین عزت حاصل ہوئی سو یہہ خیال خام ہے
دنیا کی عزت سے یہان عزت نہین مراد ہے جیسا ولیم میور صاحب اپنی
تاریخ کلیسا کے صفحہ ۱۰ مین لکھتے ہین **قولہ** کہ یوحنا کی ماں نے مسیح سے یہہ درخواست
کی تھی کہ میرے دونو بیٹے سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ یعنے حضرت مسیح نے جو فرمایا تھا کہ بادشاہت ملیگی تو بادشاہت
سے وہ لوگ بادشاہت دنیوی سمجھتے تھے نہ اخروی پس چونکہ آپ
انہین حواریون کے مقلد ہوے ہین ایسا ہی کچھ مفسرین قرآن کا
بھی مطلب سمجھے ہو سو یہہ محض غلط ہے ہماری سرکار ابد قرار نے دولت
و حشمت دنیوی کو نجس العین بتایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

فرمایا ہے پس اسی قرینہ کو آپ اپنے کل تجویز پر لگا لیجیے گا اب صحیح
پہلے سوال کے جواب کا جواب یعنی آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ (۲) سوال کا
جواب بھی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے قرآنی قرینہ کی بابت جو مین نے
عرض کیا تھا اوسکا جواب آپنے یہ دیا کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے
اسلیے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپکے بیان سے سارا قرآن غیر
معتبر ہوگیا کیونکہ جب اوسکے نظم نظم الٰہی نہین ہے بلکہ عثمان نے
اپنی مرضی کے موافق اون آیتون کو جو اوسمین سے جوڑا ہے تو اس
صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اب اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نرہا
اوسکا سیاق کلام درست نہین ہے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے
درست نرہے مگر مین آپ کی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے
اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا ہون کیونکہ یہ سچ بات ہے اور ضرور قرآن
کی نئے ربط عبارت آپکے قول کی مؤید ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی
سنی مسلمان آپ سے پوچھے کہ جب عثمان خلیفہ مرگئے تھے اور
حضرت علی بادشاہ ہوے تھے تو انہون نے قرآن کی نظم کو پھر درست
کیون نہ کیا اور ایسا تو وہ اس نظم عثمانی قرآنی کو صحیح جانتے ہونگے یا وہ بھی
عثمان کے گناہ مین شریک ہوے مجھے نہین معلوم کہ شیعہ لوگ
اسکا کیا جواب دینگے الخ **جواب** واہ کیا خوب الزام آپنے جناب

مجتہد صاحب کو دیا ہے پادریان جلال کو خوش کیا ہے ایسا صاحب اول تو شاگرد
کی خطا اوستاد کی خطا نہیں تصور کیجاتی ہے بس اسی مقام پر یہہ بات
یاد آتی ہے آپنے سنا نہیں کہ زنجیر ہاتھی کو دیتی نہیں کہاتی ہے
دیکھو یہہ تجویز آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی جاتی ہے یاد کیجیے کہ آپنے
مباحثہ اتفاقی جو کہ مقام امرتسر میں حافظ ولی اللہ صاحب سے اور آپسے
ہوا تھا اور پہراوسے آپہی نے چھپوایا ہے ہمنے پادری فک صاحب
سے پایا ہے اوسمیں آپنے بزبان خود عندالرد بکاری مجمع عام میں
مولوی صاحب موصوف سے فرمایا ہے **قولہ** کہ یہہ انجیل مسیح پر نازل
ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا تو یہہ قول ہے کہ جنپر نازل ہوئی اونہیں نے
قلمبند بھی کیا ہے یعنے حواریوں پر نازل ہوئی اور انہیں نے قلم بند
بھی کیا ہے الخ اب فرمایئے کہ اس آپ کے بیان سے ساری
انجیل جعلی ہوگئی صفحہ صداقت سے دھوگئی اوسکا کوئی قرینہ اور سیاق
کلام دست نہ رہا مگر ہیں اس آپکے بیان پر معترض نہیں ہوتا بلکہ قبول
کرتا ہوں کہ ضرور اوسکی عبارت نے ربط سرا سر غلط آپکے کلام بد انجام کی
مؤید ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی رومن کاتھلک عیسائی تمہارے
بھائی تمسے پوچھے کہ جب اول حواری حضرت متی مر گئے تھے اور
دوسرے مرقس یا لوقا اونکے قائم مقام ہوے منادی کرنے لگے

کوئی آخرت پر قدم دھرنے لگے تو انہون نے وہ نسخہ انجیل اصلی جو کہ
حضرت مسیح کو بارگاہ باری سے ملی تھی حاصل کر کے کیون رواج نہ دیا
مسلمانون کو ہمپر ہنسایا آپ کو بدنام کیا لہذا یا تو اس انجیل جعلی کو وہ صحیح
جانتے ہونگے یا وہ بھی بقول آپکے اونکے گناہ مین شریک ہوے
یا نائب عزازیل ٹھیک ٹھیک ہوے مجھے نہین معلوم اسکا جواب آپ
کیا دینگے یا تکذیب انجیل مروجہ پر ہان لینگے حضرت من گھڑنت متقدمین کے
قول پر ہوتی ہے متاخرین کے قول پر نہین ہوتی سے دیکھو جب
اول عملداری انگریزی یہان ہوئی تو محسن صاحب پنشنر صاحب لکھنؤ
نے اسی باب مفاصی مین ایک استفتا باین مضمون کہ یہی قرآن ہے
جسکو تمسک کیا ائمہ اطہار نے اور اہلبیت جناب سید الابرار نے یا وہ
کوئی اور قرآن ہے لکھکے جناب غفران مآب مولوی سید محمد صاحب
مجتہد العصر لکھنؤ سلطان العلماء والد ماجد مولوی سید علی محمد صاحب دام
برکاتہ سے پوچھا تھا اور میر مولوی صاحب نے یہی تحریر فرمایا ہی قولہ
کہ بلاشک یہ وہی قرآن ہے جو کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو دیا
دیا تھا الخ چنانچہ کتاب طعن السنان من جرح القرآن مین موجود ہے
دیکھ لیجیے علماء سعادت شعار کو الزام نہ دیجیے اور قدماے علماے
حضرات شیعہ امامیہ کا بھی یہی قول چلا آتا ہے کہ جس سے کتب مبسوط

مملو ہین لہذا واسطے اطمینان خاطر عناد ناظر آپکی ہم پہلے ہی لکھ دیتے ہین
کہ اب پھر کر لکھے دیتے ہین کہ شاید آپ سہو کر گئے ہون اسلیے
کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا **قول** اول محمد بن حسن جرجانی ہو کہ بڑے
محدث فرقہ امامیہ حضرات اثنا عشریہ کے گذرے ہین انہون نے
ایک رسالہ اپنے بعض معاصر کی رد مین لکھا ہے اوسمین لکھتے ہین
قولہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن
در غایت اعلی درجہ تواتر بودہ و آلات صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا او در
عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ پھر **قول** دوم
صاحب مصائب النواصب نے لکھا ہے **قولہ** یعنے جو لوگ کہ نسبت
کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہہ قول
جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین الخ اب
فرمایئے جبکہ یہ شکل ہے تو متقدمین کا قول تغیر کا کیونکر سمجھا جاویگا یا متاخرین کا
اور پھر جبکہ خود مجتہد صاحب نے اپنے خط مین عذر معقول تحریر
فرمایا ہے کہ بسبب علالت مزاج کے مین نے اپنے ایک
شاگرد سے جواب لکھوایا گو کہ وہ بھی ذی علم تھے مگر علم مناظرہ اور ہے
اور علم عربی دانی اور ہے مقدمات کی صحت و کلا سے پوچھنا چاہیئے
نہ علما سے مثلا اگر آپسے کوئی پوچھے کہ آپ بڑے مباحث ہین

اور عالم ہین تو فرمایئے کہ تیل تلون سے کیونکر نکلتا ہے تو آپ کیا
بنا سکین گے بلکہ ہنسین گے لیس مناسب ہو کہ پہلے اپنے اصول کو درست
کر لیجیے تب فروعات مین قدم دیجیے دیکھو پادری تیبیڈی صاحب
نی کتاب جو کہ بڑے عالم علماء مین کا تھا لک کے ہین اور طامس انگلسن نے
اوسی انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور مقام لشکر گوالیار مین ۱۸۵۱ء
مین چھپوایا ہے اور مرکت الصدق نام رکھا ہے آپکی انجیل مروجہ کی نسبت
تحریر فرماتے ہین پوست کندہ آپکو اب ہم بتاتے ہین مگر آپ وہ باجیا
ہین کہ اب بھی نہین شرماتے ہین قولہ صفحہ ۱۶۹ اگر کاتولیک ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدسہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اپنے فہم سے سمجھتا ہے ایمان کا
کافی قاعدہ نہین ہے اسلیے انسان کو خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا
سکتے ہین اور یہہ کہ کتاب مقدس کافی قاعدہ نہین ہے عقل سلیم باسانی
دکھلا سکتی ہو کیونکہ انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے موافق کتب مقدسہ
پر اگر منحصر رکھے تو ضرور ہے کہ وہ چھ چیزون مین کلیہ دلجمعی اور دریافت
حاصل کرے اول یہہ کہ بضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتھہ مین
رکھتا ہے در اصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوم یہہ کہ اوسکے
پاس سالم کتاب ہے کہ نہین سوم یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے
ارشاد سے ہے چہارم یہہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطیان درج

نکی ہون نیجہ یہ کہ وہ اوسے سمجھ سکتا ہو شتم یہ کہ سب چیزین جو نجات
کے واسطے کافی ہون پہلے یہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ
اپنے ہاتھہ مین رکھتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے اپنا کوئی پروٹسٹنٹ
اپنی خاص رائے و تمیز سے کہہ نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب
ہے مروہ حرفون سے بھری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی
نہین دیسکتے سوائے اسکے عالم فاضل سب جانتے ہین کہ اور شلیم
کی ہیکل اور شہر کے ساتھہ وہ کتاب مقدس جو موسے اور قدیم پیغمبرون
کے ہاتھہ کے جھ لکھے ہوئے تھے نبوقدنضر کے عہد مین اسیرین
کی چڑہائی مین تاخت و تاراج ہوگئین اور اگرچہ اوسکی نقل مطابق اصل اسیرائی
نے پھر موجود کیا تھا مگر یہ نقل بھی انطاکس کے ظلمون کے
وقت مین لٹ گئین پس ایک شخص اپنی خاص رائے و تمیز سے نہین
کہہ سکتا ہو کہ کتاب جو اوسکی پاس ہے سچی اور اصلی ہے کہ نہین دوسرے
یہ کہ جس وقت کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے
کیونکہ جو کوئی حصہ اوسکا کم ہے تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے
اور کلام الٰہی کا کل نہین ہے اب مین پروٹسٹنٹون کو دکھلا سکتا ہون
کہ کتاب مقدس مین بہت حصے گم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے

۱ پروٹسٹنٹ کا کتاب مقدس کے صحیح ہونے کا یقین کرنا بے وجہ ہے

۲ کتاب مقدس کا اصل نسخہ اسیرائی کے وقت مین گم ہوگیا

۳ انطاکس کے وقت مین کتاب مقدس کے نسخے لٹ گئے

۴ پروٹسٹنٹ کا کتاب مقدس کے پورے ہونے کا یقین کرنا بے وجہ ہے

اکیم سے کہ منجملہ کتابین جلد مقدس کی کہوئی گئی ہین اگر تمہین میری بات
مین کچھ شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مفصلہ ذیل کے صحیفون اور متنون
مین دیکھو اور ڈھونڈھو گنتی کی کتاب باب ۲۱ - آیہ ۱۴ **قولہ** یعنے یخداوند
کے جنگ کی کتاب مین لکھا ہے الخ یہ کتاب کہان ہے پھر جوشوا کا باب
۱۰ آیہ ۱۳ **قولہ** یعنے کیا یہ جاشار کی کتاب مین نہین لکھا ہے الخ یہ کتاب
بھی کہوئی گئی پھر دیکھو پہلی کتاب صموئیل کے باب آیہ ۲۵ **قولہ** یعنے صموئیل
کی بادشاہت کا طور اور قاعدہ قوم سے کہا اور کتاب مین لکھ کے رکھا
الخ یہ کتاب بیبل مین کہان ہے پھر پہلے سلاطین کی کتاب باب آیہ
۳۲ **قولہ** یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایک
ہزار تھے الخ بس یہ مزامیر کدھر گئے **اقول** اے طرح بیس کتابین معہ آیہ و باب کے
یاد دیہا خب نشاندہی کر کے لکھتے ہین **قولہ** کہ اور بھی بہت کام ہین جو مسیح
نے کیے اگر وہ جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین
جو لکھی جاتین تو دنیا مین نہ سماتین الخ پھر اونجیل یوحنا کا باب آیہ ۲۵ **قولہ**
وے کشتن ترافن کی بابت اپنی تقریر مین لکھتا ہے **الی قولہ** کہ یہودیون نے
توراۃ مین سے بہت کتابین غائب کردین تاکہ انجیل مقدس مطابق اوسکے
معلوم نہو بس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس پوری نہین ہے
بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتھا حصہ ہے مسٹر ٹروائین ایک پروٹسٹنٹ فاضل نے

کونسل کے لارڈ کے لوگون کو لکھا ہے اور نئی ترجمہ کی درخواست کی ہے
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلینڈ مین ہے غلطیون
سے بھرا ہے الخ غرضکہ اور بہت باتین ہین اگر مین سب کو لکھون تو یہ نامہ ایک ضخیم
کتاب ہو جاوے یقین ہے کہ آپ کے کتب خانہ مین نہ سماوے تو
پھر فرمایئے کہ آپ جو بطالت قرآن و اسلام مین گفتگو کرتے ہو یہ کون
دانائی ہے فضیلت پناہی ہے ہرگز نہ کہ آپ کا سمند قلم بطالت اسلام
مین نہایت غرق ریز ہی خاک نیز ہے مگر ہمارا ہی قلم آپ کی نسبت وہ روان
اور تیز ہے کہ آپ کو ہی اوس سے گریز ہے بقول کیلے پر کہ ہمارا ہی قلم تیز ہے
اور قرآن کے باب مین آپہی انصاف کیجیے کہ آپکا عالم بے بدل مسٹر جانڈلو
نیوٹ صاحب باشندہ لندن نے جواب کتاب مظاہر الحق بروایت معتبر
و صحت مطلق در باب بربیت تمت یہود و نصاری لکھی ہے اوسکے صفحہ
۱۰۱ مین لکھتا ہے قولہ منجملہ اور فضائل و مناقب قرآن کی جسمین اوسے
فخر و مباہات کرنے بجا ہی دو فضیلتین بہت بڑی ہین ایک فضیلت تو یہ
ہے کہ جس مقام پر حق تعالی کا ذکر ہی بڑی عزت و احترام اور بڑی عظمت
اور ہیبت کے ساتھ ہے اور کسی جگہ پر اوسکے ذات پاک کی طرف عیوب
اور شہوات انسانی نہین منسوب کیے ہین اور دوسرا شرف یہ ہے کہ جملہ
خیالات باطلہ اور الفاظ رکیکہ اور خیالات لغو اور حکایات بیہودہ سے

منزہ ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ کتب یہودیان ان عیوب صریحہ
سے اور مناقص سے مملو ہین واقع ہین قرآن ان عیوب واضحہ سے
ایسا مبرا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہیے کہین کسی امر رکیک اور
بیجا کا شائبہ بھی نہ پائیے گا الخ **اقول** دیکھو جب مدعی خود ابطال دعوی کا
اقبال کرے تو ڈگری کسکے حق مین ہونا چاہیے اسکا تو جواب ہمین
بتایئے پادریان واقع امرتسر کا مال ابلہ فریبی سے نہ کھایئے مشفق من
بڑے افسوس کی جاہے تعجب آمیز ماجرا ہے کہ آپسا عالم بطمع دنیا
دنی اودہر جاوے اور اودہر سے اتنا بڑا محقق عالم عیسائی ادہر آوے
اگلون نے سچ کہا ہے ؎ حسن در بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؛
زحاک کہ ابوجہل این چہ بوالعجبی است ؛ اسیطرح پانچوین سوال کا جواب جو دیا
ہو محض واہیات ہے لہذا **اقول** پانچوین سوال کا جواب یہہ ملا کہ قرآن مین کوئی
آیہ اس مضمون کے نہین ہے کہ بیشک حضرت نے فرمایا ہو کہ مین
شفاعت گناہگاران کرونگا لیکن حدیث مین اور اجماع سے ثابت
ہے یہہ جواب آپکا نہایت درست ہے بیشک قرآن مین کوئی آیہ
ایسی نہین ہے اور یہہ بھی سچ ہے کہ احادیث اور اجماعات سے اسکا
ثبوت دیا جاتا ہے پس جبکہ ضرورت شفاعت اور تخصیص شفیع قرآن کے
برخلاف حدیث و اجماعات سے ثابت ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی تراشے ہوے
پر قبول کرے گا ایمان تو قرآن پر لاوے گا اور عقائد حدیثون اور
اجماعات کی تراشی ہوے پر رکھیگا الخ **جواب** دیکھیے اسمین کتنا
ایر پھیر آپنے کیا ہے جواب دہندہ کو کیا خوب الزام دیا ہے یعنے
قرآن مین کوئی آیہ اس قسم کی نہین ہے کہ جسمین آنحضرت نے
فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کرالونگا ایسا صاحب مین پوچھتا ہون
کہ قرآن شریف معاذ اللہ کیا آنحضرت کی حدیث ہے کہ اوسمین آنحضرت
فرماتے کہ مین شفاعت گناہگاران کرالونگا جیساکہ بموجب مقولہ آپکے
کہ انجیل حواریون پر نازل ہوئی ہے اور اُنہین نے قلمبند بھی کیا ہے
جناب من قرآن خاص اللہ جل شانہ کا کلام ہے اوس سے ہم لوگ
یہ مسئلہ شفاعت سید المرسلین اخذ کرتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہ آیت
الکرسی مین جانب جناب رسالت پناہی یون ارشاد فرماتا ہے یشفع عندہ
الا باذنہ پس ثابت ہوا کہ آپ کو مقام شفاعت کبرا بھی عنایت ہوا ہے
اب آپکو چاہیے کہ اسیطرح شفیع ہونا کسی اور انبیاء ماسبق کا کتاب اللہ
سے ثابت کیجیے مگر آپ اس مقام پر ضرور یہہ عذر کرین گے کہ یہہ
حکم عام ہے یعنے جسکو خدا حکم کریگا وہ شفاعت کر سکتا ہے کچھ
خصوصیت ہمارے حضور اقدس کی نہین لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا

کہ خاص حکم شفاعت تامہ کو جو کہ جناب باری کی طرف سے ہماری سرکار
ابد قرار پر صادر ہوا ہے پیش کرین وہ یہہ ہے پارہ ۵ المحصنات سورہ نساء
رکوع ۹ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ
واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما۔ ترجمہ اور اگر اون لوگون نے جنہون نے اپنا
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشوا تی اور رسول اونکو بخشوا تا
اللہ کو پاتے معاف کرنیوالا مہربان الخ اب فرمایئے اسمین تو اجازت تامہ
ہمارے حضور اقدس کو اپنی حیات مین دنیا ہی مین حاصل ہوگئی چہ جائکہ آخرت
مین سبحان اللہ آپکے شجر عداوت نے دوستی کا پھل دیا کہ جو باتین عوام
نہ جانتے تھی وہ بھی آپکے سوالون سے ہویدا ہوگئین کسی نے سچ کہا
ہے ؎ دشمن دانا کو بھائی جانیے ۔ یار نادان کا نہ کہنا مانیے +
اب یہ فقرہ آپکا کہ ایمان تو قرآن پر لائے اور عقائد حدیثون اور اجماعات
کے تراشے ہوے پر رکھے الخ یہ بات آپکی علمیت اور قابلیت کو بالکل لغو
کرتی ہے اسلیے کہ قدماے عیسائیہ نے یہ عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح ہمارے
گناہونکا کفارہ ہوا اور سبکے بدلے گناہون کی سزا آپ پائے اور سولی
پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا الخ اب کہیے مین استفسار کرتا ہون کہ بلا
ایک ایک گناہ کے سرزد ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام تو قابل شفاعت
کے نہ ہے تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام باوصف اوٹھانے تمام عالم کے

گناہون اور معاذ اللہ ملعون ہونے اور جہنم مین جانے اور سزا پانے کی
کیونکر اور کس دلیل سے شفیع گناہگاران ٹھہرائے گئے حالانکہ اونکے
واسطے کوئی پادریصاحب یہان سے لندن وامریکا تک یا کوئی کرسچنز
ہندی یا سندی یا پنج آبی یا دوآبی تا الی الان کفارہ نہین ہوا ہان یہ حکایت
جو کہ پادری جان ملنرصاحب کی کتاب جو ۱۸۳۰ عیسوی مین چھپی ہے
حکایت تھوڑا عرصہ ہوا کہ جوانا سوٹ کوٹ نے فرنگستان مین دعوے
الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکے حق مین شیطان کے
خطاب مین خداے تعالے فرماتا ہے **قولہ** ورس ۱۵ باب ۳ کتاب
پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلے گی) اور باب ۱۲ مشاہدات
مین یون ہے **قولہ** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت
سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اوسکے پانون کے تلے اور
اوسکے سر پر بارہ ستارونکا تاج وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور
جنے کو لیتی تہی اور کہتی تہی کہ مین شیطان کا سر کچلون گی اور مجھے
حضرت عیسے کا حمل ہے الخ **اقول** کہتے ہین کہ اس عورت کے
بہت مسیحی معتقد ہوے تہے میری غرض اس بیان سے یہ ہے
کہ شاید آپ فرماوین اور یہہ حکایت لاوین کہ اس سے جو فرزند آسمانی پیدا
ہوا تہا وہ باپ کے واسطے کفارہ ہوا تو پھر ہمکو یہہ عذر ہے کہ حضرت

مریم علیہا السلام کو تو حسب مقولہ عیسائیان روح القدس سے حمل رہا تھا
اور اس عصمت مآب کو حضرت مسیح علیہ السلام سے حمل رہا مگر حیف ہے
کہ یہ نہین معلوم ہوتا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی تھی یا نہین
اور صورت پیدا ہونے مین اوس عصمت مآب کے معتقدون کے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا مثل باپ کے حاصل تھا یا نہین اور لقب
خدائی کا نسبت اوس مولود کے بلٹا تھا یا نہین یا معاذ اللہ اوس نیکبخت
غیبانی دن آسمانی کو ہوسک کی بیماری تھی کہ بروقت تولد فرزند کے ایک بچہ
اخراج کر گئی کچھ معلوم نہین ہوا تو پھر کیا جواب دیجیگا لہذا حسب تشخیص اہل ہند
جو کہ ذی شعور ہین نو ایمان سے مامور ہین وہ کہتے ہین کہ اس شخص کو مالیخولیا
ہوگیا ہے غرضکہ اسیطرح کل کتاب آپ کی ایک فعل عبث آہنگ بیمعنی لایعنی
ہے اوسکا جواب دینا اوقات ضایع کرنا ہے عام بات ہے کہ دیگ مین
ایک ہی چانول ٹٹولتے ہین عقدہ نگشتہ وخام کا کھولتے ہین بس اب سید
کلب باقر صاحب کے سوالات کے جوابات جو آپنے دیے ہین اوسمین جو
ہم درآئے تو مناسب معلوم ہوا کہ ایک ایک کا جواب ہمکو بھی دینا چاہیے جو
منصف دیکھے وہ آپکو زیادہ گو بنائے کہ آپ ہر دو شیخی مارتے ہین ہمبھی
مارتے ہین تو دوسرون سے شیخی نگہارتے ہین بگڑنی کی بات کو بہر سے
سنوارتے ہین یعنے بیسون سوال کا جواب آپ یہ دیتے ہین قولہ

لہ یہہ کیا خوب سوال ہے ایسا سوال ہمسے کسی نے نہین کیا سو ہین
رہت رہت کہتا ہون ذرا غور سے سنیے الی قولہ آپ کہتے ہین
یہ جو سوال ہے اسکے تین حصہ ہین اول یہہ کہ آنحضرت کی نبوت کا
انکار ہم لوگ کیون کرتے ہین دوم یہہ کہ ادلۂ عقلیہ ونقلیہ سے آنحضرت
کی نبوت ثابت ہے سوم انکہ توریت وانجیل وغیرہ مین اونکے وجود
بیجود کے بشارت ہے اسپر آپنے جواب دیا ہے قولہ کہ تیسرے
حصہ کا جواب تو یہہ ہے کہ انجیل توراۃ وغیرہ سب پیغمبرون کی کتابین موجودہ
آپ مہربانی کرکے وہ آیات نکال کے دکھاوین جہان جہان پر اونکی بشارت
موجود ہے پھر کہتے ہو کہ کتاب مکاشفات کے ۹ باب کے سوا
آنحضرت کا ذکر کہین نہین ہے اور وہ ذکر تو اونکے حق مین اچھا
نہین ہے اگر آپکو گمان ہو کہ بعض علماء محمدیہ نے بیبل سے بعض
آیات بگمان خویش آنحضرت کی بشارت بنا رکھی ہے اور واضح رہے
کہ اہل اسلام کے مصنفون مین سے سب سے زیادہ مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام مین حضرت کی بشارت کا ذکر کیا ہے اور انہون
نے ۲۳ مقام بیبل کے اس مطلب پر پیش کیے ہین پر اون
تیئیس ۲۳ مین سے ایک بھی درست نہین ہے بندے نے اپنی
کتاب تحقیق الایمان مین اوسکا جواب مفصل لکھدیا ہے اور خوب

ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت کی بشارت اون کتابون مین ہرگز ہرگز
نہین ہے پھر کس طرح سے دعوی کرتے ہو کہ بشارات موجود ہین
بالفرض اگر ہے تو ہمین بتلاؤ مگر جو مقام کہ پیش کرو پہلے تحقیق الامان
مین اوسکا جواب دیکھہ لو پھر رد لکھو تا کہ طوالت کلام نہو الخ **جواب** مشغو
من اسی لحاظ سے کہ طوالت کلام نہو اسی حصہ مین تینون حصون کا جواب
ہم ختم کیے دیتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے حصہ
مین جو دس دلیلین آپنی در باب عدم ثبوت رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لکھے ہین اور پھر صفحہ ۹ مین اقرار کرتے ہو کہ ہمنے کبھو نہین سنا
کہ آنحضرت کے نبوت پر ادلہ عقلیہ ونقلیہ دنیا مین کہین موجود ہین اگر
آپ سناوین گے اور وہ صحیح بھی ہونگے تو ہم ضرور پھر مسلمان
ہو جاوین گے پھر میرا اقرار آپسے اور سب علماے اسلام سے ہی
اگر آپ دے سکتے ہون تو زہے نصیب ضرور اب وہ دلیلین بیان
فرماوین انتہی کلامہ **الجواب** حضرت من عرصہ ہوا کہ ہمنے ثبوت آنحضرت
مین نامہ چراغ ہدایت جو کہ بجواب آپ کے کتاب تحقیق الامان
ضعیف البیان کے لکھا ہے اور رجسٹری کرا کے فقط بلحاظ اسکے
کہ شاید آگے پہنچے آپ انکار نہ پہونچنے کا درمیان مین لاوین جو کوئی
ہماری تحریر کو پیش کرے اوسے آپ جھٹلاوین مقام قصبۂ انام سے

بھیجا ہے اور ہمین بالکل ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حسب فشاندہی کتب عہد عتیق وجدید کس شان وشوکت سے کیا ہی
جسکا جواب آپنے آجتک نہین دیا ہے دہن نامبارک کو سوزن معقولیت
سے سیا ہے اور پھر اوپر یہہ دعوی ہے اس حرکت لغو کی کیا
دوا ہے مگر خیر پھر ہم قلم اوٹھاتے ہین سواے مولوی رحمت اللہ
صاحب کی بشارات واقعی جتاتے ہین وہ یہہ ہین **اقول** ابھی چند روز کا
نہ ہوا ہوگا کہ ہم بطور دورہ بمقام راے بریلی واقع ملک اودہ مین گئی
تھے چنانچہ وہان ایک نیٹو کرسچن مسمی آپکے از عقل خدا شناسی تاب
مسمے فلپ صاحب نہایت تیز بطالت اسلام مین بشدت عرق ریز
مگر معقولیت سے گریزیت وہوم وہام سے دعوی کرکے مقام ہذا
پادریصاحب مین بہ ہمراہی خود پادری صاحب ہمسے دربار کیا بعد گفتگو
زبانی کے جب بند ہوے تو فرمانے لگے شرمانے لگے بعد برخاست
جلسہ کے یہہ چار سوال قلمبند کرکے بصحبت سید علی حسین صاحب واعظ
محمدی جو کہ ہماری طرف سے وہان وعظ کہنے کو مامور ہین صاحب
عقل ذی شعور ہین بھیجے لہذا وہی سوال اور اونکے جواب اسمقام پر
آپ کو پیش کرتا ہون کہ شاید اب کے آپ قول کے سچے ہون طمع
دنیا سے ہاتھہ اوٹھاوین شرماجاوین پھر ادہر آجاوین اور یا جواب باصواب

تحریر فرماوین ابلہ فریبی سے ہاتھہ اوٹھاوین میان عزازیل سے
بچیا چھوڑاوین
وہو ہذا
جوابات سوالات پادری فلپ صاحب
واقع رای بریلی

سوال اول قرآن کا منجانب اللہ ہونے کے کیا دلیل ہے **سوال دوم** محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال وچلن کے بیان مین کہ اونکا چال و چلن موافق اور نبیون کے تہا یا نہین **سوال سوم** محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر خدا ہونے کی کیا دلیل ہے **سوال چہارم** کس نبی نے اونکی پیشین گوئی کی ہے کہ وہ برحق نبی تھے الخ **جواب** سوال اول کا جواب سوال دوم سے تعلق رکہتا ہے لہذا پہلے سوال دوم کا جواب قلم بند کیا آپ کو دیا وہ یہہ ہے **اقول** کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت پر تورات جسکو آپ کتاب اللہ جانتے ہو موافق خبر قرآن شریف کے ناطق ہے دیکھو قرآن مین خبر ہے مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل لہذا پہلے ثبوت تورات سے لیجیے سفر خامس تورتیہ کتاب استثناء کے ۱۸ باب کی آیہ ۱۸ **قولہ** یعنے اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجہ سا ایک نبی

قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے
کہونگا وہ اوسکے سب کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین
وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا الخ اب
دیکھو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق باطلہ مطلق مین سب الفاظ مین تاویل
کے ہر چند کہ وہ بھی مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ ہے مگر یہ لفظ کہ اپنا کلام اوسکے
منہ مین ڈالونگا چونکہ اسمین تاویل جھوٹی بھی نہ سما سکتی تھی دم کو لے رہے
ہین یعنے مطلب اس سے یہ ہے کہ کل انبیاء ماقبل کو کلام الٰہی لکھے ہوئے
ملے مثل تورات و انجیل و دیگر صحف وغیرہ مگر ہمارے پیغمبر صاحب صلوٰۃ
اللہ علیہ کو تمام قرآن شریف زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا
گیا فقط باین لحاظ کہ آپ امی تھے یعنی بسبب اسباب ظاہر پڑھے نہ تھے
اور دستور ہے کہ نبی پڑھے کو لکھے کے بھیجنا مناسب نہین ہوتا الخ
اب لیجیے اسکے مطابق انجیل سے خبر یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آخر تک بشارت
ہے کیا خوشنما اشارت ہے یعنے حضرت مسیح فرماتے ہین قولہ
کہ یہ باتین مین نے تمہین کہین تاکہ تم ٹھوکر نکھاؤ اور وہ عبادت خانون
سے تمہین نکال دین گے بلکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جو کوئی تمہین قتل
کریگا گمان کریگا کہ خدا کے بندگی بجا لاتا ہون اور تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرین گے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے لیکن یہ باتین

تمکو نہ دیکھیں گے کیونکہ میں تمہارے ساتھ تھا جب تک وہ گھڑی آوے تو تم یاد
کرو کہ میں نے تمھیں کہا اور جب تک کہ میں نہ جاؤں وہ تسلی بخشنے والا
نہ آویگا الخ اب فرمایئے خود حضرت مسیح فرماتے ہیں بشارت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف سناتے ہیں خبر آیندہ
بولتے ہیں آپکے کان کھولتے ہیں وہ گھڑی آتی ہے کہ جو تمھیں قتل
کریگا وہ عبادت جانے گا اسکا مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام میں کوئی
عبادت جہاد کفار سے بہتر نہیں ہے چنانچہ مصنف کتاب مظاہر الحق
جو کہ ایک زبردست مسیحی عالم نے اب لندن سے تصنیف کرکے بھیجی
ہے بعد ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکے
حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں قولہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
جس دن کہ بیت المقدس کو عیسائیوں سے لیا ہے اوسدن ایسا قتل
عام کیا ہے کہ ہاتھ خون آلودا پنا ستون بیت المقدس پر بنا دیا ہے
کہ آج تک وہ نشان موجود ہے ہیبت اسلامیہ کی نمود ہے الخ پھر دیکھو
فقرہ دیکھو ہمارے کلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرینگے کہ انہوں نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے اس سے یہ
مطلب ٹھہرا کہ نہ خدا کو باپ نہ مجھکو بیٹا کہینگے اونکا عقیدہ لم یلد ولم
یولد ہوگا جیسا کہ آجتک اہل اسلام میں ہے اور یہ کہ جب تک میں

نہ جاؤن وہ نسلی بخشنے والا نہ آویگا اسکا منشا یہ ہے کہ میرے بعد آویگا
جو خدا تک پہونچا دیگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ ہزارون اولیا اس امت محمدیہ
مین اب بھی موجود ہین جو خدا تک پہونچتے ہین اور پہونچاتے ہین
ویسا ہی ظہور مین آیا اب لو جو تھا باب پوس مقدس کے خط کا جو کہ رومیون
کو لکھا گیا قولہ آیہ ۶ چنانچہ داؤد بھی اوس آدمی کے مبارکی کے جسکو
اللہ تعالی بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے ذکر کرکے یہ کہتا ہے
کہ مبارک وے لوگ جنکے گناہ ڈھانپے گئے اور خطائین معاف ہوئین
الخ دیکھو کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے یعنے
داؤد علیہ السلام صاف صاف خبر دیتے ہین کہ مبارک وے لوگ
جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈھانپے گئے اس سے یہ
مطلب ہے کہ اگلی امتون مین دستور تھا کہ جو خلاف حکم اپنے پیغمبر کے
کوئی امر کرتا تھا تو اسکو اوسیوقت یا اوسیدن سزا ہوجاتی تھی غیب سے
چنانچہ موسی علیہ السلام کی امت کے کچھ لوگ جو کہ ہفتہ یا اتوار کے
دن مچھلیان پکڑتے تھے اور پیغمبر کے کہنے پر عمل نکرتے تھے بندر ہوگئے تھے
اسی طرح آپکے بھائی بند جو کہ مسیح علیہ السلام کے جھوٹے پیرو
امتی تھے کسی قدر بسبب عدم بجاآوری کسی حکم کے خنزیر ہوگئی تھی
کتاب قصص الانبیا مین مذکور ہے اور دیکھو ابو یحیی بن عیسی طبیب کی

کتاب کہ پہلے عیسائی تھے تمہارے بھائی تھے بعد شرف اسلام
جب ہمارے بھائی بنے تب رد مذہب مسیحی مین کتاب لکھی ہے اور یمن
خوب دینداری سیکھون کے ظاہر کی ہے اور یہان اس امت محمدیہ مین
کیسا ہی گناہگار ہو بدولت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین سخیت
سے محفوظ ہے بس اسی طرف کو حضرت داؤد علیہ السلام اشارہ فرماتے
ہین **قولہ** کہ مبارک وے لوگ جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈھانپے
گئے اب لیجیے مکاشفات یوحنا باب ۴ - آیہ ۲۶ سے آخر تک بشارت
پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے **قولہ** اور وہ جو غالب ہوتا
اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کرتا ہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا
۲۷ - اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکنا چور ہو جائین گے جیسے مین نے اپنے باپ سے
پایا ہے کہ روح کلیسا کو کیا کہتے ہے اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا جسکا
کان ہے سنے الخ **اقول** اب کہیے لوہے کی عصا سے کیا مراد
ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو تو لکڑی کا عصا بھی ثابت نہین بس معلوم
ہوا کہ اوسے کے عصا سے تلوار مراد ہے کہ تلوار ہی کے ذریعہ سے
دین اسلام نے فروغ پایا تاریکی کفر و کافری کو مٹایا اور صبح کے ستارے
سے دین اسلام مراد ہے یعنے اوسکا دین مثل ستارۂ صبح کے تمام

دنیا مین چلے گا کہ ظاہر ہے کسی انبیا کا دین ایک اقلیم سے دوسری
اقلیم مین نہین گیا پھر دیکھو پولوس مقدس کے خط کا ۱۳ باب جو کہ رومیون
کو لکھا گیا **قولہ** آیہ ۴ کیونکہ وہ خدا کا خادم بدکو سزا دینے کے لیے منتقم ہے
پس تابع رہنا ضرور ہے نہ صرف سزا کے سبب بلکہ ضمیر کے باعث الخ
اقول بھلا اب فرمائیے جبکہ آپکے مقتدا جنکو آپ اپنا پیشوا جانتے
ہین اور منتہی الحواری مانتے ہین وہ یہ خبر دیتے ہین کہ شمشیر
لیتے ہین **قولہ** کہ وہ تلوار عبث نہین پکڑتا بلکہ بدکو سزا دینے کے
لیے ہے الخ اور آپ لوگ یہی اعتراض محمد پر تحریر کرتے ہین کہ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر لوگون کو مسلمان بنایا
اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ہم آپکی مانین یا آپکے مقتداؤن کو
سچا جانین یا جھوٹھا اور سچ کو ایک ہی مین سانین پھر لو اعمال رسول کے
۳ باب کا آخری فقرہ **قولہ** سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح
کو بھیجا اور مبعوث کیا کہ تمکو یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون
سے پھراوے الخ **اقول** اس خبر کو منشی رجب علی صاحب نیٹو کرسچن
نے کیا خوب گھمایا ہے اپنے مطلب پر جمایا ہے ابلہ فریبی کا کوفعہ
ہاتھہ آیا ہے اب اون سے پوچھیے کہ جبکہ یہہ لفظ آئے **قولہ**
کہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بھیجا یا مبعوث کیا

تو پہر اونکا مابعد بہی تو ہونا چاہیے ورنہ لفظ پہلے کے فضول نہ ٹہریگا
ہان اگر بقول مولوی آل حسن صاحب مغفور یہ کہیے کہ یہہ فقرہ کسی سے پیچہے
سے لایا ہے تو الحاق ثابت ہوا اور پہر دوسرا فقرہ قولہ کہ تمکو
یہ برکت دیونگے کہ اوسکی بدیون سے پہراوے صاف صاف
ضمیر غائب کا پیدا ہے خبر پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوید ا ہے
اب ذرا کان لگاکر سنیئے تقریر فضول سے مغز سا معین نہ دہنیے کہ آپنے
جو بڑی قابلیت جہائی ہے کہ ایک بات کے چار حصے کیا مقدمہ
کو طول دیا اس سے کیا ہوتا ہے مین پوچہتا ہون کہ جب نبوت ہماری
پیغمبر صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب نشاندہی تورات وانجیل
اس شرح وبسط سے جیساکہ ہم پیش کرتے ہین مسلم الثبوت ہوے
تو پہر جو کچہ کہ انہون نے فرمایا کہ یہہ کلام خدا ہے وہ واجب التسلیم ویقینی
ہے اوس سے انحراف محض گمراہی وبدیمینی ہے اور یہہ جو آپنے
سوال کیا قولہ کہ چال وچلن اونکا موافق اور پیغمبرون کے تہا یا نہین اونکی
شرح کردیجیے تو ہم البتہ جواب دیسکتے ہین یادری فنڈر صاحب تو دیکہو
اپنی کتاب میزان الحق مین یون تحریر فرماتے ہین قولہ یعنے محمد صاحب
کی صفات مین البتہ کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک بین
ودانا اور دنیوی کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بہی خوب پسندیدہ

اور فقرا و مساکین پر مہربان اور اپنے یار و اصحاب پر اور خویش و اقربا پر
صاحب احسان تھا لیکن باطنی پاکی اور دینی سے بیگانہ اور دشمنو پر
سخت اور کینہ ور تھا الخ باب ۳ فصل ۴ جو کہ چال و چلن مہدی کے بیان
مین ہے **الجواب** اب آپ دیکھین ایسا شخص ہمہ صفت موصوف
حسب تشخیص مدعی کے کہان دینے پاکی سے بیگانہ ہو سکتا ہے
اور دشمنو پر سخت ہونے سے بھلا کیا نقصان عائد ہو سکتا ہے یہہ
ہٹ دھرمی نے شرمی ہے کہ نہین فرمائیے کہ دلی پاکی سے جو انہون
نے فرمایا کہ بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ سے کہا عام بات ہے کہ امور باطنی
پر دلیل کا قائم ہونا دشوار اور اگر یہہ کہیے کہ المرء یقیس علی نفسہ کے
راہ سے فرمایا ہے تو پھر اونکے یاد ریت مین بٹہ لگا ہان اگر یہہ
کہیے کہ ہمکو اونکے چال و چلن پسند نہین تو یہہ بات اور ہے دیکھو
آفتاب جہانتاب مین ہزارون چرند و پرند اوڑتے پھرتے ہین اگر
ایک چمگادر کہ اذل پرندگان سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا
ہزارون بیدین اخوان الشیاطین خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی
صحیح بس اب یہہ پاس خاطر آپکے ہمنے چارون سوالون کا جواب دیدیا
اب سنا سب کہ ہمارے سوالونکے جواب جو کہ عندالروبکاری آپنے
تحریر کرالیا ہے مفصلا و مشروحا تحریر فرمائیے یا فقط سوال ہی کرنے پر

کمر باندھی ہے بقول شخصے پڑھے لکھے کچہ نہین بیٹے کو آندے
ہین بس مشفق من اب آپکو چاہیے کہ جواب دیجیے یا اپنے قول کی
اتباع کیجیے نفع دنیاے فانی سے ہاتہہ اوٹھایئے ہمارے ساتہہ
آیئے ہم خرما و ہم ثواب کا ذائقہ اوٹھایئے آپنے سُنا نہین کسی کا شعر
ہے ؎ رستم ہازین پہ نہ بہرام رہگیا ۔ مردونکا آسمان کے تلے
مام رہگیا ۔ اب اسی جواب کو دسون سبب انکاری پر جو کہ آپنے بجواب
سید کلب باقر صاحب کے لکھا ہے لگا لیجیے گا طول کلام ہے
کیا حاصل مگر دوسرا سبب جو کہ آپنے تحریر فرمایا ہے **قولہ** کہ دوسرا سبب
یہ ہے کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنے معجزات ہی اونکے ہاتہہ سے سرزد
نہین ہوئے قرآن سے کوئی معجزہ ثابت نہین ہے بلکہ صریح انکار معجزہ
قرآن سے پایا جاتا ہے اوسپر یہ آیہ آپنے پیش کی ہے وما منعنا ان نرسل
بالآیات الا ان کذب بہا الاولون ۔ یہ لکہکے لکہتے ہو کہ الف لام با لآیات
کا استغراقی ہے نہ معہود ذہنی کیونکہ وجود معجزہ قرآن سے ثابت نہین
ہے الخ جواب اسکا یہہ ہے کہ انجیل کو نہ بورے اپنے علمیت
کی ٹانگ نہ توڑیے یعنے الف لام با لآیات کو جو آپنے استغراقی فرمایا یہ کس
قاعدہ سے کہا ایصاحب الف لام جو کہ اول لفظ کے سرے پر ہو وہ
استغراقی کہلاتا ہے جیسے الحمد کا الف لام اور بیان وما منعنا ان نرسل

بالآیات دو الفاظ کے مابین ہین ہر تو استغراقی نہ ٹھہرا معلوم ہوا کہ آپ کو دون دیکے پڑے ہین یا کسی تثلیثے یار نے یہ الف لام گڑہے ہین کالج آگرہ مین آپ بھی عربی پڑہے ہین یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک شاعر صاحب مجھے الہ آباد مین ملے اور اپنی شعر گوئی کی بہت تعریف فرمانے لگے تب مین نے کہا کہ کچہ اپنی تصنیف سے مجھے بھی مسرور کیجیے تو ذات شریف یہ شعر زبان پر لائے ؎ لٹھے والون کے کہان تک ہین اوٹھاون کڑیان ۔ بلیان دو ہونڈ تا پچھتاہون اڑانے کے لیے ۔ اسپر مین نے کہا کہ آپ پنجاب جایئے تو مولوی عماد الدین صاحب سے ملاقات کیجیے وہ بھی مسلمانون کی کڑیان اوٹھا رہے ہین نئی طرح کی عربیت بگھار رہے ہین کچہ عجیب قسم کی اڑانی نگاتی ہین نئے راگنی گاتی ہین نغمہ طنبوری اوڑاتے ہین اب دیکھو جب کل آیات کے لفظ آئے تو دو استحالہ لازم آتے ہین ایک یہ کہ جتنے انبیا از آدم تا بعثت حضرت خاتم نبوت علیہ السلام کل آیات یعنی نشانیون سے مبعوث ہوے ایسا نہین ہوا بلکہ ہر ایک انبیا علیہم السلام کو نئی طرح کا معجزہ عطا ہوا ہے دوسرے یہ کہ کیا آپکے نزدیک جتنی نشانیان کہ مشیت الٰہی مین تہین وہ سب تمام ہوگئین سو ایسا نہین ہوا تو ہصورت مین یہ لام با الآیات کا استغراقی نہ ٹھہرا اور جتنے ہی اسکے قریب ہے وہ بھی معدوم باقی رہا عہد خارجی

اور عہد قدیمی تو اب آپ استغراق سے ہوشمین آیئے یا بحر ندامت
مین غرق ہو جایئے دوسرے یہ کہ حسب تجویز آپکے اگر یہ نظیر قرآنی
صحیح سمجھی جاوے تو پھر انجیل سے بھی کوئی معجزہ حضرت مسیح کا ثابت
نہوگا یہود کی اور بھی بن آئے گی ندامت آپکے گھر مین گھر بنائے گی
کیا معنے کہ اس انجیل مروجہ سے بھی کوئی معجزہ مسیح ثابت نہین ہوتا ہے
جو سنتا ہے وہ روتا ہے کہ اوہمین نہ دکھانے معجزہ کا سبب آشکار
مثل آفتاب نصف النہار کے درج ہے دیکھو باب ۱۶ انجیل متی کی جو کہ
اول حواری ہین پہلی آیہ اور گیارہوین باب انجیل لوقا کی ۱۷ اور ۱۹ آیہ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے بھی کوئی معجزہ بالنشانی
ظاہر نہین ہوئے اسلیے کہ فریسی کاہنون نے معجزہ و نشانی جب
طلب کیا تب حضرت نے اونکو یہی جواب دیا **قولہ** کہ شریر معجزہ یا نشانی
طلب کرتے ہین لیکن ان لوگون کو کوئی نشانی سوائے نشانی یونس کے
یعنے حضرت یونس کے نہ دیجائیگی کہ یونس پیغمبر تین دن رات مچھلی کے
پیٹ مین رہے اور ابن آدم یعنے مین بھی تین دن رات زمین کے
پیٹ مین رہکر جی اوٹھونگا الخ **اقول** اب فرمایئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ کوئی معجزہ یا نشانی جیسا کہ روایات اناجیل اربعہ اور اعمال حواریین
مین مندرج ہین ہوتے تو ضرور حضرت طالبین معجزہ سے

فرماتے کہ دیکھو میں نے مردہ زندہ کیے اور اندھون کو بینا کیا
اور مجذوم کو تندرست تو اب ثابت ہوا کہ معاذ اللہ کوئی معجزہ یا نشانی حضرت
مسیح سے بھی ظاہر نہین ہوئی بس اب جو معجزات کہ انجیل مین لکھے
ہین یہ سب الحاقی ہین یا جعلسازون نے جعل کیا ہے تو پھر آپ اسکا
کیا جواب دین گے یا بجاے نیک نامی کے بدنامی لین گے
اور آیہ قرآنی کا نشانہ ہمسے سنیے یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہمین
کوئی چیز مانع نہ تھی کہ ہم تجکو معجزہ کے ساتھ نہ بھیجتے یعنے ہر وقت مصدر
معجزہ گردانتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرونکو جو ہمنے بھیجا انہین لوگون نے
جھوٹا جانا اور جو معجزات انہون نے دکھائے تو لوگون نے اونکو
سحر یا شعبدہ بتایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے
اپنے حبیب سے کہ تو کہدے کہ مین ہر وقت موجد معجزہ نہین ہوسکتا ہون
یعنے بلا استعانت خدا معجزہ ظاہر نہین کرسکتا اسکو مقام عبدیت کہتے ہین
یہ فقط اسواسطے ہوا کہ سبب اصدار معجزات مثل احیاء موتی نصاری نے
مسیح کو خدا اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ ٹھرایا تھا جیسا کہ ظاہر ہے
اور ثبوت معجزات قرآنی مثل شق القمر ہم آپکو اپنے نامہ تنبیہ الملحدین
مین بخوبی کر چکے ہین مگر تحریر کی کچھ ضرورت نہین مہربان من تم کیا کرو
بسبب طمع دنیا آپکی تفہیم مین سہو ہوگیا ہے مادہ معقولیت آپکی

صفحۂ دماغ سے دھو گیا ہے نقد ایمان کیسہ باطنی سے کھو گیا ہے آج ابلیس تلبیس ہماری اس تحریر پر رو گیا ہے اب تیسرا سبب انکاری جو آپ بتاتے ہیں فقرہ یعنے تیسرا سبب انکار اونکی تعلیم ہے یعنے جو کچھ انہون نے قرآن مین اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہینگے تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر صرف اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکے تعلیم مین ایسے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوئی ہین جواب واہ کیا خوب سبب آپنے تحریر فرمایا ہے یعنے جو کچھ انھون نے قرآن اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی ہے اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہینگے تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکی تعلیم مین ایسے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوے ہین الخ اب مین پوچھتا ہون کہ آپ کی بیبل مین جو یہہ باتین ہین مثلاً حضرت لوط کا معاذ اللہ شراب پینا اور اپنے دونون بیٹیون سے زنا کرنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زنا کرنا اوریا کے جورو سے اور حضرت سلیمان کی بت پرستی معہ دیگر معائب اور ہوسیع پیغمبر کا حرام سے بچہ جنانا مسمات جمر سے اور یہراہ نہین کی نسل مین حضرت مسیح کا مبعوث ہونا اور یہر انجیل مین یوسف بڑھئی کا زوج ہونا

حضرت مریم علیہا السلام کا اور پھر اونکا حاملہ ہونا روح القدس سے استغفر اللہ
خدا پر زنا ثابت کرنا یہ باتین خدا کی قدوسیت کو داغ نہین لگاتی ہین معلوم
نہین کہ آپکے مقتداؤن نے یہہ باتین کون سی کتابون سے اخذ
کی ہین یا پولوس مقدس نے بنادی ہین اور قرآن مین تو ایسے باتون کا
شایبہ بھی نہین ہے غور فرمایئے کہ آپکی کتب مقدسہ نے کوئی عیب
انبیا کی نسبت باقی نہین رکھا شاید کتب مقدسہ انہین اسی سب سے
کہتے ہو کہ انبیا کی تصدیق خوب ظاہر کرتے ہین پھر آپ فرماتے ہین
قولہ کہ اگر آپ چاہین گے تو مین اون مقامات کی تفصیل کرونگا الخ **قولہ**
بس مناسب ہی کہ جیسا ہمنے مقامات بیبل کی تفصیل کی ہے ایسے ہی آپ
بھی ہمکو جواب لکھیئے اور یہ جو آپنے پانچوین سبب مین فرمایا **قولہ** کہ ایسے
اخلاق کے لوگ بہشت مین داخل نہون گے الخ **جواب** یہہ ہے
کہ کھڑے کھڑے بول کرنا اور کاغذ سے شرمگاہ پوچھنا اور کل حشرات الارض
کو ہری ترکاری سمجھنا شراب پینا سور کھانا برہنہ ہوکر نہانا ایک دوسرے کو
ستر دکھانا اور کچھ نہ شرمانا ایسے اخلاق ناپاک کے لوگ بھلا کس دلیل سے
بہشت مین داخل ہونگے یہہ کیونکر آپکے ذہن مین آیا ہے یہ کیا سبب
انکار آپنے بنایا ہے قابلیت کو کام فرمایا ہے لوگ سچ کہتے ہین کہ
جس سے آدمی عناد رکھتا ہے اوسکی اچھی بات بھی بری معلوم ہوتی ہے

اب دیکھو آنکھین سینکو مین کہتا ہون کہ اناجیل اربعہ مین جن باتون کو آپ
اور آپکے پادری لوگ اور اونکے اتباع حال جو کہ نئے بگڑے ہین موجب
تقاضاے روح بتاتے ہین دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ تورات
مین جو کہ اول طبقہ سبیل ہے اوسمین وہ باتین ہین کہ نہین اگر ہین تو جیسے
بقول آپکے محض سرقہ ہے انجیل کی بذاتہ کچھ تعریف نہ نکلی ہان اگر یہہ
عذر کیجیے کہ انجیل نے تورت کی تکمیل کی ہے تو پھر ہم بھی یہی کہینگے کہ قرآن
کل کتب آسمانی کی تکمیل کی ہے وجہ یہہ کہ قرآن مین ملاحظہ کیجیے یہہ حکم
موجود ہے اکملت لکم دینکم واتممت علیکم یعنے بس صاف ثابت ہوا کہ اگلا
دین غیر کامل تھے اب جو دین کہ قرآن سے اخذ ہوا وہ کامل ہے تو اب
فرمائیے کہ غیر کامل کی اتباع کی کون ضرورت رہی دیکھو یا حکم کہین
اگلی کتابون مین آیا ہے اللہ تعالے نے ادیان ماسبق کو بھی کامل فرمایا
ہے اور اگر نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ اون باتونکا
نہ ہونا موجب بطلان اوس کتاب کا جسمین ویسی باتین نہ ہون ہوسکتا ہے
یا نہین اگر ہوسکتا ہے تو تورات باطل ہوئی اور اگر نہین ہوسکتا تو بالفرض
محال کہ قرآن مین وہ باتین نہون تو بھی قرآن باطل نہین ہوسکتا چہ جائکہ
وہ باتین اور اوس سے بہتر بھی باتین ہون اور مین سچ کہتا ہون کہ اونکی
انجیل مین کوئی بات جو کہ عقلا علی الاطلاق مستحسن ہو ایسی نہین ہین جو کسی

دین مین اوسکا استحسان مذکور نہو کل سر سبد سب باتون کا عیسائیون کے
نزدیک یہ ہے کہ انجیل مین لکھا ہے کہ دشمن سے انتقام نہ لینا
چاہیے بلکہ اوسکے بدلے احسان لازم ہے سو مین پوچھتا ہون کہ یہہ
امر وجوبی ہے یا استحسانی اگر وجوبی ہے تو کئی قباحتین لازم آتی ہین
اول یہہ کہ اوسکا وجوب ایسا ہے کہ جس دین مین اوسکا وجوب نہو تو وہ دین
باطل ہے تو چاہیئے کہ تورات باطل ہو اسلیے کہ اوسمین کہین اوسکے وجوب
کا ذکر نہین چنانچہ یہودیون اور عیسائیون کا اسپر اتفاق ہے اور اگر ایسا
نہین ہے تو پھر کچھ اعتراض نہ ٹھہرا دوسری یہ کہ جیسے احکامات سیاسات
متعلقۂ فوجداری بلکہ عدالت دیوانی کی بھی جو کہ اہل حکومت عیسائیون کے ہاتھ
سے ازابتدا تا این دم سرزد ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کل
عذاب قانون انگریزیکا عین ظلم ٹھہریگا اسلیے کہ طالب اپنے حق کا بموجب
ارشاد عیسوی کے ناحق پر ہے پس اعانت ظلم کی ظالم کی اعانت
ہے اور اگر دشمن سے دین کا دشمن مراد ہے تو باب ۱۳ انجیل اول
مین جو حضرت مسیح نے یہودیون کو حد سے زیادہ گالیان دین اور
اکثر کو سانپونکا بچہ کہا تو ظلم کیا اور مقابلات موسویہ اور یوشعیہ بہت بڑا ظلم
ٹھہرا تیسرے یہ کہ انجیل سے فی الجملہ بدلا لینا بھی نکلتا ہے چنانچہ پہلے
انجیل کے ۱۸ باب کی ۱۵ اور ۱۶ آیت سے بوجھا جاتا ہے تو مسیح

وہ مسئلہ وجوب کا باطل ہوگیا اور اگر وجوبی نہین ہے اور دشمن سے
مراد دشمن دنیوی ہے تو قرآن شریف مین کئی جگہہ لکھا ہے کہ عفو
بہتر ہے ہکذا۔ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ موجود ہے اور ایثار
دوسرونکا اپنی جان پر اور اور باتین مواسات اور شفقت علی خلق اللہ کے
قرآن مین اتنی ہین کہ انجیل رائج الوقت مین ہرگز نہین بالجملہ دشمن
دنیوی سے انتقام نہ لینا اور اوسکو اچھا جاننا اگر موجب ہو اسبات
کا کہ جس کتاب مین ایسا حکم نہین وہ کلام الٰہی نہین ہے تو چاہیے کہ
کتب حکمت عملیہ قدیمہ یونانیہ اور پارسیہ اور ہندیہ کے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کی ہین سب کلام الٰہی
ٹہہر جاوین دیکھو یہ کیسی سفاہت کی بات ہے کہ صرف مستحسنات
عقلیہ کے ذکر کرنے سے کتاب کو کہنا کہ یہہ کلام الٰہی ہے
یہ وہ شخص جسکی عقل بالکل کھوگئی ہو اور کون کہے گا اور پھر بیبل مین جو باتین
خلاف استحسان عقلی کے لکھی ہین اور بنظر سرسری پیش نظر ہین اونمیں
سے جو سردست یاد پڑتی ہین پیش کرتا ہون دیکھو تقاضاے روح
کو کیا ایسے ہی باتین مندرجہ بیبل رفع کرتے ہین پیدایش باب ۳۲
آیہ ۲۴ مین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمی بنکی رات بھر یعقوب پیغمبر سے
کشتے لڑتا رہا اور جب مغلوب نہ کرسکا تو اوسکی یانون کے اندر کی نس چڑہاکر

طبع ثانی مطبع کوہ نور بمبئی ۱۲۹۸ھ بتصحیح مولوی عبد الحق صاحب

دیارا اور جل دیا از انجملہ اوسمین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمیونکو بنا کر
بچھتایا اور شرمندہ ہوا الخ از انجملہ زبور یکصد و چہارم مین لکھا ہے قولہ
کہ یہوواہ نے بدلیون کو اپنا گھوڑا بنایا اور ہوا کے بازوؤن پر وہ سیر کرتا
پھرتا ہے الخ از انجملہ حسب مقولہ عیسائیان خدا مریم کے پیٹ مین جنین
بنا اور جب پیدا ہوا تو یحیی پیغمبر کا مرید ہوا غرضکہ اسی طرح بیبل مین کل
عبارت لچر و پوچ مندرج ہے مین کہانتک شرح کرون عقلمند کو اتنا ہی کافی
ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا اگر جواب دیجیے گا تو مابقی کا بھی جواب
سن لیجیے گا بقول آپکے زیادہ تشریح سے شاید آپکو ملال ہو معاف
کیجیے گا کما وقع وقع زیادہ چہ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۰۸ ہجری قدسی
مطابق ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ عیسوی مقام فتح پور رسوان ملک اودہ لفافہ بنام
سردار دیال مہتمم مطبع آفتاب پنجاب جو کہ کتاب بغیہ طبنوری کے مہتمم
قرار پائے ہین رجسٹری ہو کر اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ملاحظہ فرما کر
میان عماد الدین کے ملاحظہ مین گذرانیں گے [illegible]



اب ایک جواب منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن
ادہامی مدرس مدرسۂ کیننگ کالج واقع لکھنؤ کے ایک
کتاب بنام ردّ اسرار کربلا بالنسبت ابطال شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام انہون نے لکھکے
طبع کرایا تھا جسکے صلے مین ایک گھڑی بھی پیشگاہ
ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی
سے پایا تا اس مناسب معلوم ہوا کہ اوسکا جواب بھی درج
کتاب ہذا کرنا چاہیئے کہ واعظین کے کام آوے
وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامۂ اول

منشی مناصب معدن جود والکرم مظہر تحیات دائم منشی ظہیر الدین صاحب
از طرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم قوم قندہاری
وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لطفہ
مدرسۂ لکھنؤ
مدرس

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ کتاب مسمی باسرار کربلا مصنفہ و مفوضہ
آپکے کہ مملو از کرب و بلا ہے بعد بیو پنچنے مکان کے مطالعہ مین
آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی قلم سعادت رقم اوٹھایا اجازت جواب
تحریر باصواب اپنے جناب معلی القاب سے پایا فی الضمیر آپکا تحریر
مین آیا اول یہ کہ اپنے مذہب پر آپ اعتراض لانا قابلیت جتانا دانو
گھات بتانا سوتی بترین جگانا خلقت کو بہکانا خدا و رسول سے نہ شرمانا
دنیا دنی کا کمانا کس ملت و مذہب مین روا ہے اور پھر سوال سخت
اور جواب ضعیف جسکا قافیہ درست نہ ردیف بقول شخصے ربیع نہ خریف
فقط سرود بمبنان یاد دہانیدن کار خردمندان نیست مگر ہان پردۂ اسلام
مین اسوقت پر آشوب ہین مدعیان دین احمدی خزانۂ سرمدی کو سمجھانا
مناظرہ بتانا دینداری سے بعید ہے بس معلوم ہوا کہ عقل مین فتور
ہے تجویز بلعم باعور ہے اور پھر اللہ کے فضل سے سرکار دولتمدار
انگریز بہادر سب ذی علیم و ہوشیار ہین تجربہ کار ہین وہ ایسے باتون کو کب
مانتے ہین مروخوش آمدی کو زیادہ کو جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ اہل ہند
جب طمع دنیا پاتے ہین تو اینٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین جب
امورات دنیوی انکو آ نکر گھیرتے ہین تو اپنے ولی کہنگڑ سے
منہ پھیرتے ہین لہذا قول حضرت سعدی یاد کیجیے وساوس شیطانی

پرلات مارنے قابلیت نہ بگھارے بیت مبادا دل آن فرومایہ شاد
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد اور قدما کا قول ملاحظہ فرمائے حضرت عبید اللہ
انصاری فرماتے ہین قولہ العزیز بدان کہ دنیا جاے غرور ست و شہرستان
سرور زخم نیش بے مرہم ست طلاق دادہ ابراہیم ادہم ست خانہ محنت
ودے زادیست راندہ جنید لغداد ایست حرعہ جانسوز تلخیست پشت دادہ شفیق
بلخیست ہر کہ طالب او ذلیل در حق او آیہ این دلیل کہ قل متاع الدنیا قلیل لہذا
اب ہم پہلے تحیرات ہفت گانہ آپکی قلمبند کر کے رفع حیرت کرتے ہین تحیر اول
قولہ شبہ اور تحیر عظیم ارباب معنی کا یہہ ہے کہ اس ظلم ناحق کا فاعل کسکو
ٹھراتے ہو بظاہر یہ سب اسرار کربلا بچے جاتے ہین پس اگر موافق عقیدہ
ارباب باطن کے فاعل حقیقی کی طرف نسبت کیا جاوے کہ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ حال آنکہ ملعون ابدی ہونا جمیع اشرار کربلا کا نصوص
قطعیہ سے ثابت ہے جسکا آگے تصریح آیات قرآنی ذکر آتا ہے
معہذا بحسب شاہدہ ظاہرے و بدیہی سب اشرار کربلا کی طرف منسوب
کر کے ملعون ابدی قرار دیجیے بارے وہ چشمہ آب کا خیمہ گاہ
حرم ہین کسنے غائب کر دیا اور حسب صلاح دہی حضرت حر کے لشکر
شہید مظلوم کا تمام شب رواروشت کربلا ہین کو نچ کر گیا اور پھر
ہر صبح گوذوالجناح اوسی مقام ہین پھر ٹھہر گیا اور کسی طرف کو جنبش

نہ کی پہلے اسکا فاعل ظاہر ہین سکو ٹھہرائے ہو اور اسجگہ اوس فاعل حقیقی نے کیون اپنا فعل بے پردہ ظاہر کر دیا پھر اسمین کیا اسرار الٰہی تھا لہذا چونکہ بحکم الٰہی وظاہر شریعت اور نص قرآنی سب اشرار کربلا ملعون و جہنمی ہی ہوئے جیسا آگے مذکور ہوا پھر یہی سزا سے عام ہے کہ من قتل مومن متعمدا فجزاء جہنم علی العموم وارد ہے ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی ایسے اسرار الٰہی مین البتہ غور او تامل درکار ہے الخ جواب اول تو یہہ اعتراض آپکا ذات الٰہی پر بھی واقع ہوا جیسا کہ ملحدون کا عقیدہ ہے کہ ہر خیر کا فاعل خدا ہی کو ٹھہراتے ہین دوسرے یہہ کہ اگر یہہ عقیدہ آپکا تسلیم کیا جاوے تو چاہیے خوردنی اور غیر خوردنی دونو کو برابر کہا لینا چاہیے آپکا قول ہے پہلے آپ ہی کو بنا ہنا چاہیے آپ کو ہپ لپ اور کواخ تھو نہ بتائیے اور یہہ کہ حسب صلاح دہی حضرت حر کے لشکر شہید مظلوم کو سات رات اتفاق کوچ کا ہوا مگر ہر صبح کو اوسی مقام مین بازگشت ہوئے اسکی وجہ یہہ ہے کہ حضرت کو علم لدنی تھا یہان اتباع حکم خدا بجا لائے ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ کو ادا کیا تاکہ حکم خدا بھی ادا ہو اور کسی منکر بد دین ڈہلمل یقین مثل میان عماد الدین کو وجہ الزام کی باقی نہ رہی کہ باوصف دعوی امامت کے امام نے عمدا جان ہلاکت مین کیون ڈالے اس آیہ کا بھی

لحاظ نہ کیا کیا معاذ اللہ آپکو علم قرآنی بھی مسلم نہ تھا جیسا کہ اب آپ باوصف
علمیت کے شکوک ضعیفہ نکالتے ہین جو خلاف کے خلاف بنیانی کو سنبھالتے
ہین اوقات پنجگانہ کو وظیفہ ظاہری پر ٹالتے ہین نہ آگا دیکھتے ہین نہ پیچھا
سنبھالتے ہین ایسا صاحب وسوسہ شیطانی کو لاحول سے ٹالیے مشیت
الٰہی مین ذہن نہ لڑائیے چپاتی چھوہارے کے نان پاؤ نہ کھائیے ابھی دنیا
علماء باعمل سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی سبحان اللہ یہ بات
آپنے دونون طرف جمائی یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کو حسب اعتقاد علماے یہود نے بجبر و تعدی مصلوب کیا حالانکہ
آپنے ایلی ایلی لما سبحتانی ہی فرمایا اور مصلوب ہوگئے اور پھر قوم یہود کو
عیسائیون پر غلبہ ہا کہ پولوس مقدس کے خط ۱ باب جو کہ فرقیتیونکو لکھا گیا
آیہ ۱۹ مین فرماتے ہین قولہ کیونکہ مین نے سب سے آزاد ہو کے
آپکو سبکا غلام ٹھہرایا کہ یہودیونکو کماؤن اور مین یہودیون مین یہودی سا
بنا ہا کہ یہودیون کو کماؤن الخ اور اعمال رسول کے ۱۴ باب کے آیہ ۹
قولہ اور یہودی انطاکیہ اور اکنیو نسے آئے اور لوگونکو اپنی طرف
مائل کر کے پولوس کو سنگسار کیا اور یہ سمجھ کے کہ مر گیا گھسیٹ کے شہر
کے باہر لے گئے الخ بھلا فرمائیے اب اگر یہود نا ہبود یہان بالبداہت

عیسائیون کے دعوی کرین کہ باوصف ابن اللہ ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام اس ظلم شدید کی کیا سزا ہوئی تو اب عیسائی بھی
معذور جواب سے ہوئے جاتے ہین باوصف اسکے کہ آپ آب
ونمک عیسائیون کا کھاتے ہین بلکہ اور انعامات مثل گھڑی وغیرہ نفع مین
پاتے ہین مگر گھڑیالی یہودیون کے بنے جاتے ہین بدگھڑی سے
اپنے تئین نہین بچاتے ہین پردہ اسلام مین گویا یہود کو بھی معقولیت عیسائیان
بتاتے ہین شاباش کیون نہو مصرعہ این کار از تو آید و مرداں چنین کنند
اب رہی یہ بات کہ محمدی سو وہ اللہ کے فضل سے انہین عار می نہین آپکی
طرحسے معدن شرمساری نہین ہین سر الشہادتین مین درباب سزادہی ہمراہیان
یزید ملعون کے مملو ہین کہ سوای عذاب آخرت کے لشکریان یزید پلید
دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچے بعضے روسیاہ ہوے
بعضے پیاس پیاس پکارتے مرگئے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم
دہلوی کتاب سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جس شقی کا تیر حضرت
علی اصغر کی گردن مین لگا تھا اس عذاب مین بعید حیات گرفتار ہوا کہ اوسکے
آگے کے ڈھر مین جلن بہی حد سے زیادہ اور پیچھے کے ڈھر مین سردی
تھی بحید کہ آگے اوسکے برف رکھتے اور پیٹھ کے پیچھے تنور جلاتے
تھے وہ ویسا ہی واویلا کرتا تھا اور تپکال کی تپکال پی جاتا تھا اور پیاس

نہ بجھتی تھی اور اوسی جگہہ یہہ بھی لکھا ہے **قولہ** کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے منقول ہے کہ ایک جگہہ محفل تھی ضیافت کی وہان لوگون مین مذکور ہوا کہ جو جو شخص معرکہ کربلا مین شریک یزیدیون کا تھا سوائے عذاب آخرت کے دنیا ہی مین اپنے سزائے اعمال کو پہونچا امیر مجلس کی منہ سے نے بجا نکلا کہ وہ شخص یعنے مین معرکہ کربلا مین شریک لشکر یزید تھا والا آجتک سب آفتون سے محفوظ ہون بس یہ بات اوسکے منہ سے پوری نہ نکلی ہوگی کہ ایکبارگی شعلہ چراغ سے نکلا اور بات کہتے مین اوسے جلاکر کوئلہ کردیا منشعق من طمع دنیا وشامت اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے دیکھو ذرا سی غلاظت کیسا داغ پراگندہ کرتی ہے کسیکا قول ہے اسکو یاد کر لیجئے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھہ سے نہ دیجئے **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکان برد ہم وما علینا الا البلاغ اب لیجئے تحریر دوم **قولہ** یعنے عمدہ ترین شرائط اعظم غزا کے کفار مین یہ ہے کہ مقابلۂ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو اور بنا یہ جدال ونزاع محض دعوت اسلام اور تکلیف کلمۂ شہادت کی اور کچھہ غرض ذاتی ونفسانی نہو جیسا کہ جناب امیر علیہ السلام کے حال مین مذکور ہے کہ آپنے ایک کافر حربی غیر کلمہ گو کو مغلوب اور زیر کرکے خنجر اوسکی گردن پر رکھہ کے دعوت کلمۂ شہادت

کی کی اوس کافر نے کلمۂ شہادت نہ کہا آپنے غیظ و غضب مین آکر چاہا
کہ سر اوسکا جدا کرین کہ اوس ملعون نے آب دہن اپنا چہرۂ مبارک پر پھینکا
فوراً آپ اوسکے سینہ ہی اوپر کھڑے ہوئے اور خنجر کو نیام
مین کیا کہ اوس کافر نے سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ پہلے تجھکو بلاعداوت
نفسانی مین نے محض بسبب نہ کہنے کلمۂ شہادت قتل کرنا چاہا تھا وہ
حکم غزا کہتا تھا اب جو تو نے تھوک مارا عداوت نفسانی کا دخل ہوگیا
اب تیرا قتل خالصاً للہ نہ رہا بلکہ لنفس ہوگیا اسلیے مین نے تجھکو چھوڑدیا
پس وہ کافر قدم پر گرا اور صدق دل سے ایمان لایا جیسا کہ مولانا روم
فرماتے ہین ؎ او خوئی اندخت بر روی علی ۔ ہ افتخار ہر نبی و ہر ولی ۔
اب ملاحظہ ہو کہ فاضل ہم ترین شرط شہادت اور غزا کے یہان کربلا
مین بظاہر مفقود اور نہار ہا طرحکی مصائب اور تکالیف اور شدائد اور رنج
اور اذیت اور تباہی اور غارتگری اور آتش زنی حیام اور اسیری اور توہین
اہل حرم کو لی دقیقۂ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا یہانتک کہ چشمۂ آب بھی
خود بخود غائب ہوگیا پھر یہ سب امور لوازم شہادت سے نہ تھی اسکے
مقابلہ مین امر شہادت آسان تر اور سبک تر یہ تھا کہ فقط نے سبب
اور نے جرم کافر کے ہاتھ قتل ہوجانا و اسطے شہادت کے کافی تھا جیسا کہ شہادت
جناب امیر علیہ السلام کو واقع ہوئی بارے اسمین کیا اسرار الٰہی تھا فقط

جواب کیا خوب یہ بھی مثل ہوئی ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا۔ ایصاحب ہوش مین آیئے اعلے
کے دھوکے اسفل نہ کھایئے آپنے سنا نہین جو جیسا کرتا ہے
ویسا پاتا ہے بانکا ہنگا آخر کو منہ پر آتا ہے یعنے آپنے جو فرمایا کہ
اعظم ترین شہوشہادت یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو
اور وجہ نزاع سوائے کلمۂ شہادت کے اور کوئی غرض نفسانی نہو الخ
اقول بھلا مین پوچھتا ہون کہ غرض نفسانی یہان آپنے کیا تشخیص
کی ہے مدرہی کی لی ہے مثلاً کسی گدی ولایتی پر تنازع نہ تھا یا
ترقی عہدہ کی امید نتھی واہ واہ آپنے خوب جتایا جو غلط گھنٹا بجایا خوب کوکا
جو جیت پر تھو کا اچھا نر سنگا پھونکا مشفق من فقط بیعت یزید پلید
کی تکرار تھی اون مرتدین پر خدا کی پھٹکار تھی جو شاہزادگان عالی وقار سے
بیعت کی مدعی ہوے تھے یزید ملعون کو خلیفہ گردانتے تھے مروان
کی سنتے تھی بنی امیہ کے نتے تھی مثل عمادالدین ببدین تیل اور کھلی
ایک ہی مین سانتے تھی اور پھر اوپر طرہ یہ کہ نظیر حضرت امیر کی لانا کھان کی
بات کھانا جانا خلقت کو بہکانا امت محمدیہ کو دھوکا بتانا بلاوجہ کے
کاری بہات کھانا بعید از شعور ہے کہ قرآن شریف مین ان اللہ علیم
بذات الصدور ہے ہم وکیل ہین ہمکو ہدایت ضرور ہے اب وجہ موجہہ

کل وجوہات تحیر دا کے ہمسے سنیے تقریر فضول سے مغز سامعین
نہ دہنیے کہ فریق مرتدین کفار حربی پر فوق رکھتے ہین اسو اسطیکہ اللہ تعالے
قرآن شریف مین فرماتا ہے ان تقتل تو متہم یعنے جو مسلمان ہوکر کافر ہوگیا
اوسکی توبہ قبول نہوگی اور کافر اگر توبہ کرے جادۂ اسلام پر قدم دھرے
تو اوسکو قتل معاف ہے دیکھیے ہماری تقریر کیسی صاف صاف ہے
جسمین نہ تعمیہ ہے نہ تخرجہ ہے نہ لام ہے نہ کاف ہے جناب من ہمارا
قلم بفضل جناب ستطاب حامل علم ہنگام مناظرہ شمشیر بے مصاف ہے جدہر
جھکا اودہر مطلع صاف آپ کیا پردۂ اسلام مین زیر کرتے ہین بفضلہ وکرمہ
صفدر علی وعماد الدین دلہل تقیین بوحنائف کے گدے نشین ہمارے
مقابلہ مین گر زیر کرتے ہین بلکہ بر زیر بر زیر کرتے ہین ہماری تحریر و تقریر نے
ہند مین دھوم ڈالی ہے حقیت مذہب پولوسے چون پنبہ حلاج توتم
ڈالی ہے راست گو کا مرتبہ عالی ہے مردان خدا سے تختۂ ہند نہین
خالی ہے آپکے تحیرات محض خام خیالی ہے تجویز شیخ نجدی جعلی ہے
بس چونکہ یہ شہادت کاملہ تھی لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسبات کی
کہ اس شہادت مین کوئی امر ضعیف اور غیر کامل شریک نہو کہ آگے مناقشہ
کو جاے گفت اور خوردہ گیری و تحیر پذیری کے باقی نہ رہے مگر
میان عزازیل کب ہارتے ہین ادہر اودہر دوڑتے ہین جھک مارتے ہین

لام ۱۲ از
گفتن پنبہ حلاج
اوخام زنام
شیطان از
عبارت ۱۲
من سرقہ

نیکنامی دنیا پر مرتے ہین آخرت کی شرم نہین کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا
اہل علم ہند کے سر پر دھرتے ہین بقول اہل فارس خوردنی بسیار فوطہ بجنبہ
کرتے ہین جناب من آپ بھی چونک جایئے بات مین ایر پھیر نہ بتایئے
خدا سے ڈریئے یا چلو بھر پانی مین ڈوب مریے اہل اسلام ذوالاحترام
قصبۂ بلگرام کو بدنام نہ کریے اور یہ جواب اپنے فرمایا قولہ کہ اذیت اور رنج
اور تباہی اور غارت گری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور معاذاللہ توہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا محض مزخرفات ہے حرکت
شیطانی ہے جھوٹی کہانی ہے خلاف قانون ہے شیوۂ مالوف
ہے دستور ہے جب طرف سے آدمی مارتا ہے تو بقول مشہور گانڈو
ہاتی اپنی فوج کو مارتا ہے شاہزادگان والاتبار جگر گوشگان سید الابرار
برگزیدگان پروردگار سرداران دارالقرار قاسم کوثر و سلسبیل اداکنندگان
منشاء قصیر اجمیل ناسخ تورات و انجیل خلاصۂ خاندان حضرت خلیل علیل کے
شان مین لفظ تو ہین لانا نہایت درجہ حمیت اسلامیہ سے بعید ہے
ہان یہ بات اور ہے کہ ہر وقت مین ایک یزید ہے بقول مولانا روم
ع یک حسین نیست تا گردد شہید ۔ ورنہ بسیار اند در دنیا یزید ۔ قولہ بتحریر
سوم اگر فرض کیا جاوے کہ یہ سب ہجوم بلیات اور مصائب شدیدہ محض واسطے
امتحان کے تھا کہ کل انبیا پر علی قدر مراتب ہر گونہ ہجوم بلا و مصائب کا بالاتفاق ہے

ہان علت ۱۲ بخاری ۱۲ صفحہ ۱۲

کمالات مخفی علی اولے الہی اس صورت مین بھی دفع تحیر نہین ہو سکتا
کس واسطے کہ ہجوم بلیات کا واسطے امتحان جمیع برگزیدگان بارگاہ کبریا مسلم
مگر آخر کار بعد تکمیل امتحان کے مقابلہ کفار کی امداد انبیا اور ہزیمت و ہلاکت
اور شکست کفار اور نجات اور غلبۂ انبیا مسلم کہ جسکی آپنے آیات قرآنی سے
شرح کی ہے اسکے بعد فرماتے ہوا الی قولہ مگر ایسا سانحہ جو کہ معرکۂ
کربلا مین واقع ہوا کہان تھا یہ معرکۂ کربلا اگر واسطے امتحان کے نہا جا ہیے
تھا کہ بعد امتحان و اتمام جمیع مصائب آخر کار یہان بھی مثل انبیاء سابق
امداد و اقعی اور ظفر بمطلوب ہوتے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
باب مین ہر امتحان مین بعد تکمیل امتحان کے تکمیل واقعی ہو گئی آخری
امتحان مین جو سخت تر تھا جب اللہ تعالے نے دونون باپ اور
بیٹے کو بواقعی جانچا باپ کو ذبح فرزند پر مستعد پایا اور فرزند نے
بھی مستعد ہو کر کہا یا ابت افعل ما تؤمر آخر آیہ آخر بعد امتحان کامل کے ہر طرح
سے امداد نمایان ہوئی اور ہر چھری کو حکم کہ خبردار تا رمو بھی نہ کٹے اور ہر
فدیہ بھی پہونچا پس ملاحظہ ہو کہ کربلا مین بعد ہمہ مصائب و شدائد اور قتل تمام
عزیزان و رفیقان و فرزندان لخت جگر یکہزار و نہصد و پنجاہ زخم کارے
اوس ایک جسم مبارک پر پہونچ چکے تھے اوسپر بھی مگر امتحان نہ ہو چکا
تھا کہ مثل کارد ذبح اسمعیل علیہ السلام کے خنجر شمر ملعون کا کند نہ ہو گیا اور فدیہ

نہ پہونچایا مثل اور انبیاء سابق مدد عیسیٰ نہوئی الخ **جواب** اسکا یہہ ہے کہ یہہ بات دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان جا تہمتی ہے دیکھو پولوس مقدس کے خط کا تین باب جو گلاتیونکو لکہا گیا آیہ ۱۳) **قولہ** مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا کیونکہ لکہا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے الخ **اقول** اب فرمایئے کہ یہان حسب بیان پولوس مقدس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب بہی ہوے اور ملعون بہی ہوے تو معاذ اللہ لقل کفر کفر نہ باشد جب ملعون ہوے تو ابن اللہ ہونا کجا شفیع گناہگاران کب رہے دیکھو چور حور کی شفاعت کب کر سکتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس ظلم صریح اور فاش کے کیا تکمیل ہوئی تو عیسائی بہی معقول ہوے جاتے ہین اور یہود نابہود نعلین بجاتے ہین آپکی شان مین مرحبا بکم فرماتے ہین اور عیسائی منصف مزاج آپ کو لعنت اللہ فرماتے ہین لہذا آدمی کو بات سوچ بچار کے کہنا چاہیے مثل مشہور ہے جسکا کہایئے اوسکا گایئے بس اسطرح کے تحریرات نہ تحریر مین نہ لایئے بلکہ زبان سے بہی نہ فرمایئے اسلیے کہ اگر تیجی عیسائی سن پائین گے تو آپ کو خبط الحواس بتائین گے شرمائین گے ترقی کجا یا بہ تنزل دکہائین گے اور ہمارے شاہزادگان عالی وقار کو تو وہ تکمیل ہوئی کہ کسی انبیاء سابقین کے ایسی تکمیل مکمل نہین ہوی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی اکناب ازالۃ الشبہات مین

ہین تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین **قولہ** کہ بعد قتل جناب امام حسین علیہ
السلام کے تراسی برس قتل یزیدیان بدشعار نگون سار ہوا کیا اور جو جو کہ بانی
مبانی تھی اونکو مختار نے اپنے عہد حکومت مین مع زن و فرزند یکڑوا کے
عورتون کو شکر والونپر مباح کر دیا اور اونکے بدنون کو آگ مین جلوا کر خاک
اون ناپاکون کی دریا مین بہکوا دی کہ آجتک اونکی اولاد بھی دنیا مین سوائے
آپکے باقی نہین رہی اور شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام کی کیسی مقبول
بارگاہ کبریا ہوئی کہ آجتک ہر محرم مین لاکھون گھڑے شربت اور دودھ کے
بٹ رہے ہین سبیل نذر حسین کی دھوم ہے جسکا شہرہ از شام تا روم
ہے یہ کیسی دھوم مرسوم ہے کہ باوصف عدم حکومت اسلام ذوالاحترام
درین جزیرہ ہند از بھی استمرار دارد برای ماتم امام علیہ السلام جابجا تعزیہ پونہ
کل فریق کا ہجوم ہے کسی نبی کی شہادت کا یہ شہرہ عام نہین
یہ تعجب کا مقام نہین اگر آپ اسکو تحریر مین نہ سانتے تو البتہ آپ کو لوگ
دنیا شعور جانتے مانتے خیر ہمکو اس سے کیا کام ہے آپکو اختیار ہے بندہ
لاچار ہے کسیکا شعر ہے ہمکو یاد آیا آپکو کہہ سنایا ؎ اوٹتی ہوئی دنیا
اور اطبا ہوے احمق نہ گمنیگا ہوا سفر ہے مین ہوا سر گلے مین **قولہ** تحریر ہے
چہارم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ ہر جہم بلیات اور مصائب اور
تکالیف اور اذیت اور بیکسی اور مظلومی اہلبیت اور تشنگی اور گرسنگی جیسا کہ

کربلا مین واقع ہوا یہ سب شروط لوازم شہادت سے تھے جیسا کہ کتاب
سر الشہادتین مین تصریح تمام لکھے ہین یہ مضمون بھی دل پر نہین جمتا السوا سطکم
وہ جو عمدہ ترین شرط شہادت جو تحریر دوم مین لکھے ہین یعنے مقابلہ غیر
کے گوسے ہوا اور وجہ نزاع سوای کلمہ شہادت کے اور کچھ نہو قطعا مفقود اسقدر
ہجوم مصیبات شدائد و مصائب کہ جشمہ آب بھی خود بخود غائب ہو گیا اگر
لوازم شہادت سے تھا تو چاہیئے کہ شہدائے غزوات نبی کے شہادت
درست نہوتی کسو سطیکہ ان شروط سے وہان کوئی نہ تھے حالانکہ
اونکی شہادت پر کلام الٰہی گواہی دیتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا بل احیاء عند ربہم وہان مایہ جدال فقط واسطے کلمہ شہادت کے
بمقابلہ غیر کلمہ گو تھا یہ شرط یہان نہ تھی پھر اسمین کیا اسرار الٰہی تھا الخ
جواب ہر چند کہ جواب اسکا قبل ہو چکا مگر پھر کر عرض یہ ہے یہ جو آپنے
فرمایا کہ سر الشہادتین کا مضمون دل پر نہین جمتا اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ آپکی صحت ولدیت مین آپکے والدین کی گواہی
ہمارے دل پر نہین جمتی اور دوسرا کوئی گواہ اسنے زیادہ یقینی نہین ملتا تو اسکا
کیا جواب تجھیگا یا دعوے مدعی تسلیم کیجیگا دوسرے یہ کہ میان
عزازیل باوصف قرب پروردگار اور تعلیم فرشتگان کی ربوبیت اور وحدانیت
کے قائل نہوے انحراف کیا طوق لعنت دائمی لیا تو کیا آپکے نزدیک

وہ مردود عالم نہ ٹھہرے واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی ہے
عقل خردہ بین آپ کی خوب بوجھتی ہے آپنے کمال کیا میان
عماد الدین پر یہ طرہ کیا اپنے اوپر آپ الزام معقولیت کا لیا
ضرب المثل ہو گئے دین دنیا سے کھو گئے خواب غفلت مین سو گئے
حسبت اعمالہم ہو گئے خدا سے ڈریے استغفار پڑہیے تحیرات لاطائل
ذہن سے نہ گڑہیے دیکھو شیطان علیہ اللعن ایسی ہی وسوسے
لاتا ہے نیک کام کو دلپر جمنے نہین دیتا تو کیا کوئی اوسکو مانتا ہے
حق جانتا ہے عیاذا باللہ اپنے مذہب کو آپ بکہانتا ہے قدما کے
قول کو جھوٹا جانتا ہے تیسرے یہ کہ آیات قرآنی کو نظیر لانا اوسکو
تطبیق کہکے ملانا خلقت کو دہوکا بتانا آپ کی دانائی سے بعید ہے
ابہی خلقت علم قرآنی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ
سرکاری کے پڑہے ہوئے رہجائین گے تب البتہ یہ وسوسہ کام
آئین کے میان عزازیل کے من بہائین گے مڑیا ہلائین گے بقول
شاعر ؎ کمان جہکڑ ایسا جائیگا نکالا باغ کا کاغذ + کجا ریش و کجا نیش و
عجب تقریر کرتے ہین + ایضاً صاحب تواریخ حبیب آلہ دیکھو آیہ کا منشار
نزول سمجھو اپنی طرف سے قرائن نہ ملاؤ قابلیت پر خاک ڈالو بجہ افعی کو
آستین مین نہ پالو وہ لکھتے ہین قولہ کہ حدیث صحیحہ مین وارد ہے

کہ شہدائے احد کو اللہ جلشانہ نے اپنے حضور مین بلا کر مثل عبد اللہ
والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمھین کسی
چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو کہ تمھین دیجاوے اُنھون نے عرض کیا
کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملی ہین اب کسی چیز کی خواہش نہین ایک بات
کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیری راہ مین شہید
ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار ہرگز جانا نہین ہو سکتا
یہہ آرزو تمھاری پوری نہین ہو سکتی تب اونھون نے کہا کہ ہمارا سلام
ہمارے بھائی مسلمانون کو پہونچا دیا جاوے الخ بس اسپر اللہ صاحب نے
یہہ آیات نازل فرمائین مگر آپنے معرکۂ کربلا مین جائین لقولہ ؎ کسی کے
آتی ہے ساقی کے یہہ حواس گئی + شراب سیخ پہ ڈالے کباب شیشے مین
قولہ تحریر نجم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ شہادت اگر ذات خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واقع ہوتے یا یہ ضعف و توہین اسلام تھا کہ
کتاب سر الشہادتین مین بتوضیح تمام لکھا ہے یہ بھی جیسا کہ چاہیے دلپر
نہین جمتا یعنے یہ توہین اور اسیری اور استیصال خاندان نبوت کربلا مین
کیا اوٹھہ رہا یہہ خرابیان اور تباہی اہلبیت موقوف علیہ شہادت نہ تھی اس
شہادت مین حفظ اوس توہین کا ہوا الخ جواب ای سبحان اللہ بلکہ لعنت
توہین کی لفظ اپنے پیغمبر کی شان مین لانا اور پھر اپنے تئین مسلمان

بتانا خدا اور رسول سے نہ شرمانا آپہی کا کام ہے اسکا بد انجام ہے
مولانا نظامی نے سچ کہا ہے **بیت** خران را کسے در عروسے نخواند +
مگر آن زمان کہ سر ہزم نہ ماند + ایسا صاحب توہین جب ہوتی کہ امام علیہ السلام
بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت نہ دیتے مردہ نکاد اسے
شجاعت مین نام ہوتا ہے توہین نہین ہوتی ہے جو کوئی مثل آپکے
توہین سمجھے وہ بدنام ہوتا ہے نکو ئی آخرت سے ناکام ہوتا ہے
آپنے سنا نہین اہل عرب کا قول یا حدیث ہے **قولہ** البکاء خیر من
الجبن اسی پر کسیکا شعر ہے **ع** سرکشتہ بہ خیزد ہمہ در نفس + کہ معراج
مردان ہمہ نیست و بس + اور آپ کی ذات خاص مین یہ مرتبہ اسلیے
لاحق نہوا کہ آپ خاتم رسالت تھے اگر یہہ کمال ہے آپ کی ذات
خاص مین جمع ہو جاتا تو صاحبزادون کو کونسا مرتبہ دیا جاتا لہذا یہ
تحریر کا مقام نہین معاذ اللہ توہین امام نہین اسے توہین جاننا اہل اسلام
کا کام نہین مگر یہان اسوقت مین یزید بد انجام نہین ہر چند کہ آپنے مقدمہ کو
طول دیا مضمون فضول کیا اہل مطبع کو بھی بلایا عذر ما تقدم طبع ثانی تحریر
فرمایا مگر مطلب سعدی ہمارے قلم نے کہہ سنایا **بیت** ای نوید ی بات
دل کی دلمین کہہ + منہ سے نکلی اور پرائی ہو گئی + **قولہ** تحریر ششم یعنے
عمدہ ترین شرط شہادت وہی ہے کہ مقابلہ کفار حرفی غیر کلمہ گو سے ہو

اور وجہ نزاع وقتال کے سوائے اعلائے دین اسلام کے
اور کلمہ شہادت کے نہو جیسا کہ مذکور ہوا کہ قاتل کفار غازی اور مقتول
شہید اور یہ شہادت درحقیقت شہادت نبی کے ہے صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسکا حال آیندہ ازروے نص قرآنی بیان ہوتا ہے بس
اس شہادت کی ترجیح ضرور ہے اور اسمیں وہ شرط عمدہ مفقود بہر صورت
اس شہادت شہدائے خاص کے کہ درحقیقت شہادت خاص ہے
اوس شہادت شہدائے غزوات نبی پر کون ہے اور اسمیں کیا
اسرار الٰہی ہے الخ **جواب** مشفق من یہ سوال آپکا مکرر ہے سہ کرر
سنیے دستور ہے کہ پیری مین عمر کو کمال ہوتا ہے عقل سلیم کو
زوال ہوتا ہے نسیان کو کمال ہوتا ہے حکما کا قول ہے کہ پیری مین
تین چیز کی محبت بڑہ جاتی ہے ایک اولاد کی دوسرے مال کی تیسرے
خام خیال کی لہذا چونکہ اسکا جواب قابل ہو چکا ہم قلم انداز کر کے آگے بڑہتے
آپکے تحریر ہفتم کے اوپر جا اڑے اور اسکے فقرے گرتے ہے **قولہ** تحریر ہفتم
وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن صاحب علیہ السلام نے درگذر اور مصالحہ
کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقابلہ کیا یہ دونوں امور باہمدگر
متضاد اور مناقض ایسے کے نزدیک بجا
اگر وہ مصالحہ اولیٰ اور بجا تھا چاہیئے

اولے تہا چاہیے کہ وہ مصالحہ نادرست ہوتا بس اسکے
باریکیان اور اسرار حکمت الہی اگر کوئی غور اور فکر سے ،
اور عقل سے بیان کرے معتبر کتب ہے مگر یہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت
کیا جاوے لہذا بیشتر اس مضمون کو ذہن نشین کرنا مقدم تر ہے
بعد اسکے جو حال واقعات کربلا از روی آیات قرآنی کے بیان
کیا جاویگا البتہ طبع انصاف پسند قبول کریگی وہ مضمون یہ ہے الی قولہ
کہ کلام اللہ مین سوائے نام زید کے کسیکا نام بقید تام نہین بیان
کیا ہے اور اس تخصیص نام زید کی یہی وجہ ہے کہ یہان اوس کے
بیان کی کچہ ضرورت نہین ہے سوائے زید کے جسکا نام کلام اللہ
مین مذکور ہے بقید صفات اور علامات کی ہے کسواسطیکہ
نام مین توارد اکثر ہوتا ہے اشخاص متعدد ایک نام کے ہو سکتے
ہین اور صفت خاص مین دوسرا شریک نہین ہو سکتا جیسا کہ سورہ
ھل اتی مین جو تخصیص خاص مذکور ہے سوائے ذات خاص جناب
امیر کے کسیکی طرف منسوب نہین ہو سکتی الخ غرضکہ اسمقام پر دو چار
آیہ اور جو کہ جناب امیر کی شان مین ہین بیان کر کے آپ یون بول
چلے ہین ۔ الم شد از سر قرآن علم الم یعلم ۔ کہ ہست حرف الف لام میم
عسکل الم ۔ مابعد اور چند آیہ قرآنی جو کہ خلاف منشا ہین آپنے تحریر کیے ہین فقط

جواب مشفق من جواب سوال کا موافق سوال کے ہونا چاہیے
نہ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہین اسکو کوئی ذی شعور
پسند نکریگا مظلمہ مبہودہ گوئی آپکے ذمہ دھرے گا جیسا کہ ہمنے اوپر
بیان کیا ہے کہان جھگڑا اپجلے کا نکالا مانع کا کاغذ ۔ کجا رشتہ و کجا فیشن
عجب تقریر کرتے ہین ۔ اور پھر یہہ کہ جب آپ خود ہی فرما چکے کہ اگر کوئی اس
مقدمہ مین غور اور فکر سے کچھ جواب دے تو معتبر کب ہے مگر یہہ کہ نصوص قطعیہ
سے ثابت کیا جاوے اور پھر نصوص قرآنی آپنے وہ پیش کی ہین
جنکا کہ شان نزول ہی اور ہے بھلا یہہ بات آپکے نزدیک مفید مدعی ہے
یا مدعا علیہ ذرا گریبان مین منہ ڈالیے شعور مندی کیجیے دون کی نہ لیجیے
اللہ تعالے غیب دان ہے اوس سے کچھ نہین نہان ہے بس مقدمہ
نگاہ مین تل گیا ومن یضللہ فلا ہادی لہ کا کھل گیا ایصاحب اس خبر کی
خبر ہمہی سن لیجیے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیجیے طفلان مدرسہ سرکاری کو
نہ بہکائیے مقدمات واضح کو غلط نہ بنائیے تنخواہ سرکاری کو مفت
مین نہ کھائیے زید کا ذکر کہ ایک لیالک حضور اقدس کے تھے فقط
اللہ جل شانہ نے بطور خبر کے فرمایا ہے اور صاحبزادگان عالی وقار کی
شہادت باسعادت کا حال از جزو تا کل اپنے حبیب کو کس خوبی سے بتایا ہے
معرکہ کربلا کا بالکل پتہ جتایا ہے یعنے کہیں عص کہ مراد کربلا اور راہ ہے

مراد ہلاکت اور ای سے یزید اور (ع) سے مراد عطش اور رض سے
مراد صبر سیاق کلام کو آگے دیکھو یعنے فرماتا ہے ذکر رحمت ربک
عبدہ زکریا و ترجمہ یعنے ہمنے اس سے زیادہ سخت امتحان زکریا
کا کیا تھا اور سیر بھی اختتام مراتب تامہ شہادت نہین ہوا یہہ مرتبہ
عالی ہم تیرے جگر گوشہ حسین کو عطا کرینگے اور وہ اس مقام پر صابر
و شاکر ہوینگا رونق و شجاعت شجاعان عرب کی کھوئیگا معاندین دین کو بحر
تحیر مین ڈبوئے گا مرد وہ کا شجاعت مین نام ہوتا ہے مراسم تسلیم و رضا
پر کام ہوتا ہے دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے ؎ بوسے
چاہ ذقن کھا مین گے یا تیغ کا پھل + شجر عشق نہین دیگا ثمر ایک نہ ایک
بس اب آپ ہتھیار پڑھیے ہمت و ہمدمی نہ اڑیے تحیرات اطال
دمن شریف سے نہ گڑھیے تحیرات شیطانی جھوٹی کہانی سے پناہ
مانگیے تو کون ستونہ سنیئے خدا کو مانیے ہمکو جھوٹا نہ جانیے اوپچ کی
نہ لیجیے ترقی کا خیال نہ کیجیے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر
راحلہ سفر ہے آپکا کدہر خیال ہے جسم انسانی پانی کی یکمال ہے
متاع دنیا آخرت مین وبال ہے بقول شاعر ؎ گھڑیال کھڑا سر پہ
یہ کرتا ہے منادی + گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی + اب
کیسے کون جیتا کون ہارا کس نے یہ میدان مارا حضرت من علمیت بہ

بزرگی نہین ہے عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت
مین فتور ہے تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ اگر علمیت پر بزرگی
ہوتی تو شیطان کی اتباع لازم آتی اسواسطیکہ اوسکی علمیت کو آپکی علمیت پر فوق ہے
ہر چند کہ آپکو اوسکی پیروی کا ذوق ہے **قطعہ** خوبنا بہ دل خود کہ شراب
بہ ازین نیست ٭ دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ در کنز وہابانہ
قوان یافت خدارا ٭ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ اب رہی یہ بات
کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے مصالحہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام
نے مقاتلہ یہ دونون امور باہمدگر متقاد اور متناقض الخ **اقول** پہلا مین پوچھتا
ہون کہ مصالحہ جناب امام حسن علیہ السلام کا آپکو ساتھہ یزید پلید کے کس کتاب
سے ثابت ہوا یا فقط میان شیخ نجدیکے بیان کو آپنے بیش خود الہام
غیبی یا القاے لاریبی قرار دے لیا ہے یا مثل حواریان عیسویہ کے
حلول روح القدس آپ مین بھی ہوا ہے ایصاحب مصالحہ تو جب
ہوتا کہ امام حسن علیہ السلام بیعت یزید شقی کر لیتے اور دادشجاعت
نہ دیتے اور جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نہ کرتے لہذا
حسب امر متنازعہ فیہ پر امام حسن علیہ السلام کو یزید ملعون نے بذریعہ
زہر شہید کروایا اور سے امر خاص پر جناب امام حسین علیہ السلام سے
قتال واقع ہوا جسکی توصیف صاحب مصنف تواریخ چین نے بھی کی ہے

گو کہ مذہب مسیحی رکھتے تھے مگر نیک ناحی لی ہے ایسے ولہل یقین نام
کے مسلمانونکو بدنامی دی ہے کل شجاعان سلف پر غالب بتایا ہے
انصاف کو کام فرمایا ہو اب کہیر یہان تو آپ بالکل دہری گئے ہمارے
صداقت کی اہل گیتی مین پکار ہوگئی بس اسمقام سے ہمارے آپکے
جیت ہار ہوگئی والدہ عزازیل آپکے سرہانے روگئی قابلیت آپ کی
کھوگئی بحر تحیر مین ڈبوگئی اور سوائے اسکے ہمنے لکھنؤ مین ایک
معتبر مسلمان سے سنا ہو کہ آپنے اودنسے بیان کیا کہ قرآن مین بطور
پیشین گوئی انتزاع سلطنت للکھنؤ کا بھی اشارہ ہے جنیسیکہ
جہان کہین قرآن مین نخرج یا تخرج ہے اوس سے آپنے مراد اخراج
شاہ اودھ لیا ہے تفسیر دانی کو کام کیا ہو اور جہان کہین قرآن مین کہ
یدخل ہے اوس سے آپنے داخلۂ سرکار انگریزی مراد لیا ہے
ذہن رسا کا امتحان کیا ہے لہذا ہمنے بھی اسی لحاظ سے جو بعض مقام
قرآن شریف مین غور کیا تو سورۂ روم مین اس آیہ سے
آپکے بھی خبر نکلتے ہی از روی قاعدۂ زبر بینات کے ملتے ہی یعنے
ظہر الفساد فی البر والبحر بس معلوم ہوا کہ یہ ظہر آپکے نام کی ہے کسواسطیکہ
آپ بشت پناہ دین بدبن ہین بدین ہین بوسیلہ گدی نشین ہین لہذا اگر مناسب
جانیے تو اپنے کسی تصنیف مین درج کردیجیے گا ہمکو دعا خیر سے

سورہ روم رکوع ۴ آیت ۴۱ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس

یا ہے کیجیے گا اب دفع دخل مانقدم کا جو عذر اہل مطبع کی طرف سے صفحہ
ہین آپنی کتاب کے اخیر ہین الحاقا تحریر فرمایا ہے اسکو بھی ہم مجملا
قلم بند کرکے جواب دیتے ہین اولسے یعنے اہل مطبع سے اطلاع
کردیجیے گا **قولہ** یعنے اونہون نے ولسطے عیب چھپانے اور اجرت
بڑہانیکے چند سطر بطور عذر تحریر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے **الے قولہ**
کہ مؤلف کتاب اسرار کربلا نے بحکم لارطب و لایابس الا فی کتاب مبین کی
سب واقعات معرکہ کربلا کو مضامین آیات قرآنی سے بقرائن ثابت
کیا ہے حالانکہ اون آیات کا نشان نزول اور ہے مفسرین نے اون
آیات سے معرکہ کربلا مراد نہین لی ہے جیسا کہ بعد چھپ جانے
اور مشہور ہوجانے نسخہ مطبوعہ اول کے اکثر صاحبون نے غیبت مین اور
بالمشافہہ مؤلف کو الزام دیا اور کچھ عذر مؤلف کا نہ سنا انصاف کو کام
نہ فرمایا پس اب دفع دخل عذر اہل مطبع کی طرف سے یہہ ہے کہ مؤلف
کتاب نے یہہ کہین نہین لکھا ہے کہ ان آیات قرآنی کا شان نزول
ہی معرکہ کربلا ہے بلکہ از قبیل لطائف اور نکات اور بلاغت اور رموز و
کنایات کلام اللہ کی بیان کیا ہے اور ہر جزئیات کربلا کو ترتیب قبیل
اور بعد آیات قرآنی سے مطابق واقع کے تطبیق دی ہے یہ عین بیان
بلاغت اور لطائف کلام اللہ کی ہے ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

گفتہ آید در حدیث دیگران ۔ معاذ اللہ کجا معانی آیات کلام اللہ بین
تاویل بے محل نہین کی ہے کہ مورد الزام کیا جاوے و فضلا اعلاء اللہ کے
نظیر اور سند قوی قول جناب امیر علیہ السلام سے از روے کتاب
مسلم الثبوت نہج البلاغت کے موافق قول و شرح ملا حسین بنبدی کے
واضح تر لکھدی ہے کہ کتاب فواتح بین پنج قصائد مثنوی کے
ملا حسین علیہ الرحمہ صاف صاف لکھتے ہین قولہ کہ جناب امیر علیہ السلام
واردات اور واقعات خاندان نبوت، اور واقعات کربلا اور مآل کار
نبی امیہ اور انجام کار اشرار اور اخبار کربلا کا علی الترتیب مضامین
آیات عمعسق سے تطبیق دی ہے جیسا کہ سب بقید آیات مع آنی
ہے کتاب اسرار کربلا مین بجاے خود مرقوم ہے حالانکہ اون آیات
کا بظاہر منشا نزول اور ہے پس اسطرح کی مطابقت دینے مین
معاذ اللہ کجا کفر و گناہ اور دخل بیجا آیات قرآنی مین پایا نہین جاتا ہے
پس یہی کلام معجز نظام حضرت امیر علیہ السلام کا سند آتمسک ہے
اور واسطے عذر مصنف کے کافی ہے الخ جواب امکا یہ ہے
کہ حقیقت مین منتظمان صاحب مطبع نے خوب انتظام کیا یعنے اگر ایسا
رو غن قاز نہ ملا جاتا تو کتاب نفحہ ثانی کا ہیکو چیونٹی جاتی کسیکا قول ہے
ع جواحمق زجہان باقیست کس مفلس نمی ماند ۔ دوسرا مصرع

سبحی اور سے دریافت کرلیجیے گا سبحان اللہ صبح البلاغت اور جواب
فاتحہ مین تیدکی نظیر لانا اور یہ بھی تقریر فرمانا کہ حالانکہ اون آیات کا بظاہر
شان نزول اور ہے یہ گویا آپنے ہجو ملیح کی ہے یعنے معاذاللہ
اس طرح کی تطبیق علماء سابقین نے بھی کی ہے سو یہ محض آپکا خیال خام
ہے کبھو ہمارے علماء فریقین دیندارمین گھڑے گھڑے بدلنا
غلط گھنٹا بجانا خداورسول سے نہ شرمانا ہرگز درست نہ تھا وہ جسکا کھاتے
تھے اوسیکا گاتے تھے گھڑے یا گھنٹا غلط نہ بجاتے تھے
معاذاللہ طمع دنیا پر پھسلتے نہ تھے ایمان آخرت کو آسیای بھیان سے
دلتے نہ تھے ترقی عہدکی امید پر دین حق سے بدلتے نہ تھے
مثل بعض علماے حاضرالوقت لقمہ حرام سے پلتے نہ تھے اور
پھر مین پوچھتا ہون کہ آجتک آپنے علماء دیندار مثل مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب رحمہ اللہ دہلوے اور مولانا محمد اسحاق صاحب
و شیخ عبدالحق صاحب اور اہل مذہب حضرات امامیہ مین میر سید محمد صاحب
سلطان العلماء مجتہد لکھنؤ اور اونکے والد ماجد جنکا شہرہ مشرق تا مغرب
اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کیا معاذاللہ یہ تاویلات اونکے
ذہن مین نہین آئین نہ اونہون نے بنائین یہ تاویلات و تحیرات شیطانی
جھوٹی کہانی و لطائف قرآنی مدرسان مدرسہ کنیاک کالج کے نام کاتب

ازل سے لکھدیا نہین بھلا فرمایئے جبکہ ان علماء دیندار سعادت
شعار نے یہ لطائف قرآنی نہ بتائے اور نہ اس قسم کی اعتراضات
بشکل تحیرات بتائے نہ تحریر مین لائے نہ گھڑی پائی نہ گھنٹے غلط
بجائے تو اب اسوقت اخیر مین کہ بطالت قرآن و رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کیا کوششین ہو رہی ہین کب صحیح ٹھہرینگے
مگر شاید یہ عبارت اسواسطے بڑہائی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ایسے تقریر
کے چھاپنے کا کوئی اہل مطبع بدون اجازت سرکار مجاز نہ تہا عذر آیکا
بجا ہے جیسے ایک ہندو کا سچ ہے **قولہ** سب مین بیا پاک تلسی رام
الخ والا اب مناسب یہی ہو کہ آپ ہمارا یہ نامہ جوابی بہی چھاپ دین
بشرط اطلاع فی سطر ۲ راجرت دیجائیگی لیس اب اسی مختصر پر نامہ
تمام کرتے ہین اگر جواب پائین گے تو جواب الجواب اوڑائین گے
جو کچہ باقی رہتا ہے اوسے بہی جتائین گے اللہ جلشانہ نے ہمین
اسی وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اپنے حبیب پر شید کیا ہے
آپنے سنا نہین کسی اوستاد نے کہا ہے **بیت** ہر کسے را
بہر کارے ساختند + میل او را در دلش انداختند + فتبارک اللہ احسن
الخالقین زیادہ بس و باقی ہوس فقط .....

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار

پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ
یہ نامہ تاریخ ۱۹ محرم الحرام ۱۲۸۰ ہجری کو انام سے روانہ ہوا۔
ٹکٹ چسپاں ۲ر



جب اس نامہ تحریر ہا کا جواب نہ آیا تب یہ دوسرا
نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامہ ثانی

لطیفہ
صاحب زادہ
صاحب
منشی ظہیر الدین

منشی صاحب عنایت فرما جو فروش گندم نما مشی ظہیر الدین
بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ عرضہ جو ایا بقطعہ خط
مسمے بنام تحریر ہا جواب کتاب انوار کربلا مصنفہ
و معروضہ آپکے نیازمند نے بر سبیل ڈاک خدمت
شریف مین روانہ کیا تھا مگر تا حال جواب و رسید نامہ

سے آپنے سرفراز نہ فرمایا سرمۂ خاموشی کہایا اگر ہمین نمط فرمودی ست
خدا حافظ مگر فی الحال زبانی بعض برادران اہل اسلام سنا کیا کہ شاید
آپ فرماتے تھے قابلیت جتلاتے تھے کہ ارتداد یزید ملعون
وسمر ہمارا نش ثبوت نہین ہے مرۂ اسلام سے کوئی شقی باہر نہین
ہے لہذا واسطے تسکین خاطر عناد آثر آپکے ہم نشاندہی کرتے
ہین نکوئی آخرت سے نامۂ اعمال کو بھرتے ہین دیکھو کتب عقاید شرح
مسفی مین لکھا ہے **قولہ** لعنۃ اللہ علی یزید وعلی انصارہ واعوانہ و
نحن لا یتوقف فی شانہ بل فی انصارہ واعوانہ لانہ رضی بقتل الحسین واہانۃ
عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو کتاب معتبر عند اہل السنۃ والجماعۃ
الخ اور امامیہ اثنا عشریہ تو معاویہ کو بھی مانتے ہین کسی کے نہین مانتے
ہین پھر دیکھو شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی جمیع کتبہ خصوصا صراط
مستقیم فی عقائد مین لکھتے ہین **قولہ** ومن انکر ضوء مردود ومن اول
ضوء فی شک وریب الخ اور حضرت بدیع الدین قطب المدار صاحب قدس
سرہ فرماتے ہین **بیت** ملعون بود مخالف سلطان اولیاء گرچہ المثل پدر بود
ویا برادرم اور علاوہ برین یہ عرض ہے کہ ایک عقیدہ مفید مطلب
آپکا بھول یاد آیا واسطے اطلاع آپکے تحریر مین آیا فلہذا اگر مناسب
جانیے تو کسو پہلو مین کوئی کتاب جدید مثل ظہیر الانشا تحریر فرمائیے

قرائن بالا سے یقین ہے کہ برآمد کار ہو ترقی عہدہ از سرکار ہو بلکہ میاں
عمادالدین اور مولوی صفدر علی بھی الگ ہو جاوین آپ ہی کا دار و مدار
ہو وہ یہ ہے قولہ ایک ملحد جب مرنے لگا تو اپنے فرزند کو یون
وصیت کرنے لگا کہ ہمارے بنائے ایمان عناد پر مستقیم تھے
وسوسۂ شیطانی سے نے خوف و بیم تھے ہدایت رب کریم
سے لہذا انکو ستائش کرتے ہین کو بقول اہل اسلام اپنی قبر کو نار سقر
سے بھرتے ہین اول تو تم عناد یزید علیہ سے کہنا کہ وہ قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام ہے بدانجام ہے دوم کسیقدر بغض
حضرت امام حسن علیہ السلام سے ہو اسلیئے کہ انہون نے خلافت
از خود معاویہ کو دی جسنے یزید تک پہونچی سوم جناب علی مرتضے
علیہ السلام سے کہ انہون نے جنگ صفین مین معاویہ سے
مصالحہ کر لیا اگر وہ مصالحہ نہ کرتے تو خلافت معاویہ کا ہیکو ممکن
تھی چہارم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیئے کہ آپ معرکۂ کربلا سے بالکل واقف ہو چکے تھے اور جسکی
تدبیر نہ کی امام علیہ السلام کی مشیت مین جان لی پنجم خدا سے
کہ بانی احکام کا ہے وہ جانتا تھا اور امام علیہ السلام کو بچا نہ لیا فقط اعتراض
منشا ہمارے بیان کا یہ ہے کہ اگر آپ اسمین گفتگو کرتے تو ہم ہم

بھی بعونہ تعالے قدم جادۂ راستی پر دہرتے نکوئی آخرت سے
نامۂ اعمال بہرتے قلم اوتھلے تے آپکو جتاتے اوڑان گھائی میان عزازیل
کی بتاتی اور اگر شاید ہمارے بعد آپ تحریر فرماوین گے تو انشاء اللہ ہم تو
وکیل ہین ہمارے بعد وکیل الوکلا آوین گے وہیجیان اوڑاوین گے آپکو
اور آپکے مشیر الدولہ کو شرمانینگے بحرمۃ امت سیدنا محمد صلعم زیادہ ویس

الراقم نعمان خان وکیل سرکار امد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ نامہ تاریخ ۴ صفر المظفر ۱۲۸۳ ہجری
کو لکھنؤ سے روانہ ہوا کمترین چپان ۔



اب اسکے بعد منشی صاحب جبلہ کہرے آسنے تو
یہ اعتراضات اخبار مین جھپوائے لہذا جب ہم تک
ہرکارۂ اسلام نے پہونچائے تو جواب لکھہ کے
روانہ کیا درج کتاب کرتے ہین۔

ہوالمستعان

۳
نامۂ ثالث

زاد لطفہ

صاحب

منشی صاحب معدن قابلیت و شعور سرایا در منشی ظہیر الدین

ازطرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم وکیل سرکار
ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد ادائے حسب
مدعا یہ ہے کہ اسوقت ہرکارہای سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان

علیہ الصلوٰۃ والسلام دو ورق اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکسور صاحب واقع
تاریخ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۷۰ء مملو لکچر اسنے جو کہ حسب منشا سرکار آپنے بابت
تردید حدود اللہ ہانکی ہے خاک پھانکی ہے ہمارے پاس لائے
بعد مطالعہ تقریر مذکور قلم اوٹھایا اور دجواب آپکا آپکو بنایا بقول منشی
ریاض الدین صاحب بیت گوہر بدہان داری مرہا ساقط از دو تو فخر خرسا
وان ساقط از دو انصاحب پردہ اسلام سے باہر آیئے بٹن جاپ
خزیرے کہایئے بڑا نڈی اوڑایئے تقریر باطلہ سوچیے استنجای
اب چھوڑیئے کاغذ سے شرمگاہ پوچھیے خدا کو ملنیے ہمکو جھوٹا
نہ جانیے ایلچی کو زوال نہین جھوٹہ بولنے کی مجال نہین خدا کے کلام
مین تاویل لا طائل لانا خلقت کو دھوکا بتانا است محمدیہ کو بہکانا شعور مندیسی بعید ہے
کہ قرآن شریف مین ان تلبیس بک شدید ہے آپکا بیان ہے ضعیف البرہان
ہے **قولہ** یعنے آپ فرماتے ہین کہ قبل ازین ایک کتاب مفید نسوان
درباب تعلیم نسا کی تصنیف کی گئی تھی جسکے صلہ مین گھڑی طلائی زرین
مغرق گران بہا خود نواز فرمائی بطور انعام پیش گاہ جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر مغربی و شمالی سے آئی لہذا اب مسودہ دوسری کتاب کا واسطے
تعلیم نسا کے بتائید مضامین حسب تلقای وہی بقدر امداد روح القدس بنام
فوائد النسا کا مرتب ہوا ہے اوپر ایک مقدمہ اور دس باب کے بس ہیت

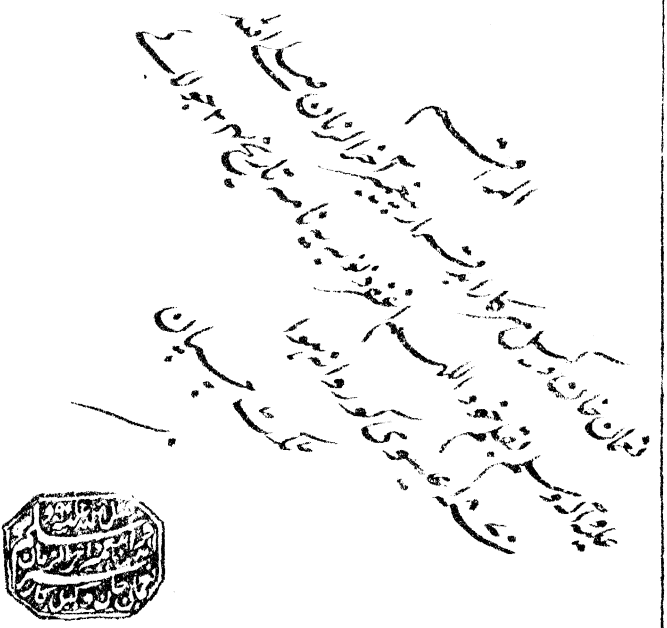
مضامین اس کتاب سے ظاہر ہے اسمیں صنعت اور باریکی پر لحاظ
کرنا چاہیے کہ بدترین لسنوان کو بہترین ملائکہ ہفت اقلیم و آسمان پر ترجیح
دی ہے اور اوپر ترقی کرکے سب مرد و نیز جمیع امور دنیوی و دینی بین
عند اللہ و عند الناس بدلائل عقلی و نقلی و صریحی و بدیہی موجہ و مستند ترجیح دی
ہے اور تمام نعمتون دنیا و دین مال و دولت دنیوی اور تمام خورد و قصور اور
سب نعمای بہشت مین استحقاق اور حصہ عورتونکا بہ نسبت مردون کے
بمدارج زیادہ تر عند اللہ و عند الناس ثابت کردیا البتہ لائق ملاحظہ ارباب
انصاف کے ہے اور اسناد کتب اسلام اور احادیث سے نشانہ سرکار
مفید عام کو بہت لطف اور خوبی سے تقویت دی ہے اور مصالح
دینی و دنیوی نکاح واحد کے اور قبائح و آفات اجتماع دو نکاح کے عقلاً و
نقلاً و ہدایتاً و صراحتاً اسطرح ثابت کیے ہین کہ مقام انصاف مین کسیکو
مجال سخن کی نہین ہوسکتی وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ صریح تر آیہ
قرآنی ترجیح نکاح واحد کے تقویت کرتی ہے اور حدیث نبوی اسلامتہ فی
الوحدۃ والافات بین الاثنین اسی مقام سے خبر دیتی ہے الخ جواب
واہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھے آپہی سے پوچھے مجنون
سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور جناب امام حسین علیہ السلام جب
لڑتے تھے حق کسکا تھا کہا بلی کا ویسے ہی آپ بھی فرماتے ہین ایضاً جلب

تفاسیر دیکھیے الکل بچونکہ لیلہ نہ پھیلیے جنکے یہان آپ منظور کیونکتاب
بھیجنا چاہتے ہین وہ بڑے عالم علم عربی کے ہین وہ کب اسے
مانین گے آپ کو خبط الحواس جانین گے پہلے تو گھڑی ملاقی بھیجی تھی
اسکے عہدہ سے معزول فرماوین گے یا جھٹی لکھدین گے در در بھیک
منگاوین گے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ بامداد روح القدس یہ کتاب لکھی
گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچھ پاوریان حال
سے بھی ردی ہے جو مطلب آپکا یہ نہ سمجھے اپنے مطلب کے موافق آپکو
بتایا یا شیطان بشکل روح القدس متشکل ہوگی آپکی کوٹھی مین سمایا جو یہ فقرہ
آپنے فرمایا بھلا مین پوچھتا ہون کہ انخفتم ان لاتعدلوا کے معنے ظاہر
ہین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ چار تک جورو ان اور اگر تمکو خوف
ہو کہ ہم عدالت نہ کرسکینگے تو ایکہی رکھو بس اس سے یہ کہان ثابت
ہوا کہ ایک ہی جورو کرنا چاہیے اور پھر اوپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو تو
بریز بریز پکارتے ہو کہتے ہو کہ منشا کا کیا ہے معاذاللہ ہم کہتے
ہین کہ ہو سرکار دولتدار انگلشیہ بہادر ایسے فہم کا سند یا رائے فاسد نہین
ہین اونکا نام لینا بدنامی دینا عین نیکنامی ہے بلکہ بدنامی ہے
اور یہ کہ حدیث شریف السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کے
نظیر لانا یہ تو بالکل منافی مطلب آپکی ہوئی بھلا اگر وحدت مین سلامتی ثابت

ہوئی اور اثنین ہین آنت تو پھر مجرد ہے رہنا لازم آئیگا آپ کا کلام
زوجۂ واحد کا کہان تائید پائیگا اور پھر ہمنے تسلیم کیا آپکے قول کو تو
پھر فرمائیے اگر آپکے والد مرحوم مجرد رہتے تو آپکے تولید کی کیا شکل
ہوتی بقول اہل ہند کیا آپ گنر پیدا ہوتے پس ایسی ہی مقام پر قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ یاد آتا ہے بیت اگر ایلہے مشک را گندہ
گفت ۔ ۔ ۔ مجموع باش اور پراگندہ گفت ۔ ۔ ۔ ایضاً صاحب قرآن مین تاویل
جہوٹی نہین سماتی ہے دیکھو ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کا صفحہ ۔ ۔ ۔
مین کہتے ہین قولہ اسلیے انہین پیلاطوس کے پاس بھیجدیا کہ وہ اوسکی
تعلیم کی حقیقت نہ سمجھے تہا دسکے قتل کا حکم دے ۔ ۔ ۔ انتک مسیح کے
حواریون اور شاگردون نے نہ سمجھا تہا اور اونکا مست ایمان دنیوی
نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اور مست تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وہ بہاگ گئے ایضاً صفحہ ۔ ۔ ۔ اور اسی امید پر یوحنا کی ماں نے یہ درخواست
کی تہی کہ میری دونو بیٹے سب کچہ چہوڑ کے تیرے پیچہے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ اور پروشیہ کے حال مین بہی گبلنگ صاحب یون لکہتے ہین قولہ
کہ پروشیہ کے سلطنت مین انتک پیل کا مذہب نہین ہے اور ہر کسنہ
نے بہی تفصیل کے ساتہہ جرمن مین الحاد کے پہیلنے کا حال بہ تفصیل لکہا ہے
اور اکتوبر کا مہینا ۱۸۴۴ء کے پرچۂ اخبار موسومہ تابلٹ مین لکہا ہے

قولہ کہ خاص انگلنڈ مین ۴۹ خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے
اور تین لاکھ آدمی ایسے ہین جو کچھ مذہب نہین رکھتے ہین الخ بس مشفق من
ایسے مذہب کی تائید اور پیروی کرنا آپ کی دانائی سے بعید ہے
اور عورتون کو جو آپنے ملائکہ پر ترجیح دی ہے یہ محض بیہودہ بات ہے
خرافات ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اسکو کوئی تسلیم نہ کریگا مظلمہ
بیہودہ گوئی آپ کی گردن پر دھریگا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ پس از چند
سال کہ عمر آنحضرت قریب ساٹھ کے پہونچی ہوگی ایسے وقت مین بی بی
عائشہ رضے اللہ عنہا کہ عمر شش سالہ کہتی تہین نکاح کیا بس اس سے کچھ
حفظ انفسانی متصور نہتا الخ اقول یہ شیطانی خیال ہے اسیکا بدآل ہے
دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تہین اور حضرت سلیمان علیہ السلام
کی تین سو زوجہ منکوحہ اور ایک ہزار سریہ جیساکہ مولوی عبدالحق محدث دہلوی
اپنی کتاب مدارج النبوت مین تحریر فرماتے ہین حضرت من انبیا علیہم السلام
کو اور ون سے بارہ زیادہ دی گئی اور اگر آپکو اعتبار نہو تو ہمہی وکیل
صاحب برہان و دلیل ہین مرجع ترجمان رب جلیل ہین اور قریب ۶۵ کے
عمر ہماری پہونچ چکی ہے مگر اب بہی ازالہ بکارت سے عاری نہین ہین
مثل آپکے معدن شرمساری نہین ہین اگر منظور ہو تو امتحاناً جانچ لیجیے
کچھ اندیشہ نکیجیے ہان آپ البتہ تیس ہی سال مین بقول حضرت سعد

مصرعہ ولی بجملہ اول عصائے شیخ نجف نہ ہو گئے ہوں گے
شاید اسی وجہ سے اور ونکو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہو جیسا کہ اہل
عرب کا مقولہ ہے المرء یقیس علی نفسہ لہذا ایسی تقریرات چھپوانے
سے باز آیئے ہر جگہ منہ کی نہ کھایئے آئندہ آپکو اختیار ہے فقط



اب کچھ جوابات نیچریہ صاحبوں خصوصاً مجتہد اول سید احمد خان صاحب بہادر کے بھی لکھنا کتاب ہذا میں واسطے واعظین کے مناسب معلوم ہوا لہذا چند نامہ مطبوعہ یادگار درج کیے گئے۔

ہو المستعان

۱

نامہ اول

حال علی کل ہدایکم اللہ تعالے ماتحت نیاز مند بہادر رنج

سید صاحب معدن فضل و کمال منکشف معما ت عالم مثال سید احمد خاں صاحب

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ کتاب سعادت انتساب مسمی بہ شہاب ثاقب مصنفہ جناب عالی قباب مولانا علی بخش خاں صاحب بہادر

حاجی الحرمین شریفین عالم باعمل مباحث بیدل مجج گورکھپور جو کہ
آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق پرچہ اخبار کی بابت اونہون نے
لکھہ کے چھپوائے ہمنے دورہ پر مقام ضلع بستی مین پائے
مولانا صاحب موصوف کہ عالم باعمل ہین آپکی تشخیص مین اندازخلل
ہین یعنے اول مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** اما بعد بندہ خاکسار بمقدار
علمی بخش عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ فی زماننا جناب ہی ایس آئی سید
احمد خان صاحب بہادر نے پرچہ تہذیب الاخلاق مین خلاف قرآن و
حدیث وجمہور اہل اسلام ایک تقریر جدید لکھی ہے جسمین وجود حقیقی شیطان
سے اور اکثر مضامین آیات قرآن سے انکار کیا ہے اور بعد شہرت
اوس تحریر کے مولوی سید مہدیعلی صاحب بہادر نے یہ لکھا ہے **قولہ**
کہ وجود سے ہمیشہ وجود جسمانی خارجی ہے مراد نہین ہوتا ہے
پس وجود جسمانی شیطان کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے
میرے نزدیک اون لوگون کی دلیلین جو کہ شیطان کے منکر
وجود کے ہین ناقص ہین اور مین مخالف ہون اور اونکی سمجھ
اور غلطی پر افسوس کرتا ہون بس ایسی تاویل بدعت ہے الخ اسکے
بعد یہ تحریر ہے **قولہ** کہ آدم خیالی سے جناب سید احمد خانصاحب
نے سوال کیا **قولہ** کہ تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے **جواب**

لا کہ یہہ تو ہین ہین ہمارے مین کون ہون مگر میرا نام آدم ہے سوال
دادا صاحب تمہیر کیا گیدری جواب بہت سے چرندہ پرندکیڑے
مکوڑے دنیا مین مین نے دیکھے ہین تم سمجھا کہ جسطرح یہہ بنے
ہونگے اوسی طرح مین بھی بنا ہونگا مگر دل گھبراتا تھا کہ ایکدن مینے
اپنے بہاو مین ایک اپنی سی صورت کی چیز دیکھی ہم دونون ایک
دوسرے کو دیکھکے خوش ہونے لگے مین نے پوچھا کہ بھائی تم
کون ہو وہ بولے بھائی یہہ تو مین نہین جانتی کہ مین کون ہون جو تم ہو
وہ ہین ہون مگر میرا نام حوا ہے یہہ سنکے مین بہت خوش ہوا اور اوپر
کو دیکھکے تالیان بجاکر خوب اوچھلا کودا اچلایا اور ایک بڑی ہستی
اور بڑے قادر مطلق کا خیال کرکے خوب گیت گانے نہایت
ذوق شوق سے یون چلایا **الی قولہ** اواو اری اواو اری اواو اری وہ جو
ہے اری وہ جو رہے گا اری وہ جو تو ہے اری وہ جو تو ہے اری
وہ جو تو ہے میرا شکر ہے انتہے کلامہ **جواب** سبحان اللہ قربان
آپکے یاد کے ایک فقرہ بھی صحیح یاد نہ رہا ایصاحب مین بھی تو موجود تھا
معاذ اللہ انہون نے ہرگز یہ الفاظ لایعنی نے معنی نہین فرمائے
بلکہ خوشی مین آنکر انہون نے یہہ ٹھمری گائی **اقول** اوحوا مین واری
اوحوا مین واری ۔ چونکہ بموجب آپکی تشخیص کے برہنہ بھی تہین اوسپر

۲۸۵

دوسرا فقرہ یہ فرمایا ہین لے بنارس کی ساری ۔ بیٹھواہ سے بیہجا جوڑا ہمارا دور ہوئی تنہائی ہماری ۔ خوش ہوکر اوسکا پہناک کرین ہم ہارٹ کو اپنے کیون کرین ساری ۔ اوحواہین واری ۔ ہین لے بنارس کی ساری اوحواہین واری ۔ اپنی دعا ہے یہی کل جگ مین ۔ خوب بڑہے اولاد ہماری ۔ توشت کو کہاوین دین اوڑاوین لیسوع ہوزبانپر جاری ۔ اوحواہین واری ہین لے بنارس کی ساری الخ اب فرمایئے ہمکو سموچی عمری یاد رہی اور آپ کو ایک فقرہ صحیح نہ یاد رہا اور پھر اوسپر مذہب نیچری کی اجرا کا دعوی ہے مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ نے جو بجواب استفتای جناب زبدۃ العلما سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر واقع کانپور کی بابت عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے تحریر فرماتے ہین نہایت صحیح ہے ہکذا **اقول** اس مذہب نیچریہ نے اگرچہ فی زمانتا یورپ مین اس قدر زور پکڑا کہ قریب ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا ہے از انجملہ جیپاسی ہزار انگلینڈ مین ہین اور چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمداللہ کہ خود عقلاے مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریرا بالمکاتبہ اور تقریرا بالمشافہہ بخوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آئے دال کا بھاؤ بتارہے ہین

استاد دو صاحب کی کتاب و ہار نصاحب کی کتاب وغیرہما مین
دیکھو تو کس طرح کھلم کھلا نیچریون کی مذمت اور مکاری و نالائقی
اور عیاری وغیرہ من قبائح بالا تخصیص مذکور و مسطور ہے پھر اسپر
بھی اگر کوئی نیا نیچریہ نہ شرمائے اور بطمع ترقی دنیا و جاہ و حشم ان
بچی کھچی بلا کو ہندوستان مین پھیلائے تو ہمارے علمائے دیندار
سعادت شعار محمدیہ نے جس طرح سے فلاسفہ اور اہل اعتزال اور
اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کے دھجیان اوڑائی ہین اور
اونکو عدم کی راہین دکھائی ہین اوس سے زیادہ اس مذہب نیچر
سراسر سینیچر کا سینیچر اوتارین گے اور شواظ من نار کی براہین مارین گے
ذرا بگڑے دل نیچر پیرو نیچر نرے سینیچر مرد ست یہ تو فرماوین کہ
قبل قبول نیچریت کے تو بھلا دہرم کہو چکے تھے اور اونکے سارے
کرم ہو چکے تھے لندن مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آئی خمر و خنزیر تو درکنار
کلا گھونٹی مرغی کھانے سے نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت
مشاقی ہے بنات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سی ایس
آئی بمعنی نحوست کے دیس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی
رہا جو نیچریہ طریقہ کے نسبت وحمایت مین للچائے کیا جی چاہتا ہے
کہ لاٹ بادشاہی بنجائیے اور میم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے سو یہ نیچر ہی

سے کلاہ خسروی و تاج شاہی + سر کل کے رسد حاشا و کلا + شاید
بمقتضاے قوت شہویہ پانے پت کرنال کا خیال آیا ہوتا جہاں
جہان پادری عماد الدین بستے ہین آپ پر ہنستے ہین اونس
جانب کو بوسے کچہ دنون وہانکا مزا لوٹے قید ملت سے چھوٹے
برائے خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمایئے پیش و پس کو یکسان نہ
بنایئے فقط اور یہ تقریر آپ کی پرچہ تہذیب الاخلاق مین دیکھنے
مین آئی **قولہ** کہ مسجد بنانے سے جولاہے بہتیارے سستے خوش
ہوتے ہین اسلیے لوگ ایسے کام کرتے ہین کچہ جاے ثواب
نہین ہے ہمارے مدرسہ کی تائید البتہ موجب حسنات ہے الخ
جواب معاذ اللہ آپکے مدرسہ شیطانی جسکا آپسا ملحد بانی ہو ثواب
کب ہے حق تعالی جلشانہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوے
ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان تو اس صورت مین ثواب کیسا اور عذاب
لاحق ہے دیکھو اسی پر مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سلمہ
تعالے نے برای حفاظت ایمان مسلمانان ہند از راہ ہمدردی
قومی ایک استفتا در باب عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے کل علماء
ہند لکھنؤ و دہلی و بھوپال و رامپور وغیرہ سے دستخط کرا کے چھپوا دیا
چنانچہ آپکا قول بعینہ تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین پس لاحظہ

آپ کو ہم دکھاتے ہین وہو ہذا **اقولہ** کہ روش اسلامیہ کی عادت کو سید احمد خانصاحب غلط کہتے ہین اور پاکی اور صفائی وہ اسکو نہ سمجھتے ہین کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرے اور بعد برازکے کاغذ سے جاے براز پوچھنا سور اور گلا گھونٹی مرغی یا کوئی جانور کھانے بلا تکلف پانی کی جگہہ شراب پینا اور جاکٹ و پتلون و کرتا پہننی جس سے کہ ہندوستانی آدمی مثل چنڈول کے معلوم ہوتا ہے الخ غرضکہ سیطرح اور بہت باتین آپ کی تجویز کی اظہر من الشمس ہین تو بھلا فرمایئے کہ ان تجویزون سے بجز اسکے کہ کرستان یا وہ لوگ جو کہ ہوائے نفسانی کے پابند ہین اور کون خوش ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ایسے حرکت آپکی دیکھہ کے آپکے شاگرد ارشد نے لکھا ہے کہ مین اونسے خلاف ہون ہماری نزدیک آپسے بڑی نادانی ہوئی جیسیکہ آپکے ذہن مین یہ فساد آیا تھا یا آنکہ مدعیان اسلام سے کچھہ معتد بہ پایا تھا تو آپ کو پہلے بڑا مفتی مجتہد بن بیٹھنا تھا اور مدرسہ بنام تعلیم سررشتۂ اسلامیہ اپنے داموں سے خرچ کرکے قائم کرنا تھا جب خلقت ہندوستان کی بہیڑ یا دہسان خوب جمع ہوجاتے تب اونکو سررشتہ نیچریہ پر لگاتے انعام پاتے اور پہلے ہی سے جبکہ نیت آپ کی طشت از بام ہوگئی تو پھر آپ گرویدگی خلائق غیر ممکن ہے مگر آپ کیا کرین میان عزازیل کا دستور ہے کہ جسکے کوٹنے

ہین وہ آتے ہین اور سکواد ہورا چھوڑ جاتے ہین مشتق من دین اسلام
عالی مقام برگزیدۂ انام متوالے کی پگڑی نہین ہے کہ گرتی پڑتی چلی
جاتی ہے اسکے باطل کرنے مین معقولیت نسبت مدعی کے آتے
ہے حکما فلسفہ کی عقل چکر کہاتی ہے خیال فرمایئے کہ از ابتدا
اسلام تا ایندم کیسے کیسے فسادات مثل زمانہ یزید پلید و سیلمۂ کذاب
و حجاج وغیرہ کہ اُسوقت مین اسلام جدید تہا ہوئی مگر آخر کو بفضلہ و کرمہ
اسلام حقیقی آجتک کل اقالیم مین قایم ہے بس آدمی کو مال کا خیال
ضرور ہے دینا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر راحلۂ سفر ہے
لہذا ہماری نصیحت کو مانیے کوچۂ ضلالت کی خاک نہ چھانیے اپنے
سررشتۂ آبائی پر واپس آیئے شاگرد صاحب کو بھی ہمراہ لایئے تخیلات
فاسدہ پر خاک ڈالیے بچۂ افعی کو آستین مین نہ پالیے جنہون نے
قبل آپکے تخریب دین متین کے چاہی تہی اونکے مآل کو دیکھیے
تو اچھوڑ کے روٹی آفتاب سے نہ سینکلے چیلون کو سمجھایئے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا کی مصداق نہ ہو جایئے کسی نے سچ
کہا ہے یہ شعر کہ ملا کے مال پوے اور کھلا کے موذن ہو گیا ۔
گر وجی چیلون کو اپنے مسند کرتے ہین ۔ دوسرے یہ کہ اب تو
چند آپ کو کوشش اجرائے مدرسہ مجوزہ کی فضول ہے آپ کی

فہمید مین بھول ہے اسواسطیکہ پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۳ء
ہمارا ہرکارہ لایا اوسمین صاحب اخبار کہ موخ با اعتبار ہین لکھتے ہین عجب دانی
میجر پیکر صاحب **قولہ** یعنے میجر پیکر اپنی تالیف غیبی آلہی مین اعتبار کرتے
ہین کہ فرشتہ اور شیطان بہشت سے نکالے ہوے ایک لاکھ ۴۴
ہزار اس دنیا مین پادریون کی شکل بنکر آوین گے کہ ہم متقی عیسائی ہین
الی قولہ پھر میجر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۳ء کو حضرت عیسی
فرشتونکو ساتھ لیکر دنیا مین آوین گے سب کی نظرون سے غائب ہونگے
مردے اوٹھکھڑے ہونگے اور سبکے ساتھ ملکر فرشتون مین آسمان
پر جا ملین گے سوائے اسکے صاحب موصوف یہ بھی فرماتے
ہین کہ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۷۵ یا ۲۵ عیسوی کو حضرت عیسے بافسری ایک لاکھ
۴۴ ہزار پاک فرشتون کے آوینگے اور ۱ مارچ ۱۸۷۵ عیسوی کو بعد
چلے جانے پاک فرشتون کے بہوت آسمان سے نیچے اوترینگے
اور ۹ اپریل ۱۸۷۵ء کو حضرت عیسی کا مخالف آئے گا الخ **اقول** بس
اس صورت مین آپ کو اہتمام مدرسہ مین زیادہ کوشش کون ضرور ہے
حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے پر جو مذہب کہ حق ہوگا وہی برقرار
رہیگا اوسی پر دارومدار رہیگا اور اگر آپکے نزدیک یہ بیان میجر پیکر صاحب
تخیلات شیطانی جھوٹی کہانی میان عزازیل کی زبانی ہے تو پھر آپکی

اور آپکے شاگرد صاحب منبر اول کے خیالات محض لایعنی مثل
چیرہ یا چروٹے کے کہانی ٹھہرین گے جناب مین کچہ عجب وقت آیا
ہے مادہ سوداویت کو برانڈی و لحم خنزیری نے ہر ایک بوالہوس
کے دماغ مین پکایا ہے جسکو دیکھو نئی تقریر کا بانی ہے ہر چند
کردہ سراسر جھوٹی کہانی ہے اوسپر ترقی تہذیب کا دعوی ہے
اسکی کیا دوا ہے میان جرأت نے سچ کہا ہے ؎ کرن ہین
ریختہ گوئی کا قصد قصباتی ؛ مصور یکا لگے قصد کرنے اب کہانے ؛
غرض یہ بات ہے اندہیر کی نظر آتی ؛ کہ پہنچی ہوئی شامان زرا ہ
بد ذاتی ؛ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی ؛ اطلاعا گذارش ہوئی زیادہ
وبس فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود لہم اغفر ذنوبہ بیانہ نمبر ۱۰ مکوالہ آباد دورہ پر سے
رجسٹری ہوکر روانہ ہوا
ٹکٹ چسپان ۵ ر



اسکے بعد نامۂ ثانی روانہ ہوا ہے۔

ہو المستعان

نامۂ ثانی

لطفہ
سن زاد
مجمع بنار
بہادر

سید صاحب مظہر تقاریر عجیب و غریب سید احمد خاں صاحب

بعد ما وجب سے آمدم بر سر مطلب نیاز مند دورہ پر بمقام رای بریلی ملک اودہ مین واسطے ملاقات پادریصاحب کے آیا کچھ مناظرہ ہوا ڈگری پائی خجالت نسبت پادریصاحب کے آئی من بعد سعادتمند اقبال بلند محمد حسین خان کہ

برادر زادۂ نیاز مند ہے اور کچہری مین سرکار کے وکیل اجنٹ مال
ہے سربلند درامتحان ماضی وحال ہے اور آپ کی شراکت کا نہے
کچہ خیال ہے جو کچہ کہ تقریرات وتحریرات آپنے اوسے بہیجے ہین
سب بند یکو دیا اور میرے جانے کا حال بنارس مین سنکر اور
آپسے ملاقات ہونا دریافت کرکے نہایت رنجیدہ ہوا آپ دیدہ ہوا
اور کہا کہ اگر آپ سے اور سید صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ
بہی نہایت محظوظ ہوتے اپنے کیے کو روتے آپ اون کی
تقریرات وتحریرات اور جان فشانی کو دیکہئے آفتاب جہانتاب پر
گردنہ پہینکتے لہذا بندے نے کئی دن دیکہہ بہال کے اوس سے
مافی الضمیر آپکا نکالا قلم سنبہالا آپ صفحہ ۹ مین اوپر سے برائیان مدرسہ
دیوبند ضلع سہارنپور کے کچہ گول گول بیان کرکے یون تحریر
فرماتے ہین **قولہ** میرے ایک دوست کا رشتہ دار دیوبند ضلع سہارنپور
کے مدرسہ مین جو لوگون کی ہمواری یا سالانہ چندے سے انہین
قدیم علمون کی تعلیم کے لیے قائم ہے تعلیم پاتا تہا اوسنے
تمام علوم پڑہ کے فراغت پائی فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی مدرسے
علحدہ ہوکر اوسنے میرے دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون میرے
دوست نے جواو سکا رشتہ مند ہے جواب دیا کہ دنیا مین کام آنیکے

لائق تو تمنے کوئی چیز سیکھی ہے نہین بجز اسکے اور کچھ چارہ
نہین کہ کسی مسجد مین یا چوپال مین جا کے بیٹھو اور مردون کی فاتحہ
کی اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو اور دن رات انہین الفاظ
کی یاد کرنے مین جو کہ بجز فرضی مضمون کے سوا اور کوئی حقیقت
نہین رکھتے پڑے رہو قطع نظر ان سب امور کے آپ سب
صاحب ان مدرسون کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا اونمین
جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونسے کچھ بھی قومی ترقی قومی عزت کی امید
دلیری دل کی بہادری خود اپنے آپ عزت کرنے اونکا دل جوش
طبیعت کی عمدگی عالی ہمتی ہمدردی ولولہ جو اصل اصول قومی عزت اور قومی
ہمدردی کی ہین ان مدرسون کے طالب علمون مین ہون گے جو خود
نہایت قابل افسوس حالت مین گذر کرتے ہین حاشا وکلا الخ جواب
مشفق ہین مین حیران ہون کہ آپ وہ تقریر چھاپ کی شتہر کرتے ہین کہ
جس سے آپ ہی کے مدرسۃ العلوم کے انہدام کی بنیاد پیدا ہے
تجویز جناب حاجی الحرمین سید امداد العلی صاحب ہویدا ہے جیسا کہ
انہون نے اپنی تصنیف کتاب امداد الآفاق دافع نفاق مین ایک
جگہ لکھا ہے قولہ کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے دماغ مین
بسبب استعمال اغذیہ حارہ وملبوسات گرم مثل پوشش کلاہ الپاکہ سرخ

کے کچھ خلل سا نصیب دشمنان معلوم ہوتا ہے الخ اقول بہلا مین
پوچھتا ہون کہ جس علم قدیم عربی کے اب بھی یہ قدر و منزلت ہے
کہ علماء عربی دان اب بھی سو روپیہ ماہواری سے کم کی تنخواہ پر مدرسہ
سرکاری مین بھی میسر نہین آتے ہین بلکہ ابھی چند عرصہ نہ ہوا ہوگا
کہ علی حیدر خان بہائی مچا زاد اس خاکسار کا لکھنؤ مین جیسے ہی پڑھکے
فضیلت کو پہونچا کہ ایک انگریز صاحب بالنس بریلی سے تبلاش
عالم عربی کے چند جا تلاش کر کے یہان لکھنؤ مین تشریف لائے
اور خان موصوف کو سو روپیہ کی تنخواہ مالبعد کچھ اور اضافہ بھی بعد دریافت
علمیت کے کر دین گے اپنے ہمراہ شاید کچھ زر پیشگی دیکر نہایت
خاطر داری سے لے گئے کہ ظاہر ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین
قولہ کہ دیوبند کے مدرسہ مین جب کوئی شخص عالم ہو چکا اور فضیلت کی
پگڑی سر پر باندھی اور اپنے ایک دوست کو لکھا کہ اب مین کیا کرون
اوسنے لکھا کہ تمنے کوئی ایسا کام دنیا مین سیکھا ہے نہین کہ کام
آوے لہذا اب تم کسی مسجد یا چوپال مین بیٹھ رہو اور مردون کے فاتحہ
اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو جناب من اگر یہی حال ہے تو پھر
آپ جو تدارک مدرسۃ العلوم کا کر رہے ہین اور بار بار اپنی تحریرات مین
تحریر فرماتے ہین کہ مسلمانون کے زر چندہ سے سوائی علم عربی کے اور کچھ

نہ پڑھوایا جاویگا یہ سب لغو ٹھہرا یہان معلوم ہوتا ہے کہ آپکا مجوزہ مدرسہ
انعلوم آپ کی تیسری پشت تک اکر آگیگو آپکی نسل پڑھے تو یہی اختتام
ہوگا آپ کی حیات واجب الممات ہین تو بخیر ہے اور اگر بالفرض عاری
سے ہوا تو فروغ نہ پاویگا بقول اہل ہند ؎ دھت کرا اور کہر گیسے اور
بیٹھہ بوجھہ نالے ؎ ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھہ بھس دے ؎
گریان مجھے خوب یاد آیا کہ شاید سال گذشتہ مین منشی ظہیر الدین صاحب
مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لکھنو جو کہ شاید آپ سے ہم پیالہ ہوا ہے
ہین ملاقات کو گیا تھا کہ انہون نے مجھسے تذکرۂ غافل از تقدیر بیان
کیا کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کئی سال سے تشریف لندن مین
واسطے پڑھنے کیمبرج کالج کے لیے گئے ہین انہون نے صلاحا ہین
سے محاجہ تحریر کیا قولہ کہ مین نے ہمہ تن مصروف ہو کے علم انگریزی کہ جسمین
جغرافیہ غیر تحافیہ اور ہیات سماوی وکرہ ارضی وغیرہ اور تمام و کمال کل مرحلہ
میٹاموس کا پڑھہ کے فراغت حاصل کی اور سید احمد خانصاحب بہادر
کے صاحبزادون سے بہت بڑھے اور بہتر واول جغہ سیاہ الیاکہ
کما لینبغہ کے پایا اب مین کیا کرون یہان اور کل ہندوستان مین
انگریزی والون کی افراط ہے اور یہ زبان دربار راجگان و رئیسان
ہند کے نزدیک پسند نہین بالکل مزخرفات ہے تب مین نے

آنکو چونکہ میرے رشتہ دار ہین لکھا قولہ کہ تمنے ایسا کوئی علم تو پڑہا ہی
نہین کہ اہل اسلام یا ہنود ہین یا فرقۂ یہود ہین کچہ کام آوے
اب تم اتوار کے دن گرجا کے دروازہ پر کہڑے ہوکر پادریون سے
بہیک مانگ کے وہین اوقات بسری کرو یا گورنمنٹ کی پلٹن مین
برتن شوئی مین نوکری کرلو یا کسی انگریز میٹیٹ والا کی کوچبان انگریزی ہین
الفاظ اردو کا مطلب سمجہایا کرو کچہ نئی قسم کی اودہیڑ بن بتلایا کرو ہمکو
کمایا کرو پہر جیسے انہون نے مجہسے کچہ نہین لکہا لہذا اب یہ خاکسار
وہی اعتراض آپکا بعینہ نقل کیے دیتا ہے قولہ کہ قطع نظر ان سب باتون
کے آپ اور آپ کے صاحبزادے بلند اقبال مجہول الحال کالج
کیمبرج کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا اونمین جو لوگ تعلیم پاتے
ہین اونمین کونسی دلیری اور بہادری اور جوانمردی اور غیرت قومی
اور جوش طبیعت و عمدگی حاصل ہوتی ہے حاشا و کلا الخ بقولہ بیت

اکنون اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود ۔ در شہر صد حکایت بدنامی تو رفت

اب لیجیے صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک قولہ مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان
دونون فرقون مین سے تو ہابت کا کچہ اختلاف نہین ہوا سنی اور شیعہ
دونون کمیٹی اسلامیہ کے ممبر ہین اور دونون ایکدل ہوکر اس کار خیر
کے انجام مین ساعی ہین مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ سنیون

ہی مین سے بعض لوگ جو کہ تعصب مین مجسم ہین اس کام سے
اختلاف کیا ہے اور جہانتک کہ اونسے ہوسکا اسکام مین خلل ڈالنے
اور اسمین کوشش اور اتبری کی ہے اور کوئی دقیقہ اس قومی ہیلائی
کی معدوم کرنے مین اپنی دانست مین باقی نہین چھوڑا اور جا بجا
بھوڈے اور تہمام کی بھری ہوی رسالے تقسیم کیے ہین اور امید ہے
کہ پنجاب مین بھی بہت سی آئے ہونگے مگر جنکے نام سے وہ
رسالے آئے ہین اونکا نام نامی اس معاملے مین صرف ایک
پردہ ہے اور جتنے تحریرین اونکے نام سے چھپے ہین صرف
اونکا نام ہی نام ہے ورنہ در اصل ایک اور صاحب جو اونکی خدمت
مین حاضر ہین یہ سب تحریرین کرتے ہین انہون نے میرے چند
اقوال کسیقدر صحیح اور کسیقدر تحریف کرکے ایک فتوی تحریر کیا ہے
جسکا مطلب یہ ہے کہ ان اقوال کے سبب سید احمد کافر
اور مرتد ہے مجھے اسمین کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے
سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوہی کچھ نئی بات نہین ہے کون
شخص بزرگان دین سے بچا ہوگا جسکی تکفیر کے فتوے نہین ہوے
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کافر بنائے گئے جناب حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے اور علما کے فتوی سے اونکی ریش

مبارک نومی گیے اور گوالیار کے قلعہ مین قید ہوے اگر مین اون
سب بزرگان دین کا نام لون جنپر کفر کے فتوی جاری ہوے تو
غالبًا کئی جزمین نہ سماے بس جبکہ یہ حال ہے تو مین غریب کس گنتی
مین ہون مجکو اپنی تکفیر کا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر مین اوس جھوٹی بات کا
ذکر کرتا ہون جو مدرسۃ العلوم کی نسبت اوس فتوی مین مندرج ہے
وہ فتوی یہ ہے جو میرے ہاتھ مین ہے اور طریقہ تعلیم جو مدرسۃ العلوم
کے لیے پیش ہوا ہے کمیٹی مین اور جو استفتا کیا گیا ہے اوسمین
یہہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ مین ایک شخص نہایت بدعقیدہ ہون اور انہیں
عقیدون کے موافق مذہبی تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری کیا چاہتا ہون اور اس دروغ
بے فروغ کو حقیقت واقعی قرار دیکر سوال کیا ہے کہ ایسی حالت مین تائید مدرسۃ العلوم جائز ہے
یا نہین لیکن بات جو استفتا مین لکھی ہے ہر شخص کمیٹی کی روداد دیکھنے سے کہہ سکتا
ہے کہ محض جھوٹہ ہے کمیٹی نے صاف صاف تجویز کیا ہے کہ جو مذہب شیعہ
اور سنی کا ہے اور جو اصول اونکے مذہب کے ہین اور جو کتابین اونکے مذہب
کی ہین بس وہی اصول اور وہی مذہب مدرسۃ العلوم مین پڑھائے جاوینگے
اور میرے بدعقیدہ ہونے اور نہ ہونے کو اوسمین کچھ مداخلت نہ ہوگی
میرے عقیدہ سے لوگونکو کیا کام ہے یہ مدرسۃ العلوم عام لوگون
کے لیے بنایا گیا ہے جسمین متعدد فرقے مسلمانون کے یعنی اور

شیعہ وہابی و بدعتی داخل ہین اور یقینی ایک دوسرے کو بدعقیدہ
سمجھتا ہے جواب اول فقرہ یکا یعنی سنیون ہی مین سے بعض لوگ
جو تعصب سے محسم ہین اس کام سے اختلاف کیا ہے الخ اسکا جواب
یہ ہے کہ سنی ہی مین سے جو مثل آپکے شاگرد ارشد کے
کہ بعد سنی ہونے کے انہون نے ارتداد اختیار کیا ہے اور کل
کتب در باب رد اسلام جو بند یکے پاس آج تک آئے ہین بقول
آپکے جو کہ متعصب اور زر دوست دنیا پسند ہین اونہین نے قلم
اوٹھایا ہے ہر چند کہ ہمنے سبکا جواب لکھکے بھیجدیا ہے
اور کبھہ سنایا ہے ہر ایک نے اپنا کیا پایا ہے کچھ جواب ہمارے
تردید مین نہین تحریر فرمایا ہے تو اسمین کیا نقصان ہے جسپر
آپکی یہ طعن ہے عقل حیران ہے خدا اس خبط نے ربط سے
آپ کو شفا دے بقول شاعر ؎ دوڑ کے کوہ پر چڑے تب بھی
نہ ٹوٹا پاپر + ان ڈنڈون بیجون پہ کہتے تھے سر چیرین گے +
اب سنیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ جابجا جھوٹے اتہام کے
بھری ہوے رسالے تقسیم کیے ہین اور پنجاب مین بھی آئے
ہونگے الخ اقول مشفق من آپ کو آجتک یہ بھی نہین معلوم کہ
اتہام کسکو کہتے ہین نازم برین ریش و فش گذشتنی بہ پنجاہ و شش

ہین پوچھتا ہون کہ جب انہون نے پہلے آپکا اعتقاد جیسا کہ آپنے
تحریر کیا ہے بیان کیا ہے اوسپر موافق دستور کے علماء فریقین
سے فتوی چاہا ہے جیسا کہ دستور ہے اور آپکے بیان و تصنیفات
و روش ظاہری معہ ہر دو پسران سعادت شعار و حواریان ناآزمودہ کار
کے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پھر یہ اتہام کہان ٹہرا
اتہام تو جب ٹہرتا جب آپکا مقولہ نہ ہوتا بلکہ آپکا اتہام نسبت علماء کے
عائد ہوا جس سے کہ ایک زمانہ شاہد ہوا کسی نے سچ کہا ہے ؎ کوئی
سنیگا بھلا ایسے کہکشان کی بات ؎ تمہاری مانگ سے دعوے
ہمسری کیا خوب ؎ اب رہی یہ بات **قولہ** کہ کسیقدر تحریف کرکے
چھپوایا ہے الخ **اقول** اوس تحریف کی نشاندہی آپکے ذمہ ہے
جو مقام کہ آپ کے مقولہ ہین تحریف ہوا ہو اوسکی مجھے خبر دیجیے
ہین ضرور اون مولوی صاحب سے پرسان حال ہونگا اور اونکو
معقول کرکے آپکو ضرور اطلاع بخشونگا بلکہ ایک استفتا ہین اس مضمون کا علماء
فریقین سے دستخط کرا کے کہ فلان فتوی ہین جو ہمنے دستخط ثبوت
کفر نسبت سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس جنہون نے
کہ اجتہاد عقلی پر کمر باندہی تہی لکہا تہا وہ بالکل غلط ہے وہ مضمون محرف
ہوکے مستفتی نے ہمارے پاس پیش کیا تہا اسوجہ سے سعید صاحب

اور اونکی اتباع حال کی نسبت ہمنے استفتا کفر کا دیا ہے اب وہ
قابل اعتبار کے نہین ہے کوئی مسلمان اوسکا اعتبار نہ کرے
آپ کی خدمت مین بھیجدونگا اور آپ اوسے اپنی تقریرون کے
ساتھہ چسپاں کرکے مشتہر کرادیجیے گا اور بصلۂ خیر خواہی مجھے بھی کچھ
انعام دیجیے گا اور دعاے خیر سے اس خیر خواہ کو بھی یاد کیجیے گا یا حواریان
خیر سگال مین مجکو بھی لکھہ دیجیے گا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اونکا نام
نامی ایک پردہ ہے ایک اور صاحب جوکہ اونکی خدمت مین حاضر رہتے
ہین اونکی تجویز ہے انتہ اقول اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے ہی آپکے
نسبت بھی اکثر اشخاص کا گمان ہے کہ ایک اور صاحب جوکہ اونکے
شریک حال ہین ہم شبیہ دجال ہین دولت دنیوی سے مالا مال
ہین خزانۂ الحاد سے شاید خوش حال ہین خام خیال ہین محض بے دین
ضعیف الیقین بقول مشہور یہ سب اونکے شعبدے ہین ورنہ ذات
والاصفات قریب الممات آپکی تو اس قابل نہ تھے بقول آپکے آپکا نام
نامی فقط ایک پردہ ہے بس جوکہ اونکی کمیٹی کے ممبر اعلے ہین یہ سب
اونکی تجویز ہے پھر یہ کلمات آپکے قولہ کہ مجھے اسمین کچھ کلام نہین
کیونکہ ہین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوے
کچھہ نئی بات نہین معاذ اللہ امام غزالی رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے

اور علما کے فتوے سے حضرت مجدد کی ریش مبارک نوچی گئی اور گوالیار
کے قلعہ مین قید ہوے مجھے اسکا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر الخ **اقول**
کیا خوب یہ وجہ آپنی اپنے بریئت کفر والحاد سے خوب تحریر کی مین
پوچھتا ہون اگر آپکو کافر ہونے سے باک ہوتا تو آپ کلا گھونٹی مرغی
اور انگریزون کے ساتھ کھانا کھانیکو کاہیکو جائز کرتے اور انکا اشتہار
اپنے اخبار مین کاہیکو دیتے اور حکم امتناع اکل وشرب ساتھہ نصاریٰ
کے جو کہ مثل آفتاب بنصف النہار اہل اسلام مین آنکا ہے کاہیکو بٹہتے
اور ونکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اس امر نامسعود مین
کاہیکو سمجھتے حتے کہ اس امر کو نصاریٰ بھی ناپسند کیا ہے
خلعت ندامت اسکے صلے مین آپکو دیا ہے ہمنے تحقیق خبر
پائی ہے کہ کسی اسٹیشن ریل پر جب آپنے گلاس انگریزی مین جو کہ ریل
گھر مین ایک آدمی معہ صراحی وگلاس جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے
واسطے پلانے آپکے حاضر رہتا ہے اوس سے آپنے پانی مانگا پہلے
اوسنے عذر کیا کہ یہ برتن انگریزون کے آب پلانے کے لیے
مقرر ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین تب اوسنے گلاس مین پانی
پیش کیا اور آپنے پیا الحمد للہ کی جگہ شکریہ مسیح ادا کیا مگر کوئی انگریز
صا[illegible] دیکھا جو یہ سنکر باحیا وشرم سے وہان موجود تھے رادی کہتا ہے

کہ اون صاحب بہادر نے بہزار طیش اوس آدمی سے وہ گلاس چھوڑدہ
آپ کو مانگ کے زمین پر پیشیں ہجدہ ہزار عالم زمیں بار اکہ وہ پرزے
پرزے ہوگیا عزازیل اس حرکت کو آپکے دیکھ کے آپکے سرہانے
رہگیا آپکی تقلید کو صفحۂ ہستی سے دھوگیا آپکے عقیدۂ فاسدہ کو
بالکل کھوگیا کسی شاعر کا یہ شعر آپ پر صادق ہوگیا ؎ لٹنے والون کی
کہانی کہ سنیں اونہاون کی زبان ۔ بلبیان ڈھونڈھتا پھرتا ہون اڑانیکے
لیئے ۔ اور یہ بیان آپکا قولہ کہ اور بزرگان دین کی نسبت بھی ایسے
تکفیر کے فتوے ہوئے ہین الخ اقول یہ کہان سے آپنے
ثبوت دیا ہے یہ مظلمہ ناحق کا کیون اپنے گردن پر لیا ہے مناسب
ہے کہ کسی کتاب معتدبہ اہل اسلام سے ثبوت دیجیے عجب البتہ
اوسپر غور کی جاوے گی ورنہ نے ثبوت بات کی جواب کو عقلا کہتے ہین
شتر گورے اب فرمایئے یہان کسکی داڑھی نوچی گئی کون الحاد کے
قلعہ مین قید ہوا مورخ فسانۂ عجائب نے بیچ لکھا ہے قولہ کہ نے حیائی کا
خدا بھلا کرے جسنے جان بچائی الخ مشفق من مردان خدا کی شان مین ایسے
کلمات کفر و کافر کہنے لانا اپنی عاقبت کو لانا ہے اپنی الحاد کو ثابت
کرانا ہے کسی نے سچ کہا ہے بیت خیالات نادان خلوت نشین ۔ بہم برکند
عاقبت کفر وین ۔ ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس دردہ میلش اندر طعنہ پاکان بود

اور یہ فقرات آپکے **قولہ** کہ اس قومی بھلائی مین شیعہ اور سنی دونون ساعی ہین الخ **اقول** یہہ محض غلط بلکہ اغلط ہے مثل مشہور ہے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد + آپنے سنا نہین کہ نیک اندر بد ہر کہ بین ہے **بقولہ بیت** نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ++ خدا پنج انگشت یکسان نکرد ++ اور حضرات شیعہ امامیہ تو سنیون سے بعض مسائل فروعی مین یون ہی رہتے ہین تنگ اور آپکی نسبت تو وہ صاف صاف فرماتے ہین ایک تو میان تھے ہی تھے دوسرے بے بہنگ پھر سوے اسکے استفتای ثبوت کفر آپ پر جو داخل کتاب اذاء الآفاق بالنفاق ہے حضرات شیعہ امامیہ کے بھی مہرین ہین پھر آپ کیا فرماتے ہین کہ اس قومی بھلائی مین دونون فریق متفق ہین مشفق من جنکو الحاد کہتے ہے سنی ہو یا شیعہ وہ اودھر گئے ہین مثلاً کوئی آپسا عقلمند کہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والے اونپر ایمان لاے تو اب اسمین اونکی رسالت مین کیا بٹہ لگا یا کوئی کہے کہ سید احمد خانصاحب بہادر اولاد رسول ہین خاندان بتول ہین اور تا ید مسترشد تحریر کرتے ہین ہندوستان بھر مین دوتے پھرتے ہین تو پھر اسے کون تسلیم کریگا چنانچہ ایسی ہی تقریر جو کہ آپ کے شاگرد صاحب نے نسبت شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے عدم ثبوت مین لکھا تھا

قولہ کہ مین اونکی اولاد ہون اونکا غم جو مجھپر ہے وہ دوسرونپر
نہین الخ اقول اسکے جواب مین نیازمند نے لکھا یہ بیت
پسر نوح بابدان بنشست ۔ خاندان نبوتش گم شد ۔ پھر اسپر انہون
نے کچھ جواب نہین دیا الزام معقولیت اپنے ذمہ لیا لہذا آپ اس پیرایہ سالی
اور فارغ البالی مین عاقبت بنایئے کہ جس سے دنیا نیک نام کہے
بقول شاعر ۔ جو خیر دیا ہے دلاگر نہ عشق آبروے یار ۔ یہ ہے
وہ قبر کہ جسکے لیے بنام نہین ۔ جفا و جور سے عالم پہ جسکا نہ رہا
بناے ظلم کو وہ کہتے ہین قیام نہین ۔ جناب من کوئی تقریر یا تحریر
آپکی ایسے ہم نہین دیکھتے ہین کہ جسمین ایک ذرہ بھر معقولیت ہو اور
یہ فقرات آپکے صفحہ ۱۸ مین قولہ اور اگر یہ دیکھتے ہو کہ مجھسے قوم کو
برا لگنے ہونیکی ہے فی الفور مجکو الگ کردو اور خود اسکام مین انجام
کا بیڑا اوٹھاؤ ورنہ کانپور مین بیٹھے رہنا جو کام کرنیکا ہے اوس سے
کانوں پر ہاتھ دھرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ اقول
اسکا جواب یہ ہے کہ آپکا یہی اعتقاد فاسدہ و کمینہ کے لوگون کانپور کے
صاحب نے باوصف اسکے کہ کانپور سے قدم باہر نہین نکالا اور
آپکو مسلمانان خوش اعتقاد نیک نہاد سے الگ کردیا اور اپنی تنخواہ سے
زر نقد خرچ کرکے فتواے تکفیر آپکی نسبت دستخط کرواکے کتابین کی کتابین

چھپوانے کے مشتہر کرادین کہ آپ آجتک ہندوستان بہر مین روتے پھرتے ہو اور سرمایہ حسب دلخواہ مجتمع نہین ہوتا اور دوسرا فقرہ قولہ کہ جو کام کرنیکا ہے اوس سے کانونپر ہاتھہ دہرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ اقول اسکا یہ جواب ہے کہ کانون پر ہاتھہ دہرنا بھلا کیونکر آپنے اونکے ذمہ ٹھہرایا اگر وہ کانونپر ہاتھہ دہرتے تو آپکا پیچھا کاہیکو کرتے اونکا تو یہ قول ہے ان مول ہے ؎

رہین یہ غصہ و غمزے تمہارے اورون سے ۔ ابھی مین آپ کا مرشد ہون کچھ غلام نہین ۔ آگے کہانتک عرض کرون درخانہ اگر کس است

یک حرف بس است فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود الہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۶ جون ۱۸۷۶ء کو روانہ ہوا لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان ۳



پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا جاتا ہی۔

ہوالمستعان

نامۂ ثالث

نامۂ رجم الشیاطین فی الرد مفسیر بحرین

زاد لطفہ

سید صاحب جلیل مفسر سورۂ جن و سورۂ فیل سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس

بعد ما وجب کے آمدم بمطلب دو پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق موجد نفاق ایک محررہ یکم محرم ۱۳۰۲ ہجری اور دوسرا محررہ یکم صفر سنہ الیہ ہجری پہلے مین تو آپنی تحقیقات

جادو پر رجوع کی ہے قولہ جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے
الی قولہ اس مثل کے دوسرے جملہ سے تو ہمکو بحث نہین ہان
پہلے جملہ سے بحث ہے کیا سچ مچ یہ بات برحق ہے کہ جادو
برحق ہے آؤ اوسکی تحقیقات کرین اور دیکھین کہ ہیئت اسلام کے
روسے کیا بات ہے الخ اسکے بعد پھر آپ یون نشاندہی کرتے
ہین قولہ لوگ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بھی جادو کردیا تھا خدا تو فرماتا ہے کہ کافر آپسمین کہتے تھے کہ تم
اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا ایک اور جگہہ بھی خدا نے فرمایا ہے
کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہا کرتے تھے الخ جواب
ای سبحان اللہ یہانتک آپنے خوب اوٹھائی یہ نئی راگنی آپنے
خوب گائی یا ہمارے دوست منشی چراغ علی نے یہ مشعل دکھائی اب
سنیے یہ قول آپکا قولہ آؤ اسکی تحقیق کرین اور دیکھین کہ ہیئت اسلام کی
روسے کیا بات ہے الخ اقول یہ تو آپ کی نئے علمی محض پر دلالت
ہے اسلیے کہ جس بات پر جمہور کا اتفاق ہو وہ ایک نیچریہ کے
کہنے سے کب باطل ہوسکتی ہے دوسرے یہ کہ جب کلام خدا
بین مکرر سحر مبین وارد ہے تو پھر وجود سحر بین آپکو کیا کلام رہا اور
یہ کہنا آپکا کہ ہیئت اسلام کی روسے کیا بات ہے یہ عجب ایک خبط ہے

کہتے ہے ایضاً مبحث اسلام تو یہی ہے کہ قرآن مجید کو برحق جانے
نہ یہ کہ اوسمین تفسیر اپنی رائے کو دخل دے بہلا ہم یہ چاہتے ہین کہ حسب
تشخیص آپکے اگر کوئی شخص مثل آپکے کہے کہ سید احمد خانصاحب جج
بنارس اور محمد علی صاحب جو اب شاید اس ملک سے مفقود الخبر
ہین اور منشی چراغ علی صاحب نائب مفتش سیتاپور ثالث بالخیر بنام نہاد
مسلمان مشہور ہین سراپا زور ہین نور ایمان سے دور ہین عقل معاش
اپنے مامور ہین آؤ اسکی تحقیق کرین کہ یہ کیا بات ہے اور پھر عند التحقیق
بجہت تاویلات لاطائل یہ بات نکالی کہ ان شخصون کا وجود خارجی کالعدم
ہے فقط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین شخص مسلمان حالت جنب مین
مرے ہین پس یہ تینون اونکے ہمزاد ہین جو کہ براہ شیطنت خلاف
جمہور علما و فضلا کے تفسیر قرآن مین ذہنی باتین لگاتے ہین
تو پھر اسکا کیا جواب دیجیے گا اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین
قولہ پس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر موجود ہے کہے کہ
پیغمبر صاحب پر جادو کر دیا تھا اگر اس زمانہ کا بابا آدم ہی نرالا ہے
اسکے بڑے بڑے عالم یہ کہتے ہین کہ جو یہ نہ کہے اور اسپر یقین
نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا تو وہ کافر
ہے زمانہ الٹ گیا ہے سچ بات ہے والدہر بالناس قلبا

الی قولہ اگر ہم یہ یقین کرلیں کہ نعوذ باللہ منہا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر باوصف اسقدر تقدس اور طہارت و نوری ہونے کے جادو ہو جاتا تھا تو ہم اس بات پر کیونکر یقین کریں کہ کون سی بات انہوں نے جادو ہو جانیکی حالت میں فرمائے اور کون سے جادو اور جانیکی حالت میں تو ہمارے زملنے کے عالم فرماتے ہیں کہ یہ دوسرا کفر ہے الخ **جواب** واہ واہ صاحب تحقیقات آپکا نام ہے محقق ہو تو آپسا ہو حضرت من بقول آپکے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں یعنے بنجری صاحبوں کا بابا آدم ہی نرالا ہے دونوں جہان میں نہ کالا ہے اب آپ ہمسے سنیے بات یہ ہے کہ جب کفار عرب سب طرف سے ہارے اور معقول ہوئے تو یہ بات کہنے لگے کہ معاذ اللہ یہ شخص یعنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہیں اور جادو کر جادو نہیں اثر کرتا ہے یہ بات اونکے عقیدے میں تھی اسپر اونکی معقولیت کے لیے جادو کا اثر حضور اقدس پر کسی قدر ظاہر ہوا اور آپ چند روز بیمار بھی رہے اور فرشتوں کی معرفت آپکو اطلاع دی گئی اور اوسکا تدارک کیا گیا اور قل اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق لیکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور شفاے کلی لاحق مزاج اقدس کے ہوگئی پس یہی وجہ

علماء دیندار سعادت شعار نے تفسیرون مین لکھی ہے اب یہ اعتراض
آپکا قولہ کہ کونسی سورہ جادو ہو جانے کی حالت مین نازل ہوئی اور
کون جادو اوتر جانے کی حالت مین بالکل وسوسۂ شیطانی جھوٹی
کہانی ہے جادو ہو جانے کی حالت مین کوئی سورۃ نازل نہین ہوئی
جو آپ کی رائے کی گنجائش قرآن قوی البرہان مین جا پکڑی مشفق من
کچھ آپکے نکات مزخرفات ہم ہی سمجھتے ہین آپکو مناسب ہے کہ
ایسے ہی ہمارے اشارے اور کنایون کا جواب لکھا کیجیے ورنہ
تجویز آپ کی طفلان مدرسہ حال مین بھی فروغ نہ پائیگی یہ پیرایہ سالی
کی مشقت ایگان جائیگی صاحبان نگلشیہ کے کچھ کام نہ آئیگی مثلا
ابھی کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر جبسے لندن سے تشریف
لائے ہین جب ہی سے طریقہ نیچریہ اور نیٹ اسلام کے مدعی ہوئے
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذہب باطا فلسفہ کا بڑا چرچا ہے
اوسیکو انہون نے پسند کر کے نیچرل اسٹ نام رکھا ہے جیسا کہ اسٹاد
کی کتاب سے نیچریون کی کیفیت ظاہر ہے کہ قریب تین لاکھ
کے شاید نوبت پہونچی ہو اب ہی یہ بات قولہ کہ اسکا ہم یقین کرتے نہین
ہین اسکا جواب یہ ہے کہ آپکو خدائے وحدہ لاشریک لہ کی ذات کا
کب یقین کرتے ہین آپکے عقائد تو جناب مولانا حاجی الحرمین شیر الفیر

محمد علی بخش خانصاحب بہادر نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین خوب
ظاہر کردیئے ہین جسپر ہمنے اونکو ڈگری دی اور آپکو ڈسمس کیا
عنقریب منشی علی حسین خان نقل اوسکی خدمت والا مین ارسال کرین گے
اب یہہ کلمہ آپکا قولہ کہ زمانہ اولٹ گیا ہے الدہر بالناس قلبا یہہ ایسی
بات ہے جیسے ایک شخص ڈوبتا تھا اوسنے کہا تمام عالم ڈوبا جاتا
ہے جناب من زمانہ نہین اولٹا فقط آپ ثالث بالخیر اولٹے ہین اور
یہ فرمانا آپکا قولہ کہ ہمارے زمانے کے عالم کہتے ہین کہ یہہ دوسرا
کفر بکا سو یہہ بھی غلط ہے بلکہ فی زماننا تو علمایہ کہتے ہین کہ یہہ اڑتیسوان
کفر بکا ۳۷ کی تو حاجی صاحب اپنی کتاب مین شرح کرچکے ہین حساب
لگا لیجیے گا ہمکو حساب کی فرصت نہین ہے اگر ہمارے بیان مین یا
شمار مین کچھ کمی بیشی ہو تو معاف کیجیے گا مگر دو سے تو مجھے خوب یاد
ہے کہ زیادہ ہی ہوگا پھر یہ قول آپکا قولہ مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین
کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تھا اہل سنت و جماعت
کا تو جنکا ہم بھی دم بھرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے
اور جادو کے زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو
کے زور سے آدمی گدہے کی صورت اور گدہا آدمی کی صورت بنجاتا
پچھلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچھلی کے

سچ ہونے مین شبہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہ بات سچ ہوتی تو کوئی بھی
جادو کو نہ مانتا الخ غرضکہ اسکے بعد محض خلط مبحث تاویلات لاطائل مثل
پادریون کے آپ بیان کرتے چلے گئے ہین آخر کو نتیجہ یہہ نکالا ہی
کہ پیغمبر صاحب پر جادو نہین ہوا علماء اسلام نے تفسیرون مین غلطی
کی ہے پھر اسپر پیچھے سے منشی چراغ علی صاحب آپ کے
مصاحب ہمارے دوست نے یہ ٹیکن لگادی ہے **قولہ** منشی چراغ علی
صاحب نائب مفسر مسیتاپور فرماتے ہین **الی قولہ** کہ کسی سچے مسلمان
کا تو یہہ قول نہین ہے کہ جناب پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر
ایک گھنٹے کے لیے ہی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تھی
اور انہون نے ہی کہی تھی کہ یہہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے الخ غرضکہ
مراد وہی لی ہے کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو نہین ہوا
مفسرین اسلام نے اور اہل حدیث نے غلطی کی ہے فقط **جواب**
مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ حضرت پر جادو ہوا تھا الخ **اقول** اسکا
جواب ماقبل ہو چکا یہہ ایک مدعی دوسرے مدعی سے کہہ سکتا ہے
کہ تیرا بیان یا تیرا دعوی غلط ہے ہم قبول نہین کرتے دوسرے یہہ
کہ لندن جانے سے پہلے اگر آپ ایسا کہتے تو شاید کسیکا ذہن
بھکنا آپکا منہ تکنا بھلا جبکہ لندن مین آپ اڈلین اور اسٹیل دو پیغمبرون

کی پیغمبری قبول کرائی جو کہ بقید حیات ہین منتظر ہات ہین شجرے یات
ہین مفقود الگرات ہین اور پھر کیا معلوم کہ وہان اپکے میٹی کمان امیٹھی
سے کیا وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے مٹن جاپ خنزیری
میز پر بیٹھیہ کے کھائے ہونگے زمل قاضیہ اوڑائے ہونگے تو پھر
آپکا یقین ہمارے حضور اقدس پر روحی فداک کا ہیکو رہیگا اسلیئے کہ اونکی
دین و مذہب مین یہہ آزادی کہان ہے بقول شخصے **بیت** بہکتی
ہے زبان حالت زبون ہے ۔ دھتورے کا نشہ ہے یا جنون
ہے ۔ اور دوسری بات **قولہ** کہ اہل سنت و جماعت کا تو جنکا ہم بھی
دم بھرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے
زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ جواب یہہ ہے کہ اگر آپ
اہل سنت و جماعت کا دم بھرتے تو اونکے اعتقادات کو بھی یقین کرتے
نہ یہہ اوسکے برخلاف اپنے خیالات ذہنی چھانٹتے اور فقط زبان
سے کہنا کہ ہم سنت جماعت ہین یہ کچھ مفید مطلب نہین دیکھو یزید ملعون
اپنے کو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاتا تھا اور صاحبزادون
کو شہید کرتا تھا یہہ ایسی بات ہے کہ شاید عالمگیر بادشاہ کے زمانہ مین
ایک مرد ولایتی اپنے وطن سے آیا ہندوستان مین اور مفلس ہوگیا

دیکھا کہ ہندوستان ایک باگل خانہ ہے تب اوسنے حاصل معاش
کی تدبیر کی کہ ایک انگور کی ٹپاری مین چند عدد منگین رکھہ کے بازار مین
جاکر کھڑا ہوا کہ مین انگور بیچتا ہون لوگون نے بعد معاینہ کے کہا
کہ یہ انگور نہین ہین یہ تو منگین ہین تب اوسنے کہا کہ مین ملک مازندران کا
رہنے والا ہون اور یہ وہان کے انگور ہین جو ذی شعور تھے وہ
ہنس کے الگ ہو گئے مگر چند آپسے یا جیسکہ آپکے حواری ہین
ہنس گئے مگر جب واقف ہوئے ماہیت سے تو پچتائے اور کہنے
لگے کہ ہمکو استحان منظور تہا بس یہی شکل یقین ہے کہ آپکے طریقہ پنجبری
کے بھی ہو جائیگی اور یہ کلمہ آپکا **قولہ** کہ جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ **جواب** یہ نہایت صحیح ہے
جسوقت مین کہ ساحر کامل تھے اوسوقت مین ایسا ہوا ہے چنانچہ
فرعون کے سامنے اوس وقت کے ساحرون نے رسیون کو
سانپ باوصفا سکے کہ مقابلہ ایک پیغمبر جلیل القدر سے تہا نہین
بنا دیا یہہ بات تو بداہت کی مرتبہ کو پہونچی ہے ہان آدمی گدہے
کی صورت یہہ تشبیہ ہے مثلا کہتے ہین کہ فلان شخص بڑا گدہا ہے یا
جیسے کہتے ہین الزید کالاسد چنانچہ اکثر ذی علم و عقلاے یا ایمان
کو جو ہمنے یہ ناولات آپکے سنائے تو اکثرون نے یہی کہا کہ یہ شخص

عقل سے خالی ہے گو مرتبۂ عالی ہے خام خیالی ہے بالا اُبالی
ہے اسکو تمیز نہین کہ یہ شے گوری ہے یا کالی ہے تو
اوسکا ترجمہ یہی تو ہوا کہ بڑا گدھا ہے اب فرمایئے یہ فقرہ آپ کا
قولہ پچھلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے **اقول**
یہہ عقیدہ اور تشخیص آپکے تو بالکل غلط ہو گئی بقولہ خود غلط الا غلط اشتباہ غلط
اور دوسرا قول آپکا **قولہ** اور پچھلے کے صحیح ہونے مین شبہہ
پڑتا ہے کیونکہ یہہ بات اگر صحیح ہوتے تو کوئی بھی جادو کو
نہ مانتا الخ **اقول** یہ عجب خلط مبحث ہے مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو
آپنے فرمایا کہ شبہہ پڑتا ہے اسکا کیا علاج کیا جاوے معاذ اللہ
جبکہ آپ کو ذات باری تبارک وتعالی کی نسبت شبہہ پڑتا ہے جیسا کہ
آپکے اخبارات خانہ ساز مین درج ہو چکا ہے تو پھر جادو تو لوگ
کہتے ہین کہ ایک عمل شیطانی ہے اوسمین اگر آپ کو شبہہ ہے
پڑا تو یہ کون بڑا شبہہ ہے اور پھر آپ کو تو شیطان کے وجود
خارجی ہی سے انکار ہے تو پھر اگر یہان شبہہ ہی پڑا تو کیا عجب
ہے محکوم تو اندیشہ یہ ہے کہ کہین اس شبہہ کو ترقی ہوتی ہوتے
آپکو یہہ شبہہ نہ پڑ جاوے کہ آپکا ہی کچھ وجود نابود نہین ہے چنانچہ
آپکی کتاب مین میری نگاہ سے گذرا ہے کہ ایک بادشاہ کو یہہ شبہہ

ہوگیا تھا کہ وہ شخص شیشہ کا ہوگیا ہے ذرا سے صدمہ مین اعضاے
جسم شکست ہوجاوین گے تب اوسکے وزرا نے حکیمون سے
مشورہ کیا تو حکیمون نے تجویز کرکے سر محفل بادشاہ کو تکیہ مارنا شروع
کیا ہر چہار جانب سے اور سمجھایا کہ آپکا جسم شیشہ کا ہوتا تو ضرور ٹوٹ
جاتا جب یہ شبہ اوسکے دل سے نکلا پھر دیکھو حکیم سقراط کی نسبت
کتاب یادگار سقراطی مین لکھا ہے قولہ کہ اوسکو یہ شبہ ہوگیا تھا
کہ ایسا نہو آسمان مجھپر گر پڑے چنانچہ اسی لحاظ سے بھاگ کر بیستان
مین برف مین ہلاک ہوگیا اب چاہیے اس قصہ کو کسی اور تواریخ سے
دریافت کر لیجیے گا یا منشی چراغ علی صاحب اپنے نائب جدید سے
استفسار کیجیے گا مجھے خیال ہے کہ اونکے یہان کتب خانہ بہت
جمع ہے بلکہ مولوی مظہر علی صاحب کے کتب خانہ سے بھی وہ
مدد لیا کرتے ہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ خوف آتا ہے
یہ نافہمیے مردم سے مجھے + گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
اب منشی چراغ علی صاحب کے قول پر ہم رجوع لاتے ہین آپ کو
سناتے ہین قولہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ جناب
پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر کبھو ایک منٹ کے لیے
بھی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو بھی زیبا نہی اور انہون نے بھی کہی ہی

کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے پھر اسپر فرماتے ہین الخ **اقول** کہ علماء اسلام نے اور مفسرون نے حدیث و تفسیرون مین غلطی کی ہے
الخ **جواب** کیا خوب وزیر چنین شہریار چنان اہل ہند کا قول خوب
راست آیا **قولہ** بیل نہ کود اکودے گون یہہ تماشا دیکھے کون الخ پہلے
فقرات کے باب مین تو ہمین اونسے اتنا پوچھنا ہے کہ جب آپکا
یہ عقیدہ ہے کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر ایک سنٹ کے
لیے بھی جادو ہوگیا تھا یہ تو کافرونکا ہی عقیدہ تھا الخ **اقول** اب مین
پوچھتا ہون کہ جسنے پیغمبر صاحب کی نسبت یہہ لکھا ہو **قولہ** درندہ وحشی
شہوت پرست اُن پڑھ مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے
الخ تو اب ایسے فاسد الاعتقاد نالائق محض کی نسبت تو آپ بالکل کفر کا
فتوی دیدین گے پس امید ہے کہ اس بات کو اونسے دریافت کرکے
مجکو بدستخط اونکے لکھوا بھیجے تو پھر آپ ہی کی نسبت کچھ عقاید آپکے
ثابت کرکے اونسے بھی استفتا ثبوت کفر نسبت جناب والا دستخط کراکے
چھپوا دیا جاوے کہ وہ تو فی زماننا آپکے ولیعہد ہوئے ہین اور بعضے
مثل مولوی فریض الدین صاحب تو فرماتے تھے کہ منشی مذکور تو شاید
جناب کو بطور دھرم باپ کے جانتے ہین اب کچھ کیفیت منشی چراغ علیخان صاحب

نے آپکے ناصب کی بھی ہین پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ شاید آپتک پہونچی
ہو دیکھو پرچہ اخبار نور الافاق مطبوعہ ۱۴ صفر المظفر ۱۲۹۳ ہجری نمبر ۶ جلد ۴
صفحہ ۴ قول مفتی ملت نیچریہ یعنے منشی چراغ علی صاحب قولہ مولوے
حاجی علی بخش خانصاحب نے بی بی ہاجرہ کی نسبت سریہ و مملوکہ ثابت
کرنے ہین جبکہ انہین اور کچھ دلیل نہ ملے تو افترا و بہتان پر مستعد
ہوے چنانچہ ابن منیر کے اس قول باطل کو جسکے توجیہ علامہ قسطلانی
نے بھی غیر صحیح قرار دی ہے علامہ قسطلانی کی نسبت منسوب
کرکے الخ جواب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر اقول بے خدا
نے اس فضل خود یہود کو فہم سلیم سے محروم رکھا ہے تو اوسکی
بدزبانی اور دریدہ دہنی اور الفاظ واہیہ کے ہم شکایت نہین کرتے
اصل شبہ اوسکا اوپر کی مکرر تحریرات سے رفع ہوگیا اور پھر سمجھائی دیتی
ہین کہ اصل مملوکہ ہونے مین بی بی ہاجرہ کے نہ ابن منیر نہ قسطلانی
کو انکار ہے نہ ابن حجر عسقلانی کو ایسی حالت مین ہمکو اختیار تھا
کہ اونمین سے قول اول متعلق بحث لکھدین چاہین سب کے قول
لکھدین چاہین مجرد کتاب کا حوالہ دین چاہین سبکو متعلق علیہ لکھدین
کوئی محل طعن و تشنیع کا نہین کیونکہ ہمارا مقصود صرف اس بات کے
ثبوت سے تھا کہ اصل مین بی بی ہاجرہ مملوکہ ہین اور مملوکہ ہونا اونکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر مین مستلزم حلت زنا نہ انبیا سا تمیز
مین ہے اور نماکہ سے وطی حلال تھی چنانچہ قبل اس سے کہ حضرت
اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوے بی بی ہاجرہ مملوکہ ہوچکین تھین ہو اسقدر
مطلب پر اگر ابن حجر کا مذہب ہمارے خلاف ہوتا تو بھی مفتی صاحب کو
قیل وقال کی جگہ نہ تھی مگر جب سبکا مذہب اور اتفاق اسقدر مطلب پر ہے
پھر تمکو مفتری ٹھہرانا اور خود عبارت عربی کا مطلب نہ سمجھنا اور زبان دراز
کرنا حیا و شرم و دیانت سے بعید بہت خوب مفتی صاحب اگر آپ
اپنے قول مین سچے ہین تو ہم قبول کرتے ہین کہ جو مذہب اس باب
مین ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ہے وہی ہمارا مختار ہے اور مفتی صاحب
بھی ایسا ہی لکھدین پھر دیکھین ہمارا دعوی جواز رقیت کا اور حلت وطی
ملک یمین کا ثابت ہوتا ہے یا خلاف اسکے جیسا مفتی صاحب
کر رہے ہین اگر اب مفتی صاحب نہ مانین تو پھر کیون کہتے ہین کہ
ابن حجر کے قول کا ترک کرنا عمدا مضر دیانۃ سمجھے کے فقیر کی طرف سے
ظہور مین آیا ای مفتی صاحب ذرا معنی عبارت کتب کے سمجھ لیا کیجیے
تب کچھ لکھا کیجیے اور خواہ مخواہ جل جل کر اپنے مذہب جدید کے خاک
مین ملانے والون کو غصہ کرنا اور کسی نہ کسی پیرایہ مین گالیان دینا تو ہمکو
کچھ شکایت نہین صحابہ کرام اور انبیاء عظام کے ساتھہ ہم مخصور ہونگے

جنکی نسبت آپ صرفہ نہین کرتے اور خدا کے سامنے انصاف ہوجائیگا
بھلا آپکو کیا فائدہ ہوا ابن حجر کے قول پر اصرار کرنے سے آخر وہی ہوا کہ
ہونا بی بی ہاجرہ کا اوسکا بھی مذہب مختار نکلا اور دو ایک حدیث سند مین
زیادہ ہاتھہ لگ گیئن غایت درجہ اسقدر اختلاف ابن منیر سے نکلا کہ
واسطے ترجمۃ الباب کی حدیث بخاری کافی ہے یا دوسری روایات کے
لحاظ سے ترجمۃ الباب صحیح ہے ابن حجر عسقلانی نے کب ابن منیر کو
مفتری بنایا ہے کہ افترا کا لفظ آپنے بڑہا دیا فرمایئے اب کسکا افتراء
بہتان ثابت ہوا اور عبارت سابقہ مین جو متعدد مقامات مین آپکی تحریف
دکھلاتا ہوا چلا جاتا ہون فرمایئے اگر تیز زبانی اور بذلہ سنجی کی ٹھہری تو آپکی
نسبت کیا کچھ نہین لکھہ سکتا ہون دور جانا کیا ضرور ہے آپنے
اس ناکردہ گناہ پر تو بڑے بڑے الزام ترک عبارت کے لگا کر
پھپھولے دل کے پھوڑے مگر خود اوسی بلا مین اوسی مقام کی
نقل عبارت مین کیون گرفتار ہوگئے یعنے تھوڑی عبارت نقل کی
اور ملحق کا خیال نہ کیا کہ بعد اسی عبارت کے بلا فصل موجود ہے اب
مقتضای انصاف دوستی تو یہ ہے کہ جس طرح فقیر نے بکشادہ پیشانی
لکھدیا کہ جس عبارت عسقلانی رحمہ اللہ کا ترک کرنا مجھپر الزاما و عمدا عیب
سمجھکر داخل اعتراض کیا گیا ہے مین اوسی عبارت پر اپنے استدلال کو

قائم کرتا ہون اور اپنا مختار بیان کرتا ہون اور اوس سے میرا دعوی
ثابت ہے اور اگر وہ آپکے مفید ہے تو آپ بھی اوس سے اپنا
اتفاق بیان کیجیے اسیطرح جو عبارت خاکسار نے نقل کی فرمائیے کہ آپکے
مذاق کے موافق یا آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے پھر اوس سے گریز
کرنیکی کیا وجہ تھی ای مفتی صاحب عبارت کتب حدیث و تحقیق فن شریف
مین آپکا آپ ٹھوکر مین کہا دین تو یہ سبب اختیار کرنی مخالفت جمہور و
تعصب مذہب و قلت استعداد و لحاظ خوشنودی احباب کچھ تعجب نہین
مگر تعجب یہ ہے کہ چھاپے کی کتابون مین جہان جسقدر غلطی الفاظ کی ہو جاتی
ہے اس سے تو شاید کوئی کتاب خالی نہوگی بلکہ قرآن شریف کے
طبع ہونے مین اہتمام صحت کا زیادہ ہوتا ہے تو بھی الفاظ کی صورت
بدل جاتی ہے اور کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے اور غلطی واقع ہو جاتی ہے
چونکہ یہ امر بدیہی ہے لہذا تہذیب الاخلاق وغیرہ رسائل مذاہب جدیدکی
عبارت کا انتخاب پیش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے ہوا سطے میری عادت
ہے کہ جب تک غلط عبارت پر مصنف کا قبول و استدلال نہین دیکھتا تب
گرفت نہین کرتا ہون چنانچہ جب مین نے دیکھ لیا کہ حدیث صحیح مسلم
مین آپکے مرشد صاحب نے تحریف کی ہے اور حیلے اونکو تنبیہ
بھی کر دیا اور جواب شافی نہ پایا اور لفظ غلط ہی سے استدلال اونکا

دیکھیہ ایسا تب اوپر الزام دیا باقی مقامات مین جہان کہین مین جانتا ہون
کہ سہو کاتب نقل نویس یا غلطی اہل مطبع ہے وہان کبھی گرفت نہین
کرتا ورنہ رسالہ اطعام اہل کتاب جو مکرر طبع ہوکر مشتہر ہوا ہے کیا
کہون کس قدر غلطیون سے بھرا ہوا ہے غرض اس بیان سے
یہ ہے کہ اتنا تو آپ بھی خوب سمجھتے ہین کہ مین نے عبارت
قسطلانی تائید الاسلام مین واسطے اثبات ملک یمین ہونے بی بی
ہاجرہ کے لکھی تہی اور ملک یمین ہونا قبل انکی ولادت کے ناممکن
تہا کوئی دنیا مین ایسا خیال بھی نہین کرسکتا ہے کہ قبل ولادت سے
کسی کے سریہ ہونے اور ہبہ کرنیکی صورت ہوسکتی ہے لامحالہ قبل
پیدا ہونے حضرت اسمعیل کے بی بی ہاجرہ کا مملوکہ ہوجانا بیان کیا
تہا اور وہ ہے مطلب تہا عبارت کا اور حضرت اسمعیل کا سبق ذکر بھی
موجود ہے تو حاشیہ پر بطور خلاصہ حاصل معنی لکھا گیا تب وہ پیدا
ہوئے ہین یعنے اسمعیل پیدا ہوئے ہین بعد مملوکہ ہوجانے
بی بی ہاجرہ کے صرف وہ کا شارالیہ لفظ اسمعیل ہے بقرینہ مقام مگر
مطبع مین حرف ی چھوٹ گیا خواہ نقل لکھنے مین ایک حرف رہ گیا
جیسا کہ اکثر یا کل کتابون مین کوئی حرف لکھنے سے رہجاتا ہے
تو کیا آپکی ذہن کی رسائی معذور تہے کہ مراد پیدا ہونے حضرت

اسمعیل سے تھی اور الفاظ کے طبع ہونے مین یا نقل لکھنے مین غلطی
ہے پھر اسپر ثمرۃ الغراب سمجھ کے اپنے مضحکہ اور طعن و تشنیع شروع
کی کیا یہی شان محصلین اور علماء دین کے ہوتی ہے ہمنے مانا کہ آپکے
مرشد بھی نہایت سخت زبان و سب و شتم کے عادی ہین مگر آپ کو
تو تہذیب کے خلاف پیروی کرنی نہ چاہیے تھی الخ **اقول** اب بنا بر سند
یہ عرض کرتا ہے کہ آپکے ہذیان پر تو بیگانون کے مثل راست
آتی ہے اور آپ کے نائب جدید کی قلعی جناب ہدایت مآب
مولوی علی بخش خانصاحب بہادر نے کھول دی اس سے تو وہ بڑا ہی
شاگرد اول بہتر تھا ہر چند کہ نئے پر کی اوڑاتا تھا منہ کی کھاتا تھا مگر
تا ہم ہان مین ہان ملائی جاتا تھا خیر اب دوسرے پرچہ یکم صفر سنہ الیہ
ہجری پر ہم آتے ہین جسمین آپنے سورہ جن اور سورہ فیل کی تفسیر
کی ہے **قولہ** سورہ جن اس سورہ مین لفظ جن آیا ہے اور اسی لفظ
کے سبب اسکا نام سورہ جن ہوا ہے **الی قولہ** ہمارے قدیم عالمون
اور مفسرون نے اپنی معمولی عادت کے موافق اس سورہ مین جو کچھ
بیان ہوا ہے اسکو بھی ایک عجیب و غریب قصہ بنا لیا ہے انکے
خیال مین آیا ہے کہ اس مقام سے لفظ جن سے وہ مخلوق مراد ہے
جسکو عوام الناس جن خیال کرتے ہین کہ یہ ایک ہوا ہے کہ آگ کے

شعلہ سے بنی ہوئی ہے جو دکھائی نہین دیتے طرح بطرح کی شکلون
مین بنجاتے ہین اور انسانون کے سر پر آتے اور اونکو تکلیف دیتے
یا اونکا کام خدمت کرنے کی قدرت رکھتی ہین یہ خیال صحیح ہو یا غلط
مگر اس سورہ مین لفظ جن سے وہ جن جو لوگون کے خیال مین ہی
ہرگز مراد نہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ اجتہاد آپکا کیسا ہے
کہ ثمیت اسلام بھی اپنی سمجھ ناسمجھ کو کہتے ہو اور پھر ثبوت وجود جن جو کہ
نصوص قطعیہ قرآن مین بکمال شرح وبسط اللہ تعالے فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون موجود ہے یعنے اللہ تعالے
اپنے کلام پاک مین صاف صاف دو جنس علحدہ فرمایا کہ نہین پیدا
کیا ہمنے جن وانسان کو مگر واسطے عبادت کے والا لفظ عبادت
مین البتہ آپکو تاویل کی گنجایش باقی ہے اسواسطیکہ آپ اپنی معمولی
عادت کے مطابق ضرور فرماوینگے کہ عبادت کے لفظ سے یہ
معنے جو کہ علماء اسلام نے بنا لیے ہین یعنی نماز پڑھنا روزہ رکھنا خلاف
فطرت نیچریہ کے ہے بلکہ عبادت سے مراد قوای انسانی کا شاد
رکھنا ہے مثلاً کھڑے گھڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو
ہری ترکاری سمجھنا یا کسیکو علت شنایخ ہے اونسے بھی ادا کرنا
یہی سچی عبادت ہے مفسران قدیم اہل اسلام کی راے نے غلطی

کی ہے جوکہ اسکے معنے نماز روزہ یعنے بدن توڑنا اور بھوکے
رہنا قرار دے لیا ہے جیسا کہ آپکے شاگرد اول اپنے بیان میں
ایسی ہی کچھ شرح کر گئے ہیں اب اسکے بعد آپنی وجہ تسمیہ لفظ جن
کی خوب بیان کی ہے **قولہ** لفظ جن اجتنان سے مشتق ہے جسکے معنے
چھپے ہوئے کے ہیں اور عربی زبان کے محاورے میں جو چیز کہ
پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہیں یہانتک کہ پیٹ کے بچہ
کو بھی جنین اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ پیٹ کے اندر پوشیدہ
ہوتا ہے مکہ کے کافروں کی عادت تھی کہ چھپ چھپ کر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور اونکے
دلوں پر اثر ہوا اور ایمان لے آئے اور بسبب اسکے کہ انھوں
نے پوشیدہ ہو کر سنا تھا اوسپر نفر من الجن کا اطلاق ہوا ہمارے
مفسروں نے اوسے سچ مچ کا جن بنا لیا حد ہے تعالے نے اون
لوگوں کا چھپ کر قرآن سننا اور ایمان لانا بیان کیا اور جو کچھ انھوں
نے اپنے قوم کے لوگوں سے جا کر کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وحی سے بتلا دیا الخ جواب یہ ہے آپنے فرمایا کہ جن کے
لفظ اجتنان سے مشتق ہے اور عربی کے محاورہ میں جو
چیز کہ پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہیں اسلیے کہ پیٹ کے

بچکو بھی جنین کہتے ہین الخ اقول ہین پوچھتا ہون کہ یہ کس کتاب لغت
مین آپنے دیکھا ہے یا کسی عرب نے آپ سے کہا ہے جن پوشیدہ چیز
کو بھی کہتے ہین آپ تو لندن کے حاجی ہین مکہ شریف آپ تو گئے
بھی نہین ایضاً صاحب قاموس یا صراح دیکھیے اٹکل پچو غلیلہ نہ چلیے
جن سے جنات مشتق ہے اور جنین سے اجنہ یہ جو لوگ اجنہ
سے جن مشتق سمجھتے ہین غلط العام ہے دریافت کر لیجیے غیاث
مین دیکھیے قولہ جنی بالکسر وتشدید نون مکسور جن واحد وجن اسم
جنس ست پریان را وجن مشتق از جنون ست وکسانیکہ جمع جن اجنہ گویند
بفتح اول وکسر جیم وتشدید نون غلط چرا کہ اجنہ جمع جنین ست الخ اور پھر
جن کے وجود کی آپکے مقتدا ہرشل صاحب بھی قائل ہین وہ اپنی کتاب
جسمین بحث سیارون کی کی ہے لکھتے ہین قولہ ایسے سیارون
مین دیو بود وباش کر سکتے ہین کیونکہ وہان ہر شئے کا وزن کم ہوتا
ہے اور اس باعث سے وہ اژدہا پیدایش جنکی سہارے کے لیے
پانی کے اوچھالنی والی قوت ضرور ہے وہ وہان باشندے
خوشنگ کے ہو سکتے ہین الخ بلفظہ اب سلانو ذرا تماشا دیکھو ہمارے
جناب نیچر صاحب جن موجودات خارجی کا انکار کرتے ہین اونکے
جانب جناب کی مقتدا کیا فرما رہے ہین فافہم وتدبر جب آپکو تحقیقات

لغت مین بہرہ نہین ہے تو بھلا تفسیر قرآن مجید آپ کیا کرینگے. جناب
من تفسیر قرآن شریف مین ۳۰- علمون کی ضرورت ہے کوئی ۱۱ تو مجھے
اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون پہلا الفاظ مفردات اور اونکے
مدلولات کے حقیقت دوسرا غلطی اعراب تیسرا تقدیم تاخیر تعریف
تنکیر اثبات حذف چوتھا ایراد معنی کا طرق کہ بعضے واضح الدلالت ہون
اور بعضے اوضح الدلالۃ پانچوین وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ چھٹی
تفسیر قرآن ساتوین استدلال احکام و فروع آٹھوین قرآن و حدیث
کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ نوین الفاظ قرآنی کو بمعاینہ صریحہ دسوین
آیتون اور سورتون کی وجہ نزول گیارہوین مشکلات اور نوادر کو نوع غرابت
سے خالی اور اونکے معانی عالی کہ اہل لغت پر خالی نہ ہون اسیطرح قریب
تین سو کے ہین تب البتہ تفسیر کرنا آپ کو سزاوار ہوگا ورنہ آپکے نظیر اوس
مفسر کہی ہوگی نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک صاحب کسیقدر فارسی
و اردو سے آشنا مثل آپکے یا آپکے حواریون کے پڑہے ہوے
تشریف لائے اور مشہور کیا کہ مین مفسر قرآن ہون قوی البرہان ہون قضا کا
ایک صاحب مرد مسلمان سلیم ایمان یہ خبر سنکے اونکی خدمت مین حاضر
ہوے اور کہا کہ مجھے سورہ انا اعطینا کی تفسیر پڑہا دیجیے تو اب
لیجیے کہ مین تفسیر دانی قرآن کا بڑا مشتاق ہون اسی غم سے قاق ہون

حضرت مذکور جب مستعد ہو بیٹھے اپنے لیکے کو رو بیٹے بولے
پہلی آیہ انا اعطیناہ مولوی صاحب مترجم بولے انا اعطینا دو بھائی
تھے کا لکوثر اور کالا کالا اونکا سترا فضل لربک اور وہ فضل ربیع کے
بوتے تھے وانحر اور اونمین نحرین جاری کرتے تھے ان شانئک ہر شان اونکی بڑی تھی ہوالابتر
ابدہ ہو گئے ابتر فقط اور بعضون کا قول یہ ہے قولہ انا اعطینا تحقیق
اوتے دو بھائی کا لکوثر اور تھے اونکے کالے کالے سر فضل
لربک وانحر فضل نہی ربیع کی بوئی ار ہر ان شانئک ہوا الابتر اسی سے
وہ ہو گئے ابتر بس یہ مثل آپ پر صادق آئی کہ آپ ہی شاید اونہین کی
ہین بڑے بھائی اب فرمایئے یہ فقرہ آپکا قولہ کہ ہمارے مفسرون
نے اوسے سچ مچ کا جن بنا دیا یہ کیسر منقلب ہوا اور ہمنے آپ کو
کیسا سچ مچ کا مفسر بنا دیا دوسرے یہ کلمہ قولہ ہمارے مفسرونکا کیسی
بات آپ فرماتے ہین بھلا جب آپ کو اونکی تفسیر سے انکار ہے تو پھر
اونکو ہمارے مفسرین کہنا یہ کیا لغوبات ہے اسواسطیکہ اگر کوئی کہے
کہ آپکے اگلے تو بموجب آپکے بیان کے غلطی پڑے تھے تو آپ بدرجہا
غلط بلکہ اغلط ٹھرینگے مین حیران ہون کہ آپ بات کا آغاز و انجام
بھی نہین سوچ لیتے ہین جو کچھ شیطان القا کرتا ہے وہی لکھدیتے
ہین ایسا صاحب آپسے بہتر تقریر تو ہمکو یاد رہیا جسونکے معلوم ہوتی ہے

اب اسکے بعد یہ تقریر آپ کی قولہ اب اس مقام پر ایک بات اور
بیان کرنے کے قابل ہے الی قولہ ہمارے قدیم عالمون اور مفسرون
نے اپنی معمولی عادت کے موافق ان پچھلی آیتون کو بھی بطور
ایک عجیب و غریب قصہ کے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جن اور شیاطین
آسمان دنیا تک جاتے تھے اور چپکے سے کان لگاکر ملاء الاعلی
مین جو باتین فرشتے کرتے تھے چوری سے سن لیتے تھے اور
اس چوری سے وہ جان جاتے تھے کہ دنیا مین کیا ہونے والا
ہے اور کاہنون اور جادوگرون وغیرہ کو جو اونکی پوجا کرتے تھے
غیب کی خبرین دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
تو شیطانون اور جنون کا اوپر جانا بند ہوگیا اور آسمان مین بہ نسبت
سابق کے چوکی پہرہ زیادہ بڑھ گیا جگہ بجگہ چوکیدار بیٹھ گئے اور آگ کے
شعلے بھی بڑھائے گئے یہان تک کہ کوئی جگہ خالی نہین رہی اب جو
شیطان یا جن آسمان پر باتین سننے جانا چاہتے ہین اون پر
شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے اور رات کو جو ہم ستارہ
ٹوٹتے دیکھتے ہین وہی شعلہ ہائے آتشین ہین جو شیطان اور
جنون کو مارے جاتے ہین مگر یہ سب باتین غلط اور لوگون کی بنائی ہوئی

ہین الخ جواب تفسیر ذانی تو آپکی اوپر کھل گئی اب رہی انکل سو وہ
بھی محض نے انکل ہے اسواسطیکہ آپ لندن البتہ تشریف لیگئے
ہین کچھ آسمان پر مثل شیطان کے آپکے رسائی بطور سرقہ کے
بھی نہین ہوئی ہے جو قابل اعتبار ہو اور نہ کوئی حواری آپکا آسمان
پر جاتا ہے کہ اوسکے قول پر دار و مدار ہو بقول شاعر ع تم اپنے
نام سے کہتے ہو کیا خدا جانے سمجھ مین آتے نہین اہل آسمان
کی بات دوسری یہ کہ ستارہ ٹوٹنے کے آپنے کچھ شرح نہین
کی کہ یہ کیا چیز ہے ہر چند کہ دوربین سے آپ بہت کچھ دیکھتے
ہین انکل بچو غلیلہ پھینکتے ہین قرص آفتاب سے روئی سلیکی ہین
ہیئت آسمانی جب آپ بناتے ہین سبع سیارہ ، ہین آپ
سہا کر دکھاتے ہین اسوقت اخیر مین آپ فیساغورس کو بھی شرماتے
ہین تیسری یہ کہ اگر ستارہ جسم دار چیز ہے تو بقول آپ کے
ٹوٹتا تو ہے مگر وجہ کیا کہ آپکے کوٹھی تک نہین پہونچتا تو اب
ثابت ہوا کہ ایک آگ کا شعلہ ہی ہے جو ہمارے دیکھتے دیکھتے گل ہو جاتا ہے
تو اب ہمارے مفسرین کا قیاس صحیح ہے نہ آپکے انکل اب
رہی یہ بات کہ شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے یہ نہایت صحیح معلوم ہوتا
ہے کیا وجہ کہ آپکے جواب مین جو مولانا دمرش . ناجناب حاجی الحرمین

شرفین دام کا تہ محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور نے جو
کتاب بجواب آپکے لکھی ہے اوسکا نام بھی شہاب ثاقب ہے
تو اب ظاہر ہوا کہ جب آپ پر دنیا ہی مین ہر چہار جانب سے شہاب ثاقب
کی مار ہے اسیطرح آپکے مشیر شریرون کے شریر پر بھی آسمان کے
صعود کے وقت ضرور سے شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہوگی اور اوسی
نے یقین ہے آپسے کہا ہوگا کہ یہہ خبر ذلیل ہمارے نام سے
دنیا سے اوٹھادو سو یہ بخیر ہے بقول حافظ شیراز **مصرعہ** نہان
کے ماند آن راز کز و سازند محفلہا ۔ مگر ہان ایک تجویز ہم آپکو بتادین
وہ البتہ آپسے سادہ لوحون کی نزدیک اگر درست ٹہر جاوے تو کیا
بعید ہے وہ یہ ہے **اقول** یعنے جسوقت کوئی نیچر یہ مرتا ہے
اور اوسکی روح طرف آسمان کے صعود کرتی ہے تو وہ جب کرہ نار
تک پہونچتی ہے تو بسبب اسکے کہ روح مین ایک دہنیت ہوتی
ہے تو وہ بس قرب کرہ آتش کے پہونچکر جلنے لگتی ہے اور
مشتعل ہو جاتی ہے اور پھر خاک ہوکر اپنے مرکز پر واپس آتی
ہے یہی وجہ ہے کہ سررشتہ الحاد کو ہیشہ ترقی ہے تو اس زمانے
کے طالب علم مدرسہ مروجہ سرکار یکے ضرور ہے تصدیق کرینگے
اور آپکا نام بھی اگلی ہیئت والون سے زیادہ یادگار رہے گا جو سنیگا

وہ کہیگا کہ سید احمد خانصاحب بہادر کے کیا خوب تحقیقات ہے
برا نہ مانیے مین نے جو لکھا ہے یہ حکما کے قول کے خلاف
نہین ہے طب کی کتابون مین بکثرت لیجئے انکی تشخیص ہے کہ بجلی
کے مشتعل ہونیکے یہ وجہ ہے کہ بخارات ارضی جب صعود کرکے
کرۂ نار تک پہونچتے ہین تو اونمین ایک مادہ کثیف ارضی ہوتا ہے
وہی قرب کرۂ آتش کے مشتعل ہوجاتا ہے اور جلنے لگتا ہے
جو کہ مانند برق کے نمودار ہوتا رہتا ہے لہذا جب انگل پر مدار اور
کلام الٰہی مین تفسیر بالرای کو دخل ہوا تو پھر ہمارے نزدیک حکما کی جو
رای بھی صحیح ہوجاوے گی اب اسکے بعد آپنے سورۂ فیل کی
تفسیر کی ہے اوسپر بھی نیاز مند آتا ہے آپ کو سمجھاتا ہے
آپ فرماتے ہین یا بہکاتے ہین قولہ کہ قرآن مجید سے صرف
اسقدر پایا جاتا ہے کہ ابرہہ کے لشکر پر ایک آفت بڑی جو وہ برباد ہوگیا
اس آفت کا ذکر قرآن مین نہین ہے مگر قرآن مجید کی سیاق عبارت
اور تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آفت وبائی
یعنی چیچک کی بیماری تھی جو کہ ابرہہ کے لشکر مین دفعتًا زمانہ محاصرہ مکہ
مین پھیلی اور بہت سے آدمی اور جانور چیچک سے مرگئے اور
سارا لشکر تباہ ہوگیا اسی واقعہ کا ذکر اس سورہ مین اللہ تعالے نے

فرمایا ہے الی قولہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ
جنکے سبب لوگون نے دھوکھا کھایا ہے اور اصلی بات کو چھوڑکر
قصہ بنالیا ہے الخ جواب ماشاء اللہ سیاق عبارت قرآن مجید
تو آپ ہی خوب سمجھتے ہین جو شیطان کی لفظ کو آپ قوای انسانی قرار
دیتے ہین مجھے خوف ہے کہین آگے چلکر کسی حواری یا ممبران کمیٹی خزینۃ
البضاعت کی نسبت آپ کو ایسا خیال نہ آجاوے اور آپ کی ذات
خاص بالاخصاص کی نسبت تو مین نے آپکے دوست سید نصرت علی
صاحب مالک نصرت الاخبار واقع دہلی خلف الصدق جناب امام فن مناظرہ
اہل کتاب کی خدمت مین ایک خط بطور جواب وہدایت کے
درباب جواب خط جو کہ آپنے اونکی طرف سے اپنے اخبار مین چھاپا تھا
لکھا تھا اوسکے جواب مین انہون نے بہت عذر محکو لکھا اور یہہ بھی
لکھا ذرا کان لگاکر سن لیجئے ہکذا قولہ مولوی محمد یعقوب صاحب
مدرس مدرسۂ دیوبند کا خط میرے پاس بھی آیا تھا جسمین انہون نے
اپنے خواب کا حال لکھا ہے اور سید احمد خانصاحب کا دجال
ہونا جیسا کہ آپنے اپنے خط مین لکھا ہے وہی بعینہ مولویصاحب
نے بھی لکھا ہے اور اس خواب کی شہرت ہندوستان کے
شہرون مین بہت ہو رہی ہے الخ اقول اب فرمائیے مشفق من

اب تو آپ جنکو اپنا دوست تصور کرتے تھے وہ بھی آپکی دجالیت کو
مقر ہو جاتے ہین ایسا نہو کہ آپ کے حواری بھی ادہر آجاوین اور
آپ تن تنہا رہجاوین مگر ہان یہ خیال البتہ قوی ہے کہ آپکے پاس
خزینۃ البضاعت نے ڈھب جمع ہوگیا ہے اور ہمارا فقط خزینۃ التوکل
پر مدار ہے مگر خیر اگر اللہ یار ہے تو بڑا یار ہے اور یہہ الفاظ
آپکے **قولہ** کہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے
سبب لوگون نے دہوکا کہایا ہے الخ **اقول** اسکا جواب یہہ ہو
کہ لوگون نے دہوکا نہین کہایا ہے فقط آپ ہی نے دہوکا کہایا
ہے اسکا جواب آگے تحقیق القصہ کے جواب مین ہم بتادینگے
اب آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ اب ہمکو یہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ جب
مکہ معظمہ کا محاصرہ ابرہہ نے کیا تو درحقیقت اسکے لشکر مین چیچک
کی وبا پھیلی تھی اور یہ بھی بیان کرنا ہے کہ اس سورہ مین حق تعالے
نے اسی واقعہ کا ذکر کیا ہے نہ اور کسی قصے کا پس اب ہم امر اول
کو مفصلہ ذیل کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول سیرت ہشامی
مین ایک حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنے ابرہہ کے بدن
مین بیماری ہوگئی تھی اوسکی اونگلیان گرتی تھین اونمین سے پیپ
اور خون بہتا تھا یہانتک کہ جب صنعان مین آیا تو لنجا تھا الخ اس

کیفیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کی بیماری ہین ابرہہ
مبتلا ہوا تھا الخ پھر دوسری حدیث سیرت ہشامی ہین لکھا ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے **قولہ** یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ اُنہون نے دیکھا ابرہہ کے فیلبان اور چرکٹے کو کہ ہین کہ وہ
اندہے ہو گئے تھے الخ اس روایت ہین جو کیفیت مندرج ہے
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ چیچک کے بیماری سے وہ اندہے
ہو گئے تھے غرضکہ اسی قسم کی چند حدیثین آپ اور بھی لائے ہین
کہ وہ نہین معلوم صحیح ہین یا غلط مگر آپ ہی کے بیخ کنی کرتے ہین
مابعد پھر آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن مجید سے بھی ابرہہ کی تشبیہ
عصف ماکول سے دی گئی ہے وہ بالکل چیچک کے مرض کی
پوری تشبیہ ہے کیونکہ چیچک کی بیماری ہین بھی آدمی کا بدن کیڑے
کھائے ہوئے چیز کی بالکل مشابہ ہو جاتا ہے اور اس آیہ کا ترجمہ
آپنے یون کیا ہے فجعلھم کعصف ماکول ترجمہ پھر کر دیا اونکو جیسے
کیڑے کھائے کہیتی دوم حجر کا لفظ بھی اس مرض کی طرف
اشارہ کرتا ہے اسلیئے کہ حجر اور حصبہ کے ایک ہی معنی ہین اور
حصبہ چیچک کے مرض کو کہتے ہین سموم بھیجل سے بھی اگر وہی مراد
لیجاوی جو کہ مفسرین نے لی ہے یعنے دوزخ کی آگ کی بکی ہوئی

کنکریان تو وہ بھی چیچک کے دانون سے نہایت مناسبت ہے
چہارم ابابیل کا لفظ بھی اس مرض کی حالت سے نہایت مناسب ہے
اسلیے کہ ابابیل ایسی کثرت کو کہتے ہین جو گروہ گروہ پے در پے ہو
مرض چیچک کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ ایک غول آج اس مرض مین
مبتلا ہوا اور دوسرا غول کل وارسل علیہم طیرا ابابیل کا ترجمہ آنے
یون کیا ہے **قولہ** کہ بھیجی اونپر وبا اونکے غول کے غول **الی قولہ**
پس قرآن مین جس آفت کا ابرہہ پہ نازل ہونا مذکور ہوا ہے اگرچہ
اوسکا نام نہین لیا گیا مگر اوسکے الفاظ اور اوسکے تشبیہین مرض
چیچک سے ایسی مناسبت رکھتے ہین کہ اوس سے صاف مرض
چیچک کے وبا کا پایا جاتا ہے الخ **جواب** اول بات کا اب
ہمکو یہہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ ابرہہ کے لشکر مین چیچک کی وبا
پھیلی تھی الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ یہہ انکل پچو باتین آپکی تو ایک
ابجد خوان بھی نہ مانیگا ہیضہ کی وبا تو سنتے تھے چیچک کی وبا تو
حضرت آدم کے زمانہ سے آجتک نہین سنا الیضا صاحب حکما
تو کہتے ہین کہ یہہ ایک مادہ ہے مادری یعنے ماکے پیٹ مین
جب خون حیض کا جمع ہوکر جسم انسانی ترکیب پاتا ہے تو اوسکی
گرمی مخلوط جسم رہتی ہے جب بالیدگی بعد پیدا ہونے کے شروع

ہوئی تو گرمی جوش مار کے بدن مین آبلہ پڑ گئے اگر زندگی ہے
تو زندہ رہا ورنہ مر گیا یہ کوئی وبا نہین ہے پھر سوائے اسکے
کسی تفسیر یا تواریخ معتبر اسلامیہ مین بھی اسکا ذکر نہین ہے ایک
انگریز نے شاید اپنی تواریخ مین یہ طوطیہ باندھا ہے سو وہ قابل
اعتبار کے نہین وہ مدعی البطال قرآن ہے بالفرض یہ کہی کہ ہمکو
اوسکے قول کی تصدیق ہے تو آپ کی نسبت کل علماء ہند نے
ثبوت کفر کا فتوی دیدیا اور جناب مولانا محمد علی بخش خانصاحب بہادر
کعبۃ اللہ سے فتوی اثبات کفر آپ پر دستخط کرالائے تو آپ کا
قول و فعل خارج از اعتبار ہو گیا اور نہ کسی اگلی امت پر اللہ تعالی نے
بطور عذاب مرض چیچک کے وبا نازل فرمائی جو قیاس کیا جاوے
یہ اٹکل آپ کی محض نے اٹکل ہے اب رہین نظیرات حدیث وہ بھی
کچھ بثبوت دعوے تحقیقی آپکو مدد نہین دیتین پہلی روایت **قولہ**
یعنے ابرہہ کے بدن مین جاری ہو گئی تھی اور اونگلیان سر سڑ کے
گرتی تھین الخ **اقول** یہ بات چیچک مین نہین ہوتی البتہ اندہایا کا ناسل
آسیکے حواری کے کہ ایک آدہ شخص ہو گیا ہے تو اب کیا اونکو آپ
ابرہہ کا فیلبان یا جرکٹا سمجھین گے اور دوسرے حدیث بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کے روایت کہ مکہ مین اونکے وقت مین ایک آدہ شخص

اونٹ سے فیلبان یا چڑھ لیتے ہین سے تھا جو کہ اندھا تھا الخ اقول
یہ تو آپکے خوش فہمی ہے بہلا سنہ عام فیل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدائش ہے اور چالیس برس کی عمر حضور کی جب پہونچی
تھی تب نبوت ہوئی اور شاید اٹھاون برس کی عمر حضور کی جب
پہونچی تھی تب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور وہ
مشخصہ فیلبان اندھا آپکا الیقین ہے کہ کسی قدر عمر پاکی اندھا ہوا ہوگا
تو اب فرمایئے کہ اگر آدمی زیادہ عمر کی زندگی پاوے تو وہ اندھا ہو ہی
جاتا ہے پھر حدیث آپکے مطلب پر کب صادق آتی ہے مثلاً
اب آپ تیسری پشت مین آچکے ہین اگر آپکے زندگی کو طول ہوا اور
آپ اندھے ہو گئے تو کیا لوگ یہ گمان کرین گے کہ جناب سید احمد خان
صاحب بہادر حج بنارس خلف میان متقی مذہب نیچری نئی روشنی ابرہہ کے لشکر
کے فیلبان یا چڑھ لیتے ہین اور بسبب آفت وبائی چیچک کے اندھے
ہو گئے ہین خیر یہ تو نظیرات تھین جواب ترکی بہ ترکی ہو گیا اب
اصل قصہ اور صحت تراجم انکی آپ پر ہین آتا ہون پر اہل دانش
و یقین کو ہنساتا ہون اقول بفضل جبار القوی یہ بات کتب سیر
و تفاسیر قدما جسپر کہ جمہور علما و فضلا کا سوائے آپ ثالث باخیر
کے اتفاق ہے کہ جسوقت ابرہہ اشرم معہ ہاتھیون کے بقصد

انہدام خانۂ کعبہ مین آیا تو حضرت عبدالمطلب جدامجد ہمارے
آقاے نامدار کے درخانۂ کعبہ پر تشریف لے گئے اور ایک
لمحہ مشغول بمناجات رہے کہ اسی اثنا مین اونکی نگاہ طیرا ابابیل
پر پڑی کہ جدے کی طرف سے کہ متصل دریاے شور سمت غربی
مکہ شریفہ کی ہے جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے
ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضون نے
روایت کیا ہے کہ سیاہ رنگ باگرد نہا ہی سبز تھے اور مواہب
علیہ مین لکھا ہے کہ اون جانورون کی منقار زرد تھی مثال مرغ کے
اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر شیر یا ببیرون کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے بامنقار ہاے زرد ہر ایک
چمگادڑ سے چھوٹا اور ٹڈی سے بڑا کہ کسی نے ایسے جانور کبھو
نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے
تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے کتے کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ سفید تھے ولیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے
اس بات پر کہ ابابیل تھی اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے
جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاء معجمہ اور طائر مہلہ کہتے ہین اور
عرف اسکی ابابیل ہے اور نصاب ابونصر فراہی مین لکھا ہے قولہ

ابو المليح چيكاوك راست قبرہ نام القصہ وہ طائر زرين بال ہنگام صبح افق
شرق سے طالع ہوكر سمت ولايت نيم روز سے طيران مين آئى اور فيل
گردون نے جہت قلع وقمع شجرہ روضۃ الحيات مخالفان گردن دراز كے
پس جب اصحاب فيل ہاتيون كو ليكر گرد خانہ معظمہ كے جمع ہوئے
كہ اس اثنا مين لشكر الٰہى كہ عبارت طير ابابيل سے ہے پيدا ہوئے
اور ہر جانور كے پاس ايك گل خشك سى چونچ مين اور دو سنگ ديگر
دونون پنجون مين كہ ہر ايك سنگ كے اوپر اون سنگ دلون كا نام
بكمال قدرت لكھا ہوا تھا اور كہتے ہين كہ وہ سنگريزے مسور كى دال
سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے پس جب وہ جانور بمجاذات
لشكر اونكے بار اثر ہو پہنچے اونكو سنگ باران كيا جس سوار كے سر پر وہ
پتھر گرا معًا ناف چارپايہ سے باہر نكل گيا اور جس پياده كے
سر پر آيا اوسكے سوراخ مقعد سے روان ہوا پس مجموعۂ لشكريان سم
چارپايان سواے فيل محمود كے قہر الٰہى جل ذكرہ كے گرفتار ہوكے
واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بھاگا ليكن
انہين چند روز مين مرغ روح اوسكا چنگال عقاب موت مين گرفتار
ہوا اور بصورت دوسرى واقعۂ موت اوس نابكار كى يون بھى لكھى ہے
كہ اوس روز وہ ہولناك اپنے لشكر گاہ سے الگ ہوكر باستعجال تمام

بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیور اون طیران سے طوق ملامت
اوسکا اپنی گردن مین ڈال کے عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا
مگر راہ مین ایک مرض صعب بہی اوسے لاحق ہوا کہ اونگلیون کے
بند جدا ہو گئے نمردہ نہ زندہ حبشہ مین پہونچکر بایہ سریر نجاشی حاضر
ہوا اور سرگذشت لشکریان و حکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان
کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر و تعجب مین تہا کہ ناگاہ
اوس جانور نے جو اعقب اوسکے گیا تہا ابرہہ کے سر پر وہ سنگ
ریزہ چہوڑ دیا اور وہ بہی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا جیسا کہ
اللہ جلشانہ بیچ سورۂ فیل کے اشارہ فرماتا ہے الم ترکیف فعل ربک
باصحاب الفیل آیا نہ دیکہا تو نے ای محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے
ساتہہ صاحبان فیل کے یعنے ساتہہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے
آگے بنا بر ہدم کعبہ کے لائے تہے اور لفظ دیکہنے مین اسطرف
اشارہ ہے کہ یہہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور
دکہانے اس کر شمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے تا کہ ربوبیت الٰہی
کہ تیرے حق مین مبذول ہے بمد دغیبی آسمان پر سے نازل ہوئی
اور جو اتفاق بیچ کا اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کشی کریگا الم یجعل کید ہم
فی تضلیل آیا نہ کردانا مگر بد اندیشونکا بیچ گمراہی اور نے حاصلی کے

لیکن وہ سب رائگان گئے اور خفت پر خفت اونکو حاصل ہوئی اور ہر چند
اعقلا کو ضائع ہونے سعی اہل اپنے مین عزت کافی حاصل ہوتی ہے
مگر چونکہ وہ عقل سلیم مثل آپکے نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ اونکے
عقوبت شدید آسمان سے نازل فرمائی چنانچہ فرماتے ہین واسل
علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے
لفظ ابابیل اصل لغت مین جوق جوق ہے اور واحد اوسکا استعمال نہین
بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اوسکا ابولہ یا ابالہ ہے اور عرف مین
اس لفظ کو اس جانور پر اطلاق کرتے ہین جیسے خادم اسکے لفظی
اور اصلی معنی یہ ہین یعنے چھوٹا تابعدار یا نوکر مجازاً لونڈی غلام کو کہتے
ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی حیوانات کو کہ ہاتھی تھے بنا برہدم کعبہ
قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اونکے جواب مین جانوران کو جو یک
دنا توان کو کہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خرد تھے مسلط فرمایا کہ لوگ
جانین کہ بتائید الٰہی ضعف مخلوقات اقوام موجودات کو زیر و زبر کر سکتے
ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات کے قوت کچھ کام
نہین آئی ترمیم بحجارۃ من سجیل مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو پتھرون
سے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگیل ہے یعنے وہ
خاک اور مٹی کہ منجمد ہو گئے بشکل سنگ ہو جاوے جسکو ہندی مین

کنکری کہتے ہین اور جوق جوق نازل کرتے ان جانورون مین یہ حکمت تھی کیونکہ یہ مقدر تھا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر پراگندہ و متفرق ہوکر باطراف وجوانب فرار کرین گے ناچار جانور بھی متفرق و پراگندہ ہونگے تو کوئی اونمین سے چھپ نہ سکیگا اور اکثر جو لوگ کہ یہہ سانحہ بچشم ظاہر ہین مشاہدہ کرینگے تو عبرت پکڑین گے اور اس خانہ معظم و متبرک کی تعظیم کرین گے اور جب اکثر مخلوقات واقف ہونگے تو یہ قصہ بعینہ مشہور رہیگا اب اس آیہ مین فرماتے ہین فجعلہم کعصف ماکول یعنے کر دیا اونکو مانند چری ہوئی گھاس کے جسکے تفسیر ہماری نیچری مناسب نہ دیکھی کہانی کھیتی کی ہے یعنے مثل اوس کاہ کے جسکو دواب کہاتے ہین اور آخر باقی رہتی ہے یہ کنایہ تفرق اجزای بدن سے ہے بحدیکہ شکل بدن تمام نہ رہا اور یہ تاثیر حملہ خوارق عادات سے ہے یا اون سنگریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تھا کہ بمجرد پہونچنے کے بدن یا اجزاے بدن پاش پاش ہوجاتے تھے اور ہیبل یعنے خشکی ایسی سرایت کرتی تھی کہ تمامک واتصاق اعضا بالکل زائل ہوجاتا تھا اور یہ قصہ بمجرد نہ تھا مصوبات الہی سے اور مشتمل تھا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون ہاتیون کا آنا اور قرب مکہ کے نہ جانا اور دوسری یہ کہ ایسی جانور ساتھ کثرت اور ہجوم کے

طرف دریا کے شور سے کہ بحسب ظاہر بود و باش اونکے نہ تھے
اور بعد اس واقعہ کے بھی اون جانورونکو کسی نے نہ دیکھا تیسری
یہ کہ لانا اون سنگریزون کا کہ معدن بھی اونکا معلوم نہ تھا چوتھی یہ کہ
تاثیر قوی جواون کنکریون مین عطا کی تھی اور اہل تحقیق نے لکھا ہے
قولہ کہ وہ حجارا بابیل بنا بر عبرت و اعجاب کے اکثر قریش نے رکھ چھوڑی
تھی اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعد وفات بھی
اکثر صحابہ کے پاس رہے اور نظر سے گذرے الخ اقول اب
ہم اپنے مخاطب صاحب سے پوچھتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر
جانکے فرماوین کہ شبہات نے اُنکی اونکی تو بالکل پاگل خانہ کے
بڑ ہو گئے ایک تشبیہ بھی ہمارے بیان پر صادق نہین آتی لہذا
غور کیا جاوے تو تمام تفسیر سورۂ فیل کا جواب شافی ہو گیا
ضرورت زیادہ بحث کی نہ رہی کیونکہ مخاطب صاحب نے بڑا انتظام کیا تھا
کہ قصۂ اصحاب فیل غلط ٹہر جاوے سو یہ سب طلسم بنایا ہوا جناب مخاطب
کا ٹوٹ گیا اور خدا کی طرف سے مہر اونکے منہ کے واسطے ہو پہنچ
گئی اب اسکے بعد اونکو یہی کہنا پڑیگا کہ جب ہمکو مفسران پیشین کا اعتبار
نہین تو وکیل صاحب بھی تو انہین کے پیرو ہین اونکا کون ٹھکانا
لہذا ہمارا بھی یہی جواب ہوگا کہ جناب مخاطب کو جبکہ جمہور سے اختلاف ہے

تو ہم بھی اونکی نے اگلی باتونکو اختراع بیگوں کی جانتے ہین تواریخ
تیموریہ مین لکھا ہے قولہ کہ ایک شخص میر محمد حسین نام ساکن مشہد
مقدس عہد عالمگیر مین خوشبوخانہ شاہی کا داروغہ تھا ۱۱۱۸ھ ہجری
مین وقت وفات عالمگیر کے ساٹھہ یا ستر ہزار روپیہ کا مال دبا کر فقیر
بن بیٹھا اور اوس روپیہ کو مایۂ توکل سمجھہ کے باتفاق ایک
شاگرد کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور خود بیگوک بنا اور اپنا لقب
خود اور معتقدین کا نام فربود رکھا اور اوسکا دعوی یہ تھا کہ بیگوک ایک
مرتبہ ہے مابین نبوت اور امامت کے اور ہر نبی کے ۹ بیگوک
رہتے ہین چنانچہ بعد حضرت خاتم رسالت کی خاتم بیگوکین ہین ہون
اور تعبیر وحی آتی ہے اور الہام بھی ہوتا ہے اور اوسنے مجموعہ
الہامات کے ایک کتاب بنائی تھی جسکا نام آقوزہ مقدس رکھا تھا
اور سوائے نماز پنجگانہ کے تین وقت واسطے دیدار الٰہی کے مقرر
کیے تھے اور اوسکا معتقد فرخ سیر بادشاہ بھی ہو گیا تھا آخر کار محمد شاہ
بادشاہ کے زمانہ ۱۱۳۵ھ ہجری مین فوت ہو کر مقبر سقر کو پہونچ گیا الخ
اقول اب جناب اگر سیاست سمجھین تو آپ یون مشہور کیجیے بلکہ اپنے
اخبار خانہ ساز مین اشتہار دیجیے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ۹ بیگوک ملنا چاہیے کہ یہ خاتم الرسل ہین اگلے بیگوک نے

تعداد مین غلطی کی ہے اوسکو ہماری بعثت عن الجماعت کا حال معلوم
نہ تہا کہ ایک شخص اور آخر تیرہوین صدی کے قریب قبل خروج دجال
بدآل کے ظاہر ہونیوالا ہے جو زمانے سے نرالا ہے لقولہ
ع روبرو اعلے کے اسفل سرکشی کرتا نہین ۔ سامنا پہسکی سے
ہوسکتا نہین ہے یاد کا ۔ لہذا دسوان بیکوک ہین ہون اور
میرے بعد گیارہوان مفتی دہر منشی چراغ علی صاحب میرے
مصاحب اور اونکے بعد بارہوان خدا کا قہر مقلد دہر سید مہدی علے
میرے نائب ہونگے تو یقین ہے کہ اس مذہب نیچر سراسر
سینچر سے آپ کی ترقی ہوگے بس اب ہم آپ کو بطور دوستانہ
فہمایش کرتے ہین کہ آپکے شبہ ڈالنے سے پہلے بہت
ملحدین بیدین ڈہلہل یقین نے اس باب مین کوششین کی ہین کہ
اصل دین خلط ملط ہوکر کوئی بات آزادی کی ہوجاوے مگر اللہ جلشانہ
چونکہ اس دین حق الیقین کا محافظ ہے کچہ کسی کی تجویز نے بجز
بدنامے کے فروغ نہ پایا دیکہو تواریخ ابوالفدا کا صفحہ ۲۰۷ - اوسمین
لکہا ہے قولہ کہ خلیفہ صاحب اول رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین
مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کیا تہا قبیلۂ بنو تمیم
کی بہت آدمی معاونت کے اسکے امون کے جو کہ قبیلہ تغلب وغیرہ سے

تھی اور نبی ربیعہ نے بھی گویا سب نے اوسکی تصدیق کی تھی اور اوسے
زمانہ مین ایک شخص مسیلمۃ الکذاب نام نے بھی دعوی نبوت کیا تب یہ
عورت اوسکے پاس گئی جب وہان پہونچی اور چاہا کہ اوس سے ملاقات
کرے مسیلمۃ الکذاب نے کہلا بھیجا کہ اپنے اصحاب کو میرے
پاس نہ لاے یعنی تنہا ملاقات کو آئے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ سبکو اپنے سے دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ مین جو کہ
مسیلمۃ الکذاب نے قائم کرکے بخور و خوشبو سے مطیب کر رکھا
تنہا ملاقات کی اور سلسلہ کلام شروع ہوا پہلے اوس عورت نے پوچھا
کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے تب اوسنے یہ آیات پڑہین
قولہ الم تر الی ربک کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق و عشی
ترجمہ کیا نہین دیکھتا تو طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہے
جننے والی سے کہ نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی پردون اور
جھلیون سے الخ اقول اب ملاحظہ کیجئے کہ معاذ اللہ نبوت کا تو دعوے
اور یہ نئے ربط بات کہ نکالتا ہے روح دوڑتی ہوئی پردون اور جھلیون
سے یہ بجانا کہ روح دوڑتی ہوئی چہ معنی دارد اگر کہتا کہ جسم دار چیز جھوٹی سی
کہ وہ چند عرصہ مین دوڑنے لگتی ہے اور گویا ہوتی ہے اور پردون
اور جھلیون سے یہ بھی نئے معنی محض ہے یون کہتا کہ شکمون

اور جسمون سے جب وہ عورت یہ سن چکی تب کہا کہ کچھ اور سنا ہے
تب یہ آیات مزخرفات پڑہے قولہ الم تران اللہ خلق النسار افراجا
وجعل الرجال لہن ازواجا تولج فیہن الیا حاتم تخرج ماشئنا اخراجا فتخرج
لنا انتاجا ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون
کو اور لگادی فرج اور بنایا مردونکو اونکا خصم بس گہسیڑتے ہین وہ درمیان
اونکے گہسیڑنا پہر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا اور جنتی ہین وہ
عورتین واسطے ہمارے بچے الخ جب یہ آیتین سن چکے اوسوقت
اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک تو نبی اللہ ہی
پہر مسیلمہ کذاب نے کہا کہ اگر صلاح ہو تمہاری تو ایک جماع کی ٹہراؤن
اونے کہا بہت اچہا پہر کیف تین روز اوسکے پاس رہے پہر اپنی قوم
کی طرف چلی گئی الخ اقول اب دیکہو باوصف اسکے کہ مسیلمہ کذاب کا
رہنے والا تہا مگر چونکہ مقابلہ کلام الٰہی سے کیا تہا اتنا نہ سمجہا کہ ایسے
مضمون نے ربط بمقابلہ ایسے فصیح کلام کے لانا اور اوسے منزل
من اللہ بتانا بالکل واہیات ہے کہ نہین بہلا مین پوچہتا ہون جب
اونے یہ کہا تہا کہ خلق النسار افراجا تو دوسرے فقرات مین کہنا تہا
وجعل الرجال لہن ازواجا ذکرا تو خیر اگر مضمون یوہی بہا مگر قافیہ تو ٹہیک
ہوجاتا دوسری یہ کہ کوئی سند اور کوئی اعتراض کسی بات پر ہو دو حال سے

خالی نہین اول یہہ کہ عقلی ہے یا نہین اگر عقلی نہین ہے تو کچہ کام کی
نہین بہتیرے دیوانے واہی تباہی بکا کرتے ہین مثل پادریون کے
اوسکا کیا اعتبار اور عقلی ہے سو بالبداہت ظاہر ہے کہ عقلی ہونے
کے یہی معنے ہین کہ کسی بات کی بطلان پر کوئی برہان عقلی قائم ہو
یا وہ بات بداہتہ البطلان ہو جیسے تسلسل و اجتماع نقیضین اور وہ بات
کسی مذہب مین حق ٹہہرے ہو تو وہ مذہب عقلا باطل کہلائیگا یا یہ کہ
کوئی بات برہانا یا بداہتا عقل کی رو سے واجب الثبوت ہو اور کسی مذہب
مین اوسکی نفی وارد ہو تو وہ مذہب بہی عقلا غلط و باطل کہلاتا ہے
پس جاننا چاہیے کہ اصول مذہب اسلامیہ مین کوئی بات منجملہ ممتنعات
عقلیہ کے ممکن اور منجملہ ضروریات عقلیہ کے ممتنع نہین ہے اور اگر
بیچارے یہ لوگ اپنے عندیہ کے موافق کوئی اعتراض اس قسم کا اصول
اسلامیہ پر کہتے ہون یا لندن سے لیکر آئے ہون تو پہلے بطلان
الوہیت خاصہ عیسویہ اور امتناع اونکی ملعونیت و سکونت جہنم کا جیسا کہ
کتاب استفسار مین مذکور ہے جواب دے لیجیے بعد اوسکے
کوئی اعتراض کسی دین پر کیجیے اور اگر یہ کہیے کہ تثلیث اگرچہ عقل کے
رو سے درست نہین ہے مگر چونکہ نقل کی رو سے دین عیسوی
رائج الوقت مین ثابت ہے لہذا اسکو ہم صحیح جانتے ہین چنانچہ

بعضے اہل علم چار پانے بروکتان نے چند عیسائیون سے مین نے
ہی سنا ہے تو بیشک آپکا مخاطب جسکے دین پر آپ اعتراض کرتے
ہین یہی کہیگا کہ اگرچہ فلانی بات عقلا ممتنع ہے مگر چونکہ ہمارے دین
مین نقلا اوسکا امکان یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین پس
مقتضاے غیرت و نمک حلالی تو یہ ہے کہ پہلے بقول مشہور جسکا
کھایئے اوسکا گایئے سلب الوہیت و ملوہیت کو عیسائیون سے
توبہ کرا لیجیے اور مذہب حقہ اسلامیہ پر اونکو قائم کرا لیجیے بعد ازان
تحقیقات قصص ہاے مندرجہ قرآن قوی البرہان کے تحقیق کیجیے
اور اگر اعتراض عقلی سے مراد یہ ہے کہ مثلا ایک بات اگرچہ اوسکے
امتناع یا ضرورت پر برہان بھی قائم نہو مگر عقل سلیم اوسکے ہونے
یا نہونیکو مستحسن جانتے ہو سو در صورت استحسان اوسکے ہونیکے
جس مذہب مین وہ بات مذموم ہو اور در صورت اوسکے استحسان
نہونے کے جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات ہو تو وہ مذہب
مذموم ہے یا اوسکے منکر یا راوی غلطی پر تھی سو ایسے شبہ
کا جواب فرع ہے پہلی قسم کے شبہ کا جواب تو یہ ہے کہ ہرگاہ ملت
عیسائیہ و نجریہ مین ممتنعات عقلیہ کے جواز کا بلکہ وجوب کا عقیدہ
داخل ہے تو استحسان عقلی کے خلاف ہونے پر کچھ اونکو گنجایش ہی

نہ رہی علاوہ برین استحسانات عقلیہ موافق اختلافات عقول کے اور رسم ورواج ملک کے مختلف ہوا کرتے ہین علی الاطلاق اوس استحسان کا اعتبار کسی عاقل کے نزدیک نہین ہوتا مثلاً جانور کو کھانے کے لیے ذبح کرنا ملت قدیمۂ پارسیہ اور ہنود اور پنڈتون اہل ہنود کے یہان عقلا نہایت ظلم وناانصافی وسنگدلی سمجھے ہے اور توراۃ وانجیل مین درست لکھا ہے اور پرسراوگی کوئی جی ماریں اور گائی نہ کھائین اور لکڑی ہاتھ مین لیکر پاپخانہ جاوین اوس سے غلیظ کو متشکر کردین تاکہ کیڑا پیدا ہو اور مسیحی لوگ تمیز بڑی سوکھا ہوا قیل گدھا اور فیل سب نشخوان فرماوین کو بعض جانور مقتضائے حکمت نہ کھاوین ورنہ سب جانور بوجب مقولہ انجیل کے اونکے یہان شکل ہری ترکاری کے متصور ہین اور پارسی لوگ مانبیٹی بہن سے نکاح کرنے کو اور سنہ دہر ملت بھی ارشاد نیچریہ و برہمو سماج ہی مستحسن جانتے ہین اسلیے کہ غیر کے پاس جانے دینے سے آپ ہی رکھنا بہتر جانتے ہین کتے ہین کہ سوائے علاقۂ حریت کے ایک اور علاقۂ محبت کا اس صورت سے پیدا ہوتا ہے اور برعکس اسکے ہندو لوگ کبھی بیشتہ اوپر کی قرابت مین بھی نکاح کرنے کو حیائی جانتے ہین اور مسلمان لوگ بول وبراز یا اور جملہ غلاظت وبجاسات سے آلودہ رہنا اور لباس نجاستی ورشت

ہنود و مجوس گردن مروڑی مرغی و لحم خنزیری و بقول مولوی محمد علی
صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ٹوپی اور آپکے صاحبزادون کی طرح
ایک ٹوپی مثل کلغی کے دھرنے کو بھی نا مستحسن سمجھتے ہین اور
عیسائی و ملحدین اسبات پر انہین ہنسا کرتے ہین بالجملہ استحسان عقلی کا
کچھ اعتبار نہا عہد اسلام مین کوئی بات نا مستحسن علی الاطلاق واقع
نہین ہر چند کہ منصف ذہین و ذی فہم آدمی کو یہ بیان کلی ہمارا کافی ہے
مگر بنظر بعض جہود ہم اپنے جناب مخاطب لبندنی کی خدمت سراپا مدت
مین یہ عرض کرتے ہین اقول کہ حضرات عیسائیہ اور پادریصاحبون
کو کسی شکوک بنسبت دین اسلام کے ڈالنے مین باقی نہین رکھا ہے
جواب آپ اشارتاً و کنایتاً بنسبت قرآن و حدیث و مفسران قرآن کے
ڈالنے مین مستعد ہوئے ہو کوئی کتاب عیسائیون کی جسمین انہون
نے جی بھر کے ملت اسلامیہ پر اعتراض نہ لکھے ہون ہمارے
نگاہ سے نہین گذری اور اونکے جوابات دندان شکن جسے
ہمارے علماء دیندار نے ایسے دیے کہ پھر جواب الجواب
مین عیسائی باوصف اقتدار کے ساکت ہی ہوتی رہی دیکھو پادری
فنڈر صاحب کی کتاب میزان الحق باطلہ مطلق ہو کہ بمد دمنشی فخر الدین
صاحب ساکن آگرہ ہمنے سنا ہے کہ بڑی عقیل تھی زبان فارسی

مین تصنیف ہوکر ۱۸۳۳ء مین طبع ہوئی اسمین اُنہون نے جو اعتراضات
لکھے ہین اونکے مقابلہ پر آپکے اعتراضات تو محض لچر و پوچ معلوم
ہوتے ہین تو پھر جب اونکو فروغ نہ ہوا تو آپ کی کوشش ہم مخلص
نے فائدہ جانتے ہین مگر بطور مشتے نمونہ خروارے آپکو کچھ سنانا
ضرور ہے ۔ پہلے شروع مطلب اُنہون نے اپنے عذیہ مین بڑی
آب و تاب سے یہ لکھا ہے قولہ کہ بت پرست لوگ اتنا ہی ایمان
نہین رکھتے کہ خدا کو واحد اور قدیم اور قادر اور علیم اور حکیم اور رحیم
اور عادل اور مقدس جانین اور کتابین اونکی خدا کی ذات و صفات کے
نسبت بدگمانیونکا ثمرہ دیتے ہین اور آدمی کو بت پرستی کیطرف دلالت
کرتے ہین الخ جواب مین کہتا ہون کہ ظاہرا بت پرستون سے
ہندو لوگ مراد ہونگے لہذا مجھے اس مضمون پر مثل آپکے دو شبہ
وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ جتنے صفات خداوند تعالے کے پادری
صاحب نے یہان لکھے ہین آیا ہندوؤن کے دین کی کتابین
جو اسباب مین ہین سب مین وہ صفات لکھے ہین اور سب براہمہ ہند
اسکا اعتقاد رکھتے ہین یا نہین پس جب دریافت کیا گیا تو اکثر ہندوؤن
نے بید شاستر مین یہ اعتقاد پایا گیا نرنکال جوتی سروپ یعنے
ایک خدا دیکھو اشلوک شام بید قولہ اجنتا اوکت روپائی نرگن آئی گناست

منہ سمنت جگت اوہار مورتائی برہمنہ نمانترجمہ نے فکر ونے پروا اوگت
روپا آسے کوئی طرح اور کوئی شکل نہین یعنے نے جگون ونے نمو
نرگن آسے یعنے کوئی پیشہ نرکھے گنات منہ یعنے کل کا پیدا کرنیوالا
اور پالنے والا اور سکھلانیوالا سمنت جگت اوہار یعنے سبکا روزی
دینے والا اور پالنے والا الخ **اقول** تو اب ثابت ہوا کہ پادریصاحب
خلاف واقع بے روایت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہندوؤنکے
بت پرستی مین شناخت عقلی کیا ہے آیا یہ ہے کہ احجار وغیرہ کو اپنے
ہاتھون سے تراش کر اوسے خدا جانتے ہین سو یہ محض غلط ہے اونکی
کسی کتاب معتبر مین یہ نہین لکھا ہے رہا یہ کہ قبلہ عبادت قرار دینا
تو یہ زبور کی رو سے بھی جائز ہے چنانچہ اوسمین لکھا ہے **قولہ**
زبور ۹ ترجمہ اردو آیۃ ۱۱ خداوند جو سیحون پر کرسی نشین ہے الخ
ترجمہ فارسیہ **قولہ** سوی کوہ مقدس او سجدہ نمائید کہ خدا اوست
الخ پایہ شناعت ہی کہ ہندو لوگ یعنے شخصونکو جو مظہر امور غریبہ کے
ہین خدا کر کے مانتے ہین تو پھر یہی عقیدہ عیسائیون کا جانب حضرت
عیسے علیہ السلام کے ہے بالجملہ پادری صاحب کی روایت کا
یہ حال ہے کہ جو مضمون ہندؤن کی دینی کتابون مین لکھا ہے
اوسکی نفی کرتے ہین اور روایت کا یہ حال ہے کہ مریم کے

بیٹے کو خدا تصور کرنا یہ بت پرستی نہین جانتے اور کوسلیا اور دیوکے
کی بیٹی کو خدا تصور کرنا بت پرستی فرماتے ہین آفرین برین عقل و دانش
کسی نے سچ کہا ہے ؎ گدھون کو اپنے باندھیے یا حضرت
مسیح ہا کھیتی نا حضرت آدم کی چر گئے اب دیکھیے جب اہل اسلام
کی طرف رجوع کیا ہے تو یون فرماتے ہین باب اول فصل اول صفحہ
۱۵ اقول قرآن نہیں مقر ہے [illegible] انجیل و کتب عہد عتیق کہ درمیان مسیحیان
مستعمل ہست از خدا بات الخ اقول مین کہتا ہون کہ قرآن صرف
اس بات کا مقر ہے کہ کلام الٰہی اہل کتاب کے پاس ہے یا تھا
یہ اقرار اوسکا اسطرح پر ہے جس طرح بعضے نوشتجات کا احد المتخاصمین
کو اقرار ہوتا ہے کہ میرا لکھا ہوا ہے مگر طرف ثانی نے اوسکو مخدوش
کر ڈالا ہے اگر پادری صاحب کا یہی مطلب ہے فنعم الوفاق اور اگر یہ
مطلب نہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ قرآن اس بات کا مقر ہے کہ تورات
و انجیل مین کچھ خرابی نہین ہوئی تو یہ محض غلط بلکہ اغلط ہے قرآن
ہرگز ہرگز اس بات کا مقر نہین بلکہ قرآن تو گواہی دیتا ہے کہ یکتبون
الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ ترجمہ یعنے لکھ لیتے ہین
کتاب اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہین کہ یہ خدا کی کتاب ہے پس
اے جناب مخاطب صاحب قرآن نہین یا مفسرون کی نسبت آپکے

شکوک محض نے علمی کا نتیجہ ہے کوئی بیچے سے منشی چراغ علی صاحب
ہی مشعل دکھایا کرین ہان ہین ہان ملایا کرین مگر کچھ برآمد مطلب نہوگا
ہان یہ بات اور ہے کہ ایفاء وعدہ ضرور ہے تو اسکو عمر نوح چاہیے
اور دور فلکی ہی ایسا ہی رہے سو یہ بخیر ہے بقول شخصے لمحہ بہ لمحہ
ساعت بساعت دگرگون میشود احوال عالم پس ہا مغالطہ مین آجانا
سو یہ کچھ آپ ہی پر موقوف نہین میری سمجھ مین بھی یہ بات ہے کہ ایک
صاحب مثل آپکے یا آپ کے حواریون کے داخل تقیین ایک
پادری کے مغالطہ مین آگئے اور اسنے فقہی کی عبارتین غیر منقوطہ
کچھ لکھ کے اونکے آگے رکھدین اور کہا کہ آپ کو فصاحت و بلاغت
قرآن کا بڑا دعوی ہے تو اسکا جواب دیجیے وہ بھولے بھالی صاحب
ایسے اوکھڑ گئے کہ آپ ہوتے تو صاف ذکر اپنی کمبختی کا معہذا علی ہی کرتے
کیا معنے کہ آپکو ایسے لوگون کی تلاش ہے مگر خدا کی شان ہے
عقل حیران ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ کچھ شعر و شاعری کا ملکہ رکھتے
تھے چند ساعت مین بیس پچیس شعر عربی کے اونی صنعت و اہمال
مین آپ و تاب مین کہدیے تب جاکر اون بھولے بھالے صاحب کا
چیتا ٹھکانے لگا اور یہ صاحب بھی شرمندہ ہوئے پھر ایک اور صاحب
نادان شاید آپکے صحبت یافتہ کچھ عبارت عربی جو کہ دبستان مذاہب نے

بنام زد سورۃ النور بنائی ہے پیش کرکے کہنے لگے کہ اسمین
اور قرآن شریف کی عبارت مین کیا فرق ہے بندے نے عرض
کیا کہ انشا کی بلاغت اور ابلغیت ایسی چیز نہین کہ ہر کوئی سمجھ سکے سوائے
اوسکے کہ جو شخص زبان دان بہے ہوئے اور اوس زبان کا منشی بھی
ہووے اسپر سب ملکر بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ یہ جواب تو
ہر کوئی دیسکتا ہے مین خاموش ہو رہا اور علیحدہ ہوکر اوس عبارت
سے زیادہ عبارت طویل مین بنالایا یہ نام زد سورۂ انفاق اوکہا
کہ بتلایئے اسمین اور اس عبارت مین جو کہ صاحب دبستان نے
گڑہی ہے کیا فرق ہے تب تو سب دنگ ہوگئے سکتے کے
ڈھنگ ہوگئے حالانکہ مجھے احمد عرب شروانی کی ادنے شاگردون
کے برابر بھی سلیقہ نہین ہے بالجملہ آپ لوگون کو اتنا سمجھ لینا چاہیے
کہ دین اسلام پر کیہو اعتراض کسیطرح کا ممکن نہین اور تفسیر دانی آپ کی
یا آپ کے نائب ثانی کی بالکل سٹ پٹ ہے زیادہ کہان تک
خامہ فرسائی کرون مگر ہان یہ قول کسی کا آپ پر صادق آتا ہے قولہ
بس ہمیشہ کام مین غیرون کے ہین سعادتمند * ہاکرا اپنے لیے کار عزو جاہ تمیز



پھر اسکے بعد یہ لفافہ کیا ہے واسطے ملاحظہ
ناظرین کے درج کتاب کیا جاتا ہے ۔

ہو المستعان

نامہ والا مقام بجواب سید الاتہام

سید صاحب والا مقام سید الاتہام سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس زاد لطفہ

بعد ما وجب کے آدم بمطلب درینولا نیاز مند
بعد عرصے کے دورے سے مکان پر آیا تو دو جلد
پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق ایک محررہ تاریخ ۱۵ شعبان المعظم

سنہ ۱۲۹۱ ہجری اور دوسرا محررہ ۱۵ ربیع الثانی سنہ الیہ ہجری اول ہین
تو تقریر دافع البہتان بنسبت جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی نجش
خانصاحب بہادر جج گورکہپور یاین مضمون کہ اُنہون نے خدانخواستہ
آپ پر اتہام کیا ہے بڑے شد و مد سے ایک ایک فقرہ بیان
کرکے پیش آپنے بریت اپنی کی ہے حواریان خیرسگال کو خوشخبری دی
ہے مگر انجام کار نہ سونچا کہ ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؎
حضرت من اتہام کرنا ہمارے علماء و نیدار سعادت شعار محمدیکا کام نہین ہے
یہ خدمت لائقہ پادریان ہند کا کام ہے اور دوسرے درجہ مین تو آپنے
بذریعہ دوربین آسمان کو جریب خیال سے خوب پیمایش کیا خوب ہے
دوائر بنائے سبع سیارہ ثابت تھی آپنے چودہ کرد کھائے واہ کیا
بات ہے علم ریاضی مین تو آپ فیساغورس کے بھی بڑے بھائی ہوگئے
ہین لہذا پہلے تو ہم آپکے فقرات دافع البہتان مین دیکھتے ہین آپ کو
سید الاتہام بناتے ہین آپ فرماتے ہین قولہ کہ جناب مولانا عبدالبخش
خانصاحب جج گورکہپور نے ایک کتاب مسمی بتائید الاسلام تحریر فرمائی
ہے جسمین مجھپر بہت سے اتہام کیے ہین اگرچہ مین ایسی باتون کی
کچھ پروا نہین کرتا مگر بہت سے دوست بیحد ہوئے کہ جن عقائد کو
سید الحجاج نے اتہاماً تمہاری طرف منسوب کیا ہو اونکی نسبت بلا بحث

واسطہ دلال صرف اتنا لکھدو کہ حقیقت مین وہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نہین
یا تمپر الزام ہے پس مین اونکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون الخ اقول
سبحان اللہ وزیر جنہین شہریار جہان + جہان جون نگیر و قرار جہان + بھلا مین جو چھپانا
کہ آپکو دوستونکو یہ بات آپسے پوچھنے کی کون ضرورت تھی بچند وجہ
موجہ اول یہہ کہ آجتک کسی شخص نے کبھو اپنی نسبت لغویات مین اقرار
کیا ہے کہ ہان فلانی بات جو مین لکھدیا ہون وہ صحیح ہے دوسرے
یہ کہ کیا پرچہ تہذیب الاخلاق اون دوستون کے یہان آپ نہین
بھیجتے ہین تیسرے یہ کہ اسقدر شرح کرنا اتہامات کی آپ کو کون
ضرورت تھی فقط اتنی بات کافی تھی کہ یہہ سب جھوٹھ ہے اور خلاف
فطرت نیچریہ کے ہے انبیاء علیہم السلام پر لوگون نے اتہام
کیا ہے مین کس گنتی و شمار مین ہون بقول شخصے برہمانی کہا
یہ بات کہ مین کچھ پروا نہین رکھتا یہ کلمہ آپکا بہت صحیح ہے بلکہ اصح ہے
اور مین آگے بھی خدمت والا مین اپنے نامہ مین تحریر کرچکا ہون
کہ اگر آپکو بدنامی کا ڈر ہوتا تو آپ گردن مروڑی مرغی کا ہیکو کہاتے اور
حکم امتناع ساتھہ نصاری کے بابت اکل و شرب جو کہ اہل اسلام مین
مثل آفتاب نصف النہار کے ہی کا ہیکو دیتے اور اور ونکو مثل مولوی
محمد نصیح صاحب غازیپوری اور اونکے صاحبزادگان وغیرہ کو دیتے

جامۂ نیک نامی والحاد اللہ تعالے نے آپ ہی پر قطع کیا ہے لہذا
بندہ کہ دکیل ہے ہادی سبیل ہو آپکے اتہامات آپ ہی پر پھینک مارتا ہے
سید الحاج صاحب کو نہیں دہبارتا ہے کہ وہ کام اپنا دت چکے ہین
اب ہم ہین اور آپ ہین اس اتہام مصنوعی پر آپسے حاجی صاحب
صاف ہین **قولہ** آپ فرماتے ہین کہ سید الحاج فرماتے نہین کہ مجموعہ
موجودہ اسلام مخاطب یعنے میرے نزدیک باطل ہے یہ محض
اتہام ہے میرا یہہ عقیدہ نہین ہے نہ مین نے ایک مقام پر جہان
یہ بحث کی ہے کہ مذہب مختلفہ مین سے کونسا مذہب حق ہو سکتا ہو
اور ابتدا ایک الہی تقریر بیان کی ہے کہ مذہب اسلام کے سوا اور
کوئی مذہب حق نہین ہے نہ ہو سکتا ہے وہان مین نے لکہا ہو
کہ اسلام سے مراد یہہ مجموعہ احکام نہین ہین کیونکہ ان مین احکام منصوصہ
اور اجتہادات اور قیاسات سب شامل ہین جنمین خطا کا احتمال ہے اسمقام
پر میری مراد مذہب اسلام سے صرف احکام منصوصہ ہین بس یہہ کہنا
کہ مخاطب کے نزدیک مجموعہ موجودہ اسلام قطعًا باطل ہے کیسا غلط اور
کتنا بڑا اتہام ہے الخ **جواب** پہلے تو اس تحریر مین آپکی دہرلیے
کی کیا معنے کہ جب آپ خود ہی اقرار کرتے ہین کہ اسلام سے مراد
یہ مجموعہ نہین ہے اس سے کیا مطلب لیا جاوے آیا یہہ اشارہ

اگر انگریزوں کے ببل کی طرف ہے تو یہ بالکل غلط ہے کہ وہاں اجتہاد
وقیاسات کہاں ہیں یہ تو فقط فقہ وحدیث واجتہادیات ائمہ اربع
پر رجوع ہے جس سے کہ اہل اسلام میں کفر کا فتوی صاف صاف بلا خلاف
سنی وشیعہ دونوں میں آپ کی نسبت ہو گیا ہے عقیدہ باطنی آپکا ہویدا
ہو گیا ہے ای سبحان اللہ ایسے ہی باتوں کو آپ ہمدردی قومی اور
خیر خواہی اسلامی قرار دیتے ہیں یہ تو مشفق من بالکل الحاد ہے آج
ہمکو ثابت ہوا کہ آپ امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہیں اور پیر دیکھو سب وشتم
جو آپ واعظین اور صوفیہ پر فرماتے ہیں اسکو بھی اتمام کیجیے گا تقریر نمبر ۲۳
پرچہ یکم محرم ۱۳۱۸ ہجری میں قولہ واعظین اور پیر جی صاحبوں کو مکار اور
خدا کا دشمن لکھا ہے اور جو مولوی تفسیر وحدیث پڑھاتے ہیں اونپر
دلیل اور خوار ہونیکا الزام لگایا ہے اور تقریر نمبر ۲۴ پرچہ ۵ محرم کا
خلاصہ یہ ہے قولہ کہ جو احکام درباب معاد کے بعد موت کے
ہیں جنکو ہم دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں وہ سب اصل نہیں ہیں
بلکہ تمثیلی ہیں یہ رنج روح سے مراد عذاب قبر ہے اور کٹ ملا وں کے
اس فتوے سے کہ عذاب قبر سے انکار کیا اور معراج سے منکر
ہوئے اور شیطان کے وجود جداگانہ جاننے سے نص قرآنی کا انکار
کیا کچھ ڈرنا نہ چاہیے اور تقریر نمبر ۲۵ پرچہ مذکور کا خلاصہ یہ ہے قولہ

کہ بعض اہل اسلام نے جو یہہ عہد کیا تھا کہ تمام رات نماز پڑہین گے
اور ہمیشہ روزہ رکھین گے کبھو روزہ نہ چھوڑین گے عورت کے
پاس کبھو نہ جاوین گے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے
اونکو منع کیا اس حدیث سے بڑی سند ملتی ہے کہ اصلی عبادت
وہ ہے جو قانون فطرت کے مطابق ہو تمام قوای انسانی جو
پیدا ہوئے ہین اسلیے نہین جو بیکار کر دیے جاوین بلکہ سبکو
شاداب رکھنا چاہیے ادا سے فرائض اصلی عبادت ہے مگر
جو اوسکے سوا اور عبادت ہے ہم اوس سے بحث کرتے ہین
ایک بڑی غلطی مسلمانون مین یہ ہے کہ اُنھون نے زہد و ریاضت
کو صرف راتونکو جاگنے اور ذکر و شغل کرنے اور نفل پڑہنے اور نفل
روزہ رکھنے پر منحصر سمجھا ہے قطع نظر اسکے اونکا ایسا کرنا اور حد
اعتدال سے گذرنا مقصود شارع ہے یا نہین اور قانون فطرت
کے خلاف ہے الی قولہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ عبادت صحیح مگر
اوسکے سوا اور نیک باتون کو عبادت نہ جاننا جو اوسسے زیادہ مفید
ہین ایک جھوٹا خیال ہے الخ پرچہ نمبر ۳۵ پرچہ یکم ربیع الاول سنہ الیہ
ہجری قولہ خدا نے جو ہمپر فرض کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے اگر ہم واللہ
یزید والا نقص کے مضمون پر یقین کرین تو صرف فرائض کے ادا کرنے سے

قطعاً بہتری ہین رہی اوپر کی نیکی وہ نادان خدا پرست بننے سے حاصل
نہین ہوتی ہمکو دینداری کے لیے دنیا کے کامون مین مصروف
رہنا چاہیے محرمات شرعی سے بچنا اور مباحات شرعیہ کی مزہ
اوڑانا اور دنیا کو نیک کامون مین برتنا یہی سب سے بڑی نیکی
اور اصلی عبادت ہے الخ بہر تقریر بتاریخ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۱۹ ہجری مین آپ کا
یہ قول ہے **قولہ** یہ بات سچ ہے کہ ہمکو متعدد مسائل مین مسلمانون سے
اختلاف ہے ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیداً قبول کرنے سے
تحقیقاً اور سچا ایمان لانا بہتر جانتے ہین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ آپکے
پرچہ ہاے تہذیب الاخلاق خانہ ساز ہین اور ٹیر صاحب اخبار نے
الحاق کیا ہے یا جناب حاجی الحرمین نے لکھدیا ہے جو آپ اتہام
بتاتے ہین منہ کی کھاتے ہین اب ناظرین منصفین ملاحظہ فرماوین
کہ جناب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے رسالہ تائید الاسلام صفحہ
۲۳ مین نسبت سید الاتہام صاحب کے معذرتانہ لکھا ہے **قولہ**
کیا انصاف اسکا نام ہے کہ خود ہی نیچرل اسٹ ہونے پر آپ افتخار کرین اور
جب مین وہ لفظ آپکے شان مین لکھون تو بدمذہب سخت لفظ بیان
کیا جاوے اور مسلمانون کے متقدمین و متاخرین و اکابر دین
کے سب و شتم لکھنے کیوقت آپکو ذرا بھی تامل نہو خیر بالعموم کا ذکر

رہنے دیجئے خاص اس خاکسار جو کہ ناصح سرکار ہے اوسکو بھی
حضور والا نے محروم نہین کہا قید اسلام سے خارج کرکے مصداق
اس شعر کا ٹھہرایا ہے ؎ گر مسلمانی ہمیست کہ واعظ دارد بدوا
کردیس امروز بود فردائے ۱۰ اپنے نمبر ۲۳ یکم محرم الحرام سنہ ۱۲۹۰ ہجری کے
بھی پرچہ کو ملاحظہ کیجیے کہ حدیث صحیح پر ایمان اور یقین لانے کے گناہ
پر تو مجکو آپنے کافر ٹھہرادیا اور اوسکے انکار کرنے پر آپ تو مسلمان
بنے رہے اور عبارت مذکورہ سے آپکے اسلام کا حال بھی ظاہر
ہوگیا کہ جس اسلام کے آپ حامی ہین وہ مغائر جمہور اہل اسلام ہے
اور مجموعہ موجودہ اسلام کو آپ مٹانے والے ہین پس ہمین تو مقلد
آپکو دشمن اسلام کا نہین جانتا نہ کہتا ہون جو مطابق آپکے عقائد کے
اکابر دین فلاسفہ متقدمین نیچرل اسٹ صاحبون کے ہے اور جنکا حال
کتاب شہاب ثاقب مین بہ کسیقدر لکھا گیا ہے بلکہ اوس مذہب کا
مٹانیوالا بیان کرتا ہون جسکے ابطال کا آپ قصد کر رہے ہین اور جو میرے
نزدیک بلکہ جمہور اسلام کے نزدیک صحیح اور مرضی خدا و رسول ہے
وہ فرقہ ناجیہ نہ تو متماثل یہود و نصاریٰ کا ہے نہ عقائد ہم لوگونکے غلط
اور مخالف کتاب و سنت کے ہین آپ کو بیشک مخالفت کلی اس مذہب
اسلام سے ہے تو انقلاب دینے والا اسلام کا یا کسی دوسرے

لقب کے ساتھ میں نے اگر کسی جگہہ لکھا کیا گناہ کیا ہر چند کہ تحریرات
مذکورہ بالا سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کو اسلام سے
کیا اختلاف شدید ہے تمام اصول و فروع میں آپ کو گفتگو ہے
مگر کسیقدر تصریح تحریرات شریف سے جو مستنبط ہوتے ہیں اونکی
تفصیل یہ ہے **اولی** قولہ مخفی نرہے کہ تحریرات و تالیفات والا کی
جو عقائد جناب کے ہیں بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں **عقیدہ اول** وجود
اصلی مادہ عالم کا ازلی و ابدی و ناقابل فنا و لازم ذات باری تعالے
و عین ذات باری ہے وہ بھی ایک صفت ہے ذات کی اور صفات
عین و ذات عین صفات ہے لامحالہ تقدم ذات باری کا مادہ وجود
عالم پر نہیں ہے جیسا کہ ذات کو دیگر صفات پر تقدم نہیں ہے اسیطرح
عالم پر بھی نہیں ہے گو تشخیصات کا تبدل ظہور میں آوے مگر اصلی وجود
ناقابل فنا عالم کا عین ذات ہے پس وہ ذات باری تعالے خالق مادہ
اصلی عالم نہیں ہو سکتی نہ اوسکے فنا کرنے پر قادر ہے کیونکہ کوئی ملزوم
اپنے لازم کی دفع کرنے پر یا کوئی ہستی اپنے وجود کے معدوم کرنے
کے قدرت نہیں رکھتی الخ **عقیدہ دوم** ذات باری علت تامہ وجود
ہر شے کے نہیں ہے بلکہ علت بھی ایک معلول اول کی علت ہے باقی
جسقدر معلول ہوتے جاوینگے وہ اپنی اپنی علت سے قائم ہوتے جاوینگے

یا یون کہو کہ علت العلل و علت ثانیہ ملکر ہر معلول کی علت قائم ہوگی
لامحالہ ذات باری ہر شے کی علت ناقصہ ٹھہری بنا بریں خالق کل
شے کہنا ذات باری تعالے کو حقیقت مین غلط ہوجائیگا گو مجازاً صحیح
ٹھہرے الخ **عقیدہ سوم** اصلی وجود مادۂ عالم کا جب ناقابل فنا ہے
اور وہ عین ذات باری ہے تو قیامت کے دن فنا ہوجانا اوسکا
متمنع بالذات ہوگا و کل من علیہا فان صحیح نہ ٹھہرے گا الخ **عقیدہ**
چہارم اصلی مادہ وجود عالم کا صلاحیت و قابلیت تشخصیات و تغیرات
کے رکھتا ہے ورنہ ظہور مین آنا اجسام مغقودات کا متعذر ہو بانے
کیونکہ مادی ہونا عالم کا قابل انکار کے نہین ہے لامحالہ ذات باریتعالے
مادی ہے یا یون کہو کہ وہ مادی و غیر مادہ سے مرکب ہے یا مجرد
مادہ کا ہے الخ **عقیدہ پنجم** ذات باری تعالی عین صفات ہے
اور صفات عین ذات ٹھہرین اور مفہوم ذات واحد کا قابل تعدد نہین
ہوگا پس مفہوم صفات کا بھی متحد وغیرہ متعدد ہوگا پس یہ کہنا
غلط ٹھہریگا کہ مفہوم ذات و صفات کا باہم مغایر ہے اور اسصورت
مین حقیقت علم و قدرت وغیرہ متحد الحقیقت ہونگے الخ **عقیدہ ششم**
ذات باری تعالے پابند قانون فطرت یعنے نیچر کے ہے جو اوسنے
مقرر کردیا ہے اوسکے توڑنے یا تبدیل و تغیر کرنے پر آپ اوسکو

اختیار نہین ہے بلکہ ممتنع بالغیر ہو گیا ہے الخ عقیدہ ہفتم
دوسرا علۃ العلل کسی دوسرے عالم کا ممتنع عقلی نہین ہے گو ہمکو
اوسکا وجود نظر نہ آنے سے یقین کامرتبہ حاصل نہو سکے مگر تو بھی
شبہہ وجود دوسرے علۃ العلل کا زائل نہین ہو سکتا الخ عقیدہ
ہشتم سوائے عقل کے کوئی رہنما نہین ہے اور حسن و قبح
تمام اشیا کا احکام عقلی ہے نہ شرعی لہذا باوجود قانون قدرت
کے یعنے نیچر کی بعثت انبیا کی ضرورت نہین ہے کیونکہ انبیا
صرف نیچر کے حالات بیان کرنے والے ہین خود کوئی چیز نہین
لاتے ہین نہ خلاف نیچر کے تعلیم کرتے ہین غایۃ الامر یہ
کہسکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام نیچرل اسٹ فلاسفہ سے کچھ زیادہ قانون
فطرت سمجھے ہونگے مگر یہ بھی اسوقت خاص مین جسمین وہ مبعوث
ہوے تھے نہ اسوقت ہین کہ زمانہ ترقی علوم کا ہے اور لاکھون
نیچرل اسٹ موجود ہین اور وہ خود پیغمبر ہین جو لندن مین ایڈیسن و
اسٹیمل تھے اور اسصورت مین ختم ہونا نبوت کا نبی آخرالزمان
پر صحیح نہ ہوگا الخ عقیدہ نہم قانون فطرت یعنے نیچر کے خلاف
کوئی امر ظہور مین آنا ممکن نہین ہے لہذا معجزات انبیا پر یقین لانا
صحیح نہوگا کیونکہ قانون فطرت مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ معجزہ

کی لکڑی سانپ بنجاوے اور آسمان سے علاوہ معمولات کے
وہ چیزین برسین جنکا ذکر کتب آسمانی مین ہے اور دریاے نیل لکڑی
کے مارنے سے دو حصہ علیحدہ ہوکر ایک قوم کے واسطے
خشک ہوجاوے اور دوسری قوم کے واسطے پھر دریا بنجاوے
اور من وسلوی نازل ہو اور ابراہیم کے واسطے آگ مین برودت موجود
ہوجاوے اور پتھر مین سے ناقہ پیدا ہو اور ہوا و پہاڑ و طیور
مخیر و لیعقل نبی کی تسخیر مین آجاوین اور جن و شیاطین جنکا وجود فی الخارج
نہین ہے قوای جسمانی انسانی ہین اور فرشتے بھی انسان کی
صورت بنا کے انبیا کے پاس حاضر ہون یا حضرت مریم کے
پاس حاضر ہو اور بغیر طریقہ بچہ کے حضرت مریم حاملہ ہوجاوین اور
ایک دن کا بچہ پیدا ہوتے ہی انسان کامل العقل کی طرح باتین کرے
بلکہ نبوت کا دعوی کرے اور مٹی کی چڑیان بناکر روح پھونکے اور
وہ اچھے خاصے طیور ہوجاوین اور مردہ جی اوٹھے اور آفتاب ایک
نبی کی دعا سے ٹھہرا رہے اور تھوڑا سا کھانا بہت سے آدمیون
کو سیر کردے اور پیرا دتنے کا اوتنا بنا رہے اور ایک مشت خاک
سے کفار محاربین کو شکست حاصل ہو اور پیشین گوئی کرسکے
وغیر ذلک من المعجزات چونکہ یہہ باتین قانون فطرت کے توڑنیوالے

ہین اور اونکا وجود وقوع نامکن ہے لہذا نہ تو وہ معجزات صحیح ہین
نہ اونکے خبر جس کتاب آسمانی مین ہے نہ وہ صحیح ہے کیونکہ
خدا کا قول اوسکے فعل کے موافق ہونا چاہیے الخ اب اسکے
بعد مولانا صاحب نے بطور جواب کے صفحہ ۳۷ اوسی رسالہ مین
کل عقائد آپکے جو ۳۰ ہین تحریر کرکے فرماتے ہین آپکو شرملتے
ہین جسکو آپ اتمام بتلاتے ہین قولہ یعنے جب یہہ عقائد آپکے
ظاہر ہوگئے تو اب قرآن مجید کی جزم ویقین کا حضور والا کیواسطے
کیا موقع باقی ہے جسقدر عبارات ابطالی اجماع امت واتباع جمہور
وابطال صحت احادیث واصول وفقہ وغیرہ دینیات کے باب مین آپنے
لکھی ہین اور آزادی رای کا آرٹکل بھی تحریر فرمایا ہے جو مسلمات یقینیات
مین مانع انکار کا نہین ہے سبکو بپیش نظر رکھکے مہربانی فرماکے
تمام الفاظ قرآنی کا طریقہ بتادیجیے ورنہ صاف فرمادیجیے کہ حدیث
سے انکار کرنا باوجود صحت قرآن شریف کے مسلمانون کو کلیتًا ہمارے
طرف سے بداعتقاد نہین کرتا سا لہذا بالفعل قرآن کی صحت کا اقرار
بظاہر مناسب سمجھا گیا ہے ورنہ جو فلسفہ مزاج ہماری اصلی غرض سے
واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ہمارا اصول مقررہ کیا ہے اور
اوس سے صحت کلام اللہ خود ہی نہ مانین گے خصوصًا جبکہ ہمنے

قاعدہ کلیہ مقرر کر دیا ہے کہ علوم جدیدہ و نیچر کے خلاف جو قول ہو
نہ وہ خدا کا کلام ہے نہ رسول کا اور بالبداہت قرآن شریف مین معجزات
انبیا و نزول اشیاء غیر معمول خلاف نیچر کا بطور عذاب کے آسمان
سے مذکور ہے وہ نیچرل تہالجی کے بالکل خلاف ہے اور سات
آسمان قابل انشقاق و انفطار و گردش و عدم وجود اور تمام کیفیت موجود
اور اونکے مذکور ہے جو بمقتضیان یورپ مسٹر ایڈیسن و اسٹیل وغیرہ کے
خلاف ہے اور خالق کل شی کا دعوی اوس علۃ العلل کا بیان ہوا ہے
جو صرف ایک معلول اول مادہ وجود عالم کے علت ہو سکتا ہے اور
قیامت کے روز ٹوٹ جانا تمام نظام نیچریہ کا بیان ہوا ہے
اور ایسے اشیا کے ایمان لانے کے تاکید ہے جسکا وجود فی الخارج
محسوس نہین ہے مثلاً صراط و میزان و جنت و نار و حور و قصور وغیرہ
اور استرقاق مین احکام نازل ہوئی ہین و قصہ آدم و ابلیس کا ایسا
بیان ہے کہ سوای تاویلات نے اصل واہیہ خلاف نیچر کے واقع
ہے تو قول و فعل کے عدم مطابقت لازم آتی ہے اور وہ کلام الٰہی
کسی نیچر کے نہین ہو سکتا باقی رہا یہ امر کہ آپ زبردستی مسائل فلسفہ منطقیہ
ملا کر تاویل کرتے ہین اور استرقاق مین دلیل منطقی قائم کی گئی ہے اور
بحث ابلیس مین قوای انسانی کا قصہ پھیلایا گیا ہے اور افلاک مین تاویل

تحقیقہ کرکے بغیر معارف حقیقی کے معنی معدوم کیے جاتے ہین
جسقدر ذی علم ہین یا عقل و انصاف سے دیکھنے والے ہین وہ
خرافات ہونا ایسے تاویلات کا آپ سمجھ لین گے اور جب اس اصول
کو دل مین جما لیا جائیگا کہ ہان اگر وہ تاویلات صحیح نہ ٹہرین تو قرآن کلام الٰہی
نہ رہے تو وہ لوگ صاف کہدین گے کہ آپکی اصل غرض اور کچھ نہین ہے
سوائے اسکے کہ پہلے تو معقولات غیر مذہبون کے صحیح مان لیے
جاوین اور یہ اقرار کیا جاوے کہ اگر وجود اس اغراض کا مذہب اسلام
اور قرآن مین پایا جاوے تو مذہب باطل ہے اور قرآن کلام اللہ
نہ رہیگا بعدہ ایسی تاویلات واہیات بیان کیے جاوین جس سے
مسلمان جاہل تو آپکو حامی اسلام سمجھین اور معتبرین و عقلا ہنستے ہنستے
لوٹ لوٹ جاوین اور دو حرف مین اوس تاویلات کو باطل کر دکھاوین
اسکے بعد تو آپ کو بطلان مذہب اسلام و کتاب اللہ کے سوا کچھ
چارہ نہ رہیگا حالانکہ آپ کو یون کہنا چاہیے تہا کہ جو کچھ قرآن شریف مین
ہے وہ قطعًا و یقینًا کلام الٰہی اور واقعی ہے اگر فلاسفہ کا کوئی قول
اوسکے خلاف ہے تو غالبًا فلاسفہ مذکورین کے تحقیق غلط ہے اور
اونکو دہوکا ہوا ہے جیسا کہ ہمیشہ تجربات سے ثابت ہوتا رہا ہے
کہ ایک زمانہ مین فلاسفہ نے کوئی بات مسلمات مین سے نکالی ہے

بعدہ وہ سب باطل قرار پائی ہے تو مقابلہ قرآن شریف کے
اقوال عباد کا اعتبار کلی کر لینا اور کلام الٰہی کو یا تو جھوٹا سمجھنا یا واہیات
تاویلین کرنی کیا ضرورت ہین برعکس اسکے پہلے اپنا یقین کامل
اہل یورپ پر جماتے ہین اوسکے بعد جو قرآن شریف مین معنی بناتے
ہین اور کتاب اللہ کو ہر زمانہ کے فلاسفہ کی رائے سے تابع بناتے
ہین ورنہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف باطل ہوگا وجہ اس
سارے فساد عقیدیکی یہ ہوئی ہے کہ دلمین یہ بات جم گئی ہے
کہ حکمار یورپ جو کچھ فرماتے ہین وہ سب صحیح اور ناقابل ابطال ہے
پس جب دیکھا کہ حدیث نبوی یا اصول فقہ یا مسائل فقہیہ یا اقوال علمار
دین اوسکے خلاف ہین تو قطعًا یہ امر طے کر لیا گیا کہ اونمین سے کسکو
مت مانو باقی رہا قرآن شریف پھر بہار کے معنی بنائے جاؤ اور
عام کو الٹی بتائے جاؤ کچھ نہ کچھ کہے جاؤ صاف انکار کرنے سے انقطاع
کلی مذہب اسلام سے ثابت ہو جائیگا اور پھر کوئی ہمارے مذہب جدید
وملت نیچریہ مین داخل نہوگا جو حال نیچرل سٹ مسلمانون کا ہے کوئی
مسلمان کان لگاکر سنتا ہی نہین ہے وہی حال ہمارے معقولات
کا ہو جائیگا میرے نزدیک اسکے سوا اور کوئی بات نہین ہے حمایت
اسلام اور خیر خواہی قومی کا بجز دعوی ہے ورنہ انقلاب و استیصال

دین اسلام و ترویج ملت جدیدہ کے سوا اور کچھ مدنظر نہین ہے
اب عقلاے اہل اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ بالفرض حضور والا طریق
تحصیل معاش دنیوی تو سکھاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم
بناتے ہین پھر یہ کیا خیر خواہی قومی ہے اس سے تو وہی لوگ بہتر
ہین جو صاف و صریح مذہب اسلام کے مخالف ہین کیونکہ اونکے دھوکے
مین کوئی نہین آتا مگر یہان سخت مغالطہ درپیش ہے کہ تمام اصول
و فروع مذہب اسلام کا استیصال کر رہے ہین اور دعوی یہ ہے
کہ ہمتو حامی اسلام ہین لامذہبونکے اعتراضات کو قبول کرکے
انکار کرتے چلے جاتے ہین کہ دین اسلام مین وہ بات نہین جسپر
بناے اعتراض ہے ہان اگر وہ بات نکل آوے تو مذہب اسلام
باطل ہے پھر جواب اعتراض کا ایسا دیتے ہین جو ہر ایک ذی شعور
سمجھتا ہے کہ محض بناوٹ ہے لامحالہ ابطال مذہب اسلام کا کس
خوبصورتی سے آپ کر رہے ہین کہ دونون طرف رضامندی ہوجاوے
یہ نہین کرتے کہ جس اصول پر کہ معترض کا اعتراض ہے اوسکو جانچیں
اور سوچین کہ وہ خود ہے واہیات ہے پھر اوسکی بنا پر بمقابلہ کلام خدا
و رسول کھڑا ہونا اور اپنے ہی گھر مین آگ لگانا کیا ضرور ہے پہلے
تو معترض اپنے اعتقادی مسئلونکو بدیہی اور یقینی کر دکھاوے تب

اہل اسلام کے سامنے آوے اور تماشا یہ ہے کہ اہل اسلام کو دھمکی کے مارے مارے ڈالتے ہین اور علوم جدیدہ کے برخلاف مسلمات اہل اسلام کے ہے اور علماء اسلام جواب دینے مین عاجز ہین حالانکہ مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی مسئلہ علوم جدیدہ کا جو مذہبی اور قطعی ہو ایسا نہین ہے کہ جسکے خلاف قرآن شریف مین ہو اور جو فلاسفہ جدیدہ قرآن شریف کے خلاف بیان کرتے ہین وہ اسی قسم کے مسائل ہین جنمین محض اٹکل اور قیاس ناقص دوڑاتے ہین بدیہی اور قطعی نہین کر دکھاتے ہین اور پھر اپنے تعصب و غرور سے جسکا قول پاتے ہین اوسپر ہنستے ہین مگر ہمارے جناب مخاطب اونہین کو یقینیات مین سمجھ رہے ہین لہذا مجکو ضرور ہوا کہ مین یہہ سوال کرون کہ بسم اللہ علوم جدیدہ کا جو مسئلہ آپکے علم و یقین کے نزدیک قطعی ہوا ہو اوسکو آپ خدا کو حاضر و ناظر جان کے پیش کرین اور ثابت کرتے جاوین اور ہماری کتاب و سنت و اجماع امت سے مخالفت اوسکی دکھاتی جاوین اور ہمسے ہر ایک کا جواب شافی و کافی عقلی و نقلی و بدیہی لیتے جاوین طعن و تشنیع و دھونس کے بازی سے تو اہل اسلام ڈرتے نہین بس فلاسفہ قدیمہ و جدیدہ کی طرف سے آپ نہم ٹھونک کے میدان مین آوین

اور خلاف بات اہل اسلام کو بدیہی و خلاف عقل اہل نیچر کہاتے جاوین
ورنہ اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **قولہ** کہ ایڈیسن اور اسٹیل کے کچھ
ضرورت نہین ہے مقدس لوتھر کی ضرورت ہے الخ **اقول** یہہ تو
مولانا صاحب جزاک اللہ وسلمہ اللہ نے آپکو آڑے ہاتھون لیا ہے
آپکی فلسفیت کو خوب تہ و بالا کیا ہے مگر اب مین یہہ کہتا ہون کہ یہہ
جو چند عقیدے آپنے تراش کے بنسبت ذات باری تبارک و تعالی شانہ
کی بڑی قابلیت منطقی کو بگہارا ہے اور ذات باری کو علت اول اور علۃ العلل
بنایا ہے اس سے کیا ہوتا ہے یہہ تو آپکے مقتدای فلسفہ بہت
کچھ جھک مار گئے ہین آخر کو اسمین بھی ہمارے علماء سعادت شعار
سے ہار گئے ہین بلکہ ہر بر بر پچھاڑ گئے ہین پہلے تو ہمسے اسکا
خلاصہ سن لیجیے **قولہ** حکماء فلسفہ یونان مین دو قسم کے تھے ایک
مشائین اور دوسرے اشراقین مشائین کا تو یہہ مقولہ تھا کہ پہلے
عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح
عقول عشرہ قرار دیکر کل کائنات کا ثبوت بتاتے تھے اوسپر
ہمارے علماء اسلام نے بعد دلائل بسیار کے یہہ جواب دیا تھا
کہ اگر تمہارا قول صحیح ہے تو ہم یہہ کہتے ہین کہ جسے تم عقل اول کہتے ہو اوسکو
ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے لیکن جنس ایک ہی ٹھہری

مثلاً آٹا پر چون بسان جنس واحد ہے مگر لہجہ و زبان کا فرق ہے
اور اشراقین کا شاید یہ بیان تھا کہ خدا نے سب کچھ بنایا اور وہ
ایک بڑا خدا حکیم ہے مگر اب اُسکو کچھ دخل نہین ہے ہم فاعل مختار
ہین الخ اقول سو یہ بالکل خلاف عقل ظاہر ہے کسی بھی ہے یقین نہین ہے
کہ اسکو آپ بھی نہ مانین گے اب رہے آپکے مقتدا نیچرل اسٹ
تہالجی یہہ فیساغورس ہین ایکا یہ مقولہ چلا آتا ہے قولہ کہ یہ عالم قدیم
ہے اسکا کوئی بانی نہین ہے فقط اسمین ایک مادہ شخصی ہے
اوس سے ہر ایک وقت ہر شے کا نمو و عدم ہوتا چلا آتا ہے الخ
اقول سو اسکو ہم لوگ اور سب اہل دانش و عقل مانیگے اور جہل مرکب
خیال کرتے ہین اسواسطیکہ فعل بغیر فاعل کے سرزد نہین ہوسکتا
اسکی نظیر یہہ ہے کہ مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر
جب تک کہ کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے ایک حرف کاغذ
پر نہ برآمد ہوگا یا یون سمجھو کہ گھڑے آپکے جیب مین ہے اور اوسکو
آپکے فلسفہ نیچرل اسٹ جدیدہ صاحبون نے موافق گردش فلکی کے
گھڑے اور سنٹ اور پل خوب جانچ کے بنایا ہے والا چار پہر کے
یا ہفتہ کے بعد اگر نہ کوئی بجاوے تو جس منٹ پر کہ سوئی جا ٹھہرتگے
ہزار برس تک نہ تجاوز کریگی تو اب ثابت ہوا کہ کوئی اسکا کوکنے والا ہے

اسبطرح فرض کرو کہ یہ عالم ایک بڑا کھلہ ہے اور حکیم مطلق نے اسکو
اپنی حکمت بالغہ سے ایک ترکیب دیکر ایسا بنا دیا ہے کہ وہ موافق
اوسکی خواہش کے دائم اور قائم ہے اور پھر دیکھو موافق تشخیص حکما
کے بھی ہمارا قول صادق آتا ہے کیا معنے کہ حکما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو کوئی پھل شجار مین پختہ نہو سب خام رہین
اور اگر ماہتاب نہ طلوع ہو تو کسی پھل مین شیرینی نہ آوے اسی طرح
انتظام عالم سات ستارون اور گردش فلکی سے متعلق ہے
لہذا عدم ذات باری تعالے شانہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا ہے
اب آپکے منطقی قواعد پر مین آتا ہون لعونہ تعالی آپ کو سناتا ہون
نیچا دکھاتا ہون اقول پہلے جاننا چاہیے کہ مفہوم شے
سے خالی نہین یا عدم اوسکو بنفسہ تہ اولی ہوگا وجانب وجود
مغلوب اور ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلے جبکہ برابر وزن ہون
جھک نہین سکتے اور مغلوب بدرجہ اولی نہین جھک سکتا پس جانب
مرجوح ہرگز نہ ہو سکے گی ایسے چیز بالضرور محال ہے جیسے وجود
وعدم بلکہ اجتماع نقیضین باوجود اسکو بنفسہ اولی ہوگا پس عدم اسکو
مغلوب و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہو سکے اوسکا وجود واجب
ہوگا یا اپنی ذات مین نہ وجود اولے ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنے علت کا

ہوگا اگر علت وجود ہو ثابت ورنہ غیر ثابت اسکو ممکن کہتے ہین
اور چوتھی کوئی شق نہین اور ظاہر ہے کہ جیسے زید عمرو سے
بمعنے انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین
سمجھتے پس جبکہ نفس الامر مین قبل ہمارے فہم کے ایک علاقہ
مجہولۃ الکنہ ہی ہو یا بین زید و عمرو مشترک نہین کیسے ہم معنی
انسانیت واحد متعدد کو من حیث ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہین
اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے پس بالضرور ایک علاقہ
ہو امشترک اوسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور
وہ مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بنظر اشتراک مشترک
و بوجہ خصوصیت ممتاز بنفسہ کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی
قید کے ساتھ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق کے
دو معنی ہین ایک یہ کہ اوسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید علم
قید سے ہو گیا کو لحاظ مین ہی سہی دوسرے جسمین نہ اعتبار
قید ہو نہ عدم اعتبار قید پس اس معنی سے مطلق کی صفت یہ ہے
کہ وہ بنفسہ موجود ہو سکتا ہو اور اوس سے طرح طرح کی اعتبارات
واقعیہ و اختراعیہ و خصوصیات منتزع ہو سکتے ہون کیونکہ انضمام
غیر ثابت مین متصور نہین اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا

منشا بس واضح ہوا کہ عقل جزوی کے نزدیک ثبوت و وجود در
اصل مطلق کو ہے متصور عمومیت و خصوصیت دو اسکی وصف اعتباری
گو واقعی لیکن اکثر مقلدین دی مقراطیس یورپی اس مطلب کو نہیں
سمجھتے اس سبب سے کلی طبعی کے وجود کے منکر ہیں الی اصل
جیسے زید و عمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے معنی انسان
فی الواقع مشترک ویسے ہی انسان و جمیع حیوانات سے حیوانیت
کے انتزاع سے معنے حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات
و اشجار و گیاہ ہیں معنے جسم بڑھنے والے کے مشترک ویسے
جسم بنانے وغیرہ اجسام ہیں جو بظاہر ذی حس دریافت نہیں
ہوتے جسم مطلق مشترک و جسم و روح و ملائکہ ہیں معنی جوہریت
و جوہر عرض ہیں معنے ممکن و واجب و ممکن سے وجود بمعنی بودن
مصدری منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو تو واجب
کے لیے دوسرا مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر
مطلق ہے نہیں کیونکر مقید ہو سکے اور محتاج ہونا واجب کا
بالبداہت باطل ہے یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی واجب الوجود
و شیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو در اصل نہیں لیکن باعتبار
منشا کے ثبوت اونکو ہی اور انتزاع وجود مصدری خود اوس سے

تو نہین کہ اولا و بالذات اوس سے منتزع ہو لیکن وجود حقیقی واجب
سے بالذات ہو و بالطبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے
اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج
ہے اپنی ذات مین ثبوت و عدم ثبوت اونکو بنظر ذات
بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب اور اسی مقام
سے وحدت الوجود ثابت اور توحید باہر کیونکہ اگر دو واجب
الوجود ہون محتاج مطلق وجود کے ہون پس بالضرور سارا
جہان اپنے خصوص ثبوت و اعتبار مین محتاج وجود مطلق ہوا
دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی
ممکن مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت ہو منضم یا منتزع اگر عین
حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹھہری پس بالضرورہ وہی اور
اولی بالوجود واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت
فرع ہین ثبوت منضم الیہ و منتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات
واقعیہ وجود واجب بنفسہ ہی سے ٹھرا اور وجود حقیقی اوسکا منشا
پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
و لیس کمثلہ شئی و اللہ علی کل شئی قدیر ثابت اقول اب جناب
سید البہتان صاحب کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ غرض ہے

کہ آپ کو اگر علم منطق فلسفہ نصاریٰ مین دخل ہے تو کوئی قاعدہ
قانون قدرت نیچریہ ہماری تقریر کی رد مین لکھدے اپنے اخبار
خانہ ساز مین جسکو لوگ تخریب الاخلاق مشہور کرتے ہین چھاپ کر
مشتہر کیجیے یا فقط علماء اسلام ذوی الاحترام کی شان مین آپ
اتہام لگانے کو وعدہ کر آئے ہین آپ تو پادریان حال سے
بھی کچہ ناقص العقل معلوم ہوتے ہین اور یہ جو آپنے تقریر دافع
البہتان مین تحریر فرمایا ہے **قولہ** کہ ایجاد شریعت مخاطب لعنے
میرے نزدیک ضرور ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ و علی معتقدہ الخ
اقول اب فرمائیے کہ قول سید الحاج صاحب کا حسب تشخیص ہمارے
آپ پر صادق ہوگیا تو یہ لعن بھی آپ ہی پر آگری مولوی عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ اپنے کتاب تحفہ مین تحریر فرماتے ہین **قولہ**
کہ جو کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو وہ لعن آسمان پر جاتی ہے اگر
جسپر لعن کی گئی ہے وہ مستحق اوس لعن کا ہے تو اوسپر آتی
ہے ورنہ لعن کرنے والے پر واپس ہوتی ہے الخ پس معلوم
ہوا کہ یہ جو آپ ہر ہر پہر جانب سے لعن کی بوچہار ہے یہ
آپ ہی کی لعن ہے جو درگاہ باری سے واپس ہوکر آسمان
سے برس رہی ہے شاید اس وجہ سے آپنے آسمان کے

وجود کا انکار کیا ہے جسکا ثبوت جناب مولانا محمد علی صاحب
تحصیلدار بلاری ضلع مرادآباد نے خوب دیا ہے پرچہ اخبار
نور الآفاق دیکھیے مگر اسقدر اد لعن سے شاید آپکو خبر نہین ہے
اب مین اطلاع دونگا پھر آپنے تمامی پر اسے تقریر کی نسبت سید الحاج
صاحب کے یہ بھی تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جناب سید الحاج
صاحب نے کیون ایسی سخت اور محض غلط بہتان مجھپر کیے ہین مگر ظاہر
دو سبب اسکے معلوم ہوتے ہین اول صرف اس خوشی خیالی کا
حاصل کرنا تاکہ لوگ کہین جناب سید الحاج کو کہ واہ کیا مسلمان ہین
حضرت مسلمان عالم ایسے ہی ہوتے ہین جب بدیا ون مین تشریف
لیجاتے ہونگے تو دو چار مسلمان محلہ کے آدمی آپکو کہتے ہونگے
کہ واہ کیا لکھا ہے اور جناب سید الحاج خوش ہوتے ہونگے
و دیگر بیچ دوسرا سبب یہ ہے کہ جناب سید الحاج نے جب یہ
رسالہ لکھا ہے اوسی زمانہ مین حج کو تشریف لیجانے والے
تھے انہون نے خیال کیا ہوگا کہ حاجی حج کو تو جاتے ہی ہین جتنے
گناہ ہین سب کرلین حج کے بعد تو سب سے پاک ہو ہی جاوینگے
جیسے کہ بعض آدمی جب مسہل لیتے ہین تو خوب بدپرہیزی کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ سب نکل جاویگا مگر سید الحاج کو معلوم ہوگا کہ

حج اور زیارت ہین جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور جو خطاب اونکو ملا ہو
ملا ہو جسکا تذکرہ آپ دنرات فرمایا کرتے ہین اور حج سے اونکے
گناہ معاف ہو گئے ہون اور آپ شبلی اور جنید کے مرتبہ پر پہونچ
گئے ہون بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر حق العباد کبھی نہ حج سے
بخشے جاتے نہین اور نہ کسی بشارت سے بس اب آپنے
جو اتہام مجھپر کیے ہین جب تک ہین نہ بخشون نہ معاف ہونگے
بس مقتضائے ایمانداری یہ ہے کہ اب آپ دراحمد کا حرام مانند
اور گناہون کی معافی چاہیے ورنہ روز جزا کو آپکو اپنی ان کرتوتونکا
مزا معلوم ہو جائیگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم الخ راقم
سید احمد **جواب** پہلے قول کا آپکے تو یہ جواب ہے کہ وہ
بیان آپکا سراسر خراب ہے اسواسطیکہ یہہ مافی الضمیر آپکا معلوم
ہوتا ہے کہ آپ جب لندن تشریف لے گئے ہین اور وہان
آپ ایمان سرشتہ بیخبر یہ پر لائے ہین اور ٹین چاب خنزیری میز
پر بیٹھکے خوب مزے لیکر کہاتے ہین بقول آپکے خوب
مزے اوڑائے ہین تو اب آپ سمجھ چکے ہونگے کہ خدا کے
یہان حصہ پانا معلوم لاؤ اور ونکو بھی اپنا شریک کرلین کہ وہان
مصاحب ہم جنس ضرور ہے چنانچہ حواری آپکی قریب ۱۲ کے

پہونچ بھی چکے ہین اور یقین ہے کہ اہل لندن سے بھی کچھ وعدہ
وعید درمیان مین آئے ہونگے کہ منادی پادریان سے تو کچھ
کام نہ نکلا اب جناب سید البستان صاحب کچھ کام بنائین گے
بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈہائین گے انعام پائین گے
سو بیخبر ہے مگر ہان اتنا ہوتا ہوگا کہ حواریان کمپنی جو کہ بیخبر مزاج ہین
وہ فرماتے ہونگے ہان مین ہان ملاتے ہونگے کہ واہ سید
صاحب کیا بات ہے روٹی کمانے کی خوب گھات ہے
اگر آپکی حیات بخیر ہے تو عنقریب سب ایک دین شتر نے مہار
ہوئے جاتے ہین ہندو مسلمان کوئی دن مین ایک ہی تھالی
مین کہاتے ہین اودہر ہندوؤن مین برہما سماج کی دھوم ہے
ادہر آپ کی ذات سے مذہب بیخبر یہ علی العموم ہے یہ سنکے
آپ خوب مزے مین آتے ہونگے بغلین بجاتے ہونگے
میان عزازیل کو بھی شرماتے ہونگے کہ اونکو بھی یہ نہ سوجھی تھی
جواب ۹۳ سنہ ۱۳ ہجری مین آپکو سوجھی حقیقت مین یہہ قول آپ ہی
صادق آتا ہے بیت زبان زبان سے لڑے اور دہان دہان
سے لڑے ۔ جو حکم ہوئے تو بندہ فرشتے نہان سے لڑے
اب دوسری بات کا جواب یہ ہے یعنے آپنے جو فرمایا قولہ

کہ حج اور زیارات سے ہو جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور وہ
شبلی اور جنید کے مرتبہ کو پہونچ گئے ہون الخ اقول یہہ بات
آپکی نسبت حاجی الحرمین شریفین نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے
اکثر لوگون سے سنا گیا ہے کہ جناب حاجی صاحب کو بشارت ہوئی
ہے کہ تم ہندوستان مین جاکر سررشتۂ الحاد ایک شخص لندن سے
لیکر آیا ہے اور ہماری امت کو گمراہ کر رہا ہے اوسکا تدارک کرو اور
ہمارے وکیل کی کمک مین مشغول رہو حج سے زیادہ ثواب پاؤگے
جنت مین حورون نے مزے اڑاؤگے شبلی اور جنید کے
ہمنشینی پاؤگے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ حق العباد نہین معاف
ہوتا دزاحد کا احرام باندہو ورنان کرتو تونکا مزہ پاؤگے اقول اسکا
جواب یہ ہے کہ اب آپ سزاے اعمال کو پہونچ گئے اب مناسب
یہ ہے کہ توبہ نصوح کرکے خداوند امرا بہر علی بخش کہتے ہوے
جناب حاجی الحرمین شریفین کے در اقدس پر جھکو اور جناب سید امداد لعلے
صاحب کو ہمراہ لیکر حاضر ہو جیے اور عذر گناہان ماتقدم فرمایئے ورنہ
بقول آپکے یوم جزا کو آپکو اپنے ان کرتوتونکا مزا معلوم ہو جائیگا پہر پچھتاؤگے
سزا پاؤگے آیندہ آپکو اختیار ہے مصرعہ ہر رسولان بلاغ باشد
بس ہوا الخ اب مین پرچہ دوم آپکے تہذیب الاخلاق موحد نفاق

مطبوعہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ ہجری جلدہ نمبرہ پر آتا ہون جسمین آپنی
تفسیر السمٰوات لکھا ہی اسمین بھی آپنے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے موافق
قاعدہ یونانیون کے ایک دائرہ بنایا ہے پھر تحریر کیا ہے
کہ یونانیون نے سات آسمان سات ستارون کے لیے قرار
دیے ہین وہ بالکل غلط ہو گئے اور علماء اسلام نے جو لفظ سبع
سموات کی تفسیر مین وہی یونانیون حکیمون کے سات آسمان
سمجھے تھے یقینی ان علما نے غلطی کی ہے کیونکہ کلام الٰہی کبھو
خلاف واقع کے نہین ہو سکتا بس اس سے ثابت ہے کہ سبع
سموات سے یہ مطلب نہین ہے جو کہ علماء اسلام کی تفسیر مین ہے
اسپر آپنے نظام عالم مطابق مشاہدہ دوربین کے ایک دائرہ فلکی
بنایا ہے اوسمین ۱۴ یا ۱۵ ستارہ قائم کیے ہین اونکو
پیش خود صحیح سمجھا ہے اور تمامی پر اس تقریر کے لکھ دیا ہے
کہ باقی آیندہ الخ **جواب** اب مجھے آپسے یہ عرض ہے کہ یہ
کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ یونانیون نے سات سیارہ سات
آسمان قرار دیئے ہین وہی علماء اسلام نے بھی بموجب کلام خدا
کے قرار دیے کیے ہین کہتا ہون کہ یونانیون مین کوئی حکیم
کیا آسمان پر گیا تھا اور دیکھ آیا تھا فقط بات اتنی ہے کہ جب

قرآن شریف نازل ہوا تو اوس زمانہ مین حکمت یونانیونکا بڑا چرچا تھا
جس طرح سے حضرت موسے علیہ السلام کے وقت مین جادو کا
بڑا چرچا تھا اور دستور یہ رہا ہے کہ جس زمانہ مین جس بات کا کفار
کو بڑا دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا ہے
اس معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین آسمانون کے باب مین اون کی
تشخیص مین اختلاف تھا لہذا اونکی تسکین کے واسطے اللہ جل شانہ
نے یہ کیفیت سما مفصلاً قرآن شریف مین جناب رسالت مآب کی نسبت
مین بیان فرمادی ہے جسکو اون حکمانے بھی اپنی عقل پر حاوی فرمایا اور
تسلیم کیا اور اپنی کتب حکمت مین درج کیا نہ یہ کہ اونکی تشخیص کو علماء
اسلام نے تسلیم کیا یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے لندن مین
ہیمہ سوختنی نہین ہے وہان ایک پہاڑ ہے کہ اوسکا پتھر ہیمہ کا
کام دیتا ہے اور سننے والا کہے کہ یہہ بات قریب قیاس نہین
ہے یہ تمنے سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس سے سنا ہوگا
کیونکہ وہ لندن گئے تھے اور یہہ بھی یہانتک اندھ وچشم بد دور آپنے
تحریر فرمایا ہے تو کہ کیونکر خدا کا کلام خلاف واقع کے نہین ہوسکتا
الخ اقول مین کہتا ہون کہ خلاف واقع آپنے کیونکر فرمایا آپنے جو
تشخیص لکھی ہے وہ موجب قواعد فلسفہ اہل فرنگ کے ہے اوسکو

ہونے پر کیا دلیل ہے آپنے پرچہ نور الآفاق مطبوعہ ۲۴ شعبان
سنہ ۱۲۹۲ ہجری نمبر ۱۹ جلد ۳ شاید نہین دیکھا جناب مولانا محمد علی صاحب
سلمہ اللہ تحصیلدار پرگنہ بلاری ضلع مراد آباد آپکے کل اقوال قائل کا
نقل کرکے تحریر کرتے ہین فرماتے ہین اہل علم کو آپ پر ہنساتے ہین
وہو ہذا **اقال** ہمنے سما کا ترجمہ بلندی کیا ہے اور اسکی وجہ ہے
کہ اس آیہ مین کوئی محل خاص یا کوئی یونانیون والا خاص جسم مراد
نہین ہے نہ ہوسکتا ہے کیونکہ کسی ایک آسمان کے سات
آسمان بنائے گئے بلکہ وہ الگ الگ جداگانہ سات آسمان ہین
الخ **اقول** یہہ خوب بات ہے اگر یونانیون والا آسمان نہ ہوسکے
تو زمین کو آسمان ٹھہرا دیجیے اور مصداق اس مثل مشہور کے بنجائیے
کہ ہر ثابت عن المطر وقف تحت المیزاب اور سماوات کا مجسم ہونا تو
آیات قرآنی سے یہانتک ثابت ہے کہ مجبور ہوکر آخرکار آپنے
بھی اوسکا اقرار کیا اور یہہ بھی ثابت ہے کہ خدا نے اونکو پیدا
کیا ہے اور جو چیز کہ مشخص مخلوق ہوئی وہ بحکم ضرورت جسم خاص
ہوا بس گو کہ وہ جسم خاص فلاسفہ کے ہوئی صفات پر نہو مگر اسمین
تو شک نہین کہ آیہ مین سما سے ایک جسم خاص موسوم بہ سما مراد ہی
اور یہی ہے مدعا ہمارا یہ تو ہم بھی نہین کہتے کہ سما ایسا مجسم ہے

جیسا کہ فلاسفۂ یونان نے ٹھہرایا ہے مگر ہمارا عقیدہ یہہ بہی نہیں
ہے کہ مطابق تو ہم فلاسفۂ فرنگ کے خارج ہین اوسکا کچہ وجود نہیں
جیسا کہ آپ اونکے تقلید سے فرماتے ہین لاوجود السموات
مجسما اور جیسا کہ آپکے ایک بڑی مقلد نے اوسکے وجود
خارجی سے اپنے مراسلہ مطبوعہ ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ ہجری ہین
لکہا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ ایک آسمان کے سات
آسمان نہین بنا ہے اور پہر تصحیح اوسکی غلطنامہ مین اسطرح پر فرمائی
ہے کہ اونکے نزدیک آسمان کے سات آسمان الخ اقول
اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مطلب کیا ہے اگر مدعا یہ ہے
کہ یونانیون کے سے آسمان ایسا نہین ہے تو ہمکو یونانیون
سے کچہ بحث نہین اور اسحالت مین یہ قول آپکا صرف اسکی دلیل
ہوئی کہ یونانیون والا جسم مراد ہی مگر فقرۂ اول کہ کوئی جسم مراد
نہین نے دلیل ہا اور اگر مراد یہ ہے کہ عموماً ثبتین سما کے نزدیک
ایسا نہین تو یہ آپکے مقولہ کے بہی خلاف ہے اسلیے کہ آپ
خود فرماتے ہین قولہ کہ جو کچہ اوسنے ہمارے اوپر کیا تہا وہی
سماوات ہو گئے تو معلوم ہوا کہ سا سماوات ہو گئے بس ایک
آسمان کے سات آسمان ہو گئے علاوہ بران یہ آپکے ناواقفی

علہ
یعنی آسمان
جسم نہین رہتا
۱۲ منہ

علوم عربیہ سے ہی ہمنے اوپر لکھا ہے کہ ضمیر مین ضمیر مبہم
ہے کہ اوسکی تفسیر سبع سموات مین ہو گئے یعنے جنس
آسمان بنانیکا ارادہ کیا تو درست کر دیے سات آسمان یعنے
اوس جنس کے سات فرد جدا جدا بنا دئی پھر سوائے اسکے
خود جناب مفسر وہی دخان مین ترجمہ شاہ عبد القادر کا استحسان
بیان کر کے یہ فرماتے ہین قولہ کہ آسمان ایک تہا دھوان سا اوسکو
پانٹ کے سات کیے پھر یہان اب برخلاف اوسکے کسطرح پھر
فرماتے ہین ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنائے گئے
پس جو وجہ آپنے آسمان سے بلندی مراد لینیکے رقم فرمائے خود
آپ ہی کے اقرار سے باطل ہو گئے سوائے اسکے ہی
دخان صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد سما سے بلندی یا
فضا نہین ہے کیونکہ یہ کہنا بلندی دخان تہی محض بے معنی
ہی کہ بلندی اور چیز ہے اور دخان اور چیز ہے نہ پہلے کبھی بلندی دخان تہی
نہ اب ہی ورنہ وہ بلندی عین دخان نہی نہ مادۂ دخان قال حبذا فضاے مرتفع
متعدد شانون سے منقسم ہو جاتی ہے تو اوسکے ہر ٹکڑے
پر طبقہ یا سما یا ارتفاع کا اطلاق ہو سکتا ہے الخ اقول مثلاً زمین
سے جناب کی کوٹھی جہت مین جو بلندی ہے اوسمین ہمنے

سات نشان ارتفاع مین کردیے تو بقول آپکے جناب مخدوم
و مکرم کے سقف خانہ سے تک خاتمہ سبع سماوات طباقا کا
ہوگیا اور ارض و سما سب جناب کی کوٹھی ہی مین سما گئے تو جناب
کی کوٹھی بھی بموجب عقیدۂ جناب کی مصداق سبع سماوات کے
ہوگئے مگر جو لوگ کہ اوسکی جہت پر ہین وہ ساتونکے تحت الاقدام
ہی رہے اور آپکے ساتون آسمانون مین سے ایک پر بھی اولم
یروا الی السماء فوقھم صافات نہ آیا بلکہ برخلاف اوسکے ہر ایک اونمین
سے اولم یروا الی السماء تحتھم کا مصداق ہوگیا پس ظاہر ہوا کہ آپکے
مقرر کیے ہوے آسمان کسی طرح پر مصداق سماء منصوصہ قرآن
نہین ہو سکتے آپکے سماوات معتقدہ کے بہ نسبت یونانیون
ہی کے سماوات بدرجہا مطابق نصوص قرآنی رکھتے ہین با
ایں ہمہ بڑا التعجب ہے کہ اپنا اوپر معترض ہوکر اپنے تئین مورد مثل
ہرب عن المطر و وقف تحت المیزاب بناتے ہین بنظر ان امور
کے جناب مین عرض کرتا ہون کہ طبقات سماء ہمارے اور آپکی
نشان کرنے سے متمائز نہین خالق ارض و سما نے خود اونکو
ایک دوسرے سے متمائز کرکے ہمکو خبر دی ہے کہ خلق
سبع سماوات طباقا جناب کے اعتبار کرنے یا نہ کرنے پر موقوف

نہین رکھا اوسنے اپنا کام آپ کیا جناب سید مہدی علی صاحب
پر نہین چھوڑا **اقال** اگرچہ ہم یونانیون حکیمون کے قول کو تسلیم
نہین کرتے الخ **اقول** یعنے اسوجہ سے کہ تقلید فلاسفہ فرنگ
کی آپنے اپنے اوپر فرض کرلی ہے مگر عنقریب معلوم ہوجائیگا
کہ کسیقدر تو آپ پر بھی اونکے قول کی تسلیم بالضرور لازم آویگی
قال اسیطرح اس وسعت کی تقسیم سماوات ہوتی ہے یعنے اس
وسعت کی اس محل کی جہان یہ نیلی نیلی چیز ہمکو دکھائی دیتی ہے
ہم آسمان کہتے ہین کیونکہ یہ سب محل ہماری نسبت مرتفع ہین الخ
اقول جناب کی تقریر و تعلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بہ نسبت
آپکے مرتفع ہے اسکو آپ آسمان کہتے ہین تو بالضرور جناب
سامی اپنی کلاہ پہندنے دار کو بھی سما کہتے ہونگے کیونکہ وہ بھی
بہ نسبت آپکے جسم کے مرتفع ہے اور ہمت الراس پر بھی ہے
اور پھر ہر خط بخیہ سے جو نشانات متعدد متمایز اوس کلاہ مین درزی نے
کردیے تو اطلاق سبع یا متعدد سماوات کا جناب کے نزدیک
اور بھی صحیح ہوگیا ماشاء اللہ جناب کے پارچہ دوز کے سبب
اگر آپکے درزی کو بھی خالق سموات کہا جاوے تو جناب کی تفسیر
کے مطابق غلط نہوگا علاوہ بران اس نیلی نیلی چیز سے نیچے

جو بعد ہے اسکو اور جو کچھ اسکے اندر ہے اون سبکو بدرجۂ
اولے آپ سنا فرماتے ہونگے پس آپکے اعتقاد کے
موافق جو سمار الدنیا ہے ہزارون ہوگئے اور مطابقت کلمات
قرآن کی باقی نہ رہی پھر اسکے سوا یہ نیلی نیلی چیت جسکی ہیئت
آپ آگے بیان فرمائین گے اس سے جو بعد مدار قمر تک ہے
وہ بھی آپ کے نزدیک بالضرور سماء ہے علی ہذا القیاس ایک
کوکب سے دوسرے کوکب تک جو بعد ہے اور جو مدار
ہر ایک کوکب کا ہے وہ سب آپکے نزدیک سماوات
ہین اور چونکہ ہر ایک بعد و مدار باکید گر ملاصق ہین تو عقیدہ
جناب کا بھی مثل عقیدۂ یونانیون کے ہے کیونکہ ہر ایک
سماء مقررہ اپنے کے جسمیت کے آپ بھی قائل ہین اور اور
وسعت کو محیط بھی ٹھہرا چکے ہین اور ایک بر دیگرے مثل ورق
پیاز کے ملاصق ہونیکے بھی قائل ہوے اور کوکب کی اونمین
متحکن ہونے کے بھی آپ معترف ہوئی پس آپ ہین اور یونانیون
مین بجز نسبت کے کیا فرق رہا اور جسطرح پر یونانیون کے اصول
پر برخلاف مثل اہل اسلام ہند کے انحصار سموات سات ہین
نہین اسیطرح آپکے نزدیک بھی برخلاف اہل اسلام اور نص

قرآن کے عدد سماوات کا محصور سات مین نہین پس نفس وجود
سماوات اور اکثر صفات سماوات مین تو آپ بھی یونانیون کی
متفق ہو گئے البتہ ایک صفت حرکت وسکون مین اختلاف رہا
سو اس صفت کو نفس وجود مین دخل نہین اس قسم کے اختلافات
تو ہمیشہ خراصین مین ہوا ہی کرتے ہین چنانچہ فلاسفۂ فرنگ
بھی اجرام علویہ کے صفات مین باہم مختلف ہین اب غور فرمایئے
کہ وہ توجیہ جو آپنے اپنے قول وجود للسماوات جسمانیا کے تئین کی
غلط ہو گئی کیونکہ خود جناب وجود ایسے سموات مجسمہ کے قائل
ہوئے کہ زیادہ تر مطابق اعتقاد یونانیون کے نہین اور دعوی مخالفت
یونانیون کا صرف قول زبانی ہے عوام کے سنانے کے لیے
رہ گیا فقط یہ شکل تو آپ کی تفسیر السماوات کی جناب مولانا و مخدومنا
کو دکھانے آپکی قابلیت کچھ کام نہ آئے اب جناب حاجی الحرمین
شریفین محمد علی نجش خانصاحب بہادر رسالہ تائید الاسلام کے
صفحہ ۲۷ مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ آپکے مقولین و ائمہ دین
جنکے آپ مقلد ہین کون کونسے ہین ہیئت دان اور کس کس کے
قول پر آپکو جزم ویقین حاصل ہے چونکہ میرے نزدیک ابتک
آپ بڑی غلطی مین گرفتار ہین یعنے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جو ہیئت

مدارس مین پڑہائی جاتی ہے تمام فلاسفہ کا مقولہ ہے اور اوسمین
افلاک کا ذکر نہین ہے لہذا وجود افلاک قطعا باطل ہے مگر
افسوس آپنے ہرگز دریافت نہین کیا کہ ہیئت کے مسائل
مین کیا کیا خرابیان اور خرافات اور اختلافات ہوتے چلے
جاتے ہین ہر وقت ردوبدل جاری ہے کوئی دیندار جو کلام الہی
پر ایمان رکہتا ہوگا ایسے اختلافات واوہام فلسفہ کا حال دیکہہ
کے ضرور ہے کہیگا کہ بعد چہوڑنے ایمان اور قرآن کے جو مصیبت
کہ پیش نہ آوے وہ غنیمت سمجہو بالجملہ مین بقدر ضرورت بعض کتب
علم ہیئت سے کچہ نتایج نکال کر پیش کرتا ہون آپ بہی ذرا جی
لگاکر سن لین فورا دیکہتے ہی فیصلہ نہ کردین اور بات کی پرورش
پر نہ آجاوین اور ملاحظہ فرمائین کہ اس ہیئت جدیدہ مین سوائے
آرٹکل اور وہم دوڑانے کے کئے مسائل ہین جو قطعی ہوچکے
ہین کتاب ہرشل صاحب اور لوئے کیل صاحب کی کتاب
ہیئت کا ترجمہ جوینڈت اجودہیا پرشاد مدرس علوم انگریزی
ورام چند مدرس انگریزی نے کیا ہے اور ۱۸۴۰ء مین طبع
ہوا ہے اوسکی پانچوین فصل صفحہ ۱۴۱ کا خلاصہ لکہتا ہون جو
متعلق نظام ٹالومی ثانی کوبرہ کوبرنکس کی ہے صحیح صحیح سائل

نسبت گردش سیارونکی زمانۂ قدیم سے معلوم تھی اور حکماء
زمانۂ قدیم اونکو سکھایا کرتے تھے بنبی کورس جو کہ ۱۰۰ سال
پیشتر حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے پیدا ہوا تھا اس مسئلہ
سے واقف تھا بلکہ وہی موجد نہ تھا اور مصنفون کے
تصنیفات سے اخذ کرتا تھا اوسکے شاگرد یہ تعلیم کرتے تھے کہ
زمین اپنے محور اور گرد آفتاب کے گردش کرتے ہی اور ردمدار ستارونکا
وہ ہی حال بتاتے تھے جو فی زماننا مروج ہے اور وہ لوگ
یہ بھی کہتے تھے کہ ہر ستارہ ایک دنیا ہی کہ جسمین کہ مثل زمین کے
ہوا اور پانی ہے اور قمر مین زیادہ تر بصورت حیوانات بسبب
زمین کے بستے ہین یہہ مسائل ایسے خلاف عقل معلوم
ہوتی تھے کہ ترقی اونکی زمانۂ قدیم مین نہ ہوئی اور مایوس
ہوکر حکماء قدیم نے جمہور کی موافقت اختیار کی مگر اول اول
کوپرنیکس نے اسطرح کے مسائل ایجاد کیے اور دلیل سے اونکو
استحکام دینا چاہا اوسنے مثل جاہلون کے یہ فرض کیا
کہ زمین نے حرکت مرکز کائنات مین مقیم ہے اور سیارے
گرداوسکے گردش کرتے ہین اور اونکے اوپر ایک آسمان
ہے جسمین ثوابت جڑے ہوئے ہین اور بعد عرش و کرسی

ہے اور واسطے ثبوت مختلف حرکات کے دوایر خارج المرکز
بھی فرض کیے ہے الی قولہ تالی کوپرنیکس نے ان مسائل کی
غلطیان دور کرنے کے لیے چاہا کہ ایک نیا نظام ایسا مقرر
کرے جس سے لوگ نفرت نکریں تب اوسنے آلات بہت سے
تیار کیے اور اجرام فلکی کو مشاہدہ کیا اوسنے نظام بیتی کو رس
کو پڑھ کے اوسکی صحت کی اور بہت تعریف کی مگر چونکہ وہ فقرات
انجیل کے برخلاف تھے اونکے مشتہر کرنے مین سعی نہین
کی اور نہ چاہا کہ ایسا نظام مقرر کرے جو انجیل کے مقابل ہو اوسنے
یہ فرض کیا کہ آفتاب معہ سنارون کے سال بھر مین ایک مرتبہ
گرد زمین کے گردش کرتا ہے اور تمام سیارے موافق اپنی اپنی
حرکات کے گرد آفتاب کے مختلف زمانہ مین دور اختم کرتے ہین
اوسکے تجربات سے ہیئت دانون کو بڑا فائدہ حاصل ہوا چنانچہ
اوسکی یہ ایجاد ہے کہ اوسنے انحراف شعاع کا ہوا مین دریافت
کیا اور بصحت تمام ہیئت مقام ثوابت کے جو سابقین کو معلوم نہ تھی
دریافت کیے اور اوسنے یہ بات ثابت کی کہ چاند سے دمدار سیارے
بہت بلند ہین گو اسے حکما کے اوسکے خلاف تھی اور اوسکی
تجربات سے مسائل حرکات سیارون کے مرکب ہوے

بعدہ انقلاب سلطنت سے باوجود ترقی پر پہونچنے کے علم
ہیئت کے پیٹی کورس کو پھر تنزل ہوا اور نظام شمسی پھر فراموش
ہوگیا بعدہ کوپرنیکوس نے نظام پیٹی کورس کو صحیح تصور کرکے سنہ ۱۵۳۰ء
مین معہ دلیلون کے پھر مشتہر کیا اور چونکہ یورپ مین جہالت
کا زور تھا اوسکی طرف لوگ کم متوجہ ہوئے اور جن حکیمون کے
خلاف اوسکی مسلمات تھے وہ بھی دق کرنے لگے پھر بھی
وہ گردش زمین متعلق اپنے تالیف مشتہر کرنے مین باز نرہا ۳۶
سال کے بعد اوسکی کتاب چھاپی گئی اوس زمانہ سے اب تک
دلائل اوسکے استحکام مین چلے آتے ہین اور باوجود یکہ مسئلہ
گردش زمین برخلاف شہادت حواس خمسہ کے ہے اور حکیم
ارسطو برخلاف اسکے تعلیم کرتا تھا مگر پھر بھی وہ مسئلہ مشتہر ہوکر
تمام دنیا مین پھیل گیا سولھوین صدی کے آخر اور شروع ۱۷ صدی
مین کے پلار اور گلیلیون نے ان مسائل کو مشتہر کیا اور بذریعہ
دوربین کے بہت سے نئی باتین نکالین زہرہ کو دوربین سے
دیکھا کہ وہ مثل چاند کے گھٹتا بڑھتا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ آفتاب کی گردش کرتا ہے اور سنے آفتاب کی سطح پر
سیاہ داغون کو متحرک پاکر یہ تحقیق کیا کہ وہ اپنے محور پر حرکت

کرتا ہے اسی باعث سے گردش زمین کا بہت مقر ہے
مشتری کے گرد چار چاند کی گردش دیکھکے تصور کیا کہ تمر بھی
گرد زمین کے گردش کرتا ہوگا اور اوسنے پہاڑ اور کھائی قمر
مین دریافت کین اور علم ہیئت نے ایک نئی صورت پکڑی ڈشر
کارنیکس اور کوپیڈس کسینی اور نیوٹن صاحب نے اس علم کی ترقی
کے لیے بڑی جد و جہد کی اور خاص نیوٹن صاحب نے نظام
کوپرنیکس کو علم ریاضی پر اسطرح مستحکم کیا کہ کوئی اوسکو کبھو رد نہ کرسکیگا
جبتک دنیا قائم ہے جاری رہیگا الخ مختصر اب تو معلوم ہوگیا
کہ کوپرنیکس اور نیوٹن کے اقوال پر اس ہیئت جدیدہ کا اعتبار ہے
اور طریقۂ استخراج مسائل کا بھی قیاسات بعیدہ اور مماثلت و مناسبت
غیر ضروریہ کے ساتھ واضح ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمشیہ یہ
مسائل مختلف فیہا چلے آتے ہین باقی رہا یہ دعوی ہرشل صاحب
کا کہ جب تک دنیا قائم ہے یا رہیگی یہی مسائل قائم رہینگے
محض جھوٹی پیشین گوئی ہے جو بہت جلد معلوم ہوئی جاتی ہے
ہم ایک دوسری ہیئت کا بھی ذکر کرتے ہین جو مثل نیوٹن صاحب
کے چل نکلے تھے مسٹر ڈسٹکا ٹیر نے ایک ہیئت ایجاد کی
تھی اور اوسی نے مادۂ وجود عالم کو ناقابل فنا اور ازلی اور ابدی اور

جمع ہو جانا انتظام عالم اتفاقات سے قرار دیا تھا اور خلاف
محال فرض کرتا تھا ہرشل صاحب لکھتے ہین کہ یہہ مسائل وقت
ایجاد سے اکثر بدلتے رہے اور مختلف طور پر فرض کیے گئے
اور قریب سو برس گذری ہونگی کہ بہت سے ذہین اور فہیم شخصون
نے اوسکے مقرر کرنے کے واسطے جد وجہد کے الخ ذرا
غور کرنا چاہیے کہ جس زمانہ مین اس ہیئت دستکار میٹر کے
ایجاد ہوئی تھی اور بڑے بڑے ذہین وفہیم اوسکی ترجیح کرتے
تھے تو کیا اوسوقت مین اوسکا بھی ویسا ہی اعتقاد ہمارے
جناب مخاطب کو نہ ہو جاتا جیسا کہ نیوٹن کے ہیئت کی نسبت
ہے اور خدا جانے قرآن شریف کے معنے کی نسبت کیا کیا
تصنیف کیے جاتے بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ شاید دہریہ اوس
ہیئت کے زمانہ مین دیکھکے اور نیوٹن کی ہیئت دیکھکر کچھ
تردد حضور والا کی طبیعت مین بڑھجاتا خدا خیر کرے اب تو ہر زمانہ
کی ہیئت نراشون کی راے پر قرآن شریف کے معنے بدلے
جاتے ہین سو آگے چلکر ہیئت جدید نیوٹن صاحب کا بھی حال
کھلا جاتا ہے فانظروا انی معکم من المنتظرین اب ایک اور ڈھکوسلا
بیچ کا بھی سن لیجیے کہ بقول ہرشل صاحب کے مسٹر لینس کہ مخالف

نیوٹن سے وہ کہتا ہے کہ انتظام عالم سے یہ لازم نہین
آتا ہے کہ وہ موافق اون اصولون کے ہو جو کہ حرکت مادہ سے
متعلق ہین یا موجب قواعد علم ادب کے ہو وغیر ذلک من الاوہام
اب ذرا اہیئت سماوی نیوٹن و ہارشلیس کے استخراج مسائل کا تماشا
دیکھیے کہ تقلیدی ایمان لانے والے جبر پر تعین کر رہے
ہین ہرشل صاحب کہتے ہین کہ نیوٹن صاحب جو نہایت مشہور
شخص ہے یہ خیال کرتا ہے کہ کائنات مین ایسے ثوابت بھی
ہین جنکی روشنی باوجود رفتار ۲۰ لاکھ میل فی سکنڈ کے زمانہ ابتدا
مخلوق سے اب تک ہم تک نہین پہونچی بانصاف کیجیے کہ
یہہ مسئلہ کیونکر قطعی سمجھا جاویگا اور کیا دلیل ہے اسپر نہ تو
دوربین سے وہ ثوابت نظر آتے ہین نہ فی سکنڈ ۲۰ لاکھ
میل اونکی بھی روشنی کے چلنے کا کوئی ثبوت ہے اور ہرشل
صاحب کہتے ہین کہ مال زمین کا دیکھنے کے خیال آتا ہے کہ
ثوابت مین بھی اجسام دوربین ہونگے اگرچہ ہمسے مختلف
الوجوہ ہونگے اور کوئی مخلوقات مین بہت سا اختلاف پایا
جاتا ہے مگر اونمین ایک طرح کی مشابہت پائی جاتی ہے
اور ایک ہی غرض سب سے دریافت ہوتی ہے بلفظہ اقول

اگر رجا بالغیب اسی قسم کے دلائل سے مسائل قائم کیے جاوین
تو جسکے جی مین جو کچھ آوے قائم کرسکتا ہے اوسپر طرہ یہ ہے
کہ ہرشل صاحب کہتے ہین کہ وہ بھی اپنے سیارون کو روشنی
دیتے ہونگے اور نباتات کی نشو ونا کو مدد کرتے ہونگے الخ میں
پوچھتا ہون کہ وجود نباتات کا ثوابت مین فرمایئے کہ سوائے وہم
اور خیال کے کس برہان سے پایا جاتا ہے دوربینون کی تو
یہ کیفیت ہے کہ بقول ہرشل صاحب کے سب سے قریب
ثوابت مین سے سرس ہے اور درجۂ اول مین داخل ہے پھر
بھی فاصلہ درمیان زمین اور اوسکے اسقدر واقع ہے کہ باوجودیکہ
زمین اپنے مدار مین ساڑھے نو کروڑ میل آفتاب سے قریب ہو جاتی
تفاوت نہین آتا پھر ہرشل
کی ستارہ نہایت نزدیک
بلکہ شمس نہایت زیادہ
نزدیک تامل آفتاب پر گرپڑے
نہین سہم ہے ہین دن اس نزدیکی سے سیارہ ہٹنا شروع کرتا
ہے اور جیسے فاصلہ پر پہلے تھا وہین چلا جاتا ہے یعنے مدار
پر پھر گھومتا ہے **اقول** یہ تقریر ہرشل صاحب کی مخدوش ہے

کیونکہ اگر زور متنفر المرکز اوس سیارہ مین اسقدر قوی ہوتا ہے
کہ پھر اپنے مدار مین چلا جاتا ہے اور قوت جاذبہ شمسی پر غالب
آتا ہے تو ضرور ہے کہ جس وقت وہ سیارہ بہت دور تہا اور قوت
جاذبہ شمسی نہایت کمزور تہے اور سیارہ کی قوت متنفر المرکز قوی تر
تو وہ سیارہ ہرگز قریب آفتاب کے نہ آتا نہ آفتاب اوسے
کہینچ بلاتا دوم وقت معاودت کے جو قوت جاذبہ شمسی بیکار ہوگئی
تہی پھر اوسکے کہینچنے پر قدرت نہ پاتے وہ خود میل آفتاب کی
طرف کرتا سوم قوت جاذبہ ہمیشہ سیدہا کہینچتی ہے کوئی وجہ
نہین ہے کہ باوجود مغلوب نہ ہونے قوت متنفر المرکز پر کر کے
کوئی سیارہ کروی مدار مین دائرہ بناتا اور جب دائرہ بناتا تو وہ
متنفر المرکز ہرگز مساوی نہین رہ سکتا ہے نہ قوت جاذبہ مساوی
ہوسکتی ہے کیونکہ قوت جاذبہ شمسی جسقدر اوسکے وسط مین ہے
اوسقدر کنارون مین نہین ہے اور بالفرض کنارون مین بہی
ہو مگر قوت جاذبہ مستقیم ہونے کی وجہ ہرگز دائرہ بنانے دیگی
چہارم کیا ثبوت ہے کہ قوت متنفر المرکز و قوت ہاربہ کواکب و
قوت جاذبہ شمسی سب برابر و موافق ہین تو بڑا زاویہ بنانے بناتے
چہوٹا چہوٹا زاویہ بنانا اور قریب آفتاب کے آنا اور پھر غیر منتظم

حرکت کے سات پلیٹ جانا متعذر ہوگا وغیر ذلک من ارادتہ
اب ہم سوال کرتے ہین کہ دار و مدار علم ہیئت اس امر پر ہے کہ آفتاب
اور زمین مین کسقدر بُعد ہے اور اسی پر قیاس کرتے کرتے تمام قاعدہ
کشش کے اور روشنی کی رفتار کی مرتب کرکے نظام شمسی درست
کیا جاتا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ آجتک یہ امر ہی طے نہین ہوا
ہے کہ کس قدر بعد واقعی ہے لہذا ایک فہرست اختلافات
معتقدات ہیئت دانون کے ہم لکھتے ہین اسکو دیکھ لیجیے کہ
کون عاقل اسکو یقین کرسکتا ہے

فہرست یہ ہے

ہی پارکس صاحب	۱۵۰۰۶ میل
بوی ڈومیس صاحب	۱۳۰۴۱ میل
ٹالووی صاحب	۱۲۱۰ میل
البتنی رنگنس صاحب	۷۹۳۶ میل
کوپرنیکس صاحب	۹۴۲ میل
کنیلر صاحب	۳۴۳۸ میل
رسلس صاحب	۷۶۰۰ میل
نیوٹن صاحب	قریب ۱۵۰۰۰ میل

دیگر ہیئت والون کا قول	۲۱۰۰۰ میل
ہرشل صاحب .	۲۳۹۸۴ میل

یہ فہرست صفحہ ۲۳ کتاب علم ہیئت مصنفہ ارجی مارشن صاحب سے نقل کی گئی ہے پس افسوس ہے کہ ابتک ہیئت جدیدہ کی تحقیقات کو ہمارے جناب مخاطب قطعی سمجھ رہے ہین اور قرآن شریف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسکے مسائل مین اکثر و قلیل ایسے ہین جو کہ قطعی ٹھہرائے جاوین اور اسقدر نہ قرآن شریف کے خلاف ہین نہ احادیث صحیحہ اب ہم کتاب ارجی مارشن صاحب سے ایک خط نیوٹن صاحب کا مضمون لکھتے ہین جو اوسنے بنام ڈاکٹر ٹیلی صاحب کے لکھا ہے اور صفحہ ۶ کتاب مذکور مین درج ہے ٹیلی صاحب کو نیوٹن صاحب لکھتا ہے قولہ کہ آپنے فاصلہ آفتاب کا سات ہزار گونہ زمین کے فطر کا قرار دیا ہے اور فلیمنڈ اور کسینی نے بتیس ہزار گونہ مین خیال کرتا ہون کہ دونون حساب درست ہین اب تو کچھ بدلنے کی ضرورت نہین فقط مسٹر مارشن صاحب اس خط کو نقل کرکے لکھتا ہے کہ نیوٹن صاحب ٹیلی صاحب سے کہتے ہین کہ فاصلہ آفتاب کا دو کروڑ اسی لاکھ میل خواہ سات کروڑ بہتر لاکھ میل ہے پر ہی دونون یکسان

ٹھرانے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی راے مین
۵ کرور ۶۰ لاکھہ کا فرق کسی شمار و حساب مین نہین ہے الخ
اقول ای عقلاے عالم اس نیوٹن کی بے پروائی اور خود رائی
کا تماشا دیکھیے کہ اسقدر فرق کثیر حساب مین اوسکے نزدیک
ثابت ہوا تبھی وہ ہیئت جدیدہ کی صحت پر دعوی کیے جاتا ہی
مین کہتا ہون کہ جب ایک نیر اعظم کے حساب مین اسقدر اغلاط
اوسکے تحقیق کا ظاہر ہوگیا تو دیگر سیارات کے حساب مین کیا
حال ہوگا الحمد للہ جس نیوٹن کی تحقیقات پر ہمارے حضرت مخاطب
ہیئت جدیدہ پر مذہب سے بھی زیادہ یقین رکھتے ہین اوسکی
قلعی کھل گئی سبحان اللہ جو لوگ کہ موجد یا بانی و حامی و کاملین
ہیئت جدیدہ کے ہین اونکا تو یہ حال ہے کہ خود ہی اطمینان
نہین رکھتے ہین اور فاصلہ ستارون کا بلکہ آفتاب کا بھی زیز
سے تحقیق نہین کر پایا مگر حضرت اعلی قرآن شریف سے بھی
اونپر ایمان لانیکو زیادہ طیار ہوگئے ہین اب محکوبہ خیال ہوتا ہی
کہ جب حضرت مخاطب سمجھ لین گے کہ دوربین سے نہایت شفاف
پیز کا نظر نہ آنا خصوصًا بعد کثیر کے وجہ سے خلاف عقل نہین ہے
اور شیشہ دوربین کے اتنک موجودات قمر کے استدراک

ہین ہی قاصر ہین اور ضروریات علم ہیئت کے نظر آتے ہین قابل
بقین نہین تو دور بین سے نظر نہ آنا افلاک کا مستلزم انکار وجود
آسمان کا نہ ہوگا اور کوئی استحالہ عقلی کسی دلیل سے وجود افلاک
پر قائم نہ ہوسکیگا تب مجبور ہوکر پرورش بات کی نہ چھوڑین گے
اور تمام علم ہیئت کو غربال کرکے کوئی دوسری دلیل تلاش کرین گے
جس سے وجود سبع سماوات طباقا قطعا باطل ٹھہر جاوے میری
دانست مین افشار اللہ کوئی برہان نہ ملے گا الخ اقول اور بندہ
کاتب الحروف جناب سید البہتان صاحب کو چونکہ ریاضات فرنگ
کے بڑے مقلد ہوئے ہین جنکی غلطی جناب مولانا و مخدومنا
صاحب نے خوب کھولدی اپنے علماء ریاضی دان کے بیان
سے بتلاتا ہون جو عقلا و نقلا و علما غلط نہین ہو سکتے دیکھو مولوی
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ جنکی ریاضی دانی کا شہرہ از مشرق
تا مغرب مشہور ہے وہ تفسیر عزیزی مین والسماء ذات البروج کی
تفسیر مین تحریر فرماتے ہین ذرا کان لگاکر سن لیجیے قولہ کہ بسبب
گردش آفتاب کے بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے
کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوسکے دائرہ کو
بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے

کہ ۱۲ حصہ برابر پر رہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھ برج کے رہا ہے
اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ ۱۲ برجون سے آسمان مین
نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر ۱۲ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو
نہ کم ملہم غیبی نے ذہنون جمیع بنی آدم مین القا کیا ہے کہ جمیع
طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی
اور جنبی قومین کہ وجود اونکا اطراف عالم مین ہے اتفاق کیا ہے لہذا
مدت ہونے آفتاب کے بیچ چوتھے حصہ چارون حصہ مین سے فلک
کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا و خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کے
ہے مانند ربیع و خریف و تابستان و زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک اوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا
بیچ قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کے
ساتھ ۱۲ قسم کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام کیا
ہے اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے ۱۲ مرتبہ
ساتھ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع
شمس و قمر تا آخر ماہ قمر سے ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر
۱۲ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنایا ہے اور ہر برج کو ساتھ
اوسکے نام زد کردانا ہے مثلاً حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور

سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت
اور ہر ایک کو اون برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب
تین قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے
اور ہر درجہ کو ساٹھ قسم کر کے ہر قسم اوس درجہ کا دقیقہ نام کیا ہے
کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر
دقیقہ کو ساٹھ قسم کر کے ثالثہ نام رکھا ہے کہ اوسکو ہندی مین
پھن اور پل کہتے ہین وعلی ہذا القیاس اور یہ ۱۲ برج باہم صورت
مین اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ یعنی
دنبہ کے بچے کے ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق
رکھتا ہے اور منہ نیچے کو کر کے کسی چیز کو دیکھہ رہا ہے اور ستارے
بھی اوسکے صورت مین واقع ہوئی ہین ۳۳۔ اور ۳۳ ہین اور
ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھہ متعلق رکھے
گئے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین اور ثور ایک
گاے کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق اور دم اوسکی
جانب مغرب اور صورت اوسکی ۳۲ ستارون سے مرکب ہے
اور ستارے بھی مثل عین الثور و ثریا کہ مثل خوشۂ انگور کے ہے
اور اور بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اور اکثر

اوسکی صورت سے خارج ہی ہین جوزا بصورت دو آدمی باہم
چسپان دو آمیختہ کہ سر اونکے بجانب شمال و مشرق اور پا اونکے
بجانب جنوب و مغرب ہین اور ۱۸ ستارے اس برج کے
صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع دیغہ وغیرہ ہین اور
سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ
اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور ۹ ستارون سے اوسکی
ترکیب پائی ہے اور ستارے بھی مثل قلب الاسد اور زبرا اوسکے
ساتھ تعلق رکھتی ہین اور اسد بصورت شیر کے ہے منہ بطرف
مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ ۳۵ ستارون سے مرکب
ہے ۲۷ داخل اور ۸ خارج اور اونمین کہ داخل ہین ایک ستارہ
ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین
اور سنبلہ ایک عورت کے شکل ہے اور اوسکے ہاتھ مین ایک
خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دبنال اسد اور پاؤن اوسکے
بجانب میزان اور ۲۶ ستارون سے مرکب ہے اور اور ستارے بھی
اوس سے متعلق ہین اور متصل اوس ہاتھ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک الاعزل کہتے ہین اور میزان بصورت
ترازو کے ہے ۸ ستارون سے مرکب اور عقرب بچھو کی

شکل ہے ۲۱ ستارون سے مرکب اور قلب العقرب اور
اکلیل اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھ متعلق ہین اور قوس
ایک مرد کی شکل ہے اور تیر و کمان ہاتھ مین لیے ہوئے ہے
۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنے
بکری کے بچے کی شکل ہے ۲۷ ستارون سے مرکب ہے
اور سعد الذابح بھی اوسکے ساتھ متعلق ہے اور دلو ایک مرد کے
شکل ایک ڈول کنوین مین سے نکال کر ہاتھ مین لیے ہوئے
اور اوس دلو کو اوٹھا کے ہوئے زمین پر پانی گرا رہا ہے اور
صورت اوسکی ۴۲ ستارون سے مرکب ہے اور حوت دو
مچھلیون کی شکل ہے کہ باہم پشت و شکم ملے ہوئے پڑی
ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین اور ۳۴ ستارون
سے مرکب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم
ہین ایک ثوابت جسکو بالذات حرکت نہین بلکہ بحرکت تیسرے
آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالے
کے کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے کہ وہ سات ہین اور
بیان اوپر ہو چکا تفسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ترجمہ۔ یعنے
تحقیق زینت دی آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے

کہ چاند اوسمین جڑا ہوا ہے ساتھہ چراغون بہت سے کہ اوس
آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر کہ ثوابت کرسی مین اور
زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین
مین اور آفتاب چوتھے مین اور زہرہ تیسرے مین اور عطارد
دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی
ان سب چراغون کی آسمان اسفل مین جمع ہوکر اسی نیچے کے
آسمان کو کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور یہان
اختلاف بروج و احکام اسطرح پر ہے کہ حمل خانۂ مریخ ہے اور وبال
زہرہ و شرف آفتاب اونتیسوین ۲۹ درجہ مین ہے اور ہبوط زحل
بھی اونتیسوین درجہ مین ہے اور حمل مذکر و نہاری و حار یابس
و صفراوی اور برج منقلب و ربیعی و شمالی جانتے ہین اور ثور خانۂ زہرہ
ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے
اور اسکو مونس و لیلی و سرد و خشک و سوداوی و ثابت گمان کرتے ہین
اور جوزا خانۂ عطارد ہے اور وبال مشتری ہے اور شرف راس
اور حوت ذنب اور اسکو مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور ذو جسدین
کہتے ہین اور سرطان خانۂ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری
اور ہبوط مریخ اور مؤنث و لیلی اور برج منقلب اور اسد خانۂ شمس ہے

اور وبال زحل اور اسمین شرف وہبوط نہین ہے اور ثابت
ہے اور مذکر اور نہاری ہے اور عطارد یا بس اور صفراوی اور سبلہ
خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ
اور ذوجسدین اور مونث ولیلی اور سرد وخشک اور سوداوی اور
میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ وشرف زحل اور ہبوط آفتاب
اور برج منقلب ومذکر ونہاری اور گرم وتر ودموی اور عقرب خانہ مریخ
ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت ومونث وسرد وبلغمی
اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب اور
حوت راس وجسدین ومذکر ونہاری وگرم وخشک وصفراوی وحدی
خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ وہبوط مشتری اور برج منقلب
اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو اسمین
شرف وہبوط نہین ہے اور برج ثابت ہے اور گرم وتر اور
مذکر اور نہاری اور ہبوط خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف
زہرہ اور مونث ولیلی وسرد وتر وبلغمی اور ذوجسدین بالحما خواص اور
احکام ظاہرہ ان برجون سے کہ نسبت باوہان عوام خیلے روشن
پیدا ہے اختلاف فصول ہے الخ لہذا ہمارے سید البہتان
صاحب جبکہ کسی طرح کی قاعدۂ علمی سے بہرہ نہین رکھتے ہین تو یہ

ہر علم مین بحث شروع کردینا دنیا کو ہنسانا ہے یا نہین اب مین ایک
قول فیصل لکھکے مقدمہ کو ختم کرتا ہون ۔

قول فیصل

سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس مدعی بنام جناب
حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر جج گورکھپور ۔

مدعا علیہ دعوے اتہام

ایکبار جو ہم دورے سے مکان پر نا مہ نہین آئے اور دفتر
کو دیکھا تو یہ روبکار بات جسکا ذکر اوپر سے چلا آتا ہے مطالعہ مین
آئین صاف واضح ہوا کہ مدعی صاحب کی تقریر پریشان ذہنی
سے ثابت ہوتا ہے اور قاعدۂ طبی بھی گواہی دیتا ہے کہ
جسوقت ثقبۂ چشم انسان کا پھیل جاتا ہے بسبب خلل دماغ کے
اوسکو مثل ثیم چراغ کے ایک کے دو معلوم ہوتے ہین یا وہ
اشیا جو ضوئیہ ہون وہ بھی دو معلوم ہوتے ہین یہ قصور انسان کا
نہین یہ خلل دماغ کی دلیل ہے عنقریب خوف مالیخولیا کا ہے
اور بہت سے امراض دماغیہ کا نتیجہ حاصل ہوگا امید پنشن بھی
جاتی رہیگی اکثر امراض دماغیہ کے لوگ پاگل خانہ مین رونق افروز
رہا کرتے ہین بقول شاعر ؎ دیدہ بیر سے دوئی حق ہو نگاہ خلل

ایک شے دو نظر آتی ہین بحیثیم احول من ابتدا آدم علیہ السلام تا ایندم کل
انبیا و علما و عقلا بر فیہ کتب صحف آسمانی کوکب سیارہ سات ہی بیان
کر گئے ہین کہ جسپر کل فریق کا اتفاق چلا آتا ہے مگر مدعی کو ۸ کے ۷ نظر
آئے یہ عین دلیل خلل دماغ کی ہے اگر یہان تشریف لاتے تو بندہ
آلہ مصنوعی التہاب اطفال سے ایک چیز کے بیس چیزین دکھلا سکتا ہون
شیشہ مین جتنے میل ہون اوتنے چیزین معلوم ہوتی ہین یہ بات
بداہتاً ثابت ہے دوسرے یہ کہ کوکب ۷ دن ۷ زحل کو شجر کہتے
ہین شمس کو اتوار قمر کو پیر اور مریخ کو منگل اور عطارد کو بدھ مشتری کو
پنجشنبہ اور زہرہ کو جمعہ کہتے ہین اگر ۸ ایوم یہی قرار دیے جاوین
تو سیارے ۸ ہو سکتے ہین اور پھر سوائے اسکے کتب عہد
عتیق مین انہین ۷ یوم کی تصدیق ہے اور متعلق سات کوکب
کے ہے اور معتقد علیہ سرکار عیسویہ کی ہے تو پہلے دین عیسوی ہی
باطل ہوا جسکی روش پر مدعی صاحب خم ٹھونک کے علماء اسلام
سے برسر مناظرہ ہین سبحان اللہ اہل ہند کہ ۱۲ کو ۱۳ کیا کرتے ہین وہ
تین برس مین دھوکا کھاتے ہین اور جناب مدعی ہر روز خرابی
اعمال اور پریشانی عقل سے سات کو ۸ اقرار دیتے ہین چونکہ
بندہ علم جراحی سے بخوبی ماہر نہین ہے مگر قیاساً ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ طبقہ قرنیہ مین مشارالیہ کے پہل پڑ گئے ہین اب مجکو
اندیشہ یہ ہے کہ ایام گرما قریب ہے افراط حرارت اور تفکرات
اجرامی مذہب نیچریہ اور نیز کاہیدگی سے خشکی طبقہ مین زیادہ ہو گی
افراط پیدا ہو جائینگے ۱۴ کے ۳۰ دکھائی دینگے اکثر تجربہ
ہوا ہے کہ جب خشک ہو گئی ہے تو اوسمین شکنین اور رہلو
پڑ جاتے ہین غرضکہ تجویز ہوا کہ دعوی مدعی بابت اتہام نسبت
مدعا علیہ باطل اور مدعا علیہ کا دعوی صحیح بس سجل ہماری سرکار ابد قرار
سے بحق مدعا علیہ بنام مدعی نافذ ہووے۔ لہذا حکم ہوا
کہ منشی علی حسین خان نقل کو عدالت ہذا کے ایک ایک پرت بعد ثبت
مہر کے خدمت مین فریقین کے ارسال کرین فقط
۱۳ صفر المظفر سنہ ۹۳ ۱۲ ہجری

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ۔



جناب عالی

حسب الحکم حضور نقل کو اغذات ہذا کا ایک ایک پرت نقل کر کے بعد ثبت مہر کے خدمت مین فریقین کے تاریخ ۷ مئی ۱۲۷۶ھ کو مقام لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان لفظ رجسٹرڈ پم فلٹ کے ارسال کیا گیا اطلاعاً گذارش ہے۔



درینولا منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی جب بنارس سے سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی سے ملاقات کر کے تشریف لائے تو کتاب ہدایت السنود تصنیف کی لہذا اوسکا جواب بھی درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے۔

هوالمستعان

نامۂ ذیجود بجواب کتاب ہدایت المنود

زادہ اللہ فضلہ
واقع لکھنؤ
کیتھگارہ
پرس
منشی منسود
خلف الصدق

منشی صاحب مصنف جدید مصنف کتاب ہدایت المنود منشی ظہیر الدین صاحب

بعد سلام بوسہ بپیام و نمسکار و رام رام از طرف ہنودان مطبع الاسلام آدم بمطالب کتاب ذو المعین مصنفہ آپکی جو کہ مطبع اسرار بین باہتمام سید عبد الصمد ناصر قاصر ولا قوۃ الا باللہ چھپی درشتہ ہوئی ہر کارۂ اسلام نے ہمین پہونچائی کیفیت واقعی دریافت کرین درائی اول تو آپکا دعوی یہ ہے قولہ کہ جب تک صحت اوتاران ہنود قرآن سے نہ کر لیجاوے تب تک اونکے اقوال صحت رسالت ناممکن الخ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ثبوت دعوی کو مناظران اسلام نے مسلمات مدعی کو سند کردانا ہے کہ جواب خصم کا مسلمات

خصم سے ہونا چاہیئے بیہیات بیہیات ابن دبیر الانشا نے
آپکو تا مال اتنا بھی نہین معلوم کہ جواب کے تین قسم تسلیم
پائے ہین الزامی و تحقیقی و تنزلی الزامی اوسکو کہتے ہین جو کہ
مسلمات خصم سے ثبوت دیا جاوے کہ اس سے یہ نہین
مراد ہے کہ وہ ہمارا بھی مسلم ہو دوسرا تحقیقی وہ ہے کہ انہی
مسلمات سے ثابت کیا جاوے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی اور
تنزلی اوسکو کہتے ہین کہ بالفرض محال یون ہے سہی اوپر بھی
یہ بات یا وہ بات ثابت نہین تو اب اس صورت مین آپکا وہ دعوی
کہ جبتک اوتاران ہنود کے صحت نہ ہو اور اونکے معاذ اللہ رسالت
قرآن سے پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے تب تک ثبوت رسالت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ممکن محض باطل و عاطل ہوگیا
اب اسکے بعد آپنے بہت آیات قرآنی کو اپنے مطلب سے
تطبیق دیکر یہ طرح ڈالی ہے خوشنودی ہنود کی تجویز نکالی ہے
قولہ صفحہ ۱۰ کہ ۱۴ - اوتار خاص واسطے رہنمائی اور ہدایت کے
اوترے ہین اونکا صالح اور برگزیدہ اور مقبول خدا ہونا ضرور تر
ہوا اور مفہوم معنے ولکل قوم ہاد اونکی صلاحیت اور ہدایت
پر دلالت کرتا ہے جو اون دیوزادون مین گمراہ اور باغی تھے

رشی کہلائے گئے اور جو اونمین ہادی وراہ راست پر تھے
وہ دیوتا اوتار کہلائے گئے جو اونمین نیک اور صالح اور ہدایت
پذیر تھے دیوتا اور رکھا اور سادہ اور مُن کہلائے گئے اون
دیوزادون مین جو سب سے بڑا اور اصلح ہادی کامل تھا
مہادیو کہلایا کہ مہاہندی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاجن
ومہاراجہ بعد اوسکے ہر زمانہ اور ہر وقت مین بمقتضائے مصلحت
جیسا کہ مناسب مقام ہوا اوسکے موافق اوتار پیدا ہوتے گئے
وہان برعایت وقت اور مقام کچھ تخصیص دیو اور جن اور حیوان و
انسان کے بھی نہ رہے جیسے رام اوتار کرشن اوتار نہا نتک
کہ کچھ اوتار اور مچھ اوتار نرسنگھ اوتار باون اوتار پرشرام اوتار
بارہ آہ اوتار جگناتھ اوتار وبارس ناتھ وغیرہم علی ہذا اس حساب سے
ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تکمیل جو امام حجت الاسلام علیہ الرحمہ نے
کی ہے بخوبی تمام ہوسکتی ہے اور منافی عقیدۂ اہل اسلام
نہین بلکہ موافق نص قرآنی سب عقاید اہل اسلام کے جیسا کہ جز
آٹھ رکوع ۳ سورۂ انعام مین رسولون الجنہ کے شمول مین رسولون
انس کے اس صراحت سے خبر دیتا ہے یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ترجمہ۔ اے گروہ جن وانسان کے آیا نہین آئے تم

رسول تم مین سے یعنی تمہاری جنس سے الخ جواب مشفق
مین اول تو عذر یہ ہے کہ اس آپکے بیان سے ثابت ہوا
کہ دین اسلام و دین ہنود دونون صحیح ہین کوئی ہندو یا مسلمان
آپکو بجائے منشی ظہیر الدین کے گنگا دین یا کالکا دین تحریر کرے تو آپ تسلیم
کیجیگا کچھ انعام دیجیے گا یا برا مانیے گا دوسرے یہ کہ سورۂ
انعام مین اس رکوع ۳ کا پتہ نہین ہے مگر ہان ۴ رکوع سورۂ
انعام کا اب مین بتا دون شاید آپنے اسپر خیال کیا ہو مگر وہ آپکے
مذاق کے موافق کب ہے بلکہ آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے
وہو ہذا ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم ترجمہ ۔ اور تحقیق
بھیجا ہمنے طرف امتون کے پہلے تجھسے یعنے پیغمبر الخ
تو اب مطلب آپکا اس آیہ سے بالکل فوت ہوا بلکہ مغالطہ دہی
ثابت ہوئی کہ ایسی ہی اور آیۂ قرآنی آپنے تحریر کی ہونگی اور
صاف ثابت ہوا کہ تجھسے پہلے بھی اور امتون پر پیغمبر آئے ہین
جنکا قرآن ناطق ہے اور جب امتون کی لفظ آئے تو اس سے
فقط انسان ہے مراد ہوئی کچھ بنی جان یا خلقت شیطان نہین
پائی جاتی اور یہ ترجمہ آپکا بالکل لغو ہوا یعنے تمہاری جنس سے ہمارے
نزدیک آپسے بڑی غلطی ہوئی اگر آپ اپنے کو بھی مرسلین مین

شمار کر لیتے تو ایک لاکھ پچیس ہزار کا شمار ہو جاتا اسواسطیکہ
اسوقت آخر ہین آپ بجای ایک ہزار کے ہین اور خبر آپکی ہم نامہ
اول آیۂ ظہر الفساد فی البر والبحر ہین بخوبی دے چکے ہین اب ولکل قوم
ہاد کا مطلب سنیے جس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت علماء یہود و نصاری نے یہ عذر پیش کیا کہ
اگر آپ پیغمبر بھی ہین تو اپنی قوم عرب کے واسطے ہین ہمارے
واسطے نہین ہین اسپر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ تو ہر قوم
کے لیے ہادی ہین ایسا نہین ہے جیسیکہ ماقبل تیرے
ہر ہر قوم پر بھی ایک ہادی ہوا ہے اب تا یوم جزا کل فریق کیواسطے
تو ہی ہادی ہے قاعدۂ نحوی ملاحظہ کیجیے جب کلمہ مین لام کے
پیچے کسرا ہوا تو وہ لام جر کا کہلاتا ہے اور جب لام جر کا قرار پایا
تو اوس سے مخاطب مراد ہوا افسوس ہے کہ آپ اس علمیت پر
دبیر الانشا کہلائے گھڑی تو پائی مگر کھنٹی غلط بجائی ایصاحب آپنے
کتب سیر اور تواریخ اہل اسلام بھی شاید نہین دیکھین دیکھو کتاب
ناصر الابرار مناقب اہلبیت اطہار مین روایت ۷ اقولہ حضرت علی مرتضی
شیر خدا سے روایت ہے بیچ بیان آیۂ انما انت منذر ولکل
قوم ہاد کے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون اب اوس

آیہ متذکرہ بالا کا ذکر سنیے وہ پارہ ولو انتا کے شروع رکوع ۳ میں
یون ہے ترجمہ۔ ای جماعت جنون اور آدمیون کی کیا نہ آئے
تھے پیغمبر تمہارے پاس پیغمبر تمہین مین سے بیان کرتے
تھے اوپر تمہارے نشانیان میری اور ڈراتے تھے تمکو الخ
اقول اسکا منشا بھی آپ نہین سمجھے حاشیہ پر فائدہ ۳ جو
مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ نے کیا ہے آپنے نہین
دیکھا یا فقط مغالطہ دہی مراد ہے وہ یہ ہے یعنے مولانا تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ دنیا مین انسان بت پوجتے ہین وہ فی الحقیقت
جن ہین الخ کچھ اس سے یہ نہین مراد ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر
ہوے ہین پیغمبر آدمیون ہی مین مبعوث ہوے ہین اور جنون
نے بھی اونہین کی اطاعت کی ہے چنانچہ سورہ جن مین ایمان
لانا جنون کا ظاہر ہے آپنے خوب ترجمہ کیا اور اپنے مطلب پر
جمایا اب کچھ حال اصلحت ہادیوجی کا حسب مقولہ ہنود سن لیجیے
دل کو شاد کیجیے ادھیان اہ شیوپران ترجمہ منشی شنکر دیال صاحب

یکذا۔ قولہ نظم

بیان کرتے ہین یون سوت نکو دات	سنو یہ اتفاق حسن کی بات
رلیشہ ایک جا خلوت نشین تھے	سر کیلاس پر سند گزین تھے

غرض اکدن وہ ارباب پرستش گئے لینے کو ارباب پرستش
ہوا شنبھون کو دلمین جوش مستی ہوئی آمادہ عشرت پرستی
زنونکے پاس بیتابانہ پہونچے کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئین غائب ہزارون صورت ہوش ہزارون نے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رگھیشر پھر کے آئے شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائے
ہوے غواص دریای قلق مین دعایون کی سدا شیوجی کے حق مین
کہ لنگ شب گرے کٹ کر زمین پر نہ رغبت ہو سکے زہرہ جبین پر
اوسیدم لنگ شنکر گر پڑا صاف جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
مگر اوس لنگ نے آفت مچائی قیامت دیونونکے سر پر آئی
رکھون ذی فرط غم سے ہو کے لاچار حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ مہیات بڑی تمسے قباحت کی ہوئی بات
رہے مہمان شیو شنکر تمہارے ہوے خود رونق افزا گھر تمہارے
قدم دھو دھو کے چرنامرت لیتے جگہہ شنبھو کو سنگاسن پہ دیتے
عوض مین اوسکے تمنے بد دعا کے جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب بے کہہ ہوے مضطر و طاعت دہائی کینچ کے چاہی شفاعت
ہوا گوری کو جوش مہربانی نبی خود صورت ارگھا بھوانی
ہوا وہ مستقل لنگ آخری کار ہوئی خلقت مئی عشرت سی سرشار

پرستش سب نے کی آنکھون سے سر سے	زمین پر آسمان ہی ہول برسے
لیا پھر یون سدا شبو جی نے ارشاد	کرین سب لنگ پوجا بادل شاد
اسی سے حاصل آرام ہوگا	پس از مرون بخیر انجام ہوگا الخ

اب فرمایئے آپنے مہادیو جی کو اصلح اور ہادی فرماتے ہین اور اونکے پوتہیان اور مقلدین ایسا کہہ سناتے ہین کہ زنا معیوب نہین بلکہ جن لوگون نے مرتکبین زنا کو بد و عادی اور نفرین کی اونپر آفت عظیم آئی اور برہما جی نے اونکو ملامت فرمائی اور آکہ زنا کی طاعت سنجات آخرت ٹہرائی پھر دیکھو ادہیان بہ ہکندپران مین مرقوم ہے قولہ کہ جب عورت ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتی ہے اور اونکے فرجونپر بال نکلتے ہین اور اونکی چہاتیان نونکے نکالتے ہین تو دیوتا اور گندہرب اونسے درجہ بدرجہ معاشرت فرماتے ہین الخ اقول تو اب ظاہر ہوا کہ آپنے بہی اسی لحاظ سے دین ہنود کو پسند کیا ہوگا کہ ایسے دیوتا اونکی اتباع سے موافذہ گناہون سے البتہ سنجات ممکن ہے بقولہ ؎ عبث ہے رندون کے حق مین ملامت اسی ناصح ؎ جو غرق بحر ہین شبنم سے اونکو ڈر کیا ہے ؎ کتاب ظفر المبین جو کہ بجواب لالہ اندرمن مراد آبادی مصنفہ جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تحصیلدار

بلاری ضلع مراد آباد شاید آپکی نگاہ سے نہین گذری اوسمین جناب
موصوف صاف صاف بلا خلاف تحریر فرماتے ہین قولہ کہ پیشوایان
ہنود مین اکثر مرتکب زنا ہوئے ہین ہان ایک مرتبہ مہادیو جی
نے ارادہ تعزیر چندرما دیوتا کا فرمایا تھا جسوقت کہ اوسنے
سماہ تارا زوجہ پیرومرشد سے زنا کیا تھا چونکہ جناب برہما
صاحب خود اسی بلا مین مبتلا تھے کہ اپنی بیٹی سرستی کے ساتھ
مشغول رہے تھے اس سبب سے ہمیشہ ملجا و ماوا رانیون اور بدکارونکی
رہا کرتے تھے لہذا چندرما کے سفارش پر آمادہ ہوئے اور
مہادیو جی کے ہاتھ سے اُسے بچا دیا اور چونکہ مہادیو جی خود بھی اس
بدکاری مین ملوث تھے کہ گہیشرونکے جوروون سے اُنھون نے
بکمال بیحیائی فعل بد کیا تھا کیا ہوا کہ ازراہ ظاہرداری کے حوصلہ
تعزیر دینے چندرما کا کیا تھا جب سفارش برہما جی کے موافق
مرضی باطنی کے اون تک پہونچے تو تعزیر دینے سے باز
رہے اسیطرح ازدہ پوتے مسریکشن جی کے بعلت زنا کے
ساتھ اوگہا کے ماخوذ ہوئے اور اوگہا کے باپ نے اس
جرم مین اسکو قید کیا اور یہہ خبر جب کرشن کو پہونچی تو اوس زانی فاسق
کے حمایت پر مستعد ہوئے اور یدراوگہا پر فوج کشی کے اور

بعد مقاتلۂ عظیم کے اوسکو مع اوکہا مزینہ کے اپنے
گہر لائی اور گہر لاکر اون دونون کا نکاح کرادیا الخ اور دیکھیے
راجہ دیوداس کے عہد مین یعنے ست جگ مین کسقدر زنا
وغیرہ کثرت سے ہوئے ہین ادھیان ۸۸ کاشی کھنڈ پران
ملاحظہ کیجیے اوسمین صاف لکھا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ زنان
شوہر اگذاشتہ باہر کدل رغبت می شدی پیوستند وہمان قسم
مردان نیز بعمل مے آوردند بلکہ بسیار زنان ودختران محل خاص
راجہ بہانبچ پردہ نشستند الخ اور عہد پرس رام مین بہت چھترانیان بغیر شوہر
بے زنا کراتی تہین اور اونسے اولاد حاصل کرتی تہین پرب
مہابہارت کا دیکھیے اوسمین لکھا ہے قولہ ترجمہ فارسیہ کہ در
ایام گذشتہ در عالم چھتری نہ ماندہ بود زنان چھتریان بعد طہارت
از حیض غسل کردہ پیش برہمنان می آمدند و برہمنان از ایشان
صحبت میداشتند وآنہا را فرزندان پیدا می شدند ہمچنان بار دگر
از برہمنان چھتریان پیدا شدہ اند الخ اقول غرضکہ کوئی دور ایسا
نہین ہوا کہ جسمین فحوش گروہ ہنود مین جاری نہ ہوا ہو شفق
من حسب دین کی یہ شکل ہو اور اونکی پوتھیان یون گواہی دین تو بہر
اونکا صالح ہونا اور معاذ اللہ رسولون مین اونکو شامل کرنا یہ

کیونکر آپ کی راے مین آیا جو آپنے قرآن مین اونکے معلمیت
کو ملایا پھر مہابھارت اسمید پرب مین مرقوم ہے قولہ ترجمہ فارسیہ
کہ زن دیوے گفت کہ من پستانہای خود را کہ بدرازی چہار
کروہ است گردانیدہ ارجن راخواہم زد الخ بھاگوت کے نوین
اسکندسے ثابت ہے کہ راجہ سگر کے چھ ہزار بیٹے قابل
جنگ کے ایک وجہ سے اوسکی حیات مین موجود تھے
کہ اسمید بگ کے گھوڑیکے ساتھہ وہی تھے الخ اس اشلوک
کا کچہ نسب نامہ بھی سن لیجئے مولوی محمد علی صاحب کتاب ظفر المبین
مین بجواب اندرمن تحریر فرماتے ہین صفحہ ۳۵۸ قولہ قصہ حامل ہونے
بھائی کرشن جی کا اور دستہ آہنی جننے کا یاد کیجیے بہت مرد
اکابر ہنود مین سے غلبۂ شہوت نسائی کے سبب عورت ہوگئی
اور مردون کے ساتھہ منعقد ہوے منجملہ اونکے ایک فرزند
ارجمند خاص سورج دیونا کے ہین کہ عورت ہوجانے کے بعد
نکاح مین بدہ کے جو نوزادہ چاند کا ہے آئی اور مہاراجہ کرشن جی
اونہین کی نسل مین ہین الخ اقول مشفق من آپنے ہدایت الہنود کا ہیکو
تصنیف کی بلکہ تخریب الہنود اسکو کہنا چاہیے یقین ہے کہ
جب اس نامہ کی نقل مہاراجہ بلرام پور کی نگاہ سے گذریگی تو

آپکی تنخواہ جو کچھ ہو کی موقوف ہو جائیگی آپکی خوش آمد کچھ کام
نہ آئیگی جناب من دیوتایان ہنود اور اونکے بیدون کی کچھ
اصل نہین ہے آپنے تواریخین نہین دیکھین صاحب مصنف
کتاب خلعت ہنودیون تحریر فرمائی ہین قولہ کہ جب بمقابلۂ موسے
علیہ السلام فرعون مع فوج غرق دریای نیل ہوا تو اوسکے
ارباب نشاط بھاگ کر ملک ہندوستان مین آئے اور یہان
کے راجگان بت پرستون سے ملاقی ہوئے اور اونکو گانا بجانا
سناکر خوب محظوظ کیا تو وہ گویا اون بت پرستون مین بڑی
عابد خدا پرست مشہور ہوئے چنانچہ آپنے زبان ہندی مین اونکا
نام برہمن مقرر پایا برہ بمعنی ورد اور من بمعنی دل یعنے
اونکے بیان سے دل مین محبت الٰہی کا اثر پیدا ہوتا ہے
اور وہ لوگ اہل ولایت اور ذلعلم اور مصاحب بادشاہ فرعون
کے تو تھے انہون نے سونچا کہ یہ قوم ہندی کہ نہایت
ابلہ اور نے دین محض تو ہین انکو کسی سررشتۂ باطلہ پر لگائیے روئی
کہائیے تب اون لوگون نے کل قواعد اپنے نفع کی تلقین کرنا
شروع کیے کہ جس سے پوتھیان مملو ہین چنانچہ لفظ مصر جمکا
ہمارے اس بیان کی صحت کرتا ہے کہ وہ لوگ مصر ہی کے

رہنے والے تھے پس اسیوجہ سے برہمنون مین قوم مصر
بہت معزز اور کہرے برہمن کہلاتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ اپنے بندون کی ذلت خالق کو بھی خوش آئی ٭ صدقے
کا رزق لکھا تقدیر برہمن مین ٭ جیسے میان عزازیل جب
قریش مین ایک مرد ضعیف بنکر آئے ہین تو انہون نے اپنے
تئین شیخ نجدی ملقب کرکے بیان کیا ہے کہ مین نجد کا رہنے والا
ہون اسیوجہ سے صاحب عنایت نے اسکو شیخ نجدی ملقب کیا ہے
چنانچہ آپ بھی بلگرامی کہلاتے ہین فقط اسی راہ سے کہ آپکا
مولدگاہ قصبہ بلگرام ہے چنانچہ بعد عرصے کے جبکہ زمانہ نوشیرواں
کا ہوا تو بیاس جی نامے ایک برہمن ہندوستان سے طرف
خطۂ ایران کے چلا گیا اور زردہشت سے ملاقات کی اور اوسکا
آئین پسند کرکے واپس آیا ہندوستان مین پس اوسنے کیسم
پوشیان اور آئین پرستش اہل ہنود کو تلقین کیا ہے اب ہم
اپنے اس قول کی صحت کو عبارت دساتیر زردشتی مین جو نامہ
موسومہ بنامہ ست دخشور ہے آپکے پیش کرتے ہین قولہ
چون بیاس ہندی بہ بلخ آمد گشتاسپ زردشت را بخواند و با دخشور
یزدان آمدن آن گفت پیغمبر پاسخ داد کہ یزدان آسان کند پس

شہنشاہ فرمودتا از ہر کشور فرزانگانرا خواند چون ہمہ گرد آمدند زردشت
از تفرین خانہ برآمد بیاس نیز دران انجمن درآمدہ با دخشور یزدان گفت
ای برزرشت از پاسخ دراز گذارے چنگر نکاچہ مہانیان آہنگ
گزیدن کیش تو دارند و خرد این فرجودہاے تو بسیار شنیدہ ام
و من مردے ام ہندی نژاد و بدانش در کشور خود نے مانند رازے
چند سر سبتہ دارم کہ از دل من بر زبان نہ آوردہ ام چہ گروہے
گویند کہ از ہر سان آگہی با ہر من کیش دیو پرست دہند جز از دل من ہیچ
گونہ بہ شنیدہ اگر درین انجمن یک یک ازان رازہا خوانے
یا آئین او در آمیم زردشت گفت کہ پیش آمدن تو یزدان ازان آزہا
آگہی نبخشیدہ پس این دریسم را از آغاز تا با سنجام برو خواند چون
بشنید و بسم پرسید بمغز رسید یزدان را نماز برد و بہ آئین
در آمد و بہ ہند باز گشت الخ اقول دیکھیے یہ دساتیر ہماری بنائی ہوئی
نہین ہے پارسیونکی کتاب ہے وہ اسکو کتاب آسمانی سمجھتے
ہین گو وہ کتاب آسمانی نہو مگر بہر ہی خالی اس سے نہین کہ اسکو
مثل کتاب تاریخ کے سمجھنا چاہیے بہر صورت مدعا ہمارا ثابت ہوا
کہ بیاس جسنے بلخ مین جاکر دین زردشت مین داخل ہوئے
ہین چنانچہ یہ قول دساتیر کا کہ بہ آئین در آمد گواہی دیتا ہے اور

ف ۱ یہ حاشیہ بخط مصنف ہے

یہ عقیدہ عناصر عبادت و آفتاب کی پرستش کا جو ہنود رکھتے
ہین بلاشک عقیدہ زرتشتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آج سے
سات سو برس پیشتر ہر شخص خوب جانتا تھا کہ دین ہندوؤنکا بعینہ
دین آتش پرستون کا سا تھا اور کتابین اونکی تراجم استا و زند
کتب آتش پرستون سے ماخوذ ہین چنانچہ سومنات مین جو
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے برہمن بتخانہ کی تعریف کی ہے تو اوسمین
اوسکو اوستاد اوستا و زند سے سراہا ہے وہ لکھتے ہین بیت

مہین برہمن استوم بلند + کہ ای پیر دانای اوستا و زند + اور
تاریخ ہند مؤلفہ الفنسٹین صاحب مین مرقوم ہے قولہ کہ ہندوؤن
کی بنیاد بیاس جی سے جو ہندوؤن کے مفروضہ مؤلف ہین قریب
۳۰۰ برس قبل مسیح علیہ السلام کے ہوئے ہین غالبًا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اس مؤلف نے گو وہ کوئی کیون نہ ہو اون تالیفون
کی نشا اور ضروری مسئلون پر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن کلبروک
صاحب کی یہ راے ہے کہ بانی پانچ فرقہ اس سے پہلے کے
ہین بلکہ بدہ اور جین کے فرقون سے یہ فرقہ نیا ہے اسلیے
کہ جس کتاب مین اس فرقہ کے مسائل اور عقائد کا بیان ہے
جو ۶ سو برس پیشتر حضرت عیسی سے نہ لکھے گئے ہونگے الخ

اقول یہ رای مسٹر الفنسٹین صاحب وکلبروک صاحب کے
ہے مگر مین زیادہ معتمد اس باب مین وساتیر کے بیان کو ٹھہرا کر
یہ کہتا ہون کہ خروج بیاس کا بعہد زرتشت تہا اور زرتشت ہی کی
تعلیمات سے وہ بہرامند و زہوی اور ہند مین آکر پیرمغان بنے
اور وہی آئین زرتشتی اور عقائد تناسخ اور ترتیب ادوار زمانہ اور
دین آتش پرستی وغیرہ کا اُنھون نے ہند مین شائع کیا اور باتفاق
اہل تاریخ ثابت ہے کہ زرتشت ایک عرصہ دراز کے بعد جناب
ارمیان پیغمبر علیہ السلام سے پیدا ہوا جیسا کہ روضۃ الصفا مین
فرقوم ہے قولہ کہ در تاریخ بیاس جی در مجمع مسطور است کہ زرتشت
حکیم در زمان گشتاسب ظاہر شد و او سبد ارحال شاگردی یکے
از تلامذۂ ارمیان پیغمبر می نمود تا علوم عربیہ بیاموخت الخ اور چونکہ
زمانہ ارمیان پیغمبر علیہ السلام قریب ۶۰۰ برس پیشتر جناب مسیح
علیہ السلام سے تہا پس کچھ شک نہین کہ خروج بیاس کو عرصہ
زیادہ دو ہزار پانچسو برس سے نہین گذرا اور مین یہ امر بیقینی
لکھتا ہون کہ تالیف ایکہنڈ کی بلاشک و شبہ بعد طلوع نیر عالمتاب
اسلام کے ہند مین ہوئی ہے کیونکہ ہندوک ایکہنڈ اتہرن بتبدیل
حال سکراچاریج کا اسطور پر لکھا ہے کہ جب وہ وحدت سے کثرت کا

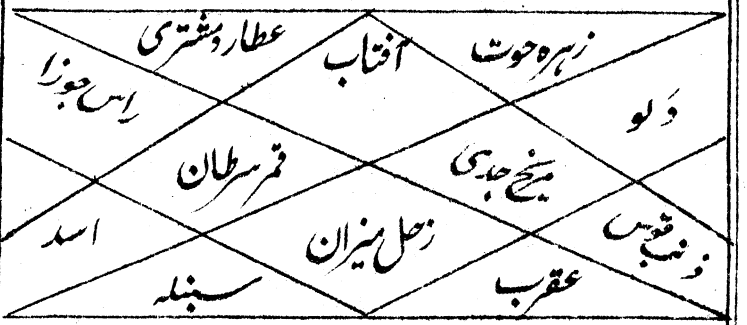
متوجہ ہوتا ہے تو پہلے خدا موجود ہوتی ہے الخ اب دیکھو
یہ خبر زمان ماضیہ کی ہے کہ جس سے صاف واضح ہے کہ سنسکرت
اجاج قبل تالیف بائبل سے گذرا ہے اور زمانہ سنسکرت اجاج
کا زمانہ عیسوی ہے کہ جس عرصہ مین آفتاب عالمتاب اسلام
نے ظلمات ہندوستان کو روشن کر دیا تھا اور اکابر دین اسلام رونق افروز
ہند ہو گئے تھے غرضکہ ان وجوہات متذکرہ بالا سے صاف
واضح ہوا کہ دین ہنود کا کچھ وجود نہین ہے تو پھر آپ کیونکر اور کس
دلیل عقلی یا نقلی سے اس دین کی صحت قرآن قوی البرہان سے
تطابق کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرہ اپنے سر پر دھرتے ہین اب رہی
یہ بات کہ آپنے بزعم فاسدہ خود ثبوت بشر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم بیش خود تجویز کیا ہے سو وہ فقط ہزار خرابی بصرہ آپنے
اس لفظ پر گفتگو کی ہے کہ مہامت سے محمد ثابت ہوتا ہے اسپر
اشلوک بھی چھاپا ہے سو یہ تجویز آپکی مثل آپکے نہایت ضعیف
ہے کہ ہندو کہہ سکتے ہین کہ مہامت اور محمد مین کسیطرح کی
مناسبت نہین اسلیے کہ مہامت کے معنی اردو مین بڑے
مت والا یعنے بڑا عاقل ہوگا اور محمد کے معنے حمد کیا گیا اور تعریف
کیا گیا اور صفت کیا گیا ہوگا تو یہ نظیر آپ کی درست نہ آئی آمین کہین گے

بشرے عقل والی سے بیان بقراط و غلاطون و ارسطو مراد ہیں
کہ وہ لوگ بڑے عقل والے تھے کہ ظاہر ہے لہذا کتب ہنود سے
ابھی تک آپ نے بشارات ہمارے حضور اقدس کے نہیں پائیں
لہذا نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اب ہم آپ کو کتب ہنود سے
بھی بشارات واضحہ مع متن و سند سنادیں وہی ہذا قولہ دیکھو
گلگی پران میں لکھا ہے الی قولہ کہ گلگی نظر اسکے کہا جاتا ہے
کہ گلگ کو دور کریں گے جو زمانہ کے دلوں پر چھایا ہوا ہوگا جیسا کہ
باب چہارم کاشفات انجیل سے ابراہیم علیہ السلام کو فرشتہ کا
قول کہ اسمعیل سے ماوباد یعنے بڑے کو پیدا کرونگا صاف
صاف بتطبیق ہے پھر پران مذکور میں لکھا ہے قولہ کہ قوم گلگی اوتار
گرک یعنے رشی ہوگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم قریش
رشی عابد نضر کی ہے جو کہ اولاد پاک قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم
علیہ السلام کے ہیں کہ اپنی عقل سے حق تعالے کو ایک جانکے
عبادت کرتے تھے (۲) یہ بھی لکھا ہے کہ نام والد ماجد گلگی
اوتار کا وشنو ویس ہوگا اور وشنو اللہ کو کہتے ہیں اور ویس
معنے عبد کے ہیں وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
عبداللہ نام تھا (۳) نام والد ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا سکونتی لکھا ہے جسکے معنی معتمدہ کے ہوے وہی آمنہ کے معنی ہوتے ہین (۴) پران مذکور مین لکھا ہے کہ کلکی اوتار کے چار بھائی ہونگے پر تین بھائی کے نام ہی لکھے ہین ایک کا نام کوی دوسرکا نام سمنت تیسرکا پراگ جیسے کتاب حزقیل و ذکریا و مکاشفات مین چار یارون کے نام کی طرف اشارہ ہے ویسے ہی چینے لوگ کلکی اوتار صاحب کے چار جانشین لکھتے ہین کہ کتاب ڈوالی گلپ کتب معتبرہ اپنے سے چینی لکھتا ہے ویسے ہی اسمقام پر کلکی پران مین یون معلوم ہوتا ہے کہ بجاے اسکے کہ کلکی اوتار کے چار جانشین ہونگے چار بھائی لکھدیا (۵) مقام مولد کلکی اوتار کا شنبھل نگری یعنے عرب کی بستی لکھی ہے (۶) پران مذکور مین ہے کہ اپنے وطن سے شمالی پہاڑون مین ہجرت کرینگے اس سے مدینہ منورہ جانا حضور اقدس کا ثابت ہے (۷) پران مذکور مین تلوار کی بڑی تعریف لکھی ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونکا دین تلوار کے ذریعہ سے پھیلیگا جیسیکہ مکاشفات انجیل مین صاف لکھا ہے قولہ وہ لوہے کے عصا سے تمیر حکومت کریگا اور مٹی کے برتنون کے مانند چکنا چور ہوجاؤ گے (۸) یہ بھی لکھا ہے کہ تمام مقدسین کے

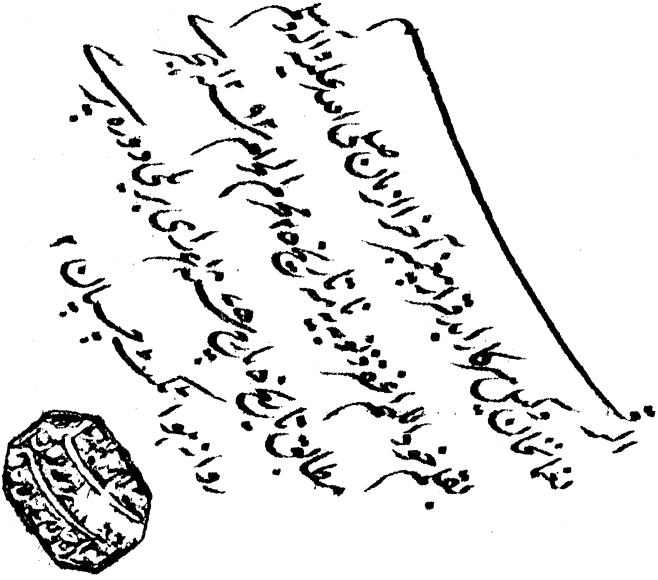
الطاف کرے یگا یہ بات قرآن سے عیان ہے کہ کل انبیا علیہم السلام
کی تعریف اوسمین موجود ہے الخ اب مین آپکو تیسرے تحقیق کی سنہ
وسمت ملائے دیتا ہون کہ میلاد مبارک یوم دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ یا ۱۲ - اپریل سنہ ۵۷۱ ع ولادت باسعادت صبح کے وقت عرب مین
شہر مکہ معظمہ مین ہوئے کہ وسط ہند مین دو ہزار میل کے فاصلہ
مکہ معظمہ سے دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے اوسوقت مین ہند کے
وسط مین دو گھڑی دن صبح صادق عرب کے وقت مین چڑھتا ہی
اور بغیر اسکے کہ نکلی ہوتا صاحب عرب مین ہون یہ مطابقت سب
مشکل ہے کہ حمل کا طالع ہو اور دو گھڑی پر ۲۱ ڈیل زیادہ دن
چڑھے ولادت باسعادت ماہ بیسا کہ بارہوین چاند کے ہو اور
۱۲ ربیع الاول سنہ ولادت ۱۱ یا ۱۲ ماہ - اپریل کو آفتاب حمل مین
تھا اور تاریخ ۱۲ چاند کے تھی چاند سرطان مین ہوا جیسے ابو معشر
نے آفتاب حمل مین اور ذنب قوس مین اور راس جوزا مین لکھا ہی
بدستور مطابق ہے اور حساب سے زہرہ حوت مین اور عطارد
و مشتری ثور مین اور مریخ جدی مین اور زحل میزان مین ہوتا ہے
بس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو گلکی پران کے
اشلوک مین ہے اور وہ اشلوک یہ ہے آپ کی خاطر سے ترجمہ

اُردو مین کیے دیتا ہون ہکذا - ترجمہ قولہ بارہوین چاند سدی کے
بیساکہہ ہشت نام نچھتر ہرسن جوگ کرن بالب مین سورج حمل چاند
سرطان مشتری ثور تیر عطارد ثور میرخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات
ہین راس جوزا ذنب قوس زہرہ حوت میزان کا زحل وقت عمدہ
نام پربہوش ہین دو گھڑی سورج نکلے پر حمل کے طالع مین جسنم
کلگی کا ہوگا بیساکہہ سدی چاند کی بارہوین ہشت نام نچھتر ہین برشن
نام جوگ بالب نام کرن مین پیر کے دن جبکہ اکیس گھڑی پل چوبیس
کا ہوگا سورج کے دو گھڑی نکلے پر ۱۲ یا ۱۱ پل اکیس ہونگے عبداللہ
راست گو کے گھر سنونتی آمنہ کے شکم سے کلگی نام دہرم
کا پاسلنے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا - جسکا کہ زائچہ یہ ہے



اب آپکو مناسب ہے کہ اس مقدمہ کو کسی صاحب نجوم سے
دریافت کرکے دل کو تسکین دیجیے ہر چند آپنے پردۂ اسلام مین

بہت سی تدبیر کی مگر سوائے ایک گھڑیکے اور کچھ حاصل نہوا پھر
پنجستجیات شہادت جناب امام حسین علیہ السلام پر اس
پردہ مین لکھا کہ کوئی نہ سمجھا پھر کتاب اسرار نبوت ضعیف القوت
اس ترکیب سے تصنیف کی کہ کسی کی سمجھ مین نہ آیا پھر چند کہ ہمنے
سبکا جواب تحریر کرکے آپ کو سنایا آپنے ایک کا بھی جواب
نہ دیا دہن مبارک کو سوزن معقولیت سے سیا بس اب
غرض یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ سے باز آیئے عاقبت
نہ گنوایئے مشفق من دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شیطان سر پیہاتہ دہر سے روتا ہے زیادہ و بس فقط



درینولا ایک نامہ تازہ بتازہ جو لکھا گیا ہے وہ بھی
درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے کہ واعظین کے کام
آوے۔

نامہ مبارکباد

یوم کلان

لطفہ
زاد
گڑھ
علی
واقع
سید صاحب حاجی مسلمانان رنگون

بعد ما وجب کے مطلب یہ ہے کہ آج پرچہ تہذیب
الاخلاق مطبوعہ شوال ۱۲۹۳ ہجری سرکارہ اسلام نے
ہمین پہونچایا مژدہ مبارک باد عید کا خوب ہماری
سمجھ مین آیا واہ کیا خوب طریقہ ہجو ملیح کا آپ کو

آپکے دوست خیالی نے بتایا لہذا کچھ خلاصہ اونکا قلم بند کرکے
بھیجدیجئے مبارکباد یوم کلان کی آپکو سناتا ہون وہنوز۔ قولہ
السلام علیک وعلیکم السلام حضرت مبارکباد شدید تو لیجیے معانقہ
تو فرمائیے اسکے جواب مین آپ فرماتے ہین قولہ آیئے آیئے
تشریف رکھیے دل ملے ہوئے ہین معانقہ کیا ہے اسپر
آپکو جواب دیتے ہین قولہ کیا آپ معانقہ عید کو جائز نہین سمجھتے
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ جناب مین کوئی مولوی ملا مفتی تو
ہون نہین کہ جائز ناجائز سے بحث کرون اس جھگڑے کو جانے
دیجیے نیٹے مزے مزے کی خوش کن باتین کیجیے اسپر وہ فرماتے
ہین قولہ نہین صاحب پہلے اس بات کا تصفیہ کر لیجیے کہ عید کا
معانقہ جائز و مستحب ہے کہ نہین اسپر آپ فرماتے ہین قولہ حضرت
میری رای جب آپ سنینگے تو چونکین گے اور متعجب ہونگے
اور فرماوینگے یہ تو سب سے انوکھی رای ہے الی قولہ خیال
کیجیے کہ جائز ناجائز یہ سب قسمین افعال مذہبی کی ہین عید کا
معانقہ کوئی مذہبی افعال مین نہین ہے جسپر جائز ناجائز کا
اطلاق ہو سکے یہ بات صرف باہم معاشرت کی ہے اگر اسپر بحث
ہو سکتی ہے تو یہ ہو سکتی ہے کہ آیا یہ طرز معاشرت قابل

پسند ہے یا نہین مہذب ہے یا نہین سو اسکا یہ حال ہے
کہ جبتک قوم کے خیالات نہین بدلتے اور تعصب نہین دور
ہوتا اوسوقت تک جو رسمین اوس قوم کی ہین گو وہ کیسی ہی نامہذب
ہون مہذب ہی معلوم ہوتے ہین اسکے فیصلہ کرنیکو کوئی پیمانہ
نہین ہے جس سے اس رسم کا مہذب یا نامہذب ہونا ناپ
لیا جاوے اگر کوئی پیمانہ اسکے لیے ہوسکتا ہے تو فقط ترقی
علوم وفنون سے ہوسکتا ہے گو یہ مثل مشہور ہے کہ لیلی را
بچشم مجنون باید دید ہر ایک شخص اپنے معشوق کو سب سے
زیادہ خوب سمجھتا ہے الخ اسکے بعد آپنے بڑی لمبی چوڑی تقریر
محض بے فائدہ یعنے عید کے معانقہ کو آپنے فرمایا ہے قولہ
کہ یہ دو سانپون کا سا گتھنا یا دو کتے لڑنے والون کا لڑنا ہے اسکے بعد
اپنی تمامی پر لکھا ہے قولہ یہ بات سنکر میرے دوست خیالی آنسو
بہرلائے اور کہا میان کہتے تو تم سب سچ ہو پر چاہے کوئی مانے یا نہ مانے
زیادہ والسلام ۔ راقم سید احمد خان ۔ جواب واہ سبحان اللہ
حضرت من گڈمین ہین پوچھتا ہون کہ ہیئت اسلام کا دعوی اور روش
اسلام پر یہ مزخرفات بھلا آپتو فرماتے ہین کہ ہین ملا یا مفتی نہین
پھر بھلا تفسیر قرآن مجید کی آپ کیون کرتے ہین عید کے معانقہ پر

تو آپنے دو سایئون کا گتھنا یاد و گھڑی نیولون کا لڑنا فرمایا یہ معاشرت
آپکو ناپسند معلوم ہوئی حقیقت مین بقول آپکے لیلی رابچشم مجنون باید
دید کسی نے سچ کہا ہے ؎ ہرکہ خسپد درمیان آن ہا بیند بخواب
تشنہ آب و خواجہ در سنگ استخوان بیند بخواب مگر مین حیران ہون
کہ یہ معانقہ آپ کو کیونکر پسند آیا ہوگا جو کہ آپکے صاحبان علم و فنون
یعنے علم کے دیوتا ون مین رائج ہے مثلاً بروقت رخصت کسی
عزیز یا عزیزہ کے بھائی جوان بہن جوان کا منہ سربازار چومنا یا
ایک لکڑ متا سر پر رکھ کے بینت ہاتھ مین لیے ہوے سیٹی
بجاتے کتا آگے آگے لیکر چلنا اور بعضے آپسے تہذیب یافتہ
کو مین نے دیکھا ہے کہ کتے کا پلا جیب مین یا گود مین لیے رہنا
یا خوشی کے دن مین بگانی جورو بیٹی بہو کے گلے مین ہاتھ ڈال کے
ناچنا منہ اور ہوٹونکو چومنا قبل از نکاح استحان پسند یا ناپسند عورت
کا مرد کو پسند کرلینا کہ ظاہر ہے مناسب تو یہ تہا کہ پہلے ان صاحبان
تہذیب کو نصیحت کی ہوتی نیکنامی لی ہوتی جو ستادہ آپکو سراہتا
برخوردار بناتا نہ یہ کہ برعکس آپ ایسے تہذیب یافتہ سے وقوع
مین آیا یہ کیچہ عجیب بات ہے مشفق من ہنگام جہالت کی رسمین
ابھی آپنے سنے نہین جسکو اسلام نے مٹایا خیر ایک آدہ مین بیان

کردون اقول کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ جب اسلام
پھیلا اور حدود و مراسم اسلامیہ جاری و شایع ہونے لگے اور
رسمیات ہنگام جاہلیت مٹنے لگے تو ایک عورت مثل آپ کے
ہمارے حضور اقدس روحی فداک کی خدمت مین حاضر آ کے
عذر کیا کہ ہمپر رسمیات اسلامیہ نہایت شاق ہین حضور نے اپنے
اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ کون سا امر
ہے جو تجھپر شاق گذرتا ہے اوسنے عرض کی کہ عدت کی رسم
جو کہ اسلام مقرر ہوئی ہے کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جائے
وہ چار ماہ اور دس یوم خانہ نشین رہے سر مہ گنگی کچھ نہ کرے
بعد پھر اختیار ہے نکاح ثانی کا یہ سرشتہ ہمکو نہایت شاق ہے
آپنے فرمایا کہ ہنگام جہالت مین کیا دستور تھا اوسنے عرض کیا کہ ہنگام
جہالت مین یہ دستور تھا کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جاتا تھا تو جو کپڑا
کہ وہ اپنے بدن پر پہنے ہوتے تھے وہی کپڑا سال بھر تک پہنے رہتی
تھے اور ایک کوٹھری مین جو کہ اسقدر ہو کہ لیٹ رہے اور بیٹھ رہتے
تھے اور سال بھر کے بعد خانہ کعبہ مین حاضر ہوا کرتی تھی جو
اندر خانہ کعبہ کے دھرا تھا اوسکے آگے برہنہ ہو کر بیٹھتے تھے اور
ایک سو مینگنی بکری کے یا اونٹ کی اپنے سر سے ایک ایک کر کے

طرف نشست کے پہنک دیتے تھے اور ایک جانور پرندہ
اپنی شرمگاہ سے مس کر کے اوڑا دیتے تھے تب عدت سے
باہر آتے تھے اسپر حضور اقدس نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بڑھیا اس سے
تو رسوم اسلامیہ کہین آسان ہین لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ
جو رسمیات اسلامیہ کو رسم جہالت تصور کرتے ہین یہ کون نادانی ہے
ذلت اور ہٹانی ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر کوئی دیکھے
الے ہزار یکے بہول ہم اپنے کسوٹی کی جڑت کہتے ہین
جناب ہن آپکے حواریون مثل منشی چراغ علی صاحب و مولوی فرید الدین
صاحب نے تو مجھسے آپکی علمیت و تواریخ دانی کی وہ تعریف کی
اور ڈرایا تھا کہ اگر دوسرا شخص کوئی مدرسات حال کا التعلیم یافتہ ہوتا تو
آپکے مقابلہ پر قلم بھی نہ اوٹھاتا بلکہ ایک آدہ صاحب نے تو آپکے
تعلیمات کے یہہ اشعار بھی سنائے مگر چونکہ تائید الٰہی و پروردش
جناب رسالت پناہی ہمیان شامل حال تھی کچھ خیال مین نہ آئے
اشعار یہ ہین قولہ تعلی سید احمد خانصاحب بہادر

آجکل ہو نہین سر بستر خواب راحت	نشہ علم سے مسرور و غرور سخوت
مزہ لیتا ہون پڑا علم و عمل کے اپنے	ہے تصور مرا ہر امر مین تقدیس صفت
ہوگیا علم حصولی سے حضوری مجکو	ہے مراد من محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھی وہ بدیہی ہین تمام — عقل کو وقفہ یورپ سے ہوئی ہی کثرت
لندن پاک کی تاثیر یہ ہی مجکو حصول — کہ جسے چاہون کرون عقل ہی باطل ثابت
کبھی ہین کرتا ہون تصریح معانی و بیان — کبھی ہین کرتا ہون توضیح نجوم و ہیئت
کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول — کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت
کبھی ہون علم الٰہی کیطرف ذہن رسا — کبھی کرتا ہون طبعی ہین طبیعی جودت
کبھی ہی عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم — کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت
کبھی کرتا تھا قدم حرج کا باب بہبات — اور کبھی کرتا تھا باطل بسمار انشفت
کبھی انکار قیامت پہ ہین لاتا تھا دلیل — کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت
حشر اجساد مین تھا گاہ تردد مجکو — کبھی تھی عالم برزخ مین مجھے اک حیرت
کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی مجھ پر — کبھی ہین نا پتا تھا سطح زمین کے وسعت
کبھی ہین کرتا تھا اعراض ہین جو ہر قائم — کبھی ہین کرتا تھا معلول ہی ثابت علت
کبھی منقول پہ مائل کبھی سوی معقول — کبھی ہین فقہ پہ رغب کبھی سوے حکمت
کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر — کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت
کبھی ہین کرتا تھا قانون ہی تشریح مکلف — کبھی ہین کرتا تھا قاموس مین تصحیح لغت
کبھی ہین نفی حقایق مین تھا سوفسطائی — کبھی ہین مغربی باطل و درویت
کبھی ہین جبری و مجبور بعقل تدبیر — کبھی ہین قدری و مختار بقدر طاعت
کہ ملاحدہ کی تھی تردید کلام الحاد — کہ وجودی و شہودی ہی بیان وحدت

کبھی پیش نظر انجیل و زبور و توریت	کبھی مصحف پہ نظر میری سر ہر آیت
کبھی زرتشت بوخمین ایسا کہ ساری ہویدا	ز مدارند کی کرتے تھی میری تبعیت
کبھی ہتی آگھی شاستر و بید و پران	کرتا تھا بات مین پنڈت کی کہتا مین کہندت

غرضکہ اسی طرح اور بہت زیادہ گویان آپکے سنی ہین کہانتک قلمبند ہون پھر صفحہ مین آپ یون چھپکے ہین یا بہکے ہین قولہ اجی یہہ آٹھوین خاتم النبیین کیسے آپنے سنا نہین کہ مولوی یعقوب صاحب اور اونکے ساتھی سات خاتم النبیین تو زمین کے اوپر اور اندر بتلاتے ہین اور اب اونپر وحی آنا شروع ہوئی ہے پھر آٹھوین ہو گئے کہ نہین الخ جواب یہہ آپنے خوب دے پر کی اوڑائی ہے ایصاحب یہہ جھگڑا سات و آٹھہ خاتم النبیین زیر زمین ہونیکا بالس بریلی مین ایک آپکے شاگرد صاحب ہم مذہب نے اوڑایا تھا سو وہ بالکل توہمات شیطانی جھوٹی کہانی ہمارے علماء دیندار سعادت شعار نے کر دکھایا کتاب تنبیہ الجہال مین دیکھیے اگر آپکو بہم نہ پہونچے تو ہمسے عاریتاً طلب کر لیجیے کہ ہمارے کتب خانہ مین موجود ہے ہمارے حضور کے خاتم النبیین ہونے مین تو کوئی کلام کی گنجائش ہی نہین اللہ جل شانہ نے خود اپنے کلام پاک مین خاتم النبیین فرمایا ہے ہان البتہ خاتم شیاطین

ابہی تک نہین ہوا ہے اگر آپ فرماوین گے تو یقین ہے
کہ چند انفار مین گن بہی دونگا جیسا کہ مولوی محمد یعقوب صاحب نے
اپنے خط مین لکہا ہے **قولہ** یعنے عالم رویا مین مین دیکہتا ہون
کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ سید احمد خان دجال ہے یہ سنکر مین نے
عذر کیا کہ وہ دجال کیونکر ٹہرا تو وہ فرمانے لگے کہ تمنے یہ حدیث
نہین سنی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہین
ثلاثون دجالا یعنے میری بعد تیس دجال ہونگے اب فرمایئے
کہ ہمین آپکو یا آپکے نائب جدید منشی چراغ علی صاحب ہمارے
دوست کو کیا عذر ہے دیکہو چند توہین گنے بہی دیتا ہون مولوی
یعقوب صاحب تو آپ ہی تک ہین مثلا علیگڑہ مین آپ اور صوبہ اودہ
ضلع سیتاپور مین منشی چراغ علی صاحب اور حیدرآباد دکن مین
مولوی سید مہدیعلی اور دہلی مین تارا چند اور جلیسر مین مولوی صفدر علی
رئیس آگرہ اور امرتسر مین مولوی عماد الدین پانی پتی لا امتی
اور بنارس مین آپکی اول الحواری مرزا رحمت اللہ صاحب یہ سب
بقید حیات موجود ہین باقی تا یوم قیام ہوتے چلے جاوین گے
اور جو مر گئی اونکا شمار ہے نہین بس آنکے خیالات جو بعد
واپسی لندن کے جو بہک گئے ہین اونکا اوتر نا معلوم

بقول شاعر ؎ چڑھی ہے ایسی تمہاری دلیر شراب الفت ؛
کتاب حکمت ہزار دیکھیں کہیں نہ اوسکا اوتار دیکھا ؛ فقط

راقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۶۷ء کو لکھنؤ سے روانہ ہوا ٹکٹ چسپاں ار —

نقل خط ہذا بذریعۂ عرضی تاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۶۸ عیسوی کو آگرہ آباد سی خدمت میں سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق مغربی وشمالی کے روانہ ہوئی ہے لندن ٹکٹ چسپاں اطلاعاً قلمی ہوا

پھر اسکے بعد یہ نامہ بطور ہدایت کے تحریر ہوا
درج کتاب ہوتا ہے جو سنتا ہے وہ روتا ہے
سید صاحب کی قابلیت کو بچہ بچہ جانتا ہے

ہو المستعان

نامۂ ششم

زاد لطفہ
بنارس
حسب بہادر حج

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب

بعد ادائے حسب کے آمدم مطلب قطعۂ نامۂ نامی گرامی از ان
زبدۃ العلما جناب محمد علی بخش خانصاحب بہادر
حج واقعۂ باندا محررۂ ۲۵ - اگست سنہ حال بنام
نیازمند مشعر باین مضمون آیا سرفراز فرمایا قولہ جناب

خانصاحب اب تو ہمارے مخالفین مذہب کا یہ حال ہے کہ قواعد
عربیہ و علم تفسیر و حدیث سے کوئی معنی کسی آیہ کے لکھنے سے
معذور ہوئے ہین نسخہ تورات کہ محض واہیات نے اصل ہے
سامنے رکھہ کے منشی چراغ علی معنی قرآنکی لکھتے ہین نہ وہ الفاظ
قرآن مین موجود ہین جنکے معنی تصنیف کیے جاتے ہین نہ تورات
مین وہ الفاظ موجود ہین جنکی سند لاتے ہین حتی کہ نظیر کا لفظ اونکی
معلم اول نے بمعنی آفت اخذ کیا ہے اور اونکے حواری نے
بمعنے لشکر اختیار کیا ہے اور نمل سے مراد قوم انسان قرار دی
ہے اور ہدہد نام رکھدیا ہے حضرت سلیمان کے لشکر کے سردار
کا جب یہہ حال ہے تو اب ہم کیا خاک بحث کرین ہر شخص کو اختیار ہے
کہ قواعد صرف و نحو و لغت و معنی و بیان کو چھوڑ کر جس آیۂ قرآنی کے
جو چاہے معنی بیان کر دیا کرے اور احادیث کی نسبت متعدد تحریرات
مین لکھدیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاذ اللہ افترا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر کیا کرتے تھے مفسرین کو کذاب اور مفتری اور فسانہ گو
لکھتے ہین جب یہ حال گالیان سنانیکا اکابر دین کی نسبت ہے
تو بھلا وہ لوگ قابل خطاب علماء دین کے کیونکر ہو سکتے ہین اب تو
بحث علمی و مذہبی نہ رہی بھنگیڑ خانے کی آوازین اور گالی گلوچ

پہرہ لوگ آ گئے ہین اور طرفہ یہ کہ مفسرین پر طعن کرتے ہین کہ وہ
اہل کتاب سے اخذ مطالب کیا کرتے تھے مگر خود بدولت ہی
اوسی طعن مین شریک ہین سوائے اقوال مہمل محرفہ کے کوئی
سند نہین لاتے ہین اسی سے اونکے سخن سازی والحاد وزندقہ
ظاہر ہے الجواب مین کہتا ہون کہ بھلا یہہ کون تہذیب اور ٹیٹ
اسلام کی روش ہے ایصاحب ایسے تاویلات تو یہود و نصاریٰ
جو کہ قدیم سے ابطال اسلام کی مدعی ہین اونسے بھی سرزد نہین
ہوئی برا نہ مانیے یہ تو وہی مثل ہوئی بلکہ آپ کی نسبت اصل ہوئی
بیت بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ٭ ایخین تسبیح کے دار داتر
فرمایئے کسی دین آئین کی نسبت کلمات لاطائل تو ہمینا لکھہ کے
طبع کرانا کس قانون مین جایز ہے اہل فارس کا قول ہے چیزے بگو
کہ بگنجد گستاخی معاف ابھی کوئی تاویل کرے کہ سید احمد خان صاحب
بہادر رحیم بنارس کے گلے مین آماس ہے لہذا اس سے مراد
بنارس یا علیگڈہ کا چمگدڑ مراد ہے اور منشی چراغ علی صاحب چونکہ
ہمارے بھی شفیق ہین اور رنگ گورا ہے اس سے دودھیا
لٹورا مراد ہے تو آپ کو کیسا ناگوار ہوگا جو سنیگا وہ کہیگا یہ
محض واہیات ہے قابل تاویل ہذا کم ذات ہے دیکھو کتاب

مؤید الاسلام جو کہ دہلی مین ترجمہ ہوئی مصنفہ مسٹر جان ڈیونپورٹ
صاحب کا پہلا صفحہ قولہ مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کے عیب
اون لوگون کے بات ہر گز میری خیال مین نہین آئی جو کہتے ہین
کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تھے اور اُنہون نے قرآن ایسا
لکھا ہے یعنے قصداً فریب کیا ہے جیسے کوئی جعلساز لکھے
میری رای مین جو منصف آدمی قرآن کو پڑھیگا اوسکا یقین اس
قول سے بالکل مختلف ہوگا الخ از کتاب کارلل صاحب جلد ۱ صفحہ
۴۱۲ مطبوعہ لندن اقول سبحان اللہ مدعی ابطال اسلام تو یون
فرماوین اور مدعی ثبوت اسلام اونکے مفسرین اور صحابہ کرام کے
نسبت یہ ایمانداری جتاوین پس قربان اون مسلمانون کے اسلام
کے جو کہ آپکے شریک چندہ ہین نہین معلوم حاکم مطلق سے
یوم جزا کو کیا عذر پیش لائین گے جب آپکے ہمراہ کر دیے
جائین گے دیکھو قرآن مین جہان چیونٹیون کا ذکر ہے وہان
خدا فرماتا ہے کہ کہا چیونٹیون نے گھس چلو اپنے سوراخون
مین ایسا نہو سلیمان کا لشکر ہمین پیس ڈالے وہم لایشعرون
یعنے اونہین معلوم نہو اب فرمایئے وہ کون قوم ہے پردہ
زمین پر جو کہ سوراخون مین رہتے ہون ہان اگر امتیان پیغمبران

یورپ ہون تو یہ اور بات ہے باقی ہفت اقلیم مین تو ہمنے
نہین سنا کہ کسی تواریخ مین لکھا دیکھا ہے مشفق مکرم آپ علم
تواریخ سے بھی نابلد ہین دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے
؎ آپ سے عاجز ہو دنیا مین اوسے ہرگز نہ چھیڑ ۔ حق نے
فرمایا ہے قرآن بیچ چیونٹی کو نمل ۔ اور جہان ہدہد کا ذکر ہے
اوسکے اول آیہ دیکھیے یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے وتفقد
الطیر یعنے خبر لے پرند جانور کی اب فرمایئے کسی محاورہ مین
سردار لشکر کو کسی نے پرند جانور بولا ہے اور پھر اسکے
بعد آیہ ولاذبحنہ شہادت دیتی ہے جانور سے اگر سردار
آدمی ہوتا تو حضرت سلیمان کہتے ولاقتلنہ آپ اجتہاد فی اللغت
تو کرتے ہی تھے اب خیر سے فی العبارت بھی شروع ہوگیا جناب
من آپ بھی باز آیئے تو فرمایئے کہ ہنوز در توبہ باز ست آیندہ آپکو
اختیار ہے بندہ لاچار ہے بقول مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد وبس
اطلاعاً گذارش ہوئی



اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا مناسب معلوم ہوا
کہ یہ بھی سر دست داخل کتاب رہے۔

ہو المستعان

نامۂ ہفتم

لطیفہ
زاد
گگڑہ
واقع علی
پشن دار
بنارس

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے آمدم بمطالب رسالہ اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع ۲۴ رمضان المبارک ۱۸۸۹ء ہجرے
آج ہمارے نگاہ سے گذرا جسمیں آپکی رائے
مالک مطبع نے نسبت مسلمانون کے لکھی ہے

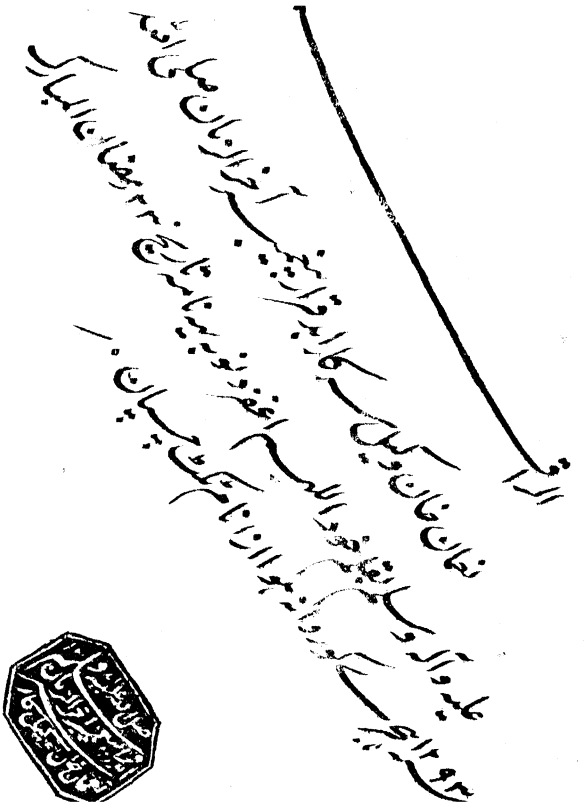
اوسمیں پڑہ کر نیاز مند بہت محظوظ ہوا مگر مناسب معلوم ہوا
کہ اپنی رائے بھی نسبت آپکی رائے کے ملانا چاہیے بس
چند فقرات اوسمین سے منتخب کرکے مع اپنی رائے کے
عرض کرتا ہون معاف فرمائیے گا **اقال** ہماری یہ رائے
ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لفظ
خراب سے خراب اور سخت سے سخت اونکی نسبت استعمال
کیجائے وہ سب درست اور بجا ہے الخ **اقول** اس آپ کی
رائے سے کچھ ہم بھی اتفاق کرتے ہین بدو وجہ اول یہ کہ
باوصف دستخط ہوجانے استفتا ثبوت کفر نسبت جناب
والا کے کل علماء ہند کا فر یقین سے پھر آپکے اجرائے مدرسہ
کے تائید مین لاکھون روپیہ کا جمع ہوجانا اور خزینۃ البضاعت
قرار پانا بے شک قول آپکا بعد استثنا دو سہ علماء ہند کے
صحیح معلوم ہوتا ہے بقولہ تعالے شانہ تعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ اللہ تعالے اپنے
کلام پاک مین صاف صاف فرماتا ہے کہ باہمدگر اعانت کرو تم
اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور ایکدوسرے کی اعانت
نہ کرو تم اوپر گناہ اور تعدی کے دوم یہ کہ باوصف اسکے کہ اجانب

مراد بہ مولوی محمد بخش فاضل مدرسہ دیوبند و مولوی محمد عابد صاحب انبیٹھوی

حاکم وقت سے ہمنے اپنی تحریرات طبع کرانیکو لوکل گورنمنٹ اودہ
سے حاصل کیا جسکو عرصہ ہوا اور یقین ہے کہ نصف ہندوستان
مین گشت کرآئی ہونگے اور مسلمان صاحبون سے بخوبی
سمجھایا کہ آپ لوگ اگر چندہ اسقدر جمع کردیتے تو ہم بھی جوابات
جو کہ ابطال قرآن اور رسالت مین ہوئے ہین اونکو طبع کراکے مسلمانونکو
تقسیم کرتے استمداد کنندگان یوم جزا کو ثواب پاتے مگر باوصف
جد وجہد کے ابھی تک کہ عرصہ ہفت سال کا گذرتا ہے یا پچھتر روپیہ
کی نوبت بھی نہ آئی ہوگی پس ادھر سستی اور ادھر چستی کہ جسکا مآل
ظاہر ہے تو اس صورت مین آپکے فقرات بعض مسلمانان کی
نسبت نہایت درست اور ہمدردی قومی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے
مگر جب یہ قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آتا ہے کہ ہل جزاء الاحسان
الا الاحسان یعنی عوض احسان کے احسان لازم ہے
تو البتہ گونہ ہٹہ آپکی لیاقت مین عائد ہوتا ہے پھر اسکے بعد
یون نشان دہی کرتی ہو **قال** کہ سلیکٹ کمیٹی خواستگار ترقی
تعلیم مسلمانون مین یہ سوال بحث مین آیا تھا کہ ہندوستان
مین انگریزی تعلیم کا اثر کیون نہین ہوتا جیسا کہ انگلستان
مین ہوتا ہے پس اسکا جواب ابرور کا آرٹکل لکھنے والا

یہ دیتا ہے قولہ آپکا (یعنے مسلمانون کو) گورنمنٹ کے
ذات سے یہ توقع نہ کرنا چاہیے کہ وہ سور کے بالون سے
ریشم کی پتلی بناوین الخ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ بس اب ہم
اپنی قوم سے پوچھتے ہین کہ علم کے دیوتا نے ہمین سور کا خطاب
دیا ہے پس ہمکو اسی خطاب مین خوش رہنا چاہیے یا کوشش کرکے
اور اپنی حالت کو درست کرکے دنیا کو بتلانا چاہیے کہ اس خطاب کا
مستحق کون تھا الخ اقول مشفق مین سلیکٹ کمیٹی کی نظیر کا جواب
تو یہہ ہے کہ اسی طرح بجا لسات اسلامیہ جو کہ اکثر جا بجا ہوتے
ہین اون مین آپ کی اور آپکے حواریون اور صاحبزادگان کے
نسبت بھی یہی سوال کیا گیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ ان اشخاص مین باوصف
آپکے ہر چہار جانب کی نصیحت اور لعن و طعن کے ایسا اثر کیون نہین
ہوتا جیسا کہ صاحبان اہل فرنگ مین ہوا اور مسلمان ہو گئے
پس اسکے جواب مین بھی کہا گیا تھا کہ (یعنے سید احمد خانصاحب
اور اونکے حواری و ہمدرد پسران) کو ہند کے مسلمانون کو یہ امید
نہ رکھنا چاہیے کہ وہ نصیحت پذیر ہون اسلیے کہ سور پاسی ہے
سے تپیا تا ہے ہر چند کہ غذائے لطیف پیش کرو وہ غلیظ ہی کھاتا
ہے رہا وہ دوسرا فقرہ آپکا قولہ کہ ہم اپنی قوم سے پوچھتے ہین

کہ علم کے دیوتا نے ہمکو سُور کا خطاب دیا ہے الخ جو اب اسکا یہ ہی
اقول کہ اب آپکی قوم ہندوستانی ہو نہین سکتی اب آپ اونہین
خطاب دہندگان سے رجوع کیجیے بلکہ ہمارے شفیق منشی
چراغ علی صاحب کو بھی ہمراہ لے لیجیے کہ اونکو بھی ان علم کے
ذیوتاؤن سے کمال رجوع ہے مشفق من روش اسلام اور
اسلامیون پر آپکا کوئی اعتراض جمتا نہین دریا کے بہاؤ مین خس و
خاشاک تھمتا نہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ع مکلف سے
بری ہے حسن ذاتی ٭ قبا ہی گل ہین گل بوٹا کہان ہے ٭
آپنے سُنا نہین حکما کا اتفاق ہے کہ ہر امر اپنے باطن سے
خبردار ہے اور ظاہر ہے کہ باطن امور ظاہر کا اوسکے ظاہر
ہونے سے آشکارہ ہے مگر چشم بینا درکار ہے اور ظاہر و باطن
نیک و یکسان رکھنے سے آدمی کا اعتبار ہے جو لوگ کہ ظاہر ادعوے
ہٹ اسلام بتاتے ہین اور باطن حمایت مدعیان اسلام فرماتے
ہین وہ انجام مین شامت اعمال سے مطعون خلائق ہو کر ذلیل
و خوار ہو جاتے ہین بقول شاعر ع برا اوسکا ہو جسنے کیا
کچھ برا چاہا ٭ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردون کو ٭ اطلاعاً
گذارش ہوئی فقط ۔



پھر اسکے بعد یہ نامہ بھیجا گیا ہے

ھو الستعان

نامۂ ہشتم

زادلطفہ
علیگڈھ
واقع
پشن دار
سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہون آج ایک پرچہ اخبار علیگڑھ سے اسٹیوگزٹ محررہ تاریخ نہم ماہ مئی سنہ ۷۸ء مقام اعظم گڈھ مین ایک مسلمان نے پیش کیا آپکو ہماری سرکار ابد قرار کا خیر اندیش کیا

جسمین آپ کی یہ تحریر ہے پس کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کر کے
مین بھی عذر کرتا ہون نکوئی آخرت پر قدم دھرتا ہون آپ کے
کان دُرمغنے سے بھرتا ہون **قولہ** غرض ہمارے پاس جو کچھ ہے
وہ ہے **الی قولہ** کہ ای مسلمانون ای کمبخت بدنصیب مسلمانون
بادشاہ باپونکے غلام فرزند معزز باپون کی ذلیل اولاد مالدار باپون
کے مفلس ذریات تمکو کچھ خبر ہے تاریخ کی کتابون مین تمہارے
بزرگون کے کارنامے لکھے ہین مین سچ کہتا ہون ابھی تمکی سیاہی تک بھی
نہین سوکھی روے زمین پر تمہارے بزرگون کے فتوحات
کے شادیانے بج رہے ہین یقین جانو کہ ابھی تک اوسکی گونج
بند نہین ہوئی الخ غرضکہ اسیطرح صفحہ بھر مین کل تقریر آپ کی
اشتعال طبع ہر صغیر وکبیر ہے **جواب** سبحان اللہ یہ آپ ہی
کی دلیری ہے کہ ایسے وقت مین ایسے پوچ خیالات فاسدہ بیفائدہ
خلاف قانون چھاپ کر مشتہر کرنا اور سرکار وقت کا خیال نہ کرنا کہ
جنکی بدولت آپ لاکھون روپیہ کے آدمی ہو گئے حتی کہ خزینۃ العنایت
قرار پایا کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہا اصل نہ چھوڑے
نسل کو کم اصل اصل نہووے لاکھ برس تپ کرے سو کاگا ہنس
نہ ہووے + پھر اسکے بعد آپکا یہ بیان ہے یا ہذیان ہے

قولہ ہمنے یہانتک مضمون کو بند کرکے تہوڑی دیر تک سوچا
کہ کس پیرایہ مین مسلمانون سے خطاب کرین کہ جو کچہ ہم
کہنا چاہتے ہین مسلمان اوسے دل سے سنین لیکن
غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسی فکر کرنا لاحاصل ہے
امروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے اور مذہب
کی برائی سنین اور آگ بگولہ نہ ہوجائین یہ مسلمانون سے
نہ ہوا ہے نہو سکتا ہے الخ جواب واہ شاباش نمکحلالی
اور خیر خواہی کی تہے معنی ہین بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپنے
جو آجتک تو ہین اسلام پر دہ اسلام مین تحریر کی اور طبع
کرائی اوسپر تو مسلمانون نے تحریر جواب مین کچہ کہی نہین ہے
کہ جواب ترکے بہ ترکی ہوتا ہے پہر آپ کیا فرماتے ہین
کہ یہ تو مسلمانون سے نہ ہوا ہے نہو سکتا ہے ہان اگر
یہ مراد آپکی ہے کہ پادری لوگ جو بازارون مین ابطال
اسلام کا دعوی ظاہر کرتے ہین اسپر مسلمان لوگ آگ بگولہ
کیون نہین ہوتے سو یہ بات خلاف آئین اسلام ہے
دیکہو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
کس قدر گستاخیان کفار عرب نے کین مگر آپنے بجز صبر

تحمل کے کچھ نہین کہا تا وقتیکہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
تشریف نہ لے گئے یعنی ہجرت نہ کی مشفق من جسکی عملداری
مین رہے اوس سے مذہب کی مقدمہ مین مستعد بجنگ
ہونا سررشتۂ محمدیہ کے خلاف ہے یہ سب مسلمان جانتے
ہین آپکی اشتعالک سے کیا ہوتا ہے اور نیز آپکے
اعتقادات مولوی محمد علی بخش خانصاحب بہادر دام اقبالہ
نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین صاف صاف بلا خلاف
بیان کر دیے ہے کہ آپ تو ملحد بیدین ہین نہ کسی انبیا کی نبوت کا اقرار
ہے نہ خدا کی ذات وصفات پر یقین و مدار ہے آپکا تو فلسفیت
مین دار و مدار ہے تو اب اسصورت مین مسلمانون کی نسبت
آپکو اپنے خیالات ظاہر کرنا کون ضرورت ہے مگر ہان اگلونکا
قول صحیح معلوم ہوتا ہے ؎ نشیں عقرب نہ از پی کین است ۔ بمقتضائے
طبیعتش این است ۔ اب لیجیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ مسلمان
خود مٹی کو سونے کی طرف دوڑتے اور قدر کرتے ہین مگر ہم تو ایک
نوکیلا تیز نشتر لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے
دماغون مین خلل ہے ادہر آؤ تمہاری فصد کھولدین ہمارے
ہاتھ مین دوا کڑوی پیلا ہے اور ہم مسلمانون کو بلاتے ہین

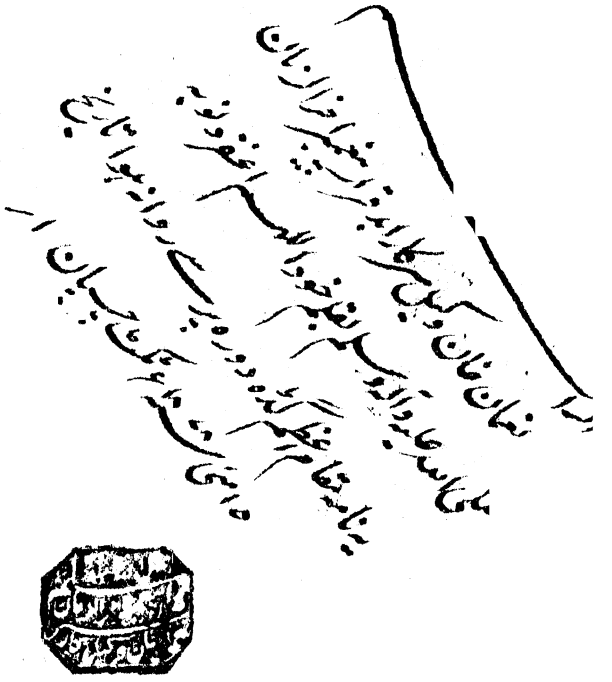
کہ تو پیو اگر مسلمان نشتر کی تکلیف نہین سہتے نہ سہی مگر طیار
رہین اوس بڑی تکلیف کیواسطے بوٹی بوٹی کاٹی جائیگی الخ
جواب حضرت من اسکا جواب مسلمان یہہ دیتے ہین کہ سائل
سے کہدو بقول محمد علی بخش خانصاحب بہادر قولہ یعنے مانا
ہمنے کہ آپ فکر معاش تو بتاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق
جہنم بناتے ہین اور یہ قول آپکا قولہ کہ ہم ایک نو کیلا نشتر
لائے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے دماغون
مین خلل ہے آؤ تمہاری فصد کھولدین الخ اسکا جواب یہ ہے
کہ مسلمانون کے دماغون مین خلل نہین ہے فقط آپ ہی کے
دماغ مین خلل ہے اور خشکی آگئی ہے اور نزلہ نیچے کو اوتر گیا
ہے جسکا مادہ گلوگیر ہو رہا ہے جسپر اہل دہلی نے شاید
یہ مصرعہ موزون کیا ہے مصرعہ نیست در دین رسولے کہ
رسولی دارد۔ لہذا اگر آپ لکھنؤ مین تشریف لاتے تو حکیم
سلطان جان صاحب ہمارے ہم مکتب اب مصر سے طب
الظاکیہ پڑھکے تشریف لائے ہین وہ فرماتے ہین کہ حقیقت
مین سید صاحب کے دماغ مین بسبب کھانے انمذیہ بارد
وملبوسات گرم در لندن حسب تشخیص جناب سید امداد العلیم

بہادر ڈپٹی کلکٹر مولف کتاب امداد الآفاق مسمّی بہ توشۂ کلاہ بہندنے دار
ایسا کہ مسرخ اونکے دماغ مین خلل آگیا ہے اگر یہانتک تکلیف
کرتے یا مجھے بلاتے بطور بیرنگ ریل پر تو مین وہ نشتر تیز
اوس ملک سے لایا ہون اور نشتر سحات سے کل رگ و پٹہ
النسانی سے واقف آیا ہون کہ ایک ہی نشتر مین کل مفسدات دماغیہ
وحرکات مجنونانہ مثلاً مصرعہ بنایا قطب جنون خبط و بالیخولیا یہ سب اقسام
دفعہ ہوسکتی ہین اور اس تشخیص پر حکیم عزیز اللہ سلمہ کو انام خاص اور
ممتاز علی خانصاحب ساکن اٹاوہ ہمارے شفیقون کی رائے
متفق ہے پھر اسپر بھی اگر سید صاحب نشتر کی تکلیف سہنی نہین
چاہتے تو طیار رہین اوسدن کیواسطے کہ جسدن اونکی بوٹی بوٹی
اس روٹی کے عوض مین کاٹی جائیگی بقول چاہ کندہ را چاہ در پیش
وبمصداق شعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کیا کچھ برا چاہا ہمیشہ
دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو ؎ مشفق من ایہی آلہ آباد مین
مولوی فریدالدین صاحب جو کہ ایک اعلی درجے کے حواری
آپکے ہین مجھے ملے اُنہون نے تو فرمایا کہ مین نے سید صاحب
کو بھیجا تھا اہل اسلام کی بیان کرنی اور طبع کرانی سے باز رکھا
ہے والا اس پرچہ کے دیکھنے سے تو مقدمہ بالعکس معلوم

ہوتا ہے بس ثابت ہوا کہ آپ اپنے حواریون کے بی ہیز
مانتے ہین تھو کون ستو سانتے ہین حسب انقلے شیطانی سبکو
بکھانتے ہین اب ہمین تصدیق ہوا کہ شاید کوئی ہوا ہندوستان
مین ایسی آئی ہے کہ لوگ خبطی ہوتی چلے جاتے ہین چنانچہ یہان
ضلع اعظم گڈہ مین ایک مقام موضع گھوسی مین ایک مولوی صاحب
کو یہ خبط ہوا ہے کہ مین امام ہون اور شاید بعضونکا قول ہے
کہ اوس موضع مین ایک مسجد اڑہائی اینٹ کی احداث کی ہے
اوسکا نام بیت الحرام قرار دیا ہے اور کچہ جولاہونکو مثل اپنے
حواریونکے منتق کر لیا ہے اور جمعہ کے دن اس بات کا وعظ
فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی نیا کپڑا نہ پہنین جولاہونکا نیا دیسی
کپڑا پہنین کہ پرورش قوم اور ہمدردی قومی لازم ہے ہمارے
نزدیک اگر اونہین آپ اپنا نائب بنا لیتے تو عین مناسب تہا
بقولہ ؎ دو دل یک شود نشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
اس مذہب نیچر سر اسر سینچر ہے یہ ترکیب مولوی صاحب سبوق الذکر
ٹھیک ہی کیا معنے کہ اصول کو اگر لیے رہے اور فروع مین تفرقہ
ڈالے تو ممکن ہے اور رہے جو آپکے جوابات اونکو سنائی
تو بہت محظوظ ہوئے اور بڑے جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے

مصرعہ ہم دونون بھائی اکطرف ساری خدائی اکطرف ٭ اسپر
مین نے عذر کیا کہ آپ اونکو اپنا بھائی نہ بنائیے اونکی حوارون
کی نسبت جو کچھ اخبارون مین چھپا ہے آپنے شاید نہین دیکھا
فرمانے لگے کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ اپنے پرچۂ اخبار
سراج الاخبار واقع مراد آباد مطبوعہ ۱۶ مئی ۱۸۷۰ء صفحہ ۹ مین رقم طراز
ہے قولہ علیگڈھ ایک سور نہین معلوم کہان سے سمیع اللہ خان
صاحب جج ماتحت کے بنگلہ مین گھس گیا اوسوقت وہان کوئی
آدمی موجود نہ تھا خانصاحب نے خود ہی اوسکا نکالنا چاہا وہ
سور ذبح نہ ٹلا بلکہ اولٹا حملہ آور ہوا اور بائیان ہاتھہ اونکا منہ مین لیکر
چبانے لگا پھر تو سخت کشتی ہوئی آخر جب اُنہون نے دیکھا کہ چھوڑتا
ہی نہین تب نے تحاشا چلائے کہ دوڑیو مارڈالا حسن اتفاق سے
ایک بھنگی اونکے بنگلے کے پاس رہتا تھا وہی اونکی فریاد کو پہونچا
اور بہزار مشکل اوس سور کے پنجۂ ظلم سے چھوڑایا مگر یاران ظریف کہتے
ہین کہ اوس مسئلہ کی رو سے جس سے گردن مڑوری مرغی جائز
ہے اوسکو برائے طلباے مدرسۃ العلوم حلال کرتے تھے دہنی ہاتھہ
مین چھری تھی اور بائین سے اوسکے تھوتھنی دبایا چاہتے تھے مگر وہ
اولسے زبردست تھا نہ دبا اور تھوتھنی چھوڑا کے ہاتھہ چبا گیا

اور اگر ایسا نہوتا تو یہ غیر ممکن تھا کیونکہ سور بجز حملہ کاٹنے مارتا ہے
ہاتھ ہرگز نہیں چباتا یہ سنکی خاموش ہوئے دوپوش ہوئے پھر ملاقات نہیں کی



یہ نامہ بنارس سے روانہ ہوا ہے

ہوالمستعان

نامۂ نہم

لطف زاد
غلیگڈہ
واقع
پنشن دار
جناب نہایت
فضائل مآب

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب

بعد ماوجب کے عرض رساہون نیازمند دیرینہ ولایہان مقام بنارس ہین بطور دورہ کے آیا اکثر رؤسا سے مثل مولوی اسمعیل صاحب علمار اثنا عشری کہ بہت بڑے عالم متقی ہین اور آپکے دوست ہین

اکثر آپکی تعریف فرماتے رہے کچھ بندیکی بھی تحریرات کو سنا اور
تعریف کے بابعد مولوی محمد عمر صاحب ساکن جونپور کہ علم عربی
مین مہارت کامل رکھتے ہین اونسے بندیسے صحبت رہی مولوی
محمد علی صاحب سلمہ اللہ ساکن مراد آباد کی تصنیفات کے ملاحظہ کا
بہت اشتیاق ظاہر کیا مین نے کہا کہ آپ ایک خط مولوی صاحب
موصوف الصدر کی خدمت مطلب کتاب رد اشتقاق جواز الاسترقاق
کے لکھدے بیہچد تجھے یقین ہے کہ اوسیوقت وہ ارسال کرینگے
پس بموجب میرے اظہار کے مولوی صاحب نے خط لکھا کتاب
آئے اوسکو ملاحظہ فرما کے مجھ سے فرمانے لگے کہ درحقیقت
اکثر علیطان سید صاحب کی جو مولانا محمد علی صاحب نے پکڑ ہین
ہین بہت صحیح ہین بلکہ قابل خندیدگی طفلان مکتب ہین عربیت مین
تو جناب ممدوح کو کچھ وقفیت ہے نہین معلوم ہوتے اور تواریخ
دانی کا دعوی اونکا تو صاف نادانی ہے کیا معنے کہ جب اونکو
یہی نہین معلوم کہ فرزدق شاعر ایام جہالت کا نہین ہے تو پھر
اور کیا وقفیت اونکی دیکھی جاوے رہی عربیت تو اوسکی باب مین
اس کتاب کی صفحہ ۲۰۳ مین ایک حدیث سید صاحب نے
پیش کی ہے یعنی بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے جسکا ایک لفظ یہ ہے (سہم غائر) اسکا ترجمہ
سید صاحب نے کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام تھا اوسکے ایک مقام پر تیر لگا الخ اسکے جواب
مین مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے **قول** مجتہد صاحب
اصابہ سہم غائر کو لکھتے ہین اور ترجمہ کرتے ہین کہ اوسکے ایک
مقام پر تیر لگا حال آنکہ یہ ترجمہ غلط ہے اور محض بے علمی ہے
جناب مجتہد صاحب کو غائر کے معنی نہین معلوم حال آنکہ غائر
کے معنی ایک مقام کے نہین بلکہ سہم غائر اوس تیر کو کہتے ہین کہ
جسکا پھینکنے والا معلوم نہ ہووے کہ کسنے پھینکا ہے کہا جاتا
ہے جیسا کہ جوہری نے صحاح مین لکھا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے **قول** یعنے غائر سہام اور حجارہ سے وہ ہے کہ نہ معلوم
کسنے پھینکا الخ اسپر مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ عربی دانی مجتہد صاحب
کے ظاہر ہے اور پھر دعوی اجتہاد ہے یہ بیان کرکے مجھسے
مولوی محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ آپکے اور جناب سید صاحب
کے خط کتابت ہے اگر آپ اونکو اطلاع دین تو مین عاریتاً چند
اونکو عربی پڑھا سکتا ہون چاہین خزینۃ البضاعت مین بھی نہ شریک
کرین لہذا بندہ عرض پرداز ہے کہ اگر مناسب ہو تو مین جناب

مولیصاحب موصوف الصدر کو بر سبیل ریل بیرنگ روانہ کردون
کچھ مضائقہ نہین ہے مگر یہ عذر البتہ بندے کی طرف سے
قابل اظہار ہے کہ مثل منشی چراغ علی صاحب ہمارے دوست
کے اونکو بھی اپنے حواریون مین شامل نہ کرلیجیے گا کہ یہ مثل
ہمین پر صادق آجاوے مصرعہ این روشنی طبع تو بر من بلا
شدی ۱۲ اطلاعاً عرض کیا فقط



بہر یہ نامہ لکھنؤ سے لکھا گیا درج کتاب ہے۔

ہوالمستعان

نامہ دہم

سلامت
واقع علیگڈھ
بنشدار
بہاور
سید احمد خانصاحب

سید صاحب فضیلت پیرای مجتہد بالرای

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہوں بندہ دورے سے مع الخیر والظفر مکان پر آیا تو دو قطعہ پرچہ اخبار اودہ پنچ ایک مطبوعۂ ۲ جولائی جلد ۲ سنہ ۱۸۷۸ع اور دوسرا جلد ۲ مطبوعۂ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

اول مین تو آپکے تہذیب کی چٹہاڑ اور دوسرے مین آپکی
قمار بازی پر بوچہار ہمنے پایا جسکے مطالعہ سے نہایت سرور
طبیعت مین آیا بہت شکر خدا بندہ بجالایا معلوم ہوا کہ خدا کے
فضل سے اور مسلمان بہی آپکی خبر لیتے ہین خلعت ندامت آپکو
دیتے ہین آپکی انانیت کو تہ و بالا کرتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ حق تو یہ ہے یہ انانیت محجب غماض ہے +
قصہ منصوبہ بہونچا یا زبان دار تک + اب مین پوچہتا ہون کہ علت
قمار آپنے کس ملت و قانون سے جائز ٹہرائی ہے یہ کیا حرکت
لغو آپکی رائے مین آئی ہے علت منخنقہ مین تو آپکے شاگرد اول
نے یہ تاویل کی تہی کہ یہ ذبح انانیت کی ہے اور یہان والمیسرہ
مین تو میسر مذکر موجود ہے اسمین آپ یا آپکے حواری کیا
تاویل کرینگے کسطرح پیمانۂ خوش آمد کو بہرینگے اور نماز شکر
کا حال بہی بنارس مین آپکے خوب معلوم ہوا جو کہ مسلمانون سے
آپنے پڑہوائی ایک صاحب جو کہ اوس نماز مین موجود تہے
انہون نے مجھسے کہا کہ بعد اجتماع لوگون کے سید صاحب
منبر پر تشریف لے گئے اور آیات سجدہ پڑہنا شروع کین
اسپر سب مسلمان سر بسجدہ ہوئے مابعد سب لاحول پڑہتے ہوئے

ف ۱۲ اور ہر موقع پر یہ بہی ہوا ہے

اپنے اپنے گھرونکو روانہ ہوے مگر حکام کو یہ ثبوت ہوا کہ سید صاحب
نے معاور مسلمانون کے نماز شکر یہ ادا کی خیر الماضی لا یذکر اب بندہ
وہی مضمون صداقت مشحون اودہ پنچ جو کہ آپکی قمار بازی کی نسبت
طبع ہوا ہے پیش کرتا ہے باین لحاظ کہ شاید آپکے ملاحظہ مین
نہ آیا ہو حواری صاحبون نے چھپایا ہو **قولہ** جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی
سنہ الیہ عیسوی

غزل

اب ارادہ ہی بدل ڈالین ٹیبشین اپنا — کوٹ و پتلون سی کر دین میوٹینس اپنا
میکشی مژدہ کہ سرکار ہی ساقی کی مری — پنچ اک رم کا ہوا آج سی رشن اپنا
چھوڑ کر چرچ و حرم و دیر و کلیسا ہمنے — اوسکی کوچہ کو بنایا ہی سٹیشن اپنا
قومی ہمدرد کی کونسل مین شرکت کی ہی — اب علیگڈہ مین گذارینگے وکیشن اپنا
رات اک بوسہ پہ کیا کیا بات انگلش پگڑا — ہمنشین سنئے کی قابل ہی مرریشن اپنا
وصف مین مارگرٹ کی یہ مضامین باندھے — برکن انکھو نسی لگاتا ہی اوریشن اپنا
شوق مین مرغ و مٹن چاپ کے اہل پنجر — کھو دیا تمنے سوی لائیو ریشن اپنا
مغربی جاری خیلات کرینگے عارف — ہمنے ٹھہرالیا بس یہ الیوکیشن اپنا

باقی آیندہ **قولہ شعر** جو دل قمار باز یمین بت سی لگا چکے ۔ وہ کعبین چھوڑ
کعبہ کو جا چکے ۔ حضرت کل زمانہ کی اولٹا پلٹی یارون کی پہیہ

بدل دنیا کی قلابازیو پر نظر سوچتے سوچتے جون ہی آنکھ جھپکی ہو
کہ متخیلہ نے جھپاک ایک بڑی لمبی چوڑی عالیشان دربار مین جا اوتارا
اہاہا یہان تو اور ہی سامان ہے ایک نہایت کمر وضع آسمان سے
باتین کرتی ہوئی فیشن کا اجلاس تہا اور سپر ایک وجیہ لائق فائق عالی
دماغ جج بلکہ جھک کر سیونیر ڈٹے ہوے ہین اور داہنے بائین جوری
لوگ جمع سامنے کٹہریکے پاس چار شخص کہڑے ہین اور خلقت
ہے کہ ٹوٹی پڑتی ہے کہین تل رکھنے کا ٹھکانا نہین مگر بندہ گھس پل
رتی رنگی گستاون تک پہونچ ہی گیا معلوم ہوا کہ ایک صاحب نے
لاٹری یعنے چٹھی ڈالی جو اونکو شرعاً عقلاً نقلاً قانوناً جائز تہی دوسرا
جوری مین ماخوذ تیسرا فریب مین گرفتار جو تہا قتل مین پکڑا گیا
تہا کہ اتنے مین مشیر قیصر نامی ایک حضرت نے لاٹری والے صاحب
کی اسپیچ منٹل الزام دہی سطر جہر کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہکر
شروع کی ہمارے حضرت ہی ہمیشہ نئی بات نکالتے ہین کیون نہو
خیر سے شاعرانہ طبیعت پائی جاتی ہے ہر وقت ایک نیا مضمون
سوجہتا ہے سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا مین کل جدید لذیذ کا مذاق
آپ ہی نے حاصل کیا ہے لاٹری جسکے معنی قمار بازی اور
جوے کی ہین اور جو عقلاً و نقلاً اور قانوناً سبطرح ناجائز تہی آپکا

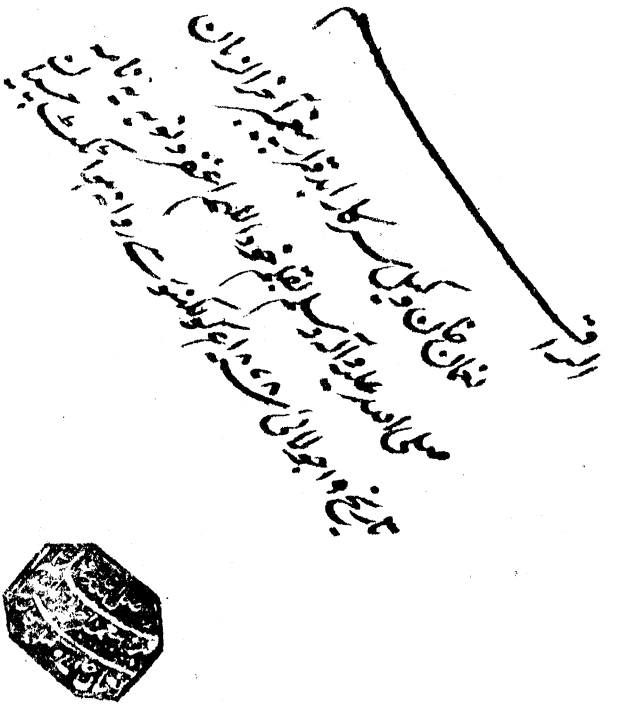
خیال جواد ہر رجوع ہوا تو اپنی طبیعت کی زور سے اوسکو بھی جایز
کر دیا مقصود اس سے فقط احداث ہے نہ بدعت انشاء اللہ تشہیم بدود
پڑھو تجدید سے حضور کو یہانتک شوق ہے کہ شاید ایک مرتبہ خود
بخود پرانی مسجد ڈہاکر نئی گٹھری ہوئی تعلیم کا طریقہ سنئے طور پر تبدیل
ہوا لباس کا خاکہ کوٹ و پتلون سے اوڑایا گیا بجائے ہاتھ کے
چھری کانٹے سے کھانا کھایا گیا بیت الخلا مین آپ ہی کا راج
و پاٹ ہی سبحان اللہ کیا بات ہے دینیات مین اسقدر تجدید
کو کام فرمایا گیا تفسیر گڈہ ڈالی اجتہاد کا وہ شوق کہ گائے گھوڑی مرغی
بھی حلال کر دی گئی نئی روشنیت سے نیچریت کی شمع جلادی گئی
غرضکہ تجدید مین تو ہمیشہ تو غل رہتا ہے حضور کی ذات والا صفات
قریب المات نہایت مغتنمات سے ہے بات کی بات مین جدت
پسندی کا جلوہ ہے ایسے لوگ کہان پیدا ہوتے ہین خدا
سلامت رکھے اسکے جواب مین مجرم صاحب نے پہلے تو
ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور کھل کھلا کے خوب ہنسے پھر مسکراکر
اسطرح جواب شروع کیا ہان بلاشبہ ہمنے مدرسۃ العلوم کی عمارت
کی تائید کی لیے لاٹری ڈالی ہے بلاشبہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی
سے ہمکو اجازت ہی دیدی ہے ہمکو تعجب تھا کہ ابتک ہمارے

کسی شفیق نے اس امر کی نسبت ہمپر اعتراض نہین کیا تہا ہمارے
خیال مین نہ تہا کہ ہمنے متعدد دفعہ تسلیم کیا تہا کہ ہمکو آپسے پرہیزگار کا
دعوی نہین کہ اوس شے سے پرہیز کرین کہ جسمین نفع دنیا ہو اوس سے
پرہیز کرین گو آخرت مین موافذہ ہو کیونکہ آخرت ایک گمانی بات ہے سو جو
کو مفقود پر ترجیح نہین مگر ہم شکر کرتے ہین کہ ہمارا یہ خیال غلط تہا ہمارے
شفیق مشیر قیصر نے ہمپر لے دے کر ہی دی بس جو کچہ ہمارے شفیق
نے اوس جوش قلبی سے جو ہماری نسبت فرمایا ہے ہم نہایت
جوش قلبی سے اوسکا شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے دوستون
کو اوسکی خوشخبری سناتے ہین کہ لاٹری بہت کامیاب ہوئی ہے
اور بہت ٹکٹ فروخت ہو چکے ہین اور تہوڑے سے جو باقی ہین
وہ بہی بہت جلد فروخت ہو جائین گے واللہ در من قال بیت
اگر شراب خوری جرعہ فشان بر خاک ۔ از ان گناہ کہ نفعی رسد بغیر
چہ باک ۔ اسپر اشراسپیچ کا تمام ہوتا تہا کہ اکبارگی لوگ ایک زبان
ہو کر ناٹ گلٹی اونہین مجرم پکارا اوٹہے پہر کیا تہا وہ تالیان بجین
کہ شرارت کے پٹاقے مات ہوئے اور وہ خوشی کے نعرے ہوئے
کہ سارا مکان گونج گیا وہ بہندنے وار ٹرکی ٹوپیان اوچہلین کہ
گویا سارے جہان کے شہادتین ٹوٹ پڑے حضرت غل غیاڑہ

آنکہ جو کہلتی ہے تو علیگڈہ انسٹیوٹ اخبار ہاتھہ مین پوچھتے پھرتے
ہین کیون بھئی علیگڈہ کی راہ کدہر ہے جہان قمار بازی بھی روا
ہے اب ہمکو یہ فکر ہے کہ سید صاحب کی دلکہاد یکھی اگر وہ تینون
محرم ہے کہین کہ مدرسۃ العلوم کے واسطے جب روپیہ سید ہے
طور سے نہ ملا تو ہمنے چور بکے قتل کیا فریب دیا ہم تو خود وہ
جمع جو اسطرح ہاتھہ لگی کمیٹی خزینۃ البضاعت کے سپرد کرتے جاتے
تھے کہ اتنے مین پکڑ آئے تو کیا وہ بھی بری ہو جائین گے ممکن
ہے کیونکہ آج ہی کے دنکو حافظ فرما گئے ہین مصرعہ ازان گناہ کہ نفعے
رسد بغیر چہ باک ۔ ہمارا تو غذا ماصفا ودوع ما کدر مسلک لا تقربو الصلوٰۃ
پر عمل ہے الحذر اب لیجیے پرچہ دوئمی جسمین آپکی تہذیب پر لے دے
ہوئی ہے قولہ تہذیب وہ پرندہ ہے جسکا آشیانہ اہل دانش کے
دماغ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو پڑہکر احمق سا احمق آدمی
گانٹھہ کمیت ہو جاتا ہے وہ چست لباس ہے جسکو پہنتے ہی بدن
مین چستی آجاتی ہے وہ بیل ہے جسکے کھانے سے آدمی کا
خاکہ اور سے اور ہو جاتا ہے چیستان تو در کنار آپنے تو بدر چاچ
کو بھی مات کیا ذرا فرماتے نہ بھریے ذرا باگ کو روکے ہوئے دیسی
زبان مین حرفا حرفا سمجھایئے جبھی جبھی تم موٹی سمجھ کا آدمی اکل کے

پیچھے ڈنڈا لیے پھرتا ہے خیر تمہارا قول سہی سنو اول حرف (ت) کے
معنے تڑاق پڑاق مزاح کا جواب ننگ بو تقدیر کوئی چیز نہیں
تخفیف مدنظر تو تو مین مین سے کام تین تیرہ کر دینے سے غرض
دوسرا حرف (ہ) ہر کس بخیال خویش خبطی دارد مصرعہ ہم بھی ہین
پانچوین سوارون مین ٭ ہر گھڑی وضع نئی بات نئی چال نئی رباعی
ہر کس بضمیر خویش صفا خواہد داد ٭ آئینۂ خویش را جلا خواہد داد ٭
ہر لحظہ پئی صفای دل بادہ بنوش ٭ بشنو کہ ہمین کا نہ صدا خواہد داد ٭
تیسرا حرف (ذ) ال ہو کر خیر آیکا کچھ بڑھے شیطان سے بھی ہے
ذرا سی چاٹ پر ملت سے اپنے ہاتھ دھو بیٹھے ذرا سی آدمیت
تھی اوسے بھی آپ کھو بیٹھے چوتھا حرف (ی) یا وحشت یک
نہ شد دو شد مصرعہ یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین مل گئے ٭
پانچوان حرف (ب) بگڑو دین چاق چوبند ٭ مصرعہ بادہ پیمائے
سے ہے آٹھ پہر کام ہمین ٭ بڑے بڑے بہے جائین
گڑبڑیا پوچھے کتنی تباہ وقت تھوڑا ہے گرانی سے اگر جیتے
بچے تو پھر کہین گے ڈنڈا بغل مین لیے کھٹ پٹ یہ چل
وہ چل چمپت الخ الراقم اع شوق ۔ اب فرمائیے اس پیرانہ سالی
مین آپ پر یہ بوجھ بھلا یہ کون تہذیب ہے قمار بازی سے

مدرسہ قائم کرنا یہ کون وضعداری ہے جناب من وقت اخیر ہے
کچھ گناہان ماقبل کے تدبیر کیجیے ناحق کا کاغذ سیاہ کرنا قدم
کو جادۂ راستی سے باہر دھرنا یہ کون دانائی ہے بقول حافظ شیراز
بیت چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو ۔ ۔ ۔ رندی ہوسناکی
درعہد شباب اولی + زیادہ والسلام



نامہ ماقبل کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا گیا

ہو المستعان

نامہ یازدہم

لطفہ زاد گلہ واقع علی پنشن دار خان بہادر

سید صاحب مجتہد الثانی مفسر کتب آسمانی سید احمد خانصاحب

بعد ما وجب کے عرض یہ ہے کہ بعد از ارسال نامہ ماقبل

محمد عمر خانصاحب کہ قرابت دار اور خصوصیت واقعی

نیاز مند سے رکھتے ہیں بہت مسن جہاندیدہ

سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ ہمیشہ عہد شاہی میں

شاہ اودھ کی سرکار مین عہدۂ معزز پر سرفراز رہے ہین بندہ جب
یہان لکھنؤ مین آتا ہے تو اونہین کے مکان پر اوترتا ہے
مجھسے فرمانے لگے کہ آپکے اوپر سید احمد خانصاحب بہادر کے
خط وکتابت رہتی ہے لہذا میری طرف سے بعد ادائے
آداب تسلیمات فقط اتنا دریافت کر دیجیے کہ اُنھون نے
جو تفسیر تورات کی کی ہے نیکنامی کی ہے تو اس عبارت کتاب
حزقیئل باب ۲۳ کے کیا تفسیر کی ہوگی لہذا مجبوراً نیاز مند
بعینہ عبارت مذکور قلم بند کر کے بذریعہ نیاز نامہ ہذا ارسال
خدمت کرتا ہے جو کچھ اسکی تفسیر آپنے کی ہو ضرور مرحمت فرمایئگا
مجکو پیش خانصاحب معزالیہ جھوٹا نہ ٹھہرایئگا **قولہ** باب ۲۳ کتاب
حزقیئل - اور خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا (۲) اے
آدم زاد دو عورتین تھین جو ایک ہی ماں کے بیٹ سے پیدا
ہوئین (۳) انھون نے مصر مین زناکاری کی وہ اپنی جوانی
مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان ملی گئین اور وہان اونکی
بکر کی پستان چھوئی گئی (۴) اونمین کے بڑکا نام اہولہ اور اونکی
بہن اہولیبہ اور وہ میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اونکے
نام اہولہ سمرون اور اہولیبہ یروشلیم (۵) اور اہولہ نے جن دنون

وہ میری تھی چنانچہ کرنے لگے اور اپنے یارون سے ملنے
اسوریون پر جو ہمسایہ تھی عاشق ہوئی (۶) کہ وے سرشکر اور
حاکمان تھے اور سب کے سب دل پسند اور جوان مرد اور سوار تھے
جو گھوڑون پر چڑھے تھے اور ارغوانی لباس پہنے ہوے تھے
(۷) اسطرح اوسنے اون سبکے ساتھ جو اسور کے برگزیدہ مرد
تھے چنانچہ کیا اور وہ اون سبکے ساتھ جنسے وہ عشقبازی کرتی
تھے اور اونکی ساری بتون سے ناپاک ہوگئی (۸) اوسنے ہرگز
اپنی زناکاری کو جو اوسنے مصر مین کی تھی نہ چھوڑا کیونکہ انہون نے
اوسکی جوانی مین اوس سے خلوت کی تھی انہون نے اوسکے
بکر کی پستانونکو ملا تھا اور اپنے زنا اوسپر اونڈیلی تھی (۹) اسلیے
مین نے اوسے اوسکے یارون کے ہاتھ مین یعنی ان اسوریون
کے ہاتھ مین جن پر وہ مرتی تھی کر دیا (۱۰) انہون نے اوسکو
ننگے ستر کیا اوسکے بیٹون اور بیٹیون کو چھین لیا اور اوسی کو
تلوار سے مار ڈالا سو وہ عورتون کے درمیان انگشت نما ہوگئی
کیونکہ انہون نے اوسے عدالت سے سزا دی (۱۱) اور اوسکی
بہن اہولیبہ یہ سب کچھ دیکھا پر وہ خصوصت پرستی مین اوس سے
بدتر ہوئی اور اوسنے اپنی بہن کی زناکاری کی نسبت سے

زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہنی اسور یعنی اون سرشکرون اور حاکمون
پر جو اوسکی ہمسایہ تھی جو بہر کیلی پوشاک پہنتی تھی اور گھوڑہ پر چڑہتی
تھی اور سبکے سب دل پسند جوان مرد تھے عاشق ہوئے (۱۳)
اور مین نے دیکہا کہ وہ بہی ناپاک ہوگئی اون دونون کی ایک ہی
راہ ورسم تھی (۱۴) بلکہ اوسنے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اوسنے
دیوار پر مردون کی صورتین دیکہین کسدیونکی تصویرین جو شنگرف
سے کہچی ہوئی تھین (۱۵) اور کمر اونکے کمر و پر پٹکے کسے ہوے
تھے اور اونکے سر و پر اچہی رنگین پگڑیان اور دیکہنے مین سب کے
سب سرشکر ہین بابل کے بیٹیون سے مشابہ جنکا وطن کسدستان
ہے (۱۶) تب دیکہتے ہی وہ اونپر مرنے لگے اور قاصدون کو
کسدیون کے ملک مین اون پاس بہیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے
اوس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑہے اور انہون نے اوس سے
زنا کرکے اوسی آلودہ کیا اور وہ جب اونسے ناپاک ہوئی تو اوسکا
جی اونسے پہر گیا (۱۸) تب اوسکی زناکاری علانیہ ہوئی اور اوسکے
برہنگی نے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تہا
ویسا میرا دل اوس سے بہی ہٹا (۱۹) تسپر بہی اوسنے اپنی جوانی کے
دنون کو یاد کرکے جب وہ مصر کی سرزمین مین چہنالا کرتے تہے

زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پہر اپنے اون یارونپر مرنے لگی
جنکا بدن گدہونکا سا بدن اور جنکا انزال گھورون کا سا انزال تہا
(۲۱) اسیطرح سے تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جسوقت
وہ مصری تیری جوانی کے سبب تیری چہاتیان ملتے تہے پہر
یاد دلایا (۲۲) اسلیئے ای اہولیہ خداوند بہواہ یون کہتا ہے دیکہہ
مین اون یارونکو جنسے تیرا جی پہر گیا اوبہارونگا کہ تجہسے مخالفت
کرین اور انہین بالاؤنگا وی تجہے چارون طرف سے گہیر لیوینگے
الخ اب فرمایئے جنکا خدا اپنی جورونکا یہ بیان کرے اون لوگون
مین تہذیب کی جا اور آپنے اونکو علم کا دیوتا فرمایا ہے ہوا سطے
یقین ہے کہ آپنے ان آیات کے تفسیر لندن کی پادریون سے
دریافت کر کے خوب لگہی ہوگی اور مسٹر اڈیسن اور مسٹر اسٹیل
پیغمبران یورپ سے خوب آپنے دریافت کر لیا ہوگا بس امیدوار
ہون کہ اسکا جواب ضرور تحریر فرمایئے گا اور حواریان خیر سگال کو
بہی یہ نامہ دکہایئگا شاید اونکے ذہن مین کوئی تاویل آجاوے
زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی



اسکے بعد یہ نامہ مقام پٹنہ عظیم آباد سے روانہ ہوا ہے۔ درکار ہوتا ہے۔

ھو المستعان

نامہ دوازدہم

لطف زاد بہادر

سید صاحب مجتہد بالرای سید احمد خان صاحب

بعد ما وجب کے کاشف مدعا ہون و رینولا بندہ بطور دورہ جو نماز میور ہوتا ہوا مقام پٹنہ مین آیا تو ہر کارۂ اسلام ذوالاحترام فی ایک پرچہ پارینہ تہذیب الاخلاق جسمین ایک نائب تحصیلدار صاحب آپکے ہم مذہب نے

ایک خط آپ کو بسوال ملحدانہ بطلب جواب از جانب آپ لیسے لکھا
تھا اور آپنے اوسکا جواب بقول مشہور پیران نمی پرند مریدان می پرانند
لکنہ کے طبع کرایا ہمنے پایا لہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
مین بہی جواب دوٹہی آپکو سناتا ہون وہو ہذا ۔ پرچہ تہذیب الاخلاق
جلد ۴ نمبر ۲ مطبوعہ یکم صفر سنہ ۱۲ ہجری مسئلہ جبر و اختیار از جانب
سید محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار واقع آلہ آباد خلاصہ سوال تحصیلدار
صاحب کا یہ ہے قولہ کہ جب خدا نے قرآن مین فرمادیا ہے کہ ہمنے
بہتونکو جن و انسان سے دوزخ کی واسطے اور اکثرونکو جنت کے
واسطے بنایا ہے اور اونکے دلونپر اور آنکہونپر مہر اور پردہ ڈالدیا
ہے کہ حق بات سنتے نہین تو پہر انبیا کا آنا اور ہدایت کرنا فضول
ٹہرا اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے تحریر فرمایا ہے الی قولہ
کہ اسکا جواب من حیث العقل و النقل تو ایسا البرسی ہو لکہیگا الخ ۔
اسکے بعد آپنے جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ فقط خیالی لا اُبالی
مادہ معقولیت سے خالی موافق مذہب نیچریہ کے بہ چند تاویلات
و تمہیدات جسکو ہم لوگ و کل اہل علم بالنحو لیا خیال کرتے ہین لکہا ہے
بقولہ مصرعہ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند ۔ مگر بان بقول جناب محمد علی نجف خان
صاحب کہ آپنے اپنے دل کے پہپولے اس پردہ مین خوب

بھوڑے ہین بمثلہ کہ آپ ہی تو دہلی کے روڑے ہین لکھتے ہو
قولہ کہ خدا نے انپڑھ بدوون کے لیے قرآن اونکی زبان مین
اوتارا ہے بس ہمیشہ قرآن مجید کی سیدہی سیدہی صاف صاف
معنے لیے جائین اور نکات بعد الوقوع اور کنایات و استعارات
و دلالات کے قسم کو اوسمین گھسیڑ کر اوسکو کھیچنا اور تاننا نہ چاہیے
الخ الجواب بھلا مین پوچھتا ہون کہ آپکو پہلے تحصیلدار صاحب
سے یہ بات اقبال کرا لینا تھا کہ آیا آپکو خدای وحدہ لاشریک لہ
کی ذات کا اقرار ہے یا نہین اگر وہ اقرار کر لیتے کہ ہان بموجب
عقیدہ اہل اسلام کے مین اسبات کا قایل ہون کہ خداوند متعال
اس کائنات کا بانی ہے تب آپکو اونسے پوچھنا چاہیے تھا
کہ جب ذات باری تبارک وتعالے کا ثبوت ہوا تو پھر اوسکے اوامر
ونواہی کے تمیز بدون انبیا علیہم السلام کے تشریف آوری کے
کیونکر ہوتے مثلاً جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا اس ہندوستان کے
بادشاہ ہین تو اب کوئی کہے کہ وہ یہان ہندوستان مین کبھو
تشریف لائین نہین تو اب کیا ملکہ صاحبہ کا کچھ وجود نہ ٹھہرا اسکے
جواب مین مدعی یہی کہیگا کہ لاٹ صاحب اور کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب
کی زبانی ہمنے سنا ہے کہ جناب ملکہ معظمہ یہان کے بادشاہ

ہین اور ایسا حکم فرماتے ہین اب اگر کوئی رعیت یا غیر رعیت
کہے کہ ہم ان حکام مذکورہ بالا کا اعتبار نہین کرتے تو فرمایئے
موافق قانون کے حکام وقت حکم جبلی یا نسبت منکر کے صادر
فرماوین گے یا نہین لہذا جبکہ آدم علیہ السلام جنت سے دنیا
مین تشریف لائے اور اولاد کثیر چھوڑی تو ہر وقت اور ہر زمانہ
مین انبیا علیہم السلام اور کتاب ہدایت کی اللہ جل شانہ کو ضرورت
ہوئی ورنہ خلقت یوم جزا کو عذر دار ہوتی کہ ہمکو کسی نے احکام خداوندی
مطلع نہین کیا جو ہم اوسکی پابندی کرتے تو اب معاذ اللہ صفت
عدالت مین حاکم مطلق کے بٹہ لگتا دیکھو شیطان علیہ اللعنۃ
جب تک کہ قصور ظاہری سرزد نہو لیا ملعون نہین کیا ورنہ کیا
خدا پہلے سے نہ جانتا تھا کہ یہ مردود ہے اب رہی یہ بات
کہ خدا قرآن مجید مین جو فرماتا ہے کہ بہتونکو جنت اور بعضونکو
دوزخ کے لیے بنایا ہے یا اونکے دلونپر اور آنکھون پر
مہر یا پردہ ڈالدیا ہے سو یہ آپکے اور آپکے سائل صاحب
کی عقل کی خوبی ہے اور اونکے بیان کی خوش اسلوبی ہے
ایسا صاحب قرآن کا مخاطب کون ہے بس اللہ جل شانہ انہی
مخاطب سے فرماتا ہے کہ تو جو معجزات باہرہ دکھاتا ہے

اور سمجھاتا ہے اور لوگ ایمان نہین لاتے سو تو استعجاب نہ کر
جب تک کہ ہم ہدایت نہ کرین کوئی ہدایت نہین پا سکتا تو فقط
واسطے پہونچانے حکم کے بھیجا گیا ہے اب اگر یہ کہیے کہ بڑائی
و بھلائی تو پہلے ہی سے ہمارے نام یوم ازل سے لکھدی گئی ہے
تو ہم قصوروار کیونکر ہو سکتے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالے تمکو شعور اور عقل معاش اور انبیاء واسطے فہمانیکے
کی نہ بھیجی ہوتی تو البتہ تمہارا قول کچھ جا کہتا تھا مثلاً ایک شخص صاحب
شعور و تمیز کو ہمنے نوکر رکھا اور سب طرح کی پرورش اور ہزارون نعمتین
اوسکو مہیا کردین اور اختیار بھی اچھے برے کام کا نامہ دیدیا اور منع
کردیا کہ اگر یہ کام تجسے سرزد ہوگا تو تم سزا پاؤگے اور اگر ایسا کروگے
تو تمکو انعام ہوگا اور پھر اوسپر بھی اوسنے منہیات کو اختیار کیا
تو اب اسکو آقا اگر سزا دی تو کیا جاے الزام ہے ہان اگر منع نہ کرتا
اور اختیار اوس فعل پر نہ دیتا تو البتہ جا گفت تھی دوسرے یہ کہ جو صاحب
کہ جبر و اختیار کے مسئلے مین گفتگو کرتے ہین کہ یہ مسئلہ لاحل ہے
پہلے اونسے یہ پوچھنا چاہیے کہ آپ اس مسئلہ کو زبان ہی سے
فرماتے ہین یا عمل بھی ہے اگر کہین کہ عمل بھی کرتے ہین تو خوردنی
و غیر خوردنی اونکے آگے رکھدیجاوے اور کہا جاوے کہ یہ دونون

اگر آپ بلا اکراہ کہا جاوین تو ہم جانین کہ آپ اس مسئلہ پر قائم ہین
بس جسکو آپکو اچھی چیز کہنے اور بری نہ کہنیکی تمیز ہے تو اعتراض
آپکا باطل ہے اور یہ جو آپنے بعضے عقلمند فرماتے ہین کہ خیر و شر
من اللہ تعالے یعنے خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے یہ محض غلط
فہمی ہے ایسا صاحب اسکا مطلب یہ ہے کہ بانی خیر و شر خدا تعالے
ہے دوسرا کوئی نہین ہے حسب عقائد پارسیون کے یعنے وہ
دو خدا بتاتے ہین ایک خیر دوسرا شر کا اب رہی یہ بات کہ جو کچھ خدا
نے ہماری تقدیر مین لکھدیا ہے وہی ہوگا اب ہمکو عبادت
اور اطاعت کی ضرورت نہین ہے یہ عذر بدتر از گناہ ہے اوّل
یہ کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار دوسرے یہ کہ عند الرجوع
جب خدا تعالے پوچھیگا کہ تمنے یہ کیونکر جانا تھا کہ ہماری تقدیر
مین کفر لکھدیا ہے ہم مسلمان کیون بنین تو اسکا کیا جواب ہوگا
اور آپنے جو اپنے جواب مین اللہ جلشانہ اور دنیا کو علت اور
علۃ العلل فرمایا ہے یہ بالکل غلط فہمی آپکی ہے کیونکہ ذات باری تبارک
وتعالے شانہ صیغۂ اشتقاق نہین ہے کہ کوئی چیز اوس سے
مشتق ہو وہ حاکم مطلق ہے فرماتا ہے کن فیکون یعنے کہا
ہمنے بس ہو گئے تم سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ حکما کے قول پر

کار بندی کر رہی ہین مگر یہ دریافت نہین کیا کہ حکماے فلسفہ کا
کیا قول ہے دیکھو حکیم رضی جو بڑا فلسفی ہے وہ اپنی کتاب آلہیات
مین لکھتا ہے قولہ کہ اتحاد متقدم الوجود و متاخر الوجود محال
ہے عند العقل اور ساتھ اسکے مخلوق متاخر الوجود کو حدوث
لازم ہو اور خدا کو قدم تو اتحاد قدیم اور حادث کا لازم ہوا اور یہ بھی
عند العقل محال ہے کہ قدیم وجود ابد الآباد ہے اور وجود حادث
کا مسبوق العدم ہے اور اتحاد درمیان قدیم و مسبوق العدم
کے محال ہے کہ اگر اتحاد ہو تو لازم آوے قدم حادث کا اور
حدوث قدیم کا اور وہ مفہوم متضاد ہے اور اتحاد آپکا عند العقل
محال ہے کہ اتحاد علت معلول لازم آتا ہے کہ علت مقتضی تقدم
کو ہے اور معلول مقتضی تاخر کو ہے ذاتاً اگرچہ تقدم زمانے نہ ہو پس
اتحاد ذاتی عند العقل محال ہے پس ہر گاہ کہ اتحاد ذاتاً ناممکن ہے
لازم ہوا تغایر ذاتاً اور یہ مقتضی تعدد آلہ عقلاً و نقلاً باطل ہے الخ اب
فرمایئے کہ آپکو موافق عقیدۂ فلسفہ کے بھی باطل ہوے ابو الفضل
نے سچ کہا ہے ؎ ولد الزنا ست حاسد منعم آنکہ طالع من
ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی ۔ اور یہ قول آپکا قولہ کہ خدا نے
قرآن مجید ان پڑھ بدو سے اتارا ہے اور تمہین معنی کہنے کرتا نہ جانے

صاف صاف شنید ہے سید ہے معنے لینا چاہیے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بھی آپ ہی پر منقلب ہوتی ہے تقدیر ہستی
ہے تقریر روتی ہے آپکی قابلیت کو بحر ندامت مین ڈبوتی
ہے اب سنیے کہ آپنے جو تاویلات رکیکہ الاطائل الفاظ قرآنی مین
کیی ہین جسکا جواب ہم دے چکے ہین یعنے سورہ نمل مین نمل سے
مراد قوم لی ہے اور ہدہد کی تاویل حضرت سلیمان علیہ السلام
کے لشکر کا سردار مراد لیا ہے بار فرمایئے یہ تان لتون آپکی
سعید ہے سید ہے معنی رکھتے ہین دیکھو قرآن مین جہان
نمل کا ذکر ہے اوسکے بعد کی آیہ یہ ہے یعنے کہا چیونٹیون نے
کہ گھس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو کہ سلیمان کا لشکر ہیچ
پیس ڈالے ولا یشعرون یعنے اونکو معلوم نہ ہو اب
فرمایئے کہ وہ کون قوم ہے کہ آدمیون کے پاؤن کے تلے پیس جاے
اور اوسکو معلوم نہو اور جہان ہدہد کا ذکر ہے آگے صاف صاف
یہ آیہ ہے کہ کہا سلیمان نے ہدہد کو کہ اگر تو یہ خبر لاتا تو مین
تجھے ذبح کر ڈالتا اب فرمایئے آپکا قول اور تاویل کیسی باطل
ہوگیی والدہ عزازیل آپکے سر اسنے رو گیی باقی یہ الفاظ ان بیہودون کی نسبت ہمارے آقاے نامدار فخر الانبیا کے محض

بیہودہ گوئی ہے آپنے سنا نہین جسوقت ہین کہ جس بات کا
کفار کو دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا
ہے لہذا اُسوقت فصاحت و بلاغت کا کفار کو دعوی تھا
اسواسطے مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اُس بات کی کہ بے پڑھے
کو مرتبۂ رسالت خاتم النبیین کا دیا گیا اور وہ عبارت پیش کرائی
گئی کہ کسی سے الا الآن اور سکے مقابلہ مین ایک قصر سورہ نہ بن سکے
اب آپسا منہ پھٹ رذالیکا لٹھہ نہ مانے تو کیا ہوتا ہے میان
جرأت نے سچ کہا ہے ؎ اب اونکو طائر معنے کی صید کی ہے
تلاش ✤ کرنت ہین کے تہے کو ایکبٹے نے جنکی ہاس ✤ لگا کے
مسند قالین پہ بیٹھے جب فراش ✤ تو کیون نہ قصر ہو ا کے
اڑہ موئے خفاش ✤ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی ✤ لہذا
اسی مختصر پر نامہ تمام کیا فقط ۔



پہریہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہے

ہو المستعان

نامہ سیرہم

لطفہ
زاد
علیگڈھ
واقع

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر

سبحان اللہ والحمد للہ وجزاکم اللہ علی مصنفکم کہ بعد عرصۂ دراز کے نحریر نامہ کی نوبت آئی عرصہ سے مزاج والا کی خبر نہ ملی تھی قلم انداز بیٹھے تھے کہ قطعۂ اخبار مسٹر اودے پرچ مطبوعہ ۱۹ جولائی ۱۸۷۹ء نازل ہوا طبیعت

مسرور ہوئے تھا اور تھا یا اطلاعاً جناب والا کو تحریر ہے مسٹر اوڈوچ
صاحب تحریر فرماتے ہین چونکہ آپکے مفید مطلب کی بات ہے لہذا ہم
آپکو جتاتے ہین کیا تعجب کہ اسکے صلے مین آپکے مرحبا فرماتے
ہین قولہ تعلیم مسٹر اوڈوچ صاحب ہزار کوئی سر پٹکے سمجھا
بجھائے کچھ ہی کیون نہ کرے یہ ہندوستان کے بھلے نہ
تہذیب کو گز نہ پہنچنے دین گے سبب یہ کہ انکا طریقہ تعلیم درست
نہین مکتب غیر مہذب مولوی غیر مہذب کتابین غیر مہذب خریزہ کو دیکھکر خربزہ
رنگ پکڑتا ہے یہ مہذب کیون ہونے لگے ہان مین وہ بات
سوچتا ہون کہ جس سے نے مہذب بنے کچھ بن ہی نہ پڑے
وہ کیا بہت آسان اور بڑی زور کی بات نہین پہلے تو مسلمانون
کی کتابون سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یکقلم محو کر دیا جاوے
اور دوسرے آمدنامہ قدیم کی ترمیم ضرور ہے لہذا آمدنامہ مین
مین سب تہذیب ختم کیے دیتا ہون وہ ہذا الی قولہ خوردن گاؤ
کھولی مرغی کھانا۔ نوشیدن شراب پینا۔ پوشیدن جاکٹ
پتلون یا لال ٹوپی و کالا بوٹ پہننا۔ آویختن لال ٹوپی کا پسند نا کھانا
دادن گالیان دینا۔ فروختن دنیا کے واسطے دین بیچنا
پروردن کتا پالنا لینڈ می ہو یا ولایتی۔ آرد غیدن شراب پینے

ڈکار لینا۔ بازیدن لاٹری یا کوئی اور جوا کھیلنا۔ شاشیدن کھڑے
ہوکر موتنا۔ گفتن سوائے اپنے سبکو بُرا کہنا۔ گریختن آبادی
سے دور بھاگنا آوردن اچھے اچھے یورپ سے بلا لینا۔ یافتن
رشوت سے روپیہ پانا۔ بوسیدن کُتّے کا منہ چومنا الخ اور یہی
اسی قسم کے الفاظ خیال کرلیجیے گا راقم اس شوق بہرا سکے بعد
ایک نیا سلام بھی درج ہے چونکہ آپکے مفید مطلب ہی لہذا درج
نامہ ہذا کرتا ہون رہت و درونغ برگردن راوی دہرتا ہون قصور معاف
نام آوری تو آپ پر ختم ہے **قولہ** وہ لکھتے ہین کہ چند جولاہون
نے ایک روز سعید دیکھہ کر پنچایت مقرر کی اس بات کی کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کی وفات کو ایک زمانہ کثیر گذر گیا اور اون حضرت کا سلام
یعنے والیکم بہت پرانا ہوگیا اور پرانی چیز سے ستھرا کام نہین چلتا
اسلیے کوئی نیا سلام ایجاد کیجیے یعنے بجاے سلام والیکم کے
(ڈفلافون بھائی ڈفلافون) مقرر کیا جاوے اور اسی پر سبھون نے
عمل کیا بس یہی حال نیچریہ کا ہے الخ راقم بنارس پہنچ اور اس سے
پہلے اودھ پنچ پرچہ اخبار مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۷۸ء مین تحریر فرمایا تھا
میرے دیکھنے مین آیا تھا یعنے کسی صاحب نے بطور خیر خواہی آپکے
لکھا تھا **قولہ** تہذیب الاخلاق اسلیے بند نہین ہوا جیسا کہ [illegible]

بتاتے ہین اور نہ اوسکے مصنف کا ابتک لنگوٹ کہلاتا ہے
وہ لنگوٹ باندہے ہوئے تیار ہے اور یہ لنگوٹ خدا کے
سامنے کہلیگا جہان اوس پہلوان کے سر پر پگڑی ہی بندہیگی آخر
اسپر اوہ پنج جواب دیتے ہین قولہ حضرت اسمین ایک بات کا شبہ
رہا کہ یہ لنگوٹ کہلکے جو فرق مبارک پر پگڑی بندہیگی تو آیا وہ ہے
لنگوٹ اُجھو ہوکر اول باخر نسبتی دار کے موافق سر پر پہونچیگا
یا کوئی جدید پگڑی ہوگی فقط آب راقم یہ عرض کرتا ہے کہ آپکا حال
سنکر اکثر کف افسوس ملنا اور رونا آتا ہے کہ آپ کی ذات سے
بیدینی شائع ہوئی چنانچہ ابھی چندروز کا عرصہ ہوا بندہ بطور دورہ
عظیم آباد پٹنہ مین وارد ہوا اور آپکے حواری صاحبان مثل قاضی
رضا حسین صاحب و سید شمس الہدیٰ و مولوی فضل الرحمن صاحبون
سے ملاقات ہوئی اور آپکے اعتراضات نسبت قرآن کے
اور اونکے جوابات جو کہ میرے قلم سے نکلے ہین سنا تو سکوت
کیا اور بعضے صاحبون نے یہ چند اشعار فرمائے اور فرمایا
کہ خدا کے کامون مین کسکو دخل ہے اشعار یہ ہین نظم

زادہ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوح کا گمراہ ہو
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو	لاوی بتخانہ سے وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین	امی مطلق ہو خیر المرسلین
چاہ بابل ہین معذب ہون ملک	ہو مقام زہرہ بالائے فلک
بلعم باعور کو دو رخ ملے	جنتے ساحر ہین فرعون کے
زوجۂ فرعون ہووے طاہرہ	اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
کربلا مین قرۃ العین نبی	لال زہرہ کا حسین ابن علی
ظالمون کے ہاتہ سے یون ہو شہید	اور اپنا کام دل یاوے یزید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر	دشمنان حق کو ہو یون کر و فر
دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر	غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

غرضکہ اسیطرح اور بہت کچہ افسوسانہ لوگ کہتے رہے اور اکثر اشخاص آپکے معتقدین تائب بہی ہوے اور میری نسبت فرمایا کہ خدا آپکو جزاے خیر دے اطلاعاً گذارش ہوئی فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ انام سے تاریخ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ہجری کو روانہ ہوا کٹ چیان



اسکے بعد یہ نامہ بطور خوش طبعی کے لکھا گیا
چونکہ سید صاحب کا مزاج شاعرانہ یگانہ سے
اسلئے بندہ نے بھی خالی مباش کچھ کیا کر یہ نامہ
لکھا درج کتاب کیا۔

ہو المستعان

نامۂ جہانما

لطیفہ
زاد
علیگڈھ
واقع

سید صاحب خوش ادا قبلیت گرامی سید احمد خان صاحب بہادر
بعد ادائے وجب کے آداب مطلب پرچہ اودھ اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر
۱۸۷۰ء جسمیں آپکے لکچر موقع دربار بتعریف لفظ نیچر

جسکی تفسیر شاید ایک اونٹ کا بار ہو یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
قولہ معاذ اللہ نیچر خدا و نیچر رسول و موسیٰ و عیسیٰ و جملہ انبیا نیچر لہذا جو کوئی
ہمکو نیچری کہے اوس سے برا ماننا نہ چاہیے اسپر شعر بھی خیر سے
موزون کیا ہے سہ تو و طوبا و قامت یار و فکر من بقدر ہمت
اوست بالجملہ جواب ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

سیاس ایزد جان آفرینی	نہ جان بل جملہ گیہان آفرینی
حکیم داد گمرد دانش آموز	درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت	بہ پستی افگن اہل ضلالت
زہے پیرو رسائی اہل تحقیق	شکست انداز دخصمان ندیق
لوا افراز حق از حق پسندی	بحق جویان بہ بخشد ارجمندی

جناب من اول تو لفظ نیچر کے معنی ہماری تحقیق ہین از روی اقوال
علماء وقت جو کہ نامی گرامی ہیچ آئے ہین مولوی لطف اللہ سلمہ اللہ
جواب استفتای ثبوت کفر بہ نسبت جناب ج الا جو کہ بہ چہ اخبار
نور الآفاق دافع نفاق ہین طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے اور درج کتاب
امداد الآفاق اوسمین بہت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرماتے ہین
آیکو جتلاتے ہین قولہ کہ لفظ نیچر بروزن کیچڑ ایک لغت پوچ یاد رہوا ہے

انگریزی زبان مین اسکے معنی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور
خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جھکے اوسکے کرنے کرانے مین
نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب
کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال ہو اور یہی حال ہے اور
معنونکا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بقیدی اور بی ایمانی کے ہر ایک
منفرداً و مطرداً ابیدمنی اور خودرائی اور خودبینی اور خودنمائی و مافی معناہا
پر دلالت کرتا ہے اور اس قاعدہ کے پیروونکو انگریزی مین انیجرسٹ
کہتے ہین یعنے پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرل اسٹ نے اگرچہ
فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے نوبت
پہونچی ہے ازانجملہ چھیاسی ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار
لندن مین لیکن بحمداللہ کہ عقلای مسیحیہ اونمین دیار و امصار مین تحریراً
بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ نجوی گوشمالی فرما رہے ہین اور اونکو آٹے
دال کا بھاؤ بتا رہے ہین اسٹاد وصاحب کی کتاب ایڈوانسڈ ریڈ
اور ہارنصاحب کی کتاب انٹرکشن لوسکرپ وغیرہا مین دیکھو تو
کسطرح کہلا نیچریونکے ندبت اور مکاری اور نالائقی اور عیاری وغیرہ
من قبائح بالا تحصے مذکور و مسطور ہین اسپر بھی اگر نیا نیچری نہ شرمائے
اور بطمع ترقی جاہ چاہے کہ اس نجی کیچی بلاکو اس ہندوستان مین

پھیلائے تو ہمارے علماء محمدیہ نے بسطح فلاسفہ اور اہل
اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دھجیان اور اڑائے
ہین اور اونکو عدم کی راہین دکھائے ہین اوس سے زیادہ اس
نیچر کا سنیچر اور تارین گے اور شواظ من نار کی برابین مارین گے ذرا
بگڑے دل لٹچر پیر و نیچر سرو دست یہ تو فرماوین کہ قبل قبول نیچریت کے
تو پھیلا دہرم کھو چکے تھے اور آپکے سارے کرم ہو چکے تھے لندن
مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آئے خمر خنزیر در کنار گلا گھوٹی مرغی
کے کھانے مین نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت مشاقی
ہے بات واہیات کی نسبت اختیار باقی ہے سی السین آئی
بمعنی خوست دیس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی رہا جو نیچریہ
طریقہ کی جانب للچائے کیا ہی چاہتا ہے کہ لاٹ پادری بنجائے
اور جناب ہیم صاحب کو لیڈی کہلائے سو یہ نیچر ہے ؎ کلاہ
خسروی و تاج شاہی + سر کل کے رسد حاشا و کلا + ہان بقول بعض
نیچریونکے کہ ہر قوت حیوانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے
تا کسی قوی کے حرمانے لازم نہ آئے شاید بمقتضای قوت
شہویہ پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو لوٹتے
کچھ دنون وہان کا مزا لوٹتے برای خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرماتے

پیش و پس کو یکسان نہ بنائے الخ اب نیاز مند یہ عرض کرتا ہے
کہ لفظ نیچر کے معنی جو آپنے مشخص کیے ہین اور مثل پادریوں کے
ایک نیا لٹریچر گڑھا ہے یہ فقط عندیہ آپکا ٹھہرا جب تک دعوی پر کوئی
برہان عقلی یا نقلی نہ قائم ہو وہ مانیخولیا کہلاتا ہے مگر ہان یہ فرمانا آپکا
مصرعہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یہ دوسری بات ہے مگر میں فقیر
عرض کرتا ہون کہ آپ کچھ دنون ہمارے علماء دینداروں کے صحبت کیجیے
سعی مین کردونگا دلیہو مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار بلاری ولد مفتی
ضلع مراد آباد نے جو کتاب ظفر المبین بجواب اندرمن لکھی ہے
اور طبع کرائی ہے اوسکے صفحہ ۲۰۰ مین پہلے قول اندرمن کا
ہے قولہ حاصل آنکہ قبول ایمان آزادی ہے الخ اسپر جناب مولانا
صاحب سلمہ اللہ جواب دیتے ہین اقول حرف درویشان مدروز
مردودن تا نخواند بر سلیمی صد فسون لالہ جی تمکو ہرگز مناسب نتھا
کہ بات تراز و چھوڑ کر مباحثہ دینے پر ساتھہ اہل اسلام کے آمادہ
ہوتے تمنے کرشن جی کی نصیحت گوش نہ فرمائی انجام کار بہت پچھتائے
اوٹھائی تم قبول ایمان اور وحدت ارادی کو کیا جانو قبول شخصی مصرعہ
چہ داند بوزنہ لذات ادرک سنو تو قبول ایمان تو مقولہ انفعال سے
ہے اور وحدت مقولہ کم سے اور ارادہ مقولہ فعل سے پھر تمنے

کیا سمجھ کے یہ کہا کہ قبول ایمان وحدت آدمی ہے کچھ الفاظ
کے معانی بھی سمجھا کرتے ہو آخر ہی نے بضاعتی پر دہریہ کا دم بھرتے
ہو تمنے صرف روٹی کما کھانیکی یہ صورت پیدا کی ہے یہ سمجھا ہو
کہ جاہلون مین بیٹھ کے اس قسم کے الفاظ بیان کرین گے
چونکہ وہ جانتا کچھ سوچتے سمجھتے نہین البتہ اسقدر تو بے شبہ
و شک آپ کے مدح مین زبان پر لاتے ہونگے ہوئی
شکست اگر چہ نصیب پر اندر + مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
مگر خوب سمجھ لیجیے کہ مدح جاہلونکے مانند مزابل گھانس کی ہے
انجام اسکا بخیر نہین صاحبان عقل جب دیکھین گے تو آپ پر
سخت نفرین کرین گے کہین گے کہ اس آگندۂ جہل کی عقل مین
فتور آگیا ہے کہ ایسی خبر کو جو معقولہ الفعال سے ہے کسطرح پر
مین اوس شے کا جو مقولہ کم سے ہی ٹھہراتا ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فنون حکمیہ اہل ہند مین مفقود ہین ورنہ آپسا حکیم
کل سر سبد حکمای ہند کا مبادی فنون حکمیہ مین مثل خر در گل عاجز
نہوتا الخ بس نیازمند بنی نوع سمجھ کے عرض کیا کرتا ہے امیدوار
ہے کہ ناگوار خاطر عاطر نہ ہو ہان ایکبات میرے خیال مین گذری
ہے کہ شاید آپکا خیال ادہر گذرتا ہوگا کہ کچھ ایسا کام کیجیے کہ

جس سے آگے کو یادگار رہے سوا ایسے خیال سے ملحد
بننا فضول ہے دیکھو کتاب اصول عجیبہ مصنفہ محمد جمال الدین
خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست بھوپال مطبوعہ مطبع نظامی
واقع کانپور ۱۲۸۱ھ ہجری انہوں نے کیا خوب اصول عجیبہ تجویز
کرکے واسطے تعلیم مبتدیان حال کے ایک کتاب ضخیم طبع کرایا ہے
لہذا آپ بھی اگر ایسے ہی کوئی کتاب تصنیف کرکے حسب مقدور
اپنے حواریون کے طبع کرا کے تقسیم کرتے تو آجکل
ہندوستان بلکہ ایک باگل خانہ کے تو ہو ہی رہا ہے واسطے
یادگار ذات والاصفات عین مناسب تھا بدین وجہ دو رقعہ اوس
کتاب کے بطور نمونہ از خروارے درج نامہ ہذا کرتا ہون
ملاحظہ فرمالیجیے گا وہو ہذا رقعہ اول مہربان من سلامت بیچ سمت
کے آیا کہ نوکر تمہارے نے نوکر ہمارے کو ایسا مارا اور مارا ہے کہ کسی نے
ایسا نہ مارا تھا نہ کوئی کسیکو ایسا مارتا تھا نہ ماریگا نہ مارتا ہے بہرکیف
جیب ہنا تمہارا واسطے تمہارے زیب نہ دیا اور زیب نہ دیا ہے
اور نہ زیب دیتا تھا اور نہ زیب دیگا اور نہ زیب دیتا ہے درحقیقت
نوکر تمہارا بیچ دنیا کے ساتہ بدنامی کے جیا اور جیا ہے کہ نہ کوئی
ایسا جیا تھا نہ جیتا تھا نہ جیے گا نہ جیتا ہے کسی مادر نے ایسا بیٹا

جیسا کہ نوکر تمہارے نہ جنا نہ جنا ہے نہ کسی نے ایسا جنا تھا
نہ کوئی ماں جنی نہ جنے گی نہ جنتی ہے لیکن بسبب موقوف
کرنے تمہارے کے اپنے نوکر کو اتنے قصور پر زنگار اس غم
کا دل میں بیٹھے چھوٹا اور چھوٹا ہے کہ یہ ایسا نہ چھوٹا تھا نہ چھوٹیگا
نہ چھوٹا ہے اگر موقوف نہ کرتے دل میں ایسے یہ زنگار کبھی نہ چھوٹتا
باقی خیریت ہے الحمد دوسرا رقعہ غریب پرور سلامت
کوئی مثل جناب کے عنایت فرما ہمارا نہ ہوا نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے
نہ ہوگا نہ ہوتا ہے جو کوئی حضور سے پھرا سر اوسکا غیب سے
ٹوٹا اور ٹوٹتا ہے اور ٹوٹتا ہے کہ کسی کا سر ایسا نہ ٹوٹا تھا
نہ ٹوٹیگا نہ ٹوٹتا ہے وصف تمہارا کسی نے زمانہ میں نہ سنا تھا کہ
تمام خلق نے سنا ہے اور سنا تھا اور کون نہ سنتا تھا اور
سنیگا اور سنتا ہے اور کسی نے آپکو رفیق بیدرد نہ گنا
بلکہ سب نے گنا ہے اور ہر ایک نے گنا تھا اور ہر کوئی گنتا تھا
اور گنیگا اور گنتا ہے یہاں سوای ذات عالی کے میں نے
دوسرے کو نہ پہچانا اور نہ پہچانا ہے اور نہ پہچانا تھا اور نہ پہچانتا تھا
اور نہ پہچانیگا اور نہ پہچانتا ہے بلکہ دوسرا کیا خیال اپنے دل
سے دھویا اور دھویا ہے ایسا کسی نے نہ دھویا تھا

نہ کوئی کبھی دھوتا تھا نہ دھویگا نہ دھوتا ہے گھوڑا زبان کا
میدان تعریف تمہاری بیچ دوڑا اور دوڑا ہی جو کبھی ایسا دوڑا نہ دوڑا تھا
نہ دوڑیگا اور غنچہ دل میرا بیچ ہوائی محبت تمہاری کھلا اور کھلا ہے کہ کبھی کوئی غنچہ کھلا تھا
کھلیگا نہ کھلتا ہے اور سیر غیر کو ایسا چرا اور چرا ہے کہ کسی نے
نہ چرایا تھا نہ کوئی کبھی چرتا تھا نہ چریگا نہ چرتا ہے دل میرے نے
غیر کے نام پر موتا اور موتا ہے کہ کسی نے ایسا نہ موتا تھا
نہ کوئی موتتا تھا نہ موتیگا نہ موتتا ہے الخ **اقول** میرے نزدیک
ایک رئیس کلان کی یہ تصنیف ہے اور نئی بات ہے اور آپکو
جدت پسند ہے اگر آپکے مدرسہ مین اسکی مزاولت ہو تو عین
مناسب ہے ۔۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ



هوالمستعان

نامہ پانزدہم

لطفہ زاد علیگڈھ واقع نشن ڈار بہادر جب انصاب سید احمد خاں

سید صاحب بعد تو ہمات و خیال ابلیس و دیو شیطانی تالال

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہوں کہ بندہ درینولا دورہ کرتا ہوا علیگڈھ میں بوارد ہوا تو اکثر مشتاقین سنے آپکے جوابات کے میرے پاس حاضر آئے اور فرمایا کہ آپکے جوابات جو کہ جانب سید صاحب ہوئے ہیں ہمین سنائیے ثواب دنیا و آخرت کمائیے

چنانچہ بندہ دو جمعہ مقیم رہا اور وہانکے مسلمانونکو آپکے جوابات جامع مسجد مین ممبر پر بیٹھکر سنایا سب محظوظ ہوئے

مرتبہ آپکے مدرسہ کی سیر کی ایک جلد کتاب آیات بینات خریدی
اور بچہ کتب درسی طفلان جو آپکے مدرسہ مین پڑہائی جاتی ہین دیکہی
ہین آئی ہین جس سے ثابت ہوا کہ اس تعلیم کے لڑکے ضرور تہذیب
یافتہ ہونگے اور ایک پرچہ اخبار اسٹیوٹ گزٹ مطبوعہ تاریخ
۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۶ء ایک مسلمان نے پیش کیا اوسمین ایک
تقریر پر از تزویر بجانب آپکی دیکہنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہی
قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ خلیفہ جس سے اشارہ ایک مذہبی
پیشوا سردار مکلتا ہے مدت سے معدوم ہے شیعہ لوگ
تو کسی شخص کے خلیفہ ہونے کی قایل نہین ہین البتہ امام کو مذہبی
پیشوا اور سردار سمجہتے ہین باقی رہے سنت جماعت انکے
پیغمبر صاحب نے فرمایا تہا کہ خلافت تیس برس رہیگی
اور اسکے بعد ظالم بادشاہون کا زمانہ ہوگا پس اہل سنت کی
مذہب کی رو سے خلافت جس سے مذہبی پیشوا کا اشارہ
نکلتا ہے حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہوئی اور حضرت امام
علیہ السلام پر ختم ہوئی بلکہ اگر ٹھیک مذہب اسلام پر غور کیا جاوے
تو ان پانچون کو بہی جنکو اہل سنت و جماعت خلیفۂ برحق جانتے ہین
مذہبی پیشوا ہونیکا کوئی استحقاق نہین ہے فقط اقول آپکی وہی

مثل ہوئی کہ ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا کہ دو اور دو کے
او سنے کہا چار روٹیان بھلا فرمائیے جبکہ آپکو رسالت اور معجزات
اور ثبوت ذات باری تبارک وتعالے سے انکار ہے جیسا کہ
جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی نجش خانصاحب بہادر کے
بیان سے ثابت وظاہر ہے تو پھر خلافت کی ثبوت وعدم ثبوت
چہ معنی دارد رہی یہ بات کہ ان پانچون کو اہل سنت وجماعت خلیفہ
برحق نہین جانتے ہین یہ آپکا عندیہ ہے یا اسپر کوئی دلیل
عقلی یا نقلی بھی آپکی جیب مین ہے ثبوت خلافت صحابہ رضوان اللہ
مین بمقابلہ شیعان مولوی سید مہدی علی صاحب آپکے اول
حواری نے کتاب آیات بینات لکھی جو کہ اب ہمنے آپکے مدرسہ
سے خریدی کتاب مذکور کیا آپکے ملاحظہ مین نہین گذری جو
آپنے یہ تقریر طبع کرائی رہے خطرات شیعہ وہ فقط تین سے انکار اور
دو کا اقرار کرتے ہین میرے نزدیک آپکو مانیا قطرب جنون یا خبط
یا مالیخولیا ان پانچ مین سے ایک نہ ایک عارضہ ضرور لاحق دماغ
ہے اب ضرور کسی طبیب حاذق سے خواہ مخواہ رجوع کرکے
تنقیہ دماغ فرمائیے لندن مین جو آپ رہے اور وہان غذا
حارہ ولبوسات گرم حسب تشخیص سید امداد العلی صاحب بہادر

جوکہ استعمال مین آئین اوس سے کیا عجب کہ نصیب وشنان
خشکی دماغ مین آئی ہوگی جس سے یہ خیالات سوجھتے ہین خدا
نخواستہ بشر بلہ اوست جنون فاحش کا احتمال ہے اور آپکی
دیکھا دیکھی جناب سمیع اللہ خانصاحب معہ صاحبزادگان بلند اقبال
لندن کو تشریف لے گئے ہین مجھے اسٹیشن اٹاوہ پر لے گئے
خدا اونکی خیر کرے اب دوسری بات یہ ہے کہ بندے نے
جو آپکے مدرسہ کی سیر کی تو اوسمین یہ کتاب جسکا پہلا باب یہ ہے
نظر پڑی چونکہ ایک آدھ بات قابل ترمیم ہے عرض کرتا ہون
قولہ اتنا نام کو جانور ہے۔ پر آدمیکا اور اسکا قدرتی ساتھ ہے
جہان دس گھر ہی آدمیون کے ہونگے وہان ایک کتا ضرور ہوگا۔
اسکی خوبیان ایسی ہین کہ خواہ مخواہ اسکا رہنا ضرور معلوم ہوتا ہے
ایسا غریب ہوشیار ایسا محبت کرنیوالا کوئی جانور نہین۔ یہ اشرافونکا
دربان ہے۔ گنڈریون کا چوکیدار غریبونکا مددگار۔ اسکی
سمجھ بہت اچھی ہے جسطرح سدھا دیجیئے طرح کام کرتا ہے اسے
غریبی اور امیری برابر ہے جسکا ہو رہا اوسیکا ہو رہا سوکھے
ٹکڑے آدھے پیٹ کھائیگا مگر جس گھر کا ہے وہین رہیگا اچھی
کھائینگے لیے امیر کے گھر نجائیگا اپنے مالک کی برے

وقتون مین رفیق ہے اور وقت پڑنے پر جان دیدیتا ہے
یہ نیک جانور نیکی کو یاد رکھتا ہے برائی کو بھول جاتا ہے نیکی کرنیوالے
اسے نہ دیکھ بھی رہے تو خیال نہین کرتا ابھی بلایئے تو دم ہلاتا چلا آتا
ہے جس ہاتھ سے کھاتا ہے دم بھر مین اوسیکو چیر پھاڑ ڈالتا ہے
ہے اسکی بہادری اور دلاوری غضب ہے بڑے بڑے بہادر
اور جنگلی جانور اسکے شکار مین جرگوش لومڑی قسمت ہی سے
نکلتے ہین شکاری کی بو دور سے لیتا ہے اور ریوڑ کے ریوڑ زمین
کھود تا ہے مگر ان باتون کے واسطے سدہا ناضرورہے ہمارے
ملکون مین کسیکو خیال نہین ولایت مین لوگون نے کتے قسم قسم کے
کتنے پالے ہین اور انہین سدہایا ہے الخ **اقول** غرضکہ اسطرح
اوسمین اور بہت تعریف کتے کی لکھی ہے اسپر مجھے خیال آیا کہ اگر
خاصیت کتے کی ہے جو مصنف کے خیال مین نہ آئی ہو مین مدت
والا مین بذریعہ نامہ ہذا عرض کرتا ہون اگر بطور ترمیم حاشیہ اوس کتاب
مین کردیا جاوے تو لڑکون کی تعلیم کو یقین ہے کہ بہت مفید ہووے
یہ ہے **قولہم** پرچہ اخبار مہر درخشان مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۷۶ء نمبر
جلد ۲ مین مرقوم ہے ۔ پیرس کے جارڈن ڈے انکلشن چاہتا
ہے کہ کتون کے پلون کا گوشت عام طور پر کھانے مین آنے لگے

چنانچہ پہلا جلسہ کنون کے کہا جیکا اس ماہ مین ہونیوالا ہے مگر یہ
والون مین ایک بات کی کمی ہے کہ جین والے کہانے کے
پلون کو تقریبًا ایک سیر روپیہ کا گوشت گائے یا بیل کا کہلا کر یا پکا
ہین یہ بات فرانس والے شاید نہ کرسکین روزنامچہ پنجاب مطبوعہ
۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے **قول** یہ ممکن نہین کہ
بعضے نے عقل اور دہقانی محض غیر تہذیب یافتہ اسکے یعنے
کتے کی خوبیون کو پہچان سکین کتے مین بہت سے نیک خصال
ہین مثلاً قناعت کہ اپنے مالک کی دی ہوئی چیز اور ٹکڑے پر
گذر کرتا ہے پھر وفادار ہے پھر شب زندہ دار کہ تمام رات چلا کر
صبح کر دیتا ہے پھر قوت دماغ پھر انسان سے انتہا درجہ کی محبت
وغیرہ پس ہر غذا انسان کی بدن مین گرم یا سرد تاثیر کرتی ہے تو کتے
کے گوشت ہی کہانیوالون کے دل مین کتے کی خاصیت یہ
مذکورہ بالا اور اوصاف حمیدہ ضرور پیدا کریگا پس اسلیے اگر دو روپیہ
کا گوشت گائے یا بکری وغیرہ کا کہلا کر کتے پالے جاوین تب بھی
صریح فائدہ ہے اگرچہ تورات مین فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت
تک کو ناپاک لکھا ہے لیکن بیچنا اور بات ہے اور نوش فرمانا
اور بات ہے اور ملاؤنکے منہ بند کرنیکے لیے تو یہی دو باتین

کافی ہین اگر انہین کا قول تسلیم کیا جاوے تو کتے کے گوشت
کھانیکی ایک گناہ یہ ازروی نیچران سب بشمار خوبیون پر ترجیح نہین ہوسکتی
الخ۔ اور تیسری بات یہ ہی کہ بندہ جواب کے بار مکانپر آیا تو ایک لفافہ
آندا زبنارس بنام تیاز مند باین مضمون کہ آیکے اور سید صاحب کے
خط کتابت ہے لہذا یہ عرضی شیطان کے اوپر تک خبر پہونچا دیجیگا
قصور معاف بعینہ نقل عرضی مذکورہ ملاحظہ والا مین گذرا تا ہون معاف
فرمایئگا وہو ہذا

عرضی شیطان علیہ اللعن

ایکدن شیطان گیا پیش خدا — عاجزی سے اسطرح کہنے لگا
یا الٰہ العالمین دانا ہے تو — تیری بندون نے ہی کی مجھسے وفا
پہلے کی بیعت انہون نے بعد ازین — علم ممنوعات سب مجھسے پڑہا
مین نے بہی شایق لئیق اونکو سمجہ — جسقدر معلوم تہا سکہلا دیا
طمع دی روزی کی اور پکا کیا — دلکو بہیرا اور انگریزی پڑہا
دہلوی پوشاک لی اونسے اوتا — کرتی اور پتلون اور جاکٹ پہنا
لیگیا لندن کو وان کی مرغیان — غیر مذبوحہ گلا گھونٹی کہلا
پختہ کار وہوشیار و ذی فنون — جان فشانی اور محبت سے کیا

اب وہ سب مجھسے ہی منکر ہوگئے | برملا اسبات کا دعوی کیا
کیا شیطان کسنے دیکھا ہی اوسے | خارج از انسان کب پیدا ہوا
یا الٰہی تجکو تو معلوم ہے | تو نے جب آدم کو تھا پیدا کیا
کیا نہیں اوسوقت میں وہ موجود تھا | کیا نہیں سجدہ سے میں منکر ہوا
عدل کر عادل ہے تو ای کبریا | دے مرے منکر العین کو کچھ سزا
یعنے کر لندن سے اوسکو زرد رو | پیروون کی میرے وہ پاوے نہ بو
نیچری ملت سے دے اوسکو نکال | پیرو دونکو اوسکو کر پایمال
بس ہوا حکم خداوند کریم | جیسا تو فارج ہوا ہی ای رجیم
ایسا ہی وہ بھی نکالا جائے گا | بعد مرنیکے یہان جب آئیگا
اور دنیا میں بھی وہ ہوگا خراب | منہ سے بولیگا تو پاویگا جواب
فتوئی تکفیر اوسپر ہوئے گا | تا ابد پچھتائیگا اور روئے گا

الراقم

بنارس پنچ - محلہ اوٹھہ بار ٹولہ - کتبہ ع ن ق

اقول اب نیاز مند عرض یہ کرتا ہے کہ اس مذہب جدید کے اختیار کرنے سے تو البتہ شہرت آپکی اس قدر ہوئی کہ خدا تک نوبت پہونچی میرے نزدیک اب آپ مذہبی گفتگو سے ہاتھ اوٹھا کچھ خیر خواہی سرکار دولت مدار کیجئے بقول جسکا کہا ہے اوسکا گایئے

بدیہات سے تو انکار نہ فرمایئے - اب چوتھی بات بطور خیر خواہی
آپکے عرض کرتا ہون کہ اسکا تدارک آپ پر چونکہ آپ ممبر کمیٹی کونسل
ہین لازم والزم ہے فقط ابطال روش اسلامیہ سے کیجیے
خیر خواہی ممبر کمیٹی متصور نہین ہوتی دیکھو اخبار عام واقع لاہور ۶ جون
سنہ ۸۸ء نمبر ۱۸۶ مین لکھا ہے قولہ ایسے شریر یعنے عبدالرحمن خان
کو امارت دینے کیا اب یہی سرکار چاہتی ہے - اگر نہین تو وہ اب
افاغنہ اور افغانستان سے کیونکر فراغت حاصل کرین گے
اس امر مین سنجیدہ مضامین کو ہم لکھ نہین سکتے لہذا افغانستان
سے فراغت حاصل کرنیکے طریقے جو ہمارے دوست لکھنوی ظریف
نے لکھے ہین اور بتائی ہین ذیل مین لکھتے ہین - اول تو امارت
نیلام کردی جاوے کہ سہل الوصول ترکیب ہے دوم چٹھی ڈالی جاوے
اسمین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر ہماری ہی چٹھی نکلی تو روپیہ کا روپیہ
ملا اور پھر ملک گھاتے مین سوم پشیانی مضمون مین جیسا دستور
پایا جاتا ہے صبح کو جو شخص پہلے داخل شہر ہو وہ شہریار بنایا جاوے
چہارم ہا تو عنقا ہے باز کی تلاش ایسی عجلت مین وقت سے خالی
نہین لہذا مناسب ہے کہ کابل مین ایک جلسۂ عام مقرر ہو اور
بالاحصار سے اُلّو اوڑایا جاوے جسکی طرف میل کرے وہ امیر

بنایا جاوے اگر امیدوار کی طرح الوکا ملنا سہی کابل مین سہل ممتنع ہو تو فرقہ کنشٹرڈ یوسے درخواست کیجاوے وہ ولایت سے باسانی پہونچ سکتے ہین ۔



نہرا سکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو اسعد

۱۲

نامۂ شانزدہم

سلامت علیگڈھ واقع پنشن دار بہادر

سید صاحب مظہر الطاف و کرم عالی ہمم سید احمد خالصا

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون ایک پرچہ اخبار شعلۂ طو

کانپور مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۷۰ء میرے دیکھنے

مین آیا چونکہ آپکے مطلب کی بات ہے گو کہ

تمام عالم کے نزدیک مزخرفات ہے اسلیئے

نیاز مند لطور اطلاع حضور والا مین عرض پرداز ہے

قولہ ولایتی تہذیب اخبار پرونٹہ نامے مین لکھا ہے کہ جناب
مسٹر ارسٹ بارلٹ صاحب بہادر ممبر پارلیمنٹ آجکل
اس غور و فکر مین ہین کہ ایک اس قسم کا مسودہ قانون پارلیمنٹ
کے جلسۂ آیندہ مین پیش کرین کہ جسکے رو سے ہر شخص اپنے دادی سے
شادی کر سکے اور کوئی معترض نہو ہیر صاحب اخبار نے یہ لکھا ہے

قولہم سچ ہے تہذیب بڑی نعمت ہے الخ **اقول** لہذا بندہ کی
عرض یہ ہے کہ آپ ہندوستان مین کل مہذبین کے اعلیٰ افسر
یا سرگروہ ہین آپکو اس جلسۂ آیندہ مین مع حواریون کے شریک
ہونا ضرور ہے نیاز مند جو اسی آپکی طرف سے دورہ کرتا ہوا ماہ
شعبان مین گھر کو آتا تھا تو راہ مین شاہجہان پور مین اتفاق قیام کا
ہوا لوگون نے جناب زین العابدین خانصاحب سے ملاقات کرائی
کچھ میرے روبکاری سنین بعدہ یہ فرمایا کہ سید صاحب ہمدردی
قومی اور رفاہ خلایق کی مدعی ہین چاہتے ہین کہ وہ علم خلقت حاصل
کرے کہ جس سے صورت معاش متصور ہو میرین نے عرض کیا
کہ معاش کسی علم پر منحصر نہین ہے دیکھو ہندون مین کوئی بغیر از
عورت و مرد نے علم نہی ہوگا مگر افلاس کا یہ حال ہے کہ پیچھے اجابہ

مشیر قیصر واقع لکھنو مطبوعہ ۱۸۷۵ء واقع تاریخ ۲۹ جون مین
رقمطراز ہے قولہ لندن کے فقیر جنکو گذشتہ کو شمار
کیے گئے تو اونکی تعداد ۸۸ ہزار ۸ سو ۸۰ آدمی نکلے اس
سال گذشتہ کی نسبت ۳۴ ہزار ۶ سو ۴۰ فقیر زیادہ ہین الخ
اب فرمایئے کہ علم حاصل کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا جو آدمی اپنی عمر عزیز
انگریزی دانی یا جغرافیہ مین صرف کرے رہا مذہب جدید نیچریہ
اوسکی شکل دیکھیے پرچہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۰ اگست ۱۸۷۵ء
کسی صاحب نے اودھ پنچ سے استفسار کیا تھا قولہ حضرت
مدتون سے تمام ہند مین اور خصوصاً آپکے اخبار مین نیچر ہی
نیچر نظر آتا ہے مین گرداب فکر مین غوطے کھا رہا ہون کہ یہ کیا
بلا ہے کس کہیت کی مولی ہے کس جنگل کا جانور ہے افریقہ
کا شرمرغ ہے یا عرب کا اونٹ ہے یا برہما کا ہاتھی ہے
عوج بن عنق کا ساتھی ہے حشرات ارضی ہے یا اسم فرضی
ہے جمادات سے ہے یا نباتات سے ہے حیوانات سے
ہے آخر یہ کیا ہے اسپر اودھ پنچ نے جواب دیا ہے قولہ
حضرت سنیے یہ موالید ثلاثہ سے باہر ہے اس سے کوئی
نہین باہر ہے مین حلیہ بتاتا ہون آپ علیگڈھ جاکے

دھوئڈ لیجیے حلیہ سر پر لال لال سرونٹس اور اوسپر کالی دم منہ
مین جلتا سوختہ ہاتھ مین کبری ساتھ مین کتا بدن مین جاکٹ ٹانگ مین
پتلون پیر مین تو بڑا کمیٹیون کا شائق لامذہبون مین لائق لاٹری
پر عاشق کالون سے نفرت گورون سے الفت روٹس اسلام سے
کلفت منہ مین سور گڈام پانچون سوارون مین نام گڈ مارننگ
بجاے سلام بس بس حلیہ تمام - الراقم جوینده) اب فرمایئے
اگر یہ بیچر مذہب ہی ہے تو ایسے مذہب کو ہمارا اسلام اسی سے تو کانپور
کاٹنگ ع - ن بہتر ہے جسپر ہمارے دوست شیخ رحمت اللہ
سلمہ اللہ متخلص بہ رعد نے کیا خوب کہا ہے ؎ نہ دام زاہد
مکار مین تو آ ایدل ؛ کہ وان بچھا ہے مگر بوریا کے لیے ؎ مگر
ہان شہرہ آپکا البتہ از شرق تا غرب خوب ہو رہا ہے چنانچہ ایک
پرچہ اخبار مشیر قیصر واقع لکھنؤ میری نگاہ سے عرصہ ہوتا ہے
گذرا تھا اوسمین ایک مضمون کی غزل جو یقین ہے کہ آدم سے
تا ایندم بہت شعر اگذرے ہین کسی نے نہ کہی ہوگی دیکھنے مین
آئی ہے چند شعر اسوقت یاد پڑتے ہین بطور ہدیہ احباب
جناب والا کو سناتا ہون قولہ ہر زمانہ اور ہر قوم مین اپنی اپنے
محاورہ کے موافق قسمونکا رواج ہوتا ہے چنانچہ خود خداوند کریم

نے حسب عادہ اہل عرب کہین اپنے رسولون کے اور کہین
اپنے فرشتون کی قسم کہائی ہے اور کہین تارون کی کہین درخت
زیتون کی کہین دوڑتے گھوڑون کی وغیرہ وغیرہ یہی حال زمانے
کے لوگون کا ہے اگر تمام جہان کی قسمون کو جمع کیا جاوے
تو سوائے فالن صاحب کے ڈگشنری کی اور کہین گنجایش
نہ ہو مگر ہم مختصراً لکھتے ہین۔ مثال اہل اسلام واللہ باللہ سوگند
بخدا قرآن کی قسم بابا جان کی قسم حضرت عباس علمدار کی قسم مثال اہل
اہل ہنود علم کی قسم گنگا کی قسم رام دوہائی وغیرہ وغیرہ خیر یہ سب قسمین
بوتہین علماء کے اس زمانہ کے مناسب حال نامہ نگار سٹر
اودھ پنچ نے اپنے ایک نظم مین کچھ قسمین لکھی ہین جو سب زمانہ سے
عجیب ہین چنانچہ انتخاب اوسکا ہم بھی اپنے مذاق پسند ناظرین
کے نذر کرتے ہین وہو ہذا

نظم

تجھے اپنی زندگی کی ہے کچھ خبر	بیا ساقیا کم ہیر کم ہیر
کرم ہمپہ کر آ بر مے آج کہہ	ذرا کوٹ پتلون کی لاج رکھہ
بڑا ڈی پلا برف مین جہل کی آج	دنا دن لوڑی کاگ بوتل کا آج
کسی شرم تہذیب باقی رہے	پیالہ نہین لال ٹوپی سہی

قسم اپنے بل ڈانک کے جان کی | قسم ہے بکالن کے دوکان کی
قسم ہے کی جیسپر ٹپکتی ہے رال | قسم ٹوپیون کی جو ہین لال لال
قسم بوٹ کی جو پہنتے ہین ہم | قسم کوٹ کی جس سے بنتے ہین ہم
قسم اٹارنی کی قسم سود کی | قسم بندرونکے اوچھل کود کی
قسم چار اونگل کے بالونکی ہے | قسم اپنے عمدہ خیالون کی ہے
گلا گھونٹی مرغی کے سر کی قسم | ہین بنگلے پہ گدادنکے پر کی قسم
قسم کرسیونکی قسم میز کی | قسم وادی وحشت انگیز کی
قسم اپنے پتلون کی جو ہے بیت | قسم لہو کی جو ہے عرفا در ست
قسم خودسری کی کہ مرغوب ہے | قسم طرز یورپ کی جو خوب ہے
قسم کعبۂ اسمدن پاک کی | قسم نگلستان کے خاک کی
ٹفن کی قسم حاضری کی قسم | غرض اس نئی روشنی کی قسم الخ

اقول اگر یہ ہدیہ میرا نا پسند ہو تو جواب تحریر فرمایئیگا فقط
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶ - اکتوبر کو کانپور سے
روانہ ہوا نکمٹ چیان ۔



اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا

ہوالمستعان

نامۂ ہفتدہم ۱۷

سلامت علیگڈھ واقع نشان دار بہادر جناب خانصاحب

سید صاحب مجتہد بی شعور سرایا در سید احمد خانصاحب

بعد ادعاے مدعا از ہون ۵ رہنمائی خلق کی چاہے تو راہ کج و جیل پیشیخ ہونے سے عصا محروم چوب تاک ہے ۱۰ در ینولا التفسیر مصنفہ آپکے تعدادی دو یارہ قرآن مجید مرسلہ علماء اسلام میرے پاس آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی واہ کیا بات ہے خراصونی تو آپ

ختم ہے پہلے تو عرض یہ ہے کہ آپنے جو تفسیر سورۂ جن اور
سورۂ فیل کی کی تھی نیک نامی لی تھی اوسکا جواب نیازمند
نے عرصہ ہوا کہ لکھکے خدمت سرایا مدت مین روانہ کیا
اوسکا جواب آپنے لکھہ لیا ہوتا تب حوصلہ کیا ہوتا مین حیران
ہون کہ جبکہ آپکو جواب دینے کی لیاقت نہین ہے تو پھر بحث
کرنا کیا ضرور ہے اور پھر بحث بھی ایسی کہ نری زٹل سے بھری
ہوئی دوسرے یہ کہ توریت کے آیات سے مطابقت آیات
قرآنی یہ محض نادانی ہی مثلاً آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ۔ جبرئیل
اسپر آپ نظیر لاتے ہین کہ توریت کی پیدایش کی کتاب مین لکھا
ہے کہ یعقوب پیغمبر رات بھر ایک شخص سے کشتی لڑتے
رہے اور صبح ہوتے یعقوب کے یا اوسکی بانو کی بہتر کے
نس مڑور کے دیمارا اور چل دیا وہ فرشتہ تھا لہذا یہود یون
کی کتب مقدسہ مین بیماری پر بھی فرشتہ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ
یعقوب کو وجع الورک کی بیماری تھی الخ۔ اقول واہ سبحان اللہ
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے تالمود یہود بھی شاید نہین دیکھین
اور قرآن کی تفسیر کرنیکو مستعد ہو بیٹھے تاریخ یوسیفس مورخ دیکھیے
اوسمین لکھا ہے اور کل یہود کا اتفاق ہے کہ وہ کشتی لڑنیوالا

تالمود قدیم
یہود ۱۲ نمبر
مسرجیہ

خدا تھا چنانچہ یعقوب یہودی جو کہ اب فوت ہوا ہے مین نے
اوس سے پوچھا کہ یہ بات یعنی خدا سے کشتی لڑنا صحیح ہے
اوسنے کہا کہ صحیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جانور
کے بہتیر رہانگا گوشت نہین کھاتے ہین باین وجہ کہ خدا نے
مڑوری ہے الخ اور آپ فرماتے ہین کہ وہ فرشتہ تھا اور ہماری
تھی اب ہین خدمت سرا پا مذمت مین عرض کرتا ہون کہ اگر کوئی کہے
کہ سید احمد غالفصاحب بہادر جج بنارس حاجی لندنی صاحب کے
جو گلے مین آپاس ہے یا مسکن غناس ہے لہذا یہ ایک فرشتہ
تاری ہی جو گلوی نا مبارک سید سے چسپان ہے تو پھر اسکا کیا جواب
ہوگا مجھے اس آپ کی لیاقت پر بڑا افسوس آتا ہے کہ آپ بدیہات
بہے انکار کرتے ہین ایصاحب فرشتہ ایک خلقت خدا ہے
اور جبرئیل علیہ السلام تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت مین حضرت دحیہ کلبی کی شکل پر اکثر تشریف لائی ہین مجمع عام مین
اور فتوح شام وغزوات محمدی مین دیکھیے مثل جنگ بدر واحد
مین فرشتونکا جنگ کرنا آدمیون کی شکل پر صاف ظاہر ہے چنانچہ
روایت ہے کہ جنگ بدر مین حضرت عباس رضی اللہ تعالے
عنہ کو ایک شخص نے چونکہ آپ قوی الجثہ تھے باندھ کے ایک

صحابی کے حوالے کیا تھا اور کہا تھا کہ انہین اسیطرح سے حضرت
کی خدمت مین لیجانا جب وہ صحابی اونہین خدمت عالی مین اسطرح
لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمنے اسطرح کیون کہا بندہ یا اصحابی
رضوان اللہ نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص سفید پوش کہ اوسکو
مین نہین پہچانتا ہون مجھے انہین بندہ کے دیدیا اسپر حضور اللہ
نے ارشاد کیا کہ وہ فرشتہ تھا تیرے یہ کہ پہلے توریت و انجیل
راجح الوقت کے اپنی تصدیق کرلے ہوتے کہ یہ وہی توریت
و انجیل ہے جسکا قرآن ناطق ہے ہماری کتاب کا دوسرا طبقہ طبع
ہو رہا ہے انشاء اللہ پہلے خدمت والا مین مرسل ہوگا اور ہمارا
ہفت جلسہ مدت ہوئی جو دو ہزار جلد طبع ہوکر تمام ہندوستان
مین شہر شہر ہوگیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمائے ایک جلد مولوی اسمٰعیل
صاحب کے پاس موجود ہے کہ جسمین میر مجلس میجر آصاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر رای بریلی میر مجلس تھے تو یقین ہے کہ آپکے قلب
منقلب کو تسکین ہوگی اگر ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم کے آپ
مصداق نہین ہوتے ہین ورنہ مصرعہ تربیت نا اہل را چون دگان
بر گنبدست ۔ جناب من آپنے تکلیف بہت کی مگر چونکہ اللہ تعالے
اپنے کلام پاک کا خود محافظ ہے کچھ نہوا کسی نے سچ کہا ہے

سے کار خراد سے ہرگز نہ گئے بید کے خار ٭ بندر خنہ نہ ہوا آپکے گل بانے سے ٭ اب اور سنیے ہر چند کہ مجکو لکھتے شرم آتی ہے مگر باین خیال کہ شاید آپ متنبہ ہون اسلیے بطور اطلاع تحریر ہے ہمچہ اودہ پنچ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ء قولہ منتظمان مدرسۃ العلوم کو شرم و حیرت دلانیکی واسطے چند شعر درج کرتے ہین یہ اشعار ہمارے دو نامہ نگارون نے اوس ناپاک مقدمہ کے بابت لکھے جو بقول مراد آبادی ہمعصر کے مدرسۃ العلوم مین ۱۴ مئی سنہ حال کو مولوی مشتاق حسین صاحب کے روبرو پیش ہوا تھا۔ اسمین تین لڑکے ایک نابالغ لڑکے کے ساتھ فعل شنیع کرتے پکڑے گئے جسمین سے دو نکال دیے گئے اور ایک کی ساتھ کسیقدر رعایت کی گئی وہو ہذا۔

اشعار

چودہوین مئی کا ماجرا ہے یہ	ماجرا کیا کہ ایک بلا ہے یہ
قوم کے حق مین سنکیا ہی یہ	مجکو افسوس آرہا ہے یہ
ایک لونڈے پہ تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار
ای غلیگڈہ تجھے سلام مرا	بگڑا اسکول مین غلام مرا
بد ہوا صفت ہی مین نام مرا	اب تو یہ ہی سدا کلام مرا
ایک لونڈے پر تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار

کوئی کاظم حسین کو سمجھاؤ | کوئی احمد رضا کو عقل بتاؤ
کوئی عبد المجید کو دھمکاؤ | یا در کھو پڑیں گی پٹرنے بھاؤ

ایک لونڈی پہ تین تین سوار
ایسے اسکول پر علی کی سنوار

راقم

دوسری صنعت فرماتے ہیں

اغلاط نحت بروزن اسوخت

ایسا تو علیگڈھ کبھی بدنام نہ ہوتا | اخبارون مین اس طرح سے کہرام نہ ہوتا
بازارون مین چرچا سحر و شام نہ ہوتا | تہذیب کا یارو یہ بد انجام نہ ہوتا
سید تری کالج مین جو اغلام نہ ہوتا

تذکیری الف ہای مین ادغام نہ ہوتا | طلاب مہذب سے تو اقدام نہ ہوتا
اک جوید سے جو بہرا جام نہ ہوتا | وہ فیض سے اسکام کرنا کام نہ ہوتا
سید تری کالج مین جو اغلام نہ ہوتا

گھر سے تو وہان جاتی ہین پڑھنے کو بچیان | جب رہنے لگی لگتے ہین شیطان کو چیان
تہذیب کو کہتے ہین یہ ہین امر برے ان | سید کو یہ آتے ہین ہڑگشت سنانے

سید ترے کالج مین جو اغلام نہوتا
ہیدین نہ تو ہوتا اور بدنام نہوتا

رافم

مسٹر گلشنت خان از گنڈر کی ضلع مراد آباد

اقول اب فرمایئے کہ ذات قریب الممات والا نے اون امور کو تازہ کیا جو نیزید ملعون نے اپنی حکومت مین شایع کیے تھے مولوی عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ اپنی تصنیف سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین **قولہ** کہ یزید ملعون نے اپنی حکومت مین منہیات شرعیہ کو مثل زنا و لواطت اور بہن کا بہائی سے بیاہ علانیہ جاری کیا تھا الخ پس معلوم ہوا کہ وہی سرشتہ آپنے بنام تہذیب قایم کیا ہے اور تاریخ اکبری مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ نے جب مذہب الحاد اختیار کیا ہے تو اس فعل کا نام مشغلہ آلہیہ رکھا تھا جو اسی بدکام جانتا تھا اوسی قتل کا حکم دیا جاتا تھا میرے نزدیک اب اسکے رواج مین دم نہ مارینگا کہ عملدار سرکار ہذا مین اسپر سخت سزا مرقوم ہے کسی وکیل ڈپلومایافتہ سے دریافت کر لیجیے گا جناب من بہت باتون مین ہم آپکے خیر خواہی کر رہے ہین اطلاعاً گذارش ہوئی - بر رسولان بلاغ باشد و بس

کسی نے اسوقت کیواسطے یہ شعر کہہ رکھا ہے۔ یکدہ مین کو
سراسر فعل نامعقول ہے۔ مدرسہ دیکھا تو وان بھی فاعل مفعول
الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۱ شعبان المعظم کو لکھنؤ سے
روانہ کیا گیا تکلت چسپان ۔



اب کچھ جوابات اعتراضات مولوی سید محمد علی صاحب
کے بھی درج کتاب ہذا مناسب معلوم ہوئے کہ
واعظین کے کام آوین پہلے تو وہ جب
تحصیلداری مرزاپور پر سرفراز ہوئے اور
جناب سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس
سے دست بیع ہوئی تو یہ اعتراض نسبت شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام کے لکھا۔

ہوالمستعان

نامۂ اول

زاد لطفہ

مرزاپور

تحصیلدار

صاحب

سید محمد علی

مولویصاحب معدن فضل و کمال سریع الفہم منیع الخصال مولوی
بعد از سلام سنت الاسلام ہدایت الیتیام مشہود رائے
سامی باد در ینولا قطعۂ اخبار مطبع منشی نولکشور صاحب

واقع ۔ جون ۱۸۱۸ء مقام لکھنؤ کا ہمنے پایا تتمہ جواب ۔ صدارت
سید احمد خانصاحب منجانب آپکے ہمارے مطالعہ مین آیا کیفیت
واقعی ذہن مین آئی اجازت تحریر جواب باصواب آپنے جناب
معلے القاب سے پائی در گفتگو باز ہوا سلسلہ رسل و رسائل آغاز
ہوا آپکا قول ہے بالکل ڈانواڈول ہے جسکی ناپ ہے نہ تول
ہے بقول نعمت خان عالی قطعہ بسر حد رسید ہ خلق را افراط تا دانے
کہ معنی ہم ندارد این زبان حرف سخن دانی ۔ محاسب سال را بوشت
ماہ روزہ در دفتر ۔ برای آنکہ معلومش نہ شد شوال شعبانی ۔ آپ فرماتے
ہین قول کہ اب ہم آنکھ سے دیکھتے ہین کہ ہم ہین علم معقول رہا نہ
منقول نہ عقلی مسائل سے واقف نہ نقلی سے اب صرف اپنے
پرانے قصون پر اتراتے ہین اور اپنے باپ دادا کی چال چلن
پر چلتے ہین اور ذرا عقل و فہم کو دخل نہین دیتے جو بات ہمارے
دلون مین عادتاً سما رہی ہے نیک و بد مین ذرا تمیز نہین کرتے
اور اگر بعضے عقلمند کچھ سمجھتے بھی ہین تو عوام کے خوف اور تکفیر
کے فتوی کی ڈر سے کچھ زبان سے نکال نہین سکتے کسی قصہ
کو گو کیسا ہی جھوٹا ہو کسی حضرت کی کیا مجال جو زبان سے کہہ سکے
کہ جھوٹھہ ہے اور کسی مسئلہ کو کیسا ہی پوچ ہو کسی حضرت کی کیا

طاقت کہ زبان پر لاسکے کہ یہ غلط ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک
حضرت واعظ صاحب سے ہمنے یہ سنا کہ جب امام حسین
علیہ السلام شہید ہوئے ہین تب سے آسمان پر شفق کی سرخی
نمودار ہوتی ہے تاکہ ایک نشانی خدا کی غضب کی دنیا مین ظاہر
ہو اگرچہ اسکو سنکے سبھون نے واہ واہ کے پر مین نے
دل سے آہ کی اور رویا لوگ مجکو رقیق القلب سمجھے اور بڑا محب
حسین کہنے لگے مین نے کہا کہ مین امام کو نہین روتا مولوی
صاحب کی عقل پر روتا ہون جو ایسی جھوٹی باتون اور ایسی پوچ
روایتون سے ہمارے مذہب کو بگاڑتے ہین اور اسی قسم
کی ہندوؤن کے پنڈتون کی طرح بیٹھے کتھا کہتے ہین یہ
یہ سنکر سب مجھے خارجی اور ناصبی کہنے لگے اور دشمن
اہلبیت جاننے لگے مینے کہا کہ بھائیو امام حسین کی بزرگی اور
فضیلت کے لیے اونکی سیادت اور قرابت جو رسول مقبول کے
ساتھہ ہے کیا کم ہے جو تم ایسی جھوٹی باتون سے اسمین داغ
لگاتے ہو اور جو مجکو اونسے محبت ہے اوسکا ہزارون حصہ بھی
تمھارے دلون مین نہ ہوگا کہ اگر امام حسین تمھارے آقا ہین تو میرے
دادا ہین اونکی مصیبت پر رونیکا حق تمپر زیادہ ہے یا مجھپر سب

جس صورت مین کہ خواص و عوام کا یہ حال ہے اور کسی طرح پر اپنے
پرانے چال چلن چھوڑنیکا کوئی قصد نکرے تو ترقی اسلام کی امید
معلوم اور مذہب کی ان کدورتون سے صفائی دشوار الخ جواب
مشفق من یہ تقریر آپکی سراسر نے بنیاد ہے اونٹ کا پاوے
اسواسطیکہ متقدمین کے قول پر متاخرین کا قول کسیطرح ترجیح نہین پاسکتا
دیکھو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کہ جنکے قول
کی صحت از شرق تا غرب ہو رہی ہے اسکو کون چھوڑیگا کوچۂ رستی
سے منہ موڑیگا اور ایک شخص زردست دنیا پسند خوش آمد تاب جو کہ
اپنے قول مین خود مقر ہے کہ ہم مین علم معقول رہا نہ منقول نہ عقلی
مسائل سے واقف نہ نقلی سے بقول شخصے خانۂ آخرت گور کے
ہین اپنے ہی بیان سے اپنی علمیت کی ٹانگ توڑتے ہین بھلا
کب یقین کرین گے علماء متقدمین کے قول سے پھرین گے
ایضاً جناب مولانا صاحب رحمہ اللہ کتاب سر الشہادتین مین تو یون
فرماتے ہین آپکو جتاتے ہین قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ سرخی شفق کی کنارون آسمان پر قبل شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی اوسکا کچھ وجود نہ تھا ابن جوزی نے لکھا
ہے کہ آسمان کی سرخی کا بھید یہ تھا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے

خون جوش میں آتا ہے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور اللہ تعالی
چونکہ جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اوسنے
اپنے غضب کے اظہار کے واسطے تمام آسمان کو سرخ کردیا تھا
اور یہ بھی روایتوں میں آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کے دن سورج گہن ایسا پڑا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور
لوگوں کو گمان ہوا کہ شاید قیامت آج ہی ہے تحریر از صواعق
محرقہ الخ **اقول** اب فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ کون جیتا
کون ہارا کسنے یہ میدان مارا حضرت من علمیت پر بزرگی نہیں ہے
عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت میں فتور ہے
تو عمل ہی سراسر زور ہے اسلیے کہ علمیت پر بزرگی ہوتی تو
شیطان کی اتباع لازم آتے اسواسطیکہ اوسکی علمیت کو
آپکی علمیت پر فوق ہے ہر چند کہ آپ اکثر لوگوں کو اوسکی پیروی کا
ذوق ہے **قطعہ** خوشتر بدل خود کہ شراب بہ ازین نیست ٭
دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ در کنز و ہدایا نتوان یافت
مثلش ٭ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ لہذا یہ جو آپنے
فرمایا **مقولہ** کہ مولوی صاحب کی عقل پر روتا ہوں کہ ایسی لوح
قصے دین میں داخل کرکے دین کو بگاڑتے ہیں الخ **اقول**

تو اب یہ پوچ بیان آپکا کیسا پوچ ہوگیا مادہ معقولیت آپکا اور آپکے
مشیر الدولہ کا کھو گیا بقولہ ؎ اک بچا حجام بہرتے تھے سبھونکو
مونڈتے + آج اس کوچہ مین اونکی بھی حجامت ہوگئی + اب لیجیے
یہ فقرہ **قولہ** کہ مین اونکی اولاد ہون اور وہ میرے جد امجد ہین اونکا
ماتم جو مجھپر ہے وہ دوسرے پر نہین الخ **اقول** یہ بھی آپکا خیال
خام ہے زبانی ہے جھوٹی کہانی ہے ابلہ فریبی کی نشانی ہے
حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین **بیت** پسر نوح با بدان بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد + پس اس صورت مین آپ اسکے مصداق
ہوئے ہم وکیل ہین ہادی سبیل ہین اپنے عہدہ جواب دینے
سے بیباق ہوئے ہان اب اگر شاید کوئی کہے کہ وہ سادات
تھے اگر ایسا نہ تھا تو یہ اعتراض انہون نے کیون کیا تو اوسکا جواب
یہ ہے ؎ جو سعادتمند ہین رکھتے ہین وہ سبکو عزیز + ناخلف
بیٹا کرے اپنے پدر کا سامنا + برا نہ مانیے گا ہمکو جواب باصواب
سے مسرور سرفراز فرمائیے گا مثل مولوی صفدر علی صاحب جلیوری
عقل سے دوری اور مولوی عماد الدین پانی پتی لا امتی رسیدہ خاموشی
نہ کہائیے گا زیادہ والسلام ——————

الراقم

نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۳ فروری ۱۸۷۱ء کو انام سے روانہ ہوا مکتوٹ چسپان ار



پھر اسکے بعد مولوی صاحب کا مضمون ہو بڑھا آگر
بڑھے قرآن شریف پر اعتراض کرے
اوسکا جواب بھی لکھے کے روانہ ہوا درج کتاب کیا

ہو المستعان

نامۂ دوم

نامۂ علی الاطلاق بجواب اخبار تھذیب الاخلاق

لطفہ
زاد
حسب
صواب
مھد تعلی

مولوی صاحب فضیلت پیرائے قابلیت گرا مصاحبی ضیا موجد تفسیر بالرای مولوی سید
بعد سلام سنت الاسلام ہدایت انجام مشہود رای سامی
باد العجب کالعجب کہ درین ایام فرخندہ فرجام قطعۂ اخبار

مسمی بہ تہذیب الاخلاق شہرۂ آفاق ہر کارہ اسلام والاکرام حضرت
خیر الانام ہمارے پاس لائے عجائب وغرائب مضامین پر
اوسے مشتمل پایا معلوم ہوا کہ کچھ فتور آپکی رای مین پہر آیا یعنی
اول مین آپنے تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ اس پرچہ مین صرف
مضامین مفیدہ جو کہ مسلمانون سے متعلق ہین طبع ہوتے
ہین اور اس سبب سے اخبار دیار و امصار ہمین مندرج نہین ہوتے
مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہ ہے کہ مسلمانون کی حسن
معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور غلط اوہام جو اس فرقہ کے
مانع ہین وہ مٹائی جاوین **الی قولہ** اسکے بعد آپ تفسیر بالرای
پر آتی ہو قرآنی قرینہ کو اپنی رای سے ملاتی ہو کہتی ہو کہ
مسلمان جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر
کرنا منع ہے اور اپنے اس اعتقاد کی ثبوت پر اس حدیث کو
پیش کرتے ہین ترجمہ۔ یعنے جس شخص نے قرآن کی تفسیر
اپنی عقل سے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ کی آگ مین ٹھہراتا ہے
الخ غرضکہ اسی بہت سے نظیرین اگلے علما کے قول آپ
بیان کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا کی کتاب پر غور کرتے
اور اوسکے الفاظ سے معانی مطلب کے تحقیق کرنا اور صرف

اسکے مفسرین کی بھی پیروی کرنا منع نہین ہے بلکہ جو علوم
کہ اب حاصل ہوئے ہین اونکا قرآن سے جانچنا منع نہین ہے
اور یہ ایسا کرنا تفسیر بالرای ہے مابعد پھر یہ فقرات ہین **قولہ** بلکہ
وہ تفسیر تو فی الحقیقت حقیقت قرآن ہے جسکی روشنی خدا اسکو
نصیب کرے الخ راقم مہد یعلی ڈپٹی کلکٹر مرزاپور۔ اب اسکے بعد
آپ تحریر فرماتے ہین آسمان پر جاتے ہین **قولہ** وجود آسمان
مسلمان جو یہ سمجھتے ہین کہ قرآن کی روسے ہر ایک مسلمان کو
اس بات کا اعتقاد فرض ہے کہ آسمان ایک مجوف کروی گنبد
کے مانند ہے اور انڈے کے چھلکے کی طرح دنیا کو گھیرے
ہوئے ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے اور تمام ستارے جڑے ہوئے ہین یہ سمجھ اور یہ اعتقاد
انکا غلط ہے **الی قولہ** اب کہتے ہو کہ حکمار یونان نے اپنی
حکمت سے ایسا کچھ اسوقت مین تشخیص کیا تھا لہذا مسلمانون نے
بھی قرآن سے آیات مشابہات کے معنی ایسا ہی کچھ سمجھ لیا ہے
ورنہ قرآن شریف کی آیہ سے یہ معنی ہرگز نہین پیدا ہوتے
ہین بس اب ہم مسلمانونکو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ درحقیقت آسمان
کوئی وجود مجسم مثل گول گنبد کے نہین ہے نہ چوریس جہت کے ہی

بلکہ تمام ستارے چاند اور سورج جنمین زمین بہی ایک ستارہ
ہے قبضاے بسیط مین معلق ہے اور قدرتی ستون کے ذریعہ
سے جسکو ہم دیکھہ نہین سکتے جسکا نام و نشان شرع مین
عمد غیر مرئی اور زبان اہل علم مین جرب ہے اپنی اپنی جگہہ
پر قائم ہے جو کہ یہ ہمارے سر کے اوپر ہے اسکا نام آسمان
ہے پہر کہتے ہو کہ یہ ہمارا ہی قول نہین ہے بلکہ اگلے مسلمان
عالم بہی اسکے قایل ہین اسپر امام فخرالدین رازی کی نظیر لائے ہو
کہ انہون نے فرمایا ہے قولہ یعنے آسمان کا لفظ ہر ایک اوپر کے
چیز پر بہی بولا جاتا ہے قرآن مجید مین بہی سما کا لفظ انہین معنون
مین بولا گیا ہے جہان خداے تعالی فرماتا ہے وانزل من
السماء ماء یعنے برسایا اوپر سے خدا نے پانی پس اسجگہہ سما یعنے
آسمان کے لفظ سے اگلے لوگون کے نزدیک بہی یونانی
حکیمون والا آسمان مراد نہین بلکہ صرف اوپر کے سمت مراد
ہے قرآن مجید سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ آسمانون کا
ایسا وجود جیسا کہ یونانی حکیمون نے بیان کیا ہے نہین ہے
کیونکہ خداے تعالی نے ستارون کی نسبت مین فرمایا ہے
کہ وہ تیرتے پہرتے ہین پہر اگر وہ جڑے ہوئے ہوتے تو

تیرتے کیونکر پھرتے اس سے ثابت ہوا کہ آسمان کوئی وجود
مجسم نہین ہے نہ ستارے اوسمین جڑے ہوئے ہین
بلکہ معلق ہین اور خود اپنی اپنی جگہہ پر تیرتے پھرتے ہین فلک کے
معنی بھی جو مسلمانون نے مثل آسمان کے جسم مجوف کروی
محیط ارض قرار دیے ہین یہ بھی غلط ہے بلکہ فلک کے معنے
مثل اوس دائرہ کے ہین جو کسی ستارے کی گردش سے ذہن مین
یا خیال مین پیدا ہوجاتا ہے جیسکہ بنبٹھی کے گھمانے مین
تمنے دیکھا ہوگا کہ ایک گول چکر بنجاتا ہے حقیقت مین وہ چکر
نہین ہے بلکہ بنبٹھی کے سرون کی گردش کی راہ ہے جو خیال
مثل فلک کے یعنے دائرہ کے دکھائی دیتا ہے یا کبھی لڑکے
ڈورے کے سر مین پتھر یا گیند باندہ کر زور زور سے گھماتے ہین
تو ایک وہمی حلقہ معلوم ہوتا ہے حقیقت مین وہ حلقہ نہین ہے
بلکہ اوس پتھر کے یا گیند کی گردش کی راہ ہے جو وہم مین مثل فلک
یعنے دائرہ کے دکھائی دیتی ہے قرآن مجید کی اس آیہ سے
وکل فی فلک یسبحون یعنی ہر ستارہ ایک کہر مین تیرتا پھرتا ہے
بالکل ٹھیک ٹھیک فلک کے یہی معنی پیدا ہوتے ہین جو ابھی
ہمنے بیان کیے ہین شارح جغمنی نے بھی لکھا ہے **قولہ** یعنے

فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے اور فلک کا لفظ غیر مجسم چیز
پر بھی بولا جاتا ہے جیسیکہ دائرہ پر یا حلقہ پر اور امام فخرالدین رازی
لکھتے ہین **قولہ** یعنے فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے جو ستارہ
اپنے چال سے بناتا ہے الخ غرضکہ ہر صورت آپکا اصل مطلب
و منشا یہ معلوم ہوا کہ آسمان کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے
حکمار انگلستان کا قول ہے کہ آسمان ایک حد نگاہ ہے
اب اسقدر کا جواب ہم دی لین تو آگے کو بڑہین **جواب** لاحول
ولا قوۃ الا باللہ لعنت بکار شیطان مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ جو
دیکھیگا وہ کہیگا کہ یہ شخص جہل مرکب مین پھنسا ہے یا آپکے دشمنون
کو مالیخولیا ہوگیا ہے اسواسطیکہ جب تفسیر بالرای پر مدار ٹھہرا تو ہر وقت
و ہر زمانہ مین لوگ اپنی اپنی رائے کے موافق ہر ایک قاعدہ
جملہ امور دینی و دنیوی مین گڑہ لیا کرین گے تو پھر علم سیاق
و سباق یہ سب کچھ محض لچر و پوچ ٹھہرا جو کہ قدما نے بنا کر دنیا مین رواج
دیا ہے اور پھر بڑی ابتری کارخانہ دنیا و دین مین پڑ جائیگی اور
تمام عالم کا دفتر درہم و برہم ہوجائیگا ہر ایک شخص اپنی نمود کے واسطے
ایک قاعدہ نیا بنا کر کہا کریگا کہ تقدمین کا مطلب یہ تھا نہ یہ تھا دوسرے
یہ کہ جو نظایرات شارح چغمنی یا امام فخرالدین رازی کے آپ پیش

کرتے ہین قابلیت کا دم بھرتے ہین کہ شارح چغمنی یا امام فخر الدین
رازی نے لکھا ہے کہ فلک کے معنی لفظ غیر مجسم چیز پر بھی بولا جاتا
ہے اور فلک ایک دائرہ بھی ہو سکتا ہے یہ سب باتین استعارات
مین داخل ہین جیسیکہ چشم کو نرگس یا قد معشوق کو سرو کہتے ہین
اور نظیر دیتے ہین تو اب اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے
کہ چشم کا وجود یا قد معشوق کا کچھ وجود ہے نہین ہے مین حیران
ہون کہ یہ نیا منطق آپنے کس مدرسہ مین پڑہا ہے یا اپنی طبیعت
سے گڑہا ہے تیسرے یہ کہ اس آپکے بیان تہذیب الاخلاق
سے ایک بڑی طرح تخریب الاخلاق کے پیدا ہوتی ہے
وہ یہ ہے کہ فرقہ یہود نا ہبود اس آپکے بیان کو پیش کر کے
حضرات عیسائیہ سے کہین گے کہ دیکھو سید مہدی علی صاحب
جو ایک فاضل زبردست اور نمکخوار سرکار عیسویہ کے ہین وہ
کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ وجود ہی نہین ہے یہ فقط ایک وہمی
دائرہ ہی جیسا کہ بنبٹھی گہمانے مین نظر آتا ہے اور ستارے
بھی معلق ہین تو پھر حضرت عیسی علیہ السلام تو تم کہتے ہو کہ بابن جسم
خاکی آسمان پر تشریف لے گئے ہین اور آسمان کا وجود حسب تشخیص
باطلہ آپکے نہ ٹہرا تو پھر وہ کہان تشریف رکھتے ہین جو قریب حشر

آوینگے عدالت فرماوین گے وہ تو معاذ اللہ ایک بتپھی کے
چکر مین پڑے ہین یا مثل ستارون کے معلق ہین السماء
والارض لٹکے ہوئے ہین بس معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک خدا
کا گھر جمگا ڈنگی دعوت ٹھہرا جیسے کہتے ہین کہ جمگا ڈکی دعوت
ہے جو آئے وہ لٹک رہے مین نہین جانتا کہ اسکا آپ کیا
جواب دین گے یا الزام خلاف بیانیکالین گے چوتھے یہ جو آپنے
فرمایا کہ قرآن مجید کے اس آیہ وکل فی فلک یسبحون کی جو تفسیر کی کہ
ہر ستارہ ایک گھرے مین تیرتا پھرتا ہے یہ معنی معلق ہونے پر
ستارون کی کہان دلالت کرتے ہین تفسیر حسینی مین دیکھیے اوسمین
لکھا ہے کہ مثل ماہی کے تیرتے ہین تو اب فرمائیے کہ ماہی کو معلق
بدریا نہین کہین گے یہ تو کہین کا محاورہ نہین ہے اگر اٹاوے کا
ہو تو یہ اور بات ہے کہ وہان کے کاریگر مشہور ہین اور آپکا مولدگاہ
ہے پھر سوا اسکے دو آیہ اوپر سے بڑھ کے پڑھ آئے یہ
اشارہ فقط نسبت سبع سیارہ کے ہے کل پر اسکا اطلاق نہین
ہوسکتا ہے چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
اپنی تصنیفات مین نسبت سبع سیارہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبھی
اولٹی چال اور کبھی سیدھی چال آسمان پر چلتے ہین اسیطرح تو اب

نیاز احمد خانصاحب رئیس بالنس بریلی جنہون نے اپنے تاریخ روہیلکھنڈ
حسب فرمایش کمشنر صاحب روہیلکھنڈ کے تصنیف کی ہے اونکا
شعر موجود ہے ؎ قطرے چہرہ پہ پسینے کے نہین تاری ہین
پر دہلکنے سے یہ ثابت ہے کہ سیارے ہین + بس مناسب ہے
کہ آپ پھر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک ڈالیے بیچارے لفظ
کو آسمین ہین نہ پالیے واہ واہ صاحب کیا خوب پڑہے تہذیب الاخلاق
آپنے مسلمانون کے لیے چہاپا ہے زمین پر بیٹھے بیٹھے
جریب خیال سے آسمان کو ناپا ہے لوگ سچ کہتے ہین میان
عزازیل نے آپکو خوب بہانپا ہے اور یہ بیان آپکا قولہ کہ اسوقت
مین جیسا کہ عقیدہ حکمار یونان کا نسبت آسمانون کے تہا کہ مثل ایک
جسم کروی کی ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہی ایسا ہی مسلمانون نے بہی آیات متشابہات قرآنی سے ثابت
کر لیا ہے یہ خیال آپکا سراسر غلط ہے ای سبحان اللہ بہلا یہ تو
فرمایئے کہ یہ آپنے کس کتاب مین دیکہا ہے اور کس سے
سنا ہے کہ جو آیات آپنے نسبت آسمان کے اخذ کر کے
تحریر کیے ہین یہ منجملہ آیات متشابہات کے ہین متشابہات
تو آیات چند ید اللہ فوق ایدیہم یا ثانیا تولوفثم وجہ اللہ یا حروف مقطعات

گو البتہ علماء اسلام کہتے ہین اور یہ آیہ جو کہ آپنے پیش کیے ہین
یہ تو متشابہات سے نہین ہوسکتین انکے تو لفظی معنی جایجا
مترجمون نے لکھدیے ہین جناب من کچھ عجب ہوا چلی ہے
کہ عالم جاہل ہوئے جاتے ہین جسکا کہا تے ہین اوسکا بھی نہین گاتے
ہین فقط اتنی بات پر فخر ہے کہ ہم بھی مانگ مونگ کے ایک
کمیٹی جماتے ہین دوسرے یہ کہ یہ آیہ قرآنی آپنے کیون چھوڑدی
کہ والسماء ذات البروج بھی تو اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ لکھکے
کوئی تاویل تفسیر یا لرای کردی ہوتی اس سے تو صاف جسم آسمان
پیدا ہے وجود آسمان ہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ اسمین کوئی
تاویل آپکی راے مین نہین آئی نہ آپکے مشیر نے اسمین تفسیر یا لرای
فرمائی یہ آیہ آپکے ابطال دعوے کو چھوڑدی قابلیت آپ کی نوڑدی
مین کہتا ہون کہ اگر یہ آیہ لکھکے آپ کہدیتے کہ یہ آیہ ماول ہے
اسکو یون تفسیر یا لرای پڑھنا چاہیے اسکے معنی یون گڑھنا
چاہیے کہ یہ آیہ اصل مین والسماء ذات المفقود تھی مسلمانون نے
بسبب تمادی ایام اسکو ذات البروج پڑھ لیا ہے بڑا نہ مانیے یہ
فقرہ ہمنے آپکو کیسا مفید مطلب گڑھ دیا ہے مناسب ہے کہ
آپکے کسی پرچہ تہذیب الاخلاق مین اسے بھی چھپوا دیجیے گا ہمکو

دعاے خیر سے یاد کیجیگا اور ہماری اس تحریر کو اپنی کمیٹی مین
ضرور پیش کیجیگا دیکھیے ارباب کمیٹی ہماری نسبت کیا فرماتے ہین
کسی نے سچ کہا ہے ؎ صدر نشین شد شغال ترکش و باہ بست
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت + اب دوسری بات کے
جواب پر مین آتا ہون آپکو سمجھاتا ہون ہر چند کہ آپ نہین سمجھتے
ہین کسی کی نہین مانتے ہین اپنی ہی کہے جاتے ہین **قولہ** طعام
اہل کتاب کے باب مین جیسے کہ ہم لوگون مین اباحت و حرمت
کی نسبت گفتگو شروع ہوئی ہے تب سے اکثر لوگون مین اس امر
کی تحقیق کی خواہش ہے کہ اصحاب نبوی اور اون لوگون کا جو کہ قرون
ثلثہ مین تھی کیا طریقہ تھا آیا وہ اہل کتاب کے کھانے اور اونکے
ساتھہ کھانا کھانیکو حرام جانتے تھے یا حلال یا مکروہ سمجھتے تھے
اور اونکی دعوت کو قبول کرتے تھے یا نہین چنانچہ جن لوگون نے
اہل کتاب کے کھانے اور اونکے ساتھہ کھانا کھانیکو مباح اور جائز
تصور کیا انہون نے اسلاف کرام کے اقوال سے اسکے جواز
کو ثابت کیا مگر ابتک کسی نے صحابۂ کرام کے عام رسم و رواج کو اس
معاملہ کی نسبت ہمارے پچھلے محققین اور علما کے کلام سے ثابت
نہ کیا **الی قولہ** مین مدت سے اس تلاش و تحقیق مین ہون چنانچہ اتنا

تو مجھے معلوم ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی اہل کتاب سے مصالحہ کرتے تو اونسے عہد لیتے اور عہدنامہ مین منجملہ اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی کرتے تھے کہ جب کسی مسلمان کا اونکے یہان گذر ہووے تو تین دن تک مہمانی کرین مگر یہ بات صاف معلوم نہ ہوئی تھی کہ اُس وقت مین مہمانی کا کیا دستور تھا آیا اہل کتاب خشک دانے دیدیا کرتے تھے یا قیمت کھانیکی نذر کیا کرتے تھے یا اپنے گھر کا پکا کھانا کھلاتے تھے یا اون مسلمان مہمان کی ساتھ بیٹھکے کھاتے تھے چنانچہ مدت سے مجکو اس امر کے تلاش تھی کہ آج مین کتاب متعبد الشیطان جو خلاصہ کتاب اعانۃ الاھقان فی مصائد الشیطان تصنیف علامہ ابن قیم کا ہے دیکھہ رہا تھا کہ اوسمین ایک مضمون دیکھا جس سے صاف ثابت ہوگیا کہ صحابہ بنبوی نہ صرف اہل کتاب کے کھانیکو جایز جانتے تھے بلکہ اونکی ضیافت کو قبول کرتے اور اونکے یہان کی پکے ہوئے کھانیکو اون کے گھرون اور عبادتخانون مین جاکر کھاتے چنانچہ اوس کتاب کی اصل عبارت اور ترجمہ کو ذیل مین درج کرتا ہون بس جو دیندار مسلمان آجکل کے لوگون پر اطلاق کفر و تنصر کا اس بات کے کرنے سے جو صحابہ بنبوی کیا کرتے تھے نہ کرین اور صرف پابندی رسم

وروایت سے در پردہ الزام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ لگاوین

ترجمۂ عبارت

اصل کتاب

قولہ اور اسمین سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص دعوت کرتا آپ قبول کرتے اور اوسکا کھانا کھاتے اور ایک یہودی نے آپ کی دعوت جو کی روٹی اور بکری کے سالن سے کی تھی اور خدا یتعالے نے اہل کتاب کے کھانیکو حلال فرمایا ہو اور مسلمان اونکا کھانا کھایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے شرط کرلی تھی کہ جو مسلمان تمہارے پاس آوے اوسکی ضیافت کرو اور تم جو کھاتے ہو اوسکو کھلاؤ اور جب آپ شام تشریف لے گئے تو آپکے لیے اہل کتاب نے کھانا تیار کیا اور بلایا آپنے پوچھا کہ وہ کھانا کہان ہے انہون نے کہا گرجا مین ہے آپنے اوسکے اندر جانا مکروہ سمجھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم لوگون کو لیجاکر کھلاؤ چنانچہ وہ لے گئے اور کھانا کھایا کھلایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرجا کی تصویرونکو دیکھتے اور فرماتے تھے کہ اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ

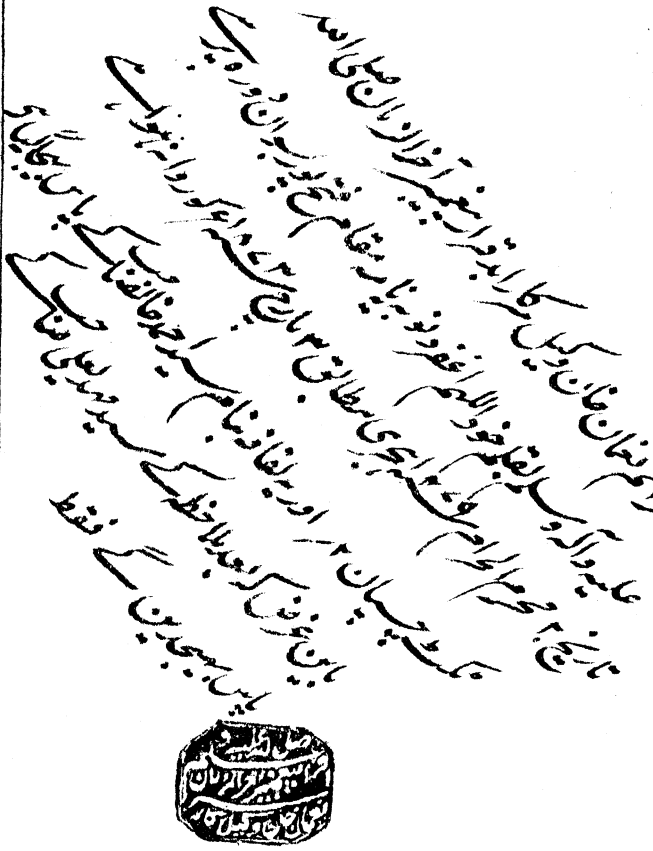
آتے اور کہاتے تو اونکا کچھ حرج نہ تھا — واضح ہو کہ شام مین اوس
زمانہ مین عیسائی زومن کا تہلکہ تھی فقط الراقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر
رامپٹ گنج ضلع مرزاپور الخ **جواب** مشفق من یہ ڈہنگ آپنے
خوب ڈالا اصلت طعام اہل کتاب کو خوب سنبھالا مگر اول تو عذر یہ
ہے کہ شاید اوسوقت مین اہل کتاب اپنی کتاب کے پابند ہونگے
جیساکہ پانچوین باب نامۂ پولوس مین لکھا ہے **قولہ** کہ تمکو لکھتا ہون
کہ تم خلط نہ کرو ساتھہ اوس شخص کے جو کہ بھائی تمہارا کہلاتا ہو اور زناکار
یا بت پرست یا طامع یا شرابخوار یا ستمگر ہووے بلکہ ایسے شخص کے
ساتھہ تم کھانا نہ کھاؤ اور نہ پانی پیو اور حرمت اوس جانور کی جسکا گلا گھونٹ
کے مارا ہو الخ پھر دیکھو اکیسوین فصل مین نسبت اعمال حواریین لکھا ہے کہ
قولہ مین نے قبائل مومنین مین حکم کیا ہے کہ یہ لوگ یعنے مومنین
کسی عمل کو بجا نہ لاوین مگر یہ کہ اون قربانیون کو جو کہ نام پر بتون کے
ذبح کیے گئے ہون اور خون سے اور ان جانورون سے جو کہ گلا گھونٹ
کے مارے گئے ہون پرہیز کرین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ آجکل
کے عیسائی چہ جاکہ اوس کتاب سے ہی منحرف ہو گئے ہین اور بالکل
مرداخواری مین پھنسے ہین تو انکے ساتھہ کھانا کھانا آپ کیونکر جائز
کر دین گے نیک نامی لین گے اور لفظ طعام کا اطلاق اگرچہ ہر کھانے پر

ہوتا ہے لیکن غالبا اور اکثر عرب مین اوس پر گیہوں کے دانو نیز تھا
اوسوقت مین چنانچہ اہل لغت فیروز آبادی وغیرہ قاموس مین اور
جوہری نے صحاح مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین اور صاحب مجمل اور
شمس العلوم نے تصریحا مصباح مین لکھا ہے کہ اہل حجاز جہان
کہین لفظ طعام بولے ہین اوس سے گیہوں کا دانہ مراد ہے
ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین عرف مین گندم کو طعام
بولتے تھے اور پھر دیکھو جیسا آپ تحریر فرماتے ہین کہ مین آج
کتاب تبعید الشیطان دیکھہ رہا تھا اوسمین یہ عبارت نظر پڑی اوسطرح
خدا کی شان سے عقل حیران ہے کہ نیازمند آج تفسیر کشاف
دیکھہ رہا تھا کہ یہ عبارت کسی نے ذہن مین جمادی آپ کی بگاڑدی
ہماری بنادی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
لاتتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتوادونہم وتصافونہم ومعاشروہم ومعاشرالمنہیر
ترجمہ یعنے بھائی نہ جانو نصاری کو بلکہ مصافحہ بھی نکرو ای مسلمانون
اور پھر اس باب مین نصوص قطعی بھی سن لیجیے یا ایہا الذین آمنوا
لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم ترجمہ یعنے
اے لوگو جو کہ ایمان لائے ہو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست اور جو
اونسے محبت رکھے وہ اونہین مین سے ہے اب فرمایئے

مسلمان بھلا آپ کی کتاب تبعید الشیطان پر عمل کرین گے
یا تفسیر کشاف اور نصوص قرآنی پر مین پوچھتا ہون کہ جب مصافحہ
تک منع ہے اون لوگون سے تو پھر کھانا کھانا چہ معنی دارد ظاہر
ہے کہ جب اکل و شرب باہم ہوا تو تولا ثابت ہوئی اور پھر تبعید الشیطان
کون ایسی معتبر کتاب حدیث کی پرانی ہے یا تفسیر قرآنی ہے
علماء متقدمین نے مانی ہے جو آپنے اوسے معتمد سمجھ کے پیش
کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا معقولیت دانی اپنے ذمہ
لیا جناب من اکثر انصاری ہندوستان مین موجود ہین جنکے پاس
مین نے تفسیر کشاف و مدارک و بیضاوی وغیرہ دیکھی ہین اور
بہت بڑا عربی دان پایا ہے چنانچہ سنا ہے کہ ولیم میور صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر شمالی بہت بڑے عالم علم عربی کے ہین جنہون
نے تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے
جناب موصوف لکھتے کہ مسلمانون کو ہمارے ساتھ کھانا کھانا
درست ہے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی لحاظ سے
سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس نے آپ کی تحریر کے
عقب ۴۶ حدیث غیر مستند کا ترجمہ لکھوا کر اسی لیے پیش
کیا ہے اور چھپوا دیا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہو جائین کہ جیکے

غیر مستند حدیث پر عمل کرنا ممنوع ہے تو پھر کتاب تبعید الشیطان
پر کب جائز ہوگا ہکذا۔ تقریر سید احمد خانصاحب احادیث
غیر مستند قولہ اسلام کا ادب اور اسکی دوستی کا کمال ان بات
مین ہے کہ حدیثون کی تنقیح کیجاوے اور جسمین ذرا بھی شک
ہو اوسے دودہ کے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دی حدیث
کی تنقیح نہ کرنا اور ہر حدیث کو سمجھنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے نہایت بی ادبی اور اسلام کی دشمنی ہے بس
دوستی حقیقی اور سچی کا ادب یہی ہے کہ غیر کے کلام کو اپنے نبی
پاک کی کلام سے علحدہ کردی الخ اسکے بعد حضرت علامہ مجدد الدین
فیروز آبادی کہ اکابر دین علماء سید المرسلین سے گذرے ہین
اونکا حال لکھکے پھر حدیثین لکھی ہین گو کہ اونمین مستند بہت
اور غیر مستند تھوڑے ہین گڈبڈ کرکے ذیل مین لکھدیا ہے
اپنے نزدیک ادہر اودہر دونون طرف نیک نامی لیا ہے
خیر بقول میان جعفر ٹلی مصرعہ گندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است
فقط امیدوار ہون کہ اگر جواب نہ دیجیے گا تو رسید نامہ سے
ضرور سرفراز کیجیے گا چونکہ ہم وکیل ہین ہمپر زیادہ گوئی کا الزام
نہ دیجیے گا مشفق من ایلچی بادشاہان جلیل القدر کی آتے ہین

تو صاف صاف بلا خلاف بات کرتے ہین مقدمہ بھگتاتے
ہین لقولہ تعالی شانہ وما علینا الا البلاغ —


الاعظم خان دیوان سکندر ابد قرار
علیہ وآلہ وسلم بقلم فقیر اغفر ذنوبہ
تاریخ ۲ ۲ ۲

جاننا چاہیے کہ باوصف تحریر ہذا کے مولویصاحب مذکور الصدر نے پھر یہ اعتراض پیش کیا آپکو سرکار دولت کا خیر اندیش کیا لہذا اسکے جواب باصواب سنایا دہو ہذا۔

ہو المستعان

نامۂ رد و ظالم بجواب اخبار عالم

لطفہ زاد

مولویصاحب شریعت مصطفوی کی نائب مولوی سید مہدی علیصاحب

بعد سلام مالا کلام مدعا یہ ہے کہ آج پرچہ اخبار عالم مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۳۳ء ہماری نگاہ سے گذرا آپکی طرف سے جواب بارا قم مظہر الحق کو جو فقرات آپنے

تحریر فرمائے ہمارے مطالعہ مین آئے مشفق من آپکی علمیت
پر ہمکو رونا آتا ہے کہ آپ ناحق اپنی خواہش نفسانی کے واسطے
یار بسوخ دنیوی درمیان مدعیان دین احمدی کے جان بوجھ
کے اولیٰ تقریرین بھولے تھے یعنی اول تو آپنے یہ دعوی لکھا
ہے **قولہ** کہ شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اوسوقت زیبا
ہے کہ اب اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ سب مفسرین
اس سے منکر ہین اور بعض محققین نے بدلائل اس سے
انکار کیا ہے اسپر آپنے نظیر دی ہے کہ تفہیمات الٰہیہ مین مولوی
شاہ عبدالعزیز کی والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے
قولہ کہ عندنا لیس من المعجزات اور حدیثین جو حضرت ابن عباس
سے اس باب مین ہین اوپر بھی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اسوقت
تک پیدا نہوئے تھے اور حضرت انس کی حدیثون پر بھی قدح
ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علماء مین
بحث اسکی منصوص اور متواتر ہونے پر ہورہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری ہے الخ **جواب** بہت
دن کے بعد آپ بولے عقدہ سربستہ اب اس طرح سے
کہولے پہلے تو اخبار تہذیب الاخلاق مین آپنے وہ تقریر چھاپی تھی

کہ جس سے آسمان کا وجود نہ ٹھہرتا تھا فقط ایک نبیٹھی کا چکر قرار
دیکر معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کو آپ چکر مین ڈالتے تھے یہود نا ہنجار
کے اعتراضون کو سنہا لتے تھے اور اب آپ معجزۂ شق القمر پر
جھکے ہین سو اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ یہ فقرہ آچکا کہ سب
مفسرین اس معجزہ پر متفق علیہ نہین ہین یہ آپ کی سمجھ کی خوبی ہے
تفسیرون مین جو لفظ بعض کی ہے تو یہ لفظ ادل دلیل ہے
اس بات کی کہ اس بعض سے کافرین قریش مراد ہین مثل ابوجہل
وغیرہ کہ انہون نے جو یہ معجزہ دیکھا تو کہا کہ انہون نے ہمارے
آنکھون پر سحر کیا ہے کہ ہمکو معلوم ہے ایسا ہوتا ہے مگر یہ بات پر
اونہین کفار مین قرار پائی کہ اگر سحر ہے تو ہمارے اوپر ہوگا سارے
عالم پر تو ہو ہی نہین سکتا اب باہر کے آنیوالون سے پوچھا چاہیے
کہ تمنے بھی ایسا دیکھا یا نہین پس جبکہ قافلہ باہر سے آئے اور
اونسے جو پوچھا گیا تو اکثرون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا اور
پھر آپتو عالم کہلاتے ہو سیاق کلام کو تو دیکھو دوسری آیہ تو کہتی
ہے کہ اگر وہ دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور کہین کہ یہ جادو ہی
قدیم پھر مین پوچھتا ہون کہ اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ شق قمر سے روز
قیامت مراد ہے یہ کس دلیل سے کہتے ہین دوسری آیہ تو کہتی ہے

کہ اگر وہ دیکھین پھر جاوے تو شق ہوا ہے نہ تھا دیکھین کس چیز کو خدا
نے کہا اور کفار نے تو دیکھا ہے نہ تھا پھر کیون کہا کہ انہون نے
ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے ایسا حسب اگلون کی کتابین دیکھیے
مولوی آل حسن صاحب مرحوم و مغفور مصنف کتاب استفسار تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ جسوقت علماء یہود و نصاری نے مجتمع ہوکر یہ
مشورہ کیا کہ یہ اگر جادوگر ہے تو جادو آسمان پر نہین چلتا ہے
یہ ہمکو کوئی معجزہ آسمانی دکھاوین جسطرح سے حضرت عیسی علیہ السلام
پر مائدہ کا ایک خوان اوترتا تھا کہ اوسمین ایک مچھلی بھونی ہوئی
اور کچھ روٹیان ہوتی تھین اور اوسکے سر کے پاس نمک اور دم
کے پاس شہد ایک برتن مین رکھا ہوتا تھا اور تاثیر اوسمین
یہ ہوتی تھی کہ جس مرض کا بیمار اوسے کھاتا تھا اوسیوقت شفا پاتا
تھا اور ہزارون آدمی کھاتے تھے اور وہ کھانا پھر پورا ہو جاتا تھا
لہذا تم بھی اگر سچے پیغمبر ہو تو یہ معجزہ ہمکو دکھاؤ کہ چاند آسمان پر
دو ٹکڑے ہو جاوے تب ہمکو یقین ہوگا کہ تم سچے پیغمبر ہو اسپر
حضور اقدس نے تامل کیا پس اوسیوقت یہ حکم نازل ہوا اقترب
الساعۃ وانشق القمر ترجمہ یعنی قریب ہوگئے وہ ساعت اور
پھٹ گیا چاند مراد یہ کہ تو تامل نکر ہمنے وہ ساعت جو کہ ہمارے

مشیت مین تہی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا وہ قریب کردی دیکھو
نیسری آیہ بالکل ہمارے بیان کی صحت کرتی ہو وکذبوا واتبعوا اہوائہم
وکل امر مستقر ترجمہ اور جھٹلایا اور پیروی کی اپنی خواہشون کی اور
ہر امر قرار پکڑا ہوا ہے الخ ورنہ مشفق من اللہ تعالے یون
فرماتا کہ قل ان اللہ شق القمر یعنے تو کہہ کہ ای اللہ شق ہو جاوے
قمر ای سبحان اللہ آپکا ذہن کیا خوب لڑتا ہے تو اب دیکھیے
قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہمارے مطلب کو ہے نہ کہ آپکو مفید اور
بعد اسکے جو قیامت کا ذکر کیا تو اوسکی تمہید کے لیے اسکا ذکر
کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھ حاجت نہ تہی یعنے قیامت سے بعد
لوگ جو منکر ہین تو اپنے انکار کی وجہون مین بعضے یہ بہی کہتے
ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کی اور اجرام
علویہ کا خراب ہو جانا یعنے ٹوٹ پہوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بہی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق قمر کا ذکر کیا یعنے
استدلال استبعادی عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہات سے اور
جبکہ بداہتاً عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال
نہین ہے تو نظر و فکر کی حاجت در باب اوسکے استحالہ و عدم
استحالہ کی کیا رہی پس معنے آیہ کے یہ ہین کہ دور آخر الزمان کا

پہونچا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بھی پھٹ چکا اب قیامت
کے آنے مین وہی شہات اہیہ نہ کیا کرو اور یہ جو بعضے عیسائی
مزاج کہتے ہین کہ بیضاوی والے یا اور مفسرین نے اس آیہ
کو بمعنی سینشق القمر کہا ہے یعنے آگے چلکر چاند پھٹیگا
سو یہ فقط مغالطہ مثل آپکے کہا یا ہے یا کہ لقمہ ترجمہ عیان
اسلام سے پایا ہے تو مغالطہ دینے کے لیے یہ تقریر
چہانتی ہے اسلیے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جنکی کتابین متداول
و مستند ہین اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال کمال شہرت
سے ثابت ہے اپنا مذہب اور اپنی تحقیق اسطرح پر نہین لکہی
ہے کہ انشق القمر بمعنے سینشق القمر کے ہے بلکہ جسنے لکہا ہے
بلا ذکر نام قایل یون لکہا ہے کہ بعضے ایسا کہتے ہین تو اب
نہین معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین
اور پہر اونکے قول کو رد بہی کیا ہے اور بیضاوی والے نے
بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوسے رد تو کیا مگر رد کی
تقریر شد و مد سے نہین کی بخلاف اور مفسرون کے چنانچہ
تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر
کہنا اونہین لوگونکا قول ہے جنپر مسئلہ طبیعات ارسطو کے

غالب آگئے تھے اور اسلام اونکا مثل آپکے اور سید احمد خان
صاحب جج بنارس کے برائے نام تھا کسی صحابی یا عالم تابعی
جلیل القدر یا کسی مجتہد شیعہ اور سنی کا یہ قول نہین ہے اور
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پھیلنے کی
سبب سے بہت لوگ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شیطان
مثل وقت ہذا معتقد تثلیث کے ہوئے تھے جیسا کہ اکثر اشخاص
ظاہر مین مسلمان باطن مین دشمن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا طلب خوش آمد آب الابطال اسلام مین خاک پھانکتے ہین
اندھے کنوئین جھانکتے ہین چنانچہ اوسوقت مین مجوسی لوگ تھے
جیسا کہ خود اونہین کے پیغمبر چہاردہم ساسان تحمتین نے خبر دی
ہے پس جبتک کسی عالم کا حقیقت حال بکمال وضوح معلوم نہو
اور اوسکی بات کے کئے شواہد اور متابعات بہم نہ ہونچین تبتک
اوسکی بات قابل پذیرائی کے نہین ہوسکتی دیکھو ڈاکٹر ٹیلر صاحب
نے لب التواریخ کے دفتر اول کے ۴۴ باب کی چوتھی فصل
مین لکھا ہے قولہ لہ ابتدا ابن کون قابل شخصون کے سب سے
جنھون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیحی کو حکما کی حکمت سے
تطبیق دین اسوجہ سے مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹھایا

الخ لہذا مین کہتا ہون کہ شاید بعضے علما اسلام بھی اسی بلا مین پڑگئے
ہون جو بمودای لتتبعن سنن من کان قبلکم سے حکمار پارس اور یونان
کے پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہوگیا تھا
خصوصاً انوسع آیات قرآنی واحادیث کے بیر بہار کی تاویل کے
بس کسی اگلے شخص نے شق قمر کے مضمون کو خلاف مسلمہ حکمت
مشہورہ یونانیون اور گرون کے دیکھا اور توجیہ کی اور
انشقاق وانفطار جو قیامت کو ہونیوالا ہے اسکو بحصول
تجویز کرکے کہنے لگے کہ یہ اشارہ ہے داہیہ کبرا اور مصیبت
عظما کے واقع ہونیکا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسا کی اوس بات
کو کہ آسمان کے تارے جھڑ پڑین گے اور قوت فلکی بودی ہوجائیگی
بعضے جہتون سے تاویل کرکے کہتے ہین کہ یہ اشارہ ہے
ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقع صلیب کے پچاس
برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتھ سے اور شلیم پر
ہوا بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن وحدیث
نبوی کے معنی نہین بدلتے ہین لہذا فی الحال اگر کسی نے
اپنے فہم ناقص کے موافق مثل میان عماد الدین پانی پتی لاہوری
اور مولوی مظفر علی صاحب جبلپوری عقل سے دوری جو کہ

نئے بگڑنے ہین خدا کے یا اوسکے رسول کے کلام مین
تاویل بیجا کرنے سے اگر اصل مطلب مین فتور آتا ہو تو چاہیے کہ
رومن کاتھلک اور پوپون کی باتون سے جو کہ انجیل کے معنی
اپنے طور پر بہر بہار کے تاویل کیا کرتے ہین اصل دین عیسوی
بھی غارت غول ہوجاوے غرضکہ جس طرح سے معجزہ شق القمر کا
صادر ہونا اور ثبوت واقعی حضرت خاتم رسالت سے ثابت ہے
اوسطرح پر معجزہ توقف شمس دس درجہ تک حضرت یوشع علیہ السلام
سے اور تاریک ہوجانا آفتاب کا حضرت عیسی کے صلیب کے
وقت بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کا معاذ اللہ ثابت نہوگا اور یہ فقرہ آپکا
قول کہ مولوی عبد العزیز صاحب کے والد نے تفہیمات الٰہیہ
مین لکھدیا ہے کہ عندنا لیس من المعجزات الخ یہ جب قابل تسلیم
ہوتا جو دوسرا قول اونکا ثبوت معجزہ شق القمر مین پایا نہ جاتا دو جگہہ یہ
مولانا صاحب نے اسکی تصدیق بھی کی ہے اگر آپ چاہینگے
تو ہم ثابت کردینگے یہان ہم دورہ پر ہین کتب خانہ ہمراہ نہین
ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب جو کہ اونہین کے صاحبزادہ
ہین اونکا رسالہ شق القمر تو ملاحظہ کیجیے انہون نے تو بہت شرح
وبسط کے ساتھہ اثبات شق القمر کردیا ہے اب فرمایئے یہہ

ہوسکتا ہے کہ جس بات کے باپ تصدیق کر جائے اوسی
بات کی بیٹا تکذیب کرے اور تاریخ فرشتہ مقالۂ یازدہم مین لکھا ہے
قولہ کہ شہر دہار کہ متصل دریاے نربدہ ہے صوبۂ مالوہ مین اب
اسکو شاید دہارا نگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت
پر بیٹھا تھا ایکبار کی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا
بس اوسنے اپنے یہان کے پنڈتون سے جو پوچھا تو سبھون
نے اپنی کتابین دیکھکر کے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے
کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتھ پر معجزہ شق القمر کا
ظاہر ہوگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی اپنا جسکا نام بابا رتن تھا
بھیجا اور یہ ایلچی اوسوقت پہونچا جبکہ معرکہ جنگ خندق درپیش تھا
جسکے قبر اب موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریاے گنگ کے
موجود ہے اور جب یہ ایلچی واپس آیا تو وہ راجہ مسلمان ہوگیا
اور قبر اوس راجہ کی ابتک شہر دہار کے باہر زیارتگاہ ہے
اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اوس راجہ کا نام راجہ بھوج
لکھا ہے اور تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے تو اب آپ ہوشیار
ہین آوین امت محمدیہ کو نہ بہکاوین مقولہ شعرا کے مصداق ہونا
کسیکا شعر ہے ؎ تقریر ایسی چاہئے کہ مضمون کیا خراب

ٹھرے کے پینے والیکو دیدی گڑی شراب + اور پھر مین پوچھتا
ہون کہ مثلاً اگر کسی کے تحقیق اول مین غلطی ہوئی اور آخر کو بعد
دریافت واقعی کے صحت حاصل کی اور اقرار کیا اوسی امر کا جسکا
پہلے انکار رہتا تو اب اس سے یہی ثابت ہوگی کہ پہلے تحقیق
غلط ہے قابل اعتبار کے نہین اور یہ کلمہ آپکا قولہ کہ حضرت
ابن عباس سے اس باب مین جو حدیثین ہین اونپر جرح ہوچکی
ہے کہ اسوقت تک وہ پیدا نہ ہوئے تھے اور حضرت انس
کے حدیثون پر بھی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس
کے تھے الخ اقول مشفق من اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ بعد گذر جانے اسوقت دجالی کے آپکی نسبت بھی لوگ
یہی کہینگے اور گمان کرینگے بعض تو کہینگے کہ اونکے
کل اقوال پر جو کہ ابطال رسالت یا قرآن کے انہون نے اخبار
تہذیب الاخلاق مین یا جہان کہین تحریر کرکے بپاس ملحدین
بیدین طبع کرائی تھی اون سبکا جواب معقول از روی معقول ومنقول
لعنا خان کیل پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے
جرح وقدح ہوچکی ہے اور بالفرض جو ہمکو نہ جانتے ہونگے
وہ یہ گمان کرینگے کہ ڈپٹی سید مہدیعلی صاحب علماء اسلام سے

تہی اونکا یہ اعتراض بیہودہ نہ ہوگا یا یہ فقط اسم فرضی ہے
اونکے وجود خارجی کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے سید
احمد خانصاحب آپکے دوست کا نسبت شیطان کے بقولہ
ہمنے دوسری یہ کہ جو آپنے فرمایا نسبت حضرت ابن عباس
کے کہ وہ اسوقت تک پیدا نہ ہوئی تہی یہ کس قاعدہ سے آپنے
فرمایا اور کیونکر اور کس کتاب سے یہ بات آپنے اخذ کی ہے
اوس کتاب اور اوس راوی کا نام تحریر فرمایئے تب البتہ اوسپر
غور کیجاویگے ورنہ نے ثبوت بات کو عقلا کہتے ہین کہ شتر گوز ہی
اور پہر مانا ہمنے کہ اگر آپکا گمان نسبت ان صحابہ رضوان اللہ کے
صحیح بہی سمجھا جاوے تو اور صحابہ جنکا اوسوقت اوس جلسہ خاص
مین موجود ہونا بروایت معتبرین ثابت و متحقق ہے اوسکا
کیا جواب دیجیگا الزام کفر سے بریت لیجیگا دیکہو قاضی عیاض
محدث نے اپنی کتاب مین لکہا ہے قولہ کہ شق قمر کے
دیکہنے کی گواہی جناب علی مرتضی شیر خدا اور حذیفہ بن الیمان نے
بہی دی ہے الخ اب لیجیے یہ فقرہ آپکا قولہ بالٰ قایما الخ اسکا
جواب یہ ہے کہ آپکا جی جو کہڑے ہو کر موتنے کو چاہتا ہے
تو آپنے یہ مغالطہ بتایا ہے یا یہ بیان آپکا بطور زور ہی الخ اگر

علی دین ملوکہم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار انگلشیہ
بڑی ذیشعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہنود جب خوش آمد پر آتے
ہین تو ایزٹ کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین لہذا مشکات مین دیکھیے
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کہڑے ہوکر کرتے تہے اوسے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹہ کے کیا ہے الخ اور پھر مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجہے ایکبار کہڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکہا
تو فرمایا کہ عمر کہڑے ہوکر پیشاب مت کیا کر پھر مینے کبہو کہڑے
ہوکر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال قایمی کی روایت
بکہارا ہے سو وہ بہی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی ابطال رسالت کے مفید نہین اسواسطیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ
رگ جسکو حکما بابض کہتے ہین اوسمین کچہ خلل تہا اور بیٹہا نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ محدث دہلوی ملا حظہ فرمائیں تو یقین ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دھرتے مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہوں سے علم سے بے بہرہ ثابت ہوتی ہے والا ہان اگر یہی عذر متذکرۂ بالا پیش کیجیے کہ حضرت ابوہریرہ بھی چار برس کے تھے تو پھر ہم بھی یہی سمجھیں گے کہ آپ بھی ابھی بچہ نابالغ ہین زیادہ و بس فقط



اس نامہ کے جواب مین ایک نامہ مولانا صاحب
کا آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ جوابی

لطفہ زاد صاحب

جناب مولانا صاحب معدن جود والکرم سید مہدی لعلی

بعد سلام ہدایت انجام کے عرض یہ ہے کہ قطعۂ
خط آپکا بجواب ہمارے نامہ رد مظالم کے آیا حال

مضمون ہوا آپنے تحریر فرمایا کہ یہ خط بطور سربند خط کے بھیجا جاتا ہے
اور آپکے قیام کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے سو حال یہ
ہے کہ پہلا جو خط انام سے کہ وہان مکان نیازمند کا ہے بابت
ابطال شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ایک تقریر آپنے
منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین مقام لکھنو تاریخ ۲۰ جون ۱۸۷۰ء
کے پرچہ مین چھپوایا تھا اوسکا جواب تاریخ ۳ فروری ۱۸۷۱ء کو تحریر
کرکے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگاکے بھیجا اور یہ دوسرا لفافہ نامہ علی الاطلاق
بجواب اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعہ علیگڈھ کے جواب مین آپکے
نام لکھا مگر یہ لفافہ ثانی سید احمد خانصاحب بہادر کے نام سے
تھا فقط اس لحاظ سے کہ وہ آپکے دوست ہین اوسکو ملاحظہ کرکے
دیدین گے مرسل کیا تھا اور یہ خط آپکا فقط ایک نامہ کے رسید ہونے
کرتا ہے اسکی حال سے نیازمند کو مطلع فرمائیے اور اب جو جواب
میرے خطونکا تحریر فرمائینگا تو لفافہ پر لکھدیجیگا کہ لفافہ ہذا بمقام انام
خاص محلہ بدھواری پاس لغان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہونچے بس اس پتہ پر لاہور
وجیلپور اور دور دور سے خط بنام نیازمند آتے ہین جب
دورے سے فراغت کرکے مکان پر جاتا ہون تو جواب ہر ایک خط کا

لکھتا ہون اور آج تک ۲۳ کتب رد اسلام مین سوای اخبارات
وغیرہ کے نیازمند کے پاس آ چکے ہین کہ اونکا جواب مصنفون کے
خدمت سراپا ندامت مین جا چکا کہ قریب چالیس جز کے کتاب ہوگئی
ہے جو کہ انشاء اللہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اور بجز آپکے اس
خط کے کسی صاحب نے رسید نامہ سے سرفراز نہین کیا لہذا مین
آپکا نہایت مشکور ہوا اور یقین ہوا کہ آپ ضرور جواب تحریر فرماوینگے
یا معقول ہوجاوین گے اسواسطیکہ معقول معقول ہوتا ہے نامعقول
معقول نہین ہوتا ہے اور اگر دونون پہلے خط نہ پہونچے ہون
تو اطلاع دیجیے گا نقل اونکی داخل کتاب ہے پھر اور نقل کرکے
بمہر و دستخط خود رجسٹری کراکے مرسل ہو جناب من مین ایک وکیل
اور امتی ہت اور حکم یہ کہ ہمارے کل ہتیون کو اطلاع دو اسوجہ
سے مکان پر رہنے کا اتفاق کم ہوتا ہے انشاء اللہ اگر آپکی طرف
دورے کا اتفاق ہوگا تو آپ کی ملاقات ضرور حاصل کرونگا جس طرف
ریل نہ تھی اودہر سے پہلے فراغت حاصل کی اب فقط جدہر ریل ہے
اوسطرف کو دورہ ہوگا فقط مکرر یہ کہ جو خط نیازمند کو لکھیے گا تو جتنی خط
مین نہ لکھیے گا کہ پڑھنے مین دقت ہوتی ہے فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر

آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ
۱۲ جون ۱۸۷۳ء مقام بانس بریلی روہیلکھنڈ سے روانہ ہوا انکٹ
چسپان ۰ نمبر



اسکے بعد جب بندہ دوبارہ مکان پر آیا اور کتب خانہ دیکھا تو یہ نامہ چہارم لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے وہو ہذا

ہو المستعان

نامۂ چہارم

بطرف
جناب
سعادت مآب
معدن العلی
مولوی سید
مولوی

مولویا صاحب معدن فہم و ایقان از نکات دقیقہ سنجی فارغ البال بعد ما وجب کے مدعا طرز ہون نیاز مند فیضیاب دوبارہ مکان پر آیا کتب خانہ کا اہالائے مضمون کا لفافہ ذیلی نشان مین نکالا عبارت تفہیمات آلیہ مصنفۂ مولانا

شاہ مولوی ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ قول وا ما شق القمر فغیر ثابت
لیس من المعجزات بل ہو من علامات القیامۃ کما قال اللہ تعالیٰ
اقربت الساعۃ وانشق القمر لکنہ اخبر عنہ قبل وقوعہ فیکون معجزۃ من
ہذا الوجہ انتہی ترجمہ اور لیکن شق قمر ہمارے نزدیک ہمارے نبی
کے معجزات سے نہ تھا بلکہ علامات قیامت سے تھا جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے قبل واقع ہونے
اس بات کے پس ہوجاویگا معجزہ شق القمر اس وجہ سے
انتہی اقول مطلب یہ کہ نفس شق القمر معجزہ نہ تھا لیکن جب خبر
دی آنحضرت نے قبل وقوع کے پس شق قمر معجزہ ہوجاویگا اور
بڑی دلیل اس بات کی کہ شاہ صاحب منکر اس معجزہ باہرہ کے
نہیں ہیں اور مطلب عبارت ہذا سے یہی ہے جو ہمنے بیان
کیا یہ ہے کہ فتح الرحمن ترجمہ قرآن فارسی مولانا صاحب اور
نور الکبیر فی اصول التفسیر من تالیف صاحب موصوف خوب شرح و بسط کی ساتھ اس
معجزہ کے اثبات کا اقرار باللسان والتصدیق بالقلب کردیا ہے اور لکھدیا ہے جس سے معلوم ہوتا
کہ یہ بات آپنے شاید فرسول پادری سنی اور اڑا یا ہے کہ اوس نے
عرصہ ہوا کہ حیدرآباد دکن میں اس بات پر شور مچایا تھا اور

شہرہ دیا تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس معجزہ سے انکار کیا
ہے چنانچہ اس بات مین علماء اسلام نے مہرین کر دی ہین کہ
شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا یہ مطلب نہین ہے جو تم سمجھے ہو اور
رسالہ بھی اس باب مین چھپ گئے ہین اگر آپکو بہم نہ پہونچے ہون
تو ہم منگا دین جیسکہ آپکے اوستاد صاحب کی نسبت کتاب
امداد الآفاق و امداد الاحتساب لاجواب در باب رد طعام اہل کتاب
کے جناب مولانا و مخدومنا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر کانپور دام اقبالہ نے چھپوایا ہے اجتماع ذخیرۂ دنیا
و آخرت فرمایا ہے علماء اسلام ذوی الاحترام مین سربرآوردہ ہوئے
ہین میان عزازیل کے اوڑادیے دھوئین ہین اب قاعدۂ نحوی
ملاحظہ کیجیے دون کی نہ لیجیے کہ لاکن واسطے دفع شبہ ماقبل کے
آتا ہے لہذا عبارت کتب نحو کی بعینہ نقل کرتا ہون قولہ لاکن لاستدراک
ای لدفع التوہم الناشی من الکلام سابق مثل غاب زید لاکن بکر احاضر
ترجمہ لاکن ثابت ہے واسطے استدراک کے معنے واسطے
دور کرنے وہم کے ایسا وہم جو پیدا ہوتا ہے کلام سابق سے
جیسکہ مثال مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے یہ بات کہ غائب
ہونے زید سے کلام سابق مین شبہ پڑا لاکن کے آنی نے

اوسکو دفع کیا ایصاحب اہل فہم سے شرمائیے تھوڑے سے
علم پر اتنی دور نہ جائیے نقل مشہور ہے چھوٹا منہ بڑی بات
تفسیر کرنیکو بڑے ذہن اور فہم کی ضرورت ہے جیساکہ ہم پہلے
بھی لکھہ چکے ہین کہ آپ پہر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک
ڈالیے بچہ افعی کو آستین مین نہ پالیے اب دیکھو انشق کی تفسیر
مین جس کسی نے مثل آپکے سینشق القمر کا گمان کیا ہے
اوسکا بھی یہ مطلب نہین ہے کہ قمر ابھی شق نہین ہوا آگے
چلکر ہوگا ایسے بڑے معجزہ کا تو چرچا گہر گہر ہوگیا تھا شک کے
گنجایش کہان نہی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسے اور پیشین گویان
ہوتی تھین اور اونکے بیان کے لیے کبھی آیات خداوندی
نازل ہوتی تھین اور کبھی زبان فیض ترجمان نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کاشف راز مستور ہوجاتے تھے ایسے ہی یہان
بھی قبل وقوع انشقاق رفع اضطراب وتسکین جناب ختمی مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سے اطلاع دیا اور آیہ
اقتربت الساعۃ وانشق القمر نازل کی گئی تاکہ دونون معجزہ علمی وعملی
مجتمع ہوجاوین اول اخبار بالغیب دلیل اعجاز ہو دوسرے
سانحہ عجیبہ انشقاق قمر کا شف غطای کفار حیلہ ساز ہو مگر بانیوجہ

کہ آنیوالی باتون مین جسکا یقین کامل ہوتا ہے اوسکے لیے صیغۂ
استقبال کو چھوڑکے بسا اوقات بصیغۂ ماضی تعبیر کردیا الشق فرمایا ینشق القمر
وفرمایا کہ اوسکے آنے مین کسیکو شک باقی رہے دیکھو کلام اللہ
مین سورۂ اعراف مین آیہ ونادیٰ اصحاب الجنۃ واصحاب النار و
نادیٰ اصحاب النار واصحاب الجنۃ بصیغۂ ماضی فرماتے ہین حالانکہ ابھی
جنت ودوزخ مین جانے اور باتین کرنے کرانے کی وجہ وقصہ کہیں
دور پڑا ہے فقط اپنے محاورات سے تسکین خاطر منظور ہے
اور سونیوالے کو صبح کو جگاتی ہین تو کہتے ہین کہ دن نکل آیا اور
ابر کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ مینہ آیا علی ہذا القیاس سیکڑون
باتین اور نظیرین ومثالین ہماری تمہاری زبان پر جاری ہین
کچھ قاموس وصراح مین ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین بالجملہ کفار
نابکار کو اودہر قیامت کے وقوع مین انکار ادہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تکرار لہذا رفع شبہ کے لیے
ضرور پڑا کہ پہلی آیہ نازل فرماوین پھر سانحہ معہودہ دکھاوین تاکہ تسکین
کفار کے لیے سرمایہ یقین ہو ورنہ ہر سیکو کہنے کی جگہہ تھی کہ اتفاقا
انشقاق قمر ہوا واقعہ عجیبہ دیکھہ کے لوگون کے بہکانے
کے لیے ایک آیہ گڑھ لی اسلیے شاید بعض مفسرین نے انشق کے

تفسیر مین سنشق القمر فرمایا ہو اعنی باعتبار وقت نزول یہ قصہ
قصص مستقبلہ سے ہے واقعہ گذشتہ نہین جو کوئی عقل کا اندہا
احتمالی گرہنت پیش کرے مگر آفرین ہے ایسے فہم والو نیسر
ہین تمکہ آپ ہین کہ مفسرین مذکورین کے ذمہ حسب مثل مشہور
نیکی برباد گنہ لازم اولٹے الزام انکار کا لگایا اور در پردہ اپنا
کام بنایا ایصاحب مولانا صاحب کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی
کہے کہ انشقاق تمر تو ہونیوالا ہے تہا کچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر مثل دیگر معجزات کے موقوف
نہ تہا پس آپنے جو قبل وقوع کے اطلاع دی اسلیے یہ معجزہ حضرت
کا ٹہہرا و باعتبار وقوع مثل کسوف وخسوف وتعاقب لیل ونہار
کے وطلوع وغروب وگردش فلکی منجملہ وقائع عالم نہ تہا مولوی صاحب
کے کلام کے سیاق کو ملاحظہ کیجیے اور ملک العلام کے
کلام کو دیکہیے کہ اقتربت پر انشق کا عطف کرنا وجود اسبات پر
شاہد ہے کہ اس واقعہ کو قیامت سے علاقہ نہین تو اب یہ
بات ایسی ہے جیسے آنکہو کا پٹ جانا سانس کا اوکہڑ جانا
موت کا علاقہ ہوتا ہے پس چاند کا پٹ جانا دلیل قیامت
کی ہتی اسلیے فرمایا کہ قیامت پاس آلگی اور چاند پٹ بہکا الخ

اب مولانا رفیع الدین صاحب کی عبارت رسالہ شق القمر کی ملاحظہ
فرمائیے قولہ در تاریخ فرشتہ دیدہ ام نقل مے نماید از کتابے
کہ راجہ را از راجہ بلیبار ملاقات واقع شد با جماعۂ از مسلمانان کہ
بہ زیارت قدم حضرت آدم علیہ السلام در سراندیب بجہاز وارشدہ
در اثنای راہ باراده نزول بر ساحل در شہر و مملکت او افتادہ بعد
دریافت اعتقادات ایشایان از زبان ایشان قصہ شق قمر شنیدہ از
برہمنان خود در حوادثات آن سالہا تفحص کنانیدہ تصدیق آن
از روی کتب خود دریافت نمود و ہمین معنی موجب اسلام او گردید و
نیز در قصص باباراتن نام بخاطر ما ماندہ اما نام کتاب فراموش شدہ
ظاہرا تاریخ فصلی ست کہ راجہ بہوج حاکم دکن وقت شب بر بستر
خود این ماجرا دیدہ از استیان و منجمان علی الصباح تفحص و تجسس
نمود او شایان از روی کہانت پیدا شدن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجہ باباراتن را با دو
دیگر برای ملاقات آنجناب و امتحان صدق ایشان فرستاد
و ایشایان در ایام غزوہ خندق رسیدند پس دیدن این معجزہ در این
اقلیم از تواریخ امم دیگر ہند کو ست اما تریج آن دران گردہ و اطلاع
بہر خاص و عام ہر آئینہ ضرور نیست و اما اہل فرنگ پس بسبب قلت

ارتفاع قمر در غایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیۂ شمالی ندیده
باشد محل تعجب نه بود بعد ازین ثابت شد که حمل آیۂ کریمه بر زمان قیامت
وجهی ندارد چه اگر شق قمر محال ست در حال و در قیامت یکسانست و اگر
محال نیست پس حوالہ بران چه ضرور الخ اقول یہ تو مولانا صاحب
نے تحریر فرمایا ہے مگر ہمنے تحقیق اسکی بذات خود کیا تو دریافت
ہوا کہ بابا رتن کی قبر موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریای گنگ
کے موجود ہے اب آپکی قابلیت کا کچھ ذکر بھی ضرور ہے آپنے
ترجمہ اخبار تہذیب الاخلاق مبنی نفاق مطبوعہ یکم جمادی الاول ۱۲۹۰ھ
مین لکھا ہے قولہ کہ جب مین عالم مثال سے لوٹا تو لوگون سے
یہ قصہ کہا تو وہ سب مجھسے ایک ایک بات اور لفظ کی حقیقت پوچھنے
لگے الی قولہ جسکا نتیجہ مسخ انسانیت ہے جو کہ ہم اپنی آنکھ سے
دیکھتے ہین اور جسکا علاج اب ہم سوای دعا کے اور کچھ نہین پاتے
الخ اقول سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوس عالم مثال کی تاویل مین
آپنے بالکل غلطی کی ہے لہذا بطور اطلاع آپکو لکھا جاتا ہی معاف
فرمایئگا اگر کچھ ناگوار طبع اقدس ہو تو موحد اول پر جایئگا دیکھو
پرچہ اخبار نور الانوار نمبر ۳ تاریخ ۲۶ جولای روز شنبہ مطابق ۳ جمادی
الاول ۱۲۹۰ھ قدسی مطبوعہ کانپور مین راقم کشاف حقیقت لکھتے ہین

قولہ کہ پرچۂ تہذیب الاخلاق مین جناب سید مہدیعلی صاحب
کے عالم مثال کے سیر کی کیفیت دیکھنے مین آئی اور ونکو شاید
اوسکے دیکھنے سے استعجاب ہوا ہو کہ جناب ممدوح کو رسائی
اوس عالم تک کیونکر ہوئی مگر مجھے کچھ اسکا تعجب نہین ہوا اسلیے
کہ جناب مولویصاحب نے حقیقت مین اپنا عالم مثال تک پہونچنا
نہین لکھا ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ خیال نے مجھے عالم مثال
تک پہونچایا تو واقعی وہ عالم مثال نہ ہوا بلکہ اونکا عالم خیال ہوا
اور ایسے تخیلات سابق ہی لوگون کو ہوئی ہین یہ واردات جناب
موصوف پر کچھ نئی نہین ہوئی اسپر ایک جولاہے کی کیفیت لکھنے کے
بعد تاویل معقول ہر ایک فقرے کی کی ہے لہذا چند فقرات ازانجملہ
بطور نمونہ کے پیش کرتا ہون سمجھ لیجیے گا ہمیہ دروغگوئی کا الزام
نہ دیجیے گا اول فقرہ قولہ یہ جوانہون نے لکھا ہے کہ مین نے
اوس عالم مین مغرب کی طرف ایک باغ ہرا بھرا دیکھا اور مشرق کی
طرف ایک باغ اوجڑا اور ویران اور آخر مین فرماتے ہین کہ جو
باغ مغرب مین دیکھا وہ علوم اور فنون جدیدہ کا باغ ہے اور جو
باغ مشرق مین دیکھا وہ ہمارے علوم قدیمہ کا باغ ہے الخ
اقول یہان پر مولوی صاحب کی رای نے سخت غلطی کی ہے

جسکو وہ سمت مغرب کہتے ہین وہ درحقیقت جانب مشرق ہے
اور جسکو وہ سمت مشرق سمجھے وہ دراصل مغرب کی سمت ہے
اس صورت مین وہ آباد اور شاداب باغ ہمارے علوم قدیمہ
کی ہوئی اور ہمکو اس غلطی ہونیکا سبب یہ ہوا کہ اونکے
ذہن رسا مین جو علوم جدیدہ کی خوبی سما رہی ہے اور ہر وقت
اوسکے خیال نہین رہتے ہین تو اچھی چیز دیکھتے ہین جانتے
ہین کہ یہ علوم جدید کی تشبیہ ہے بقولہ ؎ ہر کہ خسپد در میان
آن ہما بیند بخواب ۔ تشنہ آب و خواجہ در رسگ استخوان بیند بخواب
اور علوم قدیمہ کی شادابی کی دلیل یہ ہے کہ بارہ سو برس گذرے
پر اب بھی ایسے ایسے عالم اوسکے موجود ہین کہ ملحدین و مرتدین اہنی
جلسہ جو چاہین کہین مگر اونکے جواب مین یہہ زبان نہین کھول سکتے
اور سوای اسکے کہ سکوت کرین اور کچھ چارہ نہین دیکھتے ادہر
زبان کھولی اودہر جواب دندان شکن پایا کہ دانت کھٹے ہوگئے
اپنا سا منہ لیکر رہگئے اور ذرا بلند پروازی کی تو شہاب ثاقب
نے پر جلا دیے اور علوم جدیدہ کے باغ کی شکستگی اور
ویرانی کی یہ علامت ہے کہ باوجود جد و جہد کے ایک بھی اعتراض
ایسا نہین نکال سکتے کہ جسکا جواب نہو اور ادہر کے کسی اعتراض کا

جواب شافی نہین دی سکتے اور یہ فقرہ جو ارشاد ہوا قولہ کہ جس
طرح اور حسن جمال خرد نے چلایا چلا الخ اقول مین عرض کرتا ہون کہ خرد
نے نہ چلایا ہوگا بلکہ قرینہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مجرد نے
چلایا ہوگا جو ایسے گھبرائے کہ آنکھون کے تلے اندھیرا
آگیا اور مغرب و مشرق کی تمیز جاتی رہی چنانچہ یہ فقرہ مولانا کا اسکا
مصداق ہے قولہ کہ اپنے ہوش مین نہ رہا اور یہ جو فرماتے ہین
قولہ کہ اوسکی صورت ہی ویسی ہی تھی جہان سے مین نکلا تھا مگر دروازہ
کھلا ہوا اور دیوار شکستہ الخ اقول یہ جملہ تو مولوی صاحب کا
ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ کچھ اوسکی تعریف ہی نہین ہو سکتی جہان سے
نکلے اوسکے حسن کو کس خوبی سے بیان کیا اور جہان گھسے
اوسکی کھنگی کی کیا اچھی شرح کی سچ ہے خوش بیانی مولانا صاحب
پر ختم ہے والا اتنا اکرا اور لکھہ دیتے کہ نیچے کھلا ہوا دروازہ تھا
اور اوپر پرانا گنبد تو پوری تعریف ہو جاتی اور پھر یہ جو مولانا نے
لکھا قولہ کہ چند خوبصورت نوجوان آئے اور نہر کے پانی پیئے اور
اوسمین غوطہ لگانے سے اونکے سینگ نکل آئے ایک
دوسرے سے لڑنے لگے ایک نصف وحشی و نصف انسان
کے پاس گئی اور اوسکا حلیہ لکھہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبوتر کیطرح

غٹرغون کررہا تھا الخ اقول اسکو پڑھکر مین حیرت مین آیا کہ اسکی
کیا سمجھون اگر یہ سمجھتا ہون کہ وہ نہر اور وہ جوان طلبہ وغیرہ غٹرغون
بولنے والا عالم تھا تو چونکہ مولانا بھی علم قدیم ہی کی طالبہ ہین کبھی
ولایت ایسے کالج مین نہین پڑھے اور اونکے اوستاد بھی علم قدیم
کے عالم ہین کوئی ماسٹر نہین ہین تو یہ قباحت پیدا ہوتی ہے
کہ مولانا کے سر پر بھی سینگونکا نکلنا اور وحشیانہ لڑنا اور اونکا نصف
وحشی اور نصف انسان اور خونخوار اور درندہ ہونا اور مسخ ہوجانا اور
غٹرغون کرنا ثابت ہوتا ہے اسی سوچ مین تھا کہ مولانا کی صورت
مثالی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی کہ ہرگز تم ایسا خیال نہ کرو
مین کیا ایسا ناسمجھ ہون اور ناخلف ہون کہ اپنی اور اپنے اوستاد
کی مذمت کرتا اور کیا ایسا احسان فراموش ہون کہ جس علم کی
بدولت آج میرے قلم اور زبان مین یہ روانی ہوئی اوسکو برا کہتا
اور کیا ایسا عقل سے خالی ہون کہ جس علم کا ایک حرف نہین
جانتا اوسکی ایسی تعریف کرتا کہ اپنا علم اسکے آگے ہیچ و پوچ
ہوجاتا اور کیا میری اوستاد پہلے ولایت گئے تھے اور اپنی
زبان چھوڑنے اور وہان کی زبان نہ آنے سے ازبین سوراندہ
وازالنسو ماندہ ہوکر غٹرغون بولتے تھے اور سمت کی غلطی

جو تم سمجھے کہ صحیح سمجھے ہو یہ پیر علم جدید کی نہر اور وہ نوجوان مین
ہون اور میرے ہم شرب ہین دیکھو جب تک مین ادہر نہین آیا
تہا بہلا جنگا انسان تہا جیسے اس نئے مشرب مین آیا اور اوس
نہر مین غوطہ لگایا ہے سینگ نکل آئے ہین ناحق لوگون سے
وحشیانہ لڑائی کرتا ہون ہر ایک کو برا بہلا کہتا ہون گو چوٹ
سے سینگ ٹوٹگئے ہین لیکن تو بہی لڑتا ہون مین نے کہا
پہر آپنے یہ صف وحشی اور نصف انسان کسکو کہا ہے فرمانے لگے
اب صاف صاف کیا کہون ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ
آید در حدیث دیگران الغرض کہ اور سب تاویلات رقم کشاف حقیقت
در حقیقت بجا ہین مین نے اسقدر پر اکتفا کیا پہر اوسی اخبار مین
دوسرا مضمون آپنے یہ بہی چہانٹا ہے قولہ یعنے جوتا پہن کر نماز پڑہنا
اسکو بہت ہی حدیثون سے تطبیق دی ہے مگر پہر کچہ انصاف
پر بہی آگئے ہو کہ بعضے فقہا نے لکہا ہے کہ جو نجاست ایسی ہو
کہ جسکا جرم نہو مثل پیشاب و شراب کے اگر وہ جوتے مین لگگئی
تو دہوئے پاک ہے مگر امیر یا عتراض ہی جڑ دیا ہے قولہ
کہ یہ اونکی احتیاطی طہارت ہی پر اسکے بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول
تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جب جوتے مین نجاست اس قسم کی لگجاوے

یعنے پیشاب وغیرہ اور ریت پر چلے اور یونہی ڈالے تو جوتا پاک
ہے بعدہ آپنے یہ بھی قابلیت کو کام فرمایا ہے تقدم بالحفظ
جتایا ہے فاخلع نعلیک کی حوالی سے اگلے لوگون نے ادب
تصور کیا ہے اور بہتون نے بعض سے ایسا کیا ہے جواب
مین کہتا ہون کہ اول تو ایسا اعتراض الانا روش اسلامیہ پر آپ
لوگونکا محض نادانی سے مذلت اوٹھانی ہے اسواسطیکہ جب
یہ عقیدہ اہل اسلام کا ٹھہرا کہ حکم اخیر حکم اول کا ناسخ ہوا ہے تو اب
ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتدا مین جب تک کہ فرش مسجد نبوی کا بگڑا ہوا
تھا کہ اوسپر برہنہ پا کھڑے ہونے مین تکلیف ہوتی تھی اسوقت
ایسا حکم حضور نے شاید دیا ہوگا حسب نشار آیہ کریمہ لا یکلف اللہ
نفسا نفس قرآنی موجود ہے مگر بعدہ جبکہ سطر حکی درستی ہوگئی
بسبب خلاف ادب جیسا کہ بموجب آیہی کی نشاندہی کے حضرت
موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاخلع نعلیک
جوتا اوتارنیکا حکم دیا ہو کیا بعید ہے اوسپر یہ طعن آپکی کہ یہ
احتیاطی طہارت ہے یہ کون عقلمندی ہے خود پسندی ہے
کسی نے سچ کہا ہے ؎ نے ہنرمند نشین اہل ہنر در در حزب
عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + بھلا فرمایئے

کہ یہ تو احتیاطی خیالی طہارت تھی اور پولوس مقدس نے تو
بعد عروج مسیح علیہ السلام کے حواری بنکے عیسائیون مین
حکم عام سنا دیا کہ شریعت کی تکمیل جو کچھ کہ تھی وہ مسیح اپنے اوپر
تمام کر گئے اب کسی طرح کی پابندی شریعت نہیں ہے جو جسکا جی
چاہے کھائے کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بنائے
تو اب اس خیالی طہارت خیالی عمارت پر آپنی رجوع نکیا اور کوئی
نقص نہ نکالا کہ جس سے بقول آپکے علم کے دیوتا خوش ہوتے
علم و تہذیب کی ترقی ہوتی جو سنتا وہ آپکو مراہتا بر خوردار بناتا
آپکے مرشد کا قول مائی ڈیر یعنے میرے پیارے مہدی راست
آتا یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک صاحب کو شعر گوئی کا شوق ہوا کسی نے
اونکے سامنے یہ شعر حافظ شیراز صاحب کا پڑہا اور تعریف کی لالہ صاحب
بہت جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے کہ یہہ تو پڑہیے مین ابھی
اوسکے موافق کہہ دونگا وہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کے
حافظ تھے بندہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کا حافظ ہے اونھون نے
پڑہا کہ شعر حافظ شیراز یہ ہے ؎ دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + لالہ صاحب نے جھٹ سے
اوسے وزن پر یہ شعر موزون کیا ؎ دھوتی بھی پرانی گردید

فکر بالا جو انکی چھپا تھا بس ہوگا آشکارا + میرے نزدیک آپکے
خیالات بھی اسے قبیل سے ہین دوسرے یہ کہ ہم نے
خوب تحقیق کیا ہے کہ ملک عرب نہایت جاذب طوبات
ہے مثل ہند کے نہین ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہان
خاکروب نہین ہے پائخانہ تیسرے دن مٹی ہوجاتا ہے تو
پھر ایسے ملک مین گمان نجاست کہان ہوسکتا ہے اب
اگر آپ کو یہ خیال گذرے کہ جوتا اوتارنے مین کوئی حدیث
نہین وارد ہے تو ہم یہ کہتے ہین کہ جب خدا ہی کے کلام
مین فاخلع نعلیک نسبت موسی علیہ السلام موجود ہے تو اب
اسمین حدیث کی کون ضرورت رہی تیسری یہ کہ ابتدا مین بہت
باتین تھین جو کہ اخیر مین موقوف ہوگئین جیسے حرمت شراب
اور سجدہ سمت بیت المقدس اور جواز نکاح ساتھ مشرکہ کے سامان
کا ایسا صاحب ہمارے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد
مین تحقیق کرکے جو امر کہ حضور سے آخر مین ہوا ہے اوسکو
لیا ہے اور دوسرے مجتہدون نے اپنے اجتہاد مین کل
امرون کو لیا تو یہ کچھ جاے اعتراض نہین ہے نہ خیالی ملہارت
ہے بلکہ مستحکم عبارت ہے کہ کوئی یاجوج ماجوج اسمین دخل انداز

نہین ہوسکتا مشفق من ہماری وکالت نے بقول شاعر ؎
بلک عدو مین دین کے ڈنکے بجا دیے ۔ بیہوش وحواس
ملحدین کے اوڑا دیے ۔ آپنے سنا ہوگا کہ جناب [illegible]
زبدۃ الفضلا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور
ادام اللہ برکاتہ نے قلم اوٹھایا ہے آپکے پیر و مرشد اوستاد
صاحب کے تقریر کو کیا خوب رد فرمایا ہے اور ہر جمعہ کو مسجد جامع کانپور
مین کس خوبی و دھوم دھام سے وعظ فرماتے ہین کہ جس سے
صدائے آفرین بلند ہوتی ہے منافقان کج فہم کی تقریر روتی ہے
بحر ندامت مین ڈبوتی ہے بس مناسب کہ آپ بھی اپنے
سلسلۂ قدیم پر آجائیے قدم مارئیے گمراہان طریقہ ضلالت پر برا
پکارئیے آیندہ آپکو اختیار ہے بندہ لاچار ہے مصرعہ
بر رسولان بلاغ باشد و بس فقط ۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۴ ۔ اگست ۱۸۸۳ء
کو اتمام سے رجسٹری ہوکر روانہ ہوا اکٹ چسپان ۵ ر



اسکے بعد یہ نامہ خاص لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامہ خاص

لطفہ
زاد
حب
علیصا
مشفقی مکرمی مولوی سید مہدی

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہوں بڑے تعجب کی بات ہے بہیات ہے بہیات ہے کہ آج پرچہ نور الآفاق لدفع ظلمت اہل نفاق جو کہ بجواب اخبار تہذیب الاخلاق باعانت اہل اسلام تاریخ ۳۰ اگست روز شنبہ مقام کانپور مین جاری ہوا ہے ہر کارہ اسلام ذوی الاحترام نے

ہماری پاس لاہور سے بذریعہ آگرہ آباد پہونچایا اوسمین آپکی تحریر پر تردید بجواب نامہ
مظہر الحق دیکھکے بڑا استعجاب آیا اول یہ کہ جس اعتراض کا جواب ہم مکرر دیچکے
ہین اوسیکا مآخذ آپنے پھر تحریر فرمایا مناسب تو یہ تہا کہ پہلے جواب ہمکو دیدیتا
تب ایسا کیا ہوتا ہماری بات کو پیش کرنا محض نادانی ہے مذبذبین ہے
بقول شخصے ؎ ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را ۔ بچوزن پستان خود
مالد حظوظ نفس کے یابد ۔ اب آپ جو آپنے جواب سراسر خراب مین تحریر
فرماتے ہین قولہ مانا مین نے کہ آپ مجھے فاسد الاعتقاد جانتے
ہین اور تسلیم کیا کہ اور لوگ بہی ایسا ہی سمجھتے ہین مگر مجھے تو یقین ہے کہ
مین سچا پکا مسلمان ہون علی بصیرۃ اس پر جس دن دلون کے بھید کہلینگے
جو کچہ ہمارے تمہارے دل مین ہے سب کہلجائیگا الخ اقول اسکا جواب
یہ ہے کہ جب آپنے خود ہی فرمادیا کہ مانا مین نے اور دوسرا کلمہ تسلیم کیا
یہی موجود ہی تو پہر وہ کون لفظ باقی رہے کہ جس سے آپکو اتحاد کا انکار ہوگا
ایصاحب شرع ظاہر پرست ہی امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار رہی یہ بات
قولہ کہ مجھے تو یقین ہے کہ مین سچا اور پکا مسلمان ہون جسدن دلون کے بھید
کہلینگے اوسدن ہمارے تمہارے دلون مین جو کچہ ہے کہل جائیگا الخ اقول
گستاخی معاف کاش آپنے اسی قول پر عمل کیا ہوتا تو دنیا کی بدنامی سے
تو بچتے جو کچہ فضیحتی ہوتی اوسدن ہوتی تقدیر ہنستی تقریر روتی بمقابلہ مجیدہ سراسر عالم

آپکو بحر ندامت مین ڈبوتے مگر آپکے دل کا بھید تو نہین کھلگیا
میزان خرد اہل خرد مین خوب تل گیا اولئک ھم یاکلون فی بطونھم النار
کا مضمون آپ پر عائد ہوگیا مصرعہ نہان کے ماند آن رازی کہ زو
الخ اور یہ فرمانا آپکا کہ مین تو سچا پکا مسلمان ہون الخ اقول
یہ کلمہ ہر ایک ملحد ہی کہہ سکتا ہے کہ مین پکا مسلمان ہون کوئی فرقہ والا
اپنے تئین ملحد نہین جانتا ہے ایصاحب مسلمانی کچہ گائے کے
گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑی
مسلمان چمار ہوتے جو لکڑی گائے کہاتے ہین نہ جبتی جھوڑین نہ
مرتی حضرت من وسوسۂ شیطانی اسیکا نام ہے اسکا بد انجام ہے پھر
اسکے بعد یہ تحریر ہے قولہ کہ آپکا اسلام آپکو حوروں کے بوسا و
کنار کا مژدہ دیگا جسکی تمنا مین بدن توڑتے اور بھوکے رہتے ہو تو خیر
ہمکو بھی امید ہے کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان
کہاتے اور طعنے سہتے ہین اور کافر و ملحد بنتے ہین اور جسکے شوق
مین نہ موتیون کے مکان کی آرزو ہے نہ شہد اور دودھ کی نہرون کی
تمنا ہے نہ حوران بہشتی مہ وش کے وصال کا خیال ہے نہ ہمہ
قدان پری پیکر کے آغوش مین لینے کی خواہش اسپر یہ شعر بھی آپنے موزون
کیا ہے ؎ بسوز سینۂ جنت بسوزم ۔ بآب دیدہ آنش را دہم نم ۔ الخ

اقول مشفق من حورون کی خواہش مردون کو ہوتی ہے نامردون سے کیا کام بقول اہل فارس ریش را باکون چہ کار کہ یہ قول ہی اسکو یاد کرلیجیے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھ سے ندیجیے ؎ نماز بر وردہ تنعم نہ بردراہ بدوست ۔ عاشقی شیوۂ مردان جفاکش باشد الخ

آپکا قولہ کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان کہاتے ہین الخ اقول یہ محض بیحیائی ہے ایمان کی صفائی ہے اگر معاذ اللہ الحاد خدا تک پہونچاتا تو آپکے اگلے کاہکو ایمان لاتے نماز پڑہتے روزہ رکہتے حج وزکوت ادا کرتے ہان اگر یہ کہیے کہ ہمارے اگلے غلطی پر تہے تو پہر آپکے برخورداری مین بٹہ لگتا ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے جسنے جانیکی راہ تکتا ہے اب لیجیے یہ فقرات آپکے قول آپنے مدرسۃ العلوم کی نسبت جو لکہا اوس سے مجہے بڑی خوشی ہوئی بلاشبہ لکہنو کے اخبار الاخبار نے ہماری فریب دہی ثابت کردی اگرہ اخبار نے بہی ہمکو ملحد ٹہہرادیا اور مدرسۃ العلوم کا چندہ بند ہوگیا لیکن مجہے اندیشہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ سنکر مرنہ جاوین کہ قریب اسّی ہزار کے چندہ ہوچکا ہے اور ابتدائی مدرسون کی تقرر کے لیے درخواستین چلی آتی ہین اور اب چند روزمین مخالفین اون مدارس ابتدائی کی جو ہی مدرسۃ العلوم کی ہین جابجا قائم ہوا چاہتے ہین

ہان [illegible] ارت کا مجھے افسوس ہے کہ مدرسۂ ایما[illegible] ہی تعلیم ان ایجادوں کا
مدرسہ [illegible] ہوگی وہ عاقلانہ خیالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہوتے
ہین [illegible] ن کی تعلیم یافتہ آدمیون کو نہ ہونگے مین نے ابھی
[illegible] ے دن ہوئے مدرسۂ ایمانیہ کے اخبار الاخیار مین ایک بڑے
مفتی و مجتہد علامی فہامی کا محققانہ قول دیکھا تھا کہ اخبار صحیحہ سے
ثابت ہے کہ یوم یعنی الاول بستی مین رہتا تھا جیسے امام حسین علیہ السلام
شہید ہوئے اوسنے ویرانہ مین رہنا اختیار کیا ہے دنکو روزہ رکھتا
ہے شام کو قوت لایموت پر افطار کرتا ہے رات بھر امام کے غم
مین مرثیہ پڑھتا ہے نعوذ باللہ من ہذا الھفوات ابن السبی عالی وماعون
کے دلو نیز ہمارے مدرسۃ العلوم کی مقرر ہونیکا داغ کیون ہو اسلیے
کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کی بعد کہان دکھائی دین گے
اور ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان باقی رہین گے الخ اقول مشفق
من اس آپکی بیان کی دو کھنڈ ہین مگر بالکل بیربند ہین ایک تو یہ کہ چندہ
مدرسۃ العلوم کا اخبار الاخیار اور اگرہ اخبار کے اجرا سے بند ہوگیا
مگر قریب اسی ہزار کے جوکہ زبانی جمع ہے اوسکے سننے سے لوگ
مر نہ جاوین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آپکا خیال خام ہے اسواسطیکہ
اہل اسلام مین حسد حرام ہے متقدمین کا قول ہے [illegible] از حسد

اول تو دل را باکی سوراخ خوشتن را بعد ازان مومن شاید بتا آخوش
ہوئے ہونگے کہ اسقدر تو جمع ہو گیا باقی اپنی تنخواہ کا تو بجتمع کر کے
مدرسہ جمائین گے تبدیان ہند کو علوم جدیدہ پڑہائین گے نازبر
نے مہار بنائین گے انعام پائین گے سو یہ خبر ہے
ایک حکیم سے پوچھا تہا کہ قبلہ کیا وجہ ہے کہ کدو ہاجمہ مین موٹا ہوتا
ہے باوصف اسکے کہ اس ایام مین گیاہ کمیاب ہوتی ہے انہون
نے فرمایا کہ یہ نہایت بیوقوف ہے چرتے چرتے جب خاک
اوڑتے دیکہتا ہے تو یہ جانتا ہے کہ سب جنگل مین چر گیا ہون بس
اسی خوشی مین فربہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بیوقوف کہلاتا ہے
اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین مجتہد صاحب کا
بیان صحیح ہے کہ یوم نے جیسے امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے
ہین ویرانہ اختیار کیا ہے اور دائم الصوم ہے سو ظاہر ہے
کہ وہان کوئی شکار کرتے اوسے کسی نے نہین دیکہا پہر اسپر آپ کیا فرماتے
ہین کہ نعوذ باللہ من ہذا الہفوات انجیل مین دیکہیے بی بی مریم علیہا السلام
کو معاذ اللہ یوسف نجار کی زوجہ قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پہر
حاملہ ہونا اونکا روح القدس سے بیان کیا ہے بقول مولوی رحمت اللہ
سلمہ اللہ ہر خدا پر بہی زنا ثابت کیا ہے تو اب یہان البتہ آپکا قول صادق

اسکے ذوبالله من هذا الهفوات اور یہ فرمایا
قوا کہ بعد اجرای مدرسۃ العلوم ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان
رہیگی اسکا جواب یہ ہی کہ آپکے بعد یا آپ ہی اوضاع
بے مثل مذکورہ بالا صبیحہ مین مثل خرکے نے فصل ہوتی
ہونیوالی کہان باقی رہین گی اور ملین گی بقول شخصے ظہور شرم بزرگان
تہی ز حکمت نیست ۔ عبار چہرہ گردون دلیل بارانست ۔ جناب من
جواب باصواب سے ہمکو ضرور سرفراز کیجیے گا فقط سوال ہی
بیہودہ کردیا یہ کون الو ہین ہے زیادہ کہوں۔

الراقم نعمان خان کل سوال قرار دیجیے خرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النقاضو والا ہم غفور نعوذ بالله
تاریخ ۔ سنہ ۔ عیسوی ۔ کولالمآباد سے مراد ہوگا
تحریر جناب من



مجتمع کرکے

بعد از سال اس خط کے ایک خط سید صاحب کا
جواب میں جو آیا اوسکا جواب لکھا گیا ہے کتاب
ہے ۔

ہو المستعان
مع جواب سوال

زاد لطفہ

حضرت من مولوی سید مہدی علی صاحب

آج کہ تاریخ ۱۵ ماہ مبارک رمضان شریف سنہ ۱۲۹۰ ہجری
قدسی ہے بندہ درہ عظیم آباد پٹنہ سے مکان ہم
یا تو قطعہ خط من جانب ایسے اس مضمون کا پایا
گولہ آپکے کبھی خط آئے جنکے لکھنے کی آپنے
ناحق تکلیف کی امید ہے کہ اب ایسے تحریرون سے
مجھے معاف فرمائیگا ورنہ میری طرف سے سوائے

طرف [illegible] اور کچھ جواب نہوگا الخ اقول مشفق ابن گل دیگر
شگفد [illegible] چہتا ہون کہ اسی خط سابق آیکا جو دوردہ مقام بلند میلی
نام آیا اوسمین تو یہ عذر آپنے پیش کیا تہا کہ آپکے
[illegible] معلوم جو جواب لکہا جاوے لہذا باین وجہ
ہم امید وار جواب تہے معلوم ہوا کہ آپ ہار جانیکو جواب فرماتے
ہین سبحان اللہ کیا خوب آیکو جواب آتا ہے کسی نے سچ کہا ہے
کہ حق تعالی اپنے گدہونکو خشکہ کہلاتا ہے اور یہ فرمانا آیکا قولہ
کہ جواب ہین سکوت اختیار کرونگا الخ اقول محض بیکار ہے ہو سکیکہ
اگر آپنے کہو جواب دیا ہوتا تو البتہ قول آیکا بجا تہا ہمارے نزدیک
شحریرات اعتراضات روش اسلامیہ پر سکوت فرمایے ادویات
سکتہ کہلایے آپنے سنا نہین کسی شخص کے آتشک مکلی تہی منہ
آگیا تہا تو کا نہ جانا تہا باپ سے کہا کہ مجھے تو کا نہین جاتا
باپ نے جواب دیا کہ کیا ہوا جو تجھے تو کا نہین جانا ایک عالم تیرہ تو کتا ہے
زیادہ چہ والسلام فقط

الراقم نعمانخان وکیل سرکار ایدار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ مقام انام خاص محلہ بدوارے
مکان سکہروالہ تاریخ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۶ ہجری

جا[illegible] زہق الباطل ان الباطل کا[illegible]

تمہین جمین گلدستہ انشا طرنیاز نثار سرستان ہمہ بہار
گلشن آرا کی ہوا در گلشن گلشن بیا حین تحفہ گلزار اوس بہار
کی کہ غنچے گلستان آرزو کی نائید نسیم عنایت اور بدد ہوای عانت اوسکا
خندان و شگفتہ ہوئی اور اس زمانہ سرسبز و عہد تر و تازہ مین غنچہ بستہ تمنا کا
وشگوفی از ہار رنگارنگ آرزوی پہنان و پیدا کی گوناگون کہلے اور شگفتان
ہوی پس شائقون کو بشارت ہی تاجرون کو تازہ اشارت ہی کہ گلشن
بنجار و گلزار ہمیشہ بہار کحل الجواہر عیون ادراک قرۃ العین افلاک سرسبزی
خاطر خار خار تروتیج عطا فرمائے دل داغدار شریعت راجسم طریقت راجان
حقیقت راقالب معرفت رازوان معدن جواہر و اہر بنڈ موعظت قلزم
در رغرر اندر زونصیحت لائق حفظ مومنان ذلت دہ مشرکان و منافقان
گلدستہ فرحت بخش طبع پیروجوان در رد دلائل و براہین نجریان بدگال
طبقہ دوم تردید الابطال مصنفہ وحیدہ ہر فقیہ عصر مویدبتائید خلاق
دوجہان محمد نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
[illegible] ملحد و کفنی کا سر اک کو شوق [illegible] کا ذوق [illegible] زلیخا کی مانند

طبع ... پاہ مین غرقاب تھے حاسدین کے دلون مین ہزارہا
طرح رنج وتاب تھے بعد مدت کے اس نازنین حجلۂ شہن کی صورت
شگفتہ مین تلاش کی کہ بکوشش تمام وسعی مالاکلام مطبع چراغ ہدایت مین جناب
... باہتمام سے طبع کرائی حاسد بدکیش کو تا ماندیش کی نظر مین تو بیشک
... مگر حق بین وانصاف پسند کی چشم مین فی الواقع گلشن جاوید بہار ہے
لیتے ہیں ... نے اسکے مطالعہ سے ہدایت پائی کتنون کو محبت حضرت رسالت پناہی
... آئی مشتری کدہر ہین جلد تشریف لائین ہاتھون ہاتھ نقد جان دیکر خرید
لیجائین حرز جان وتعویذ بازو بنائین ورنہ پچھتائین گے دکان دکان ٹھوکرین
کھائینگے آخر تلاش کرکے خالی ہاتھ پھر جائینگے۔

قطعات تاریخ طبع کتاب
تردید الابطال

نعمان خان کہ خیر کا بانی ہے	وہ خاتم بنی کا وکیل ایمانی ہے
تالیف کتاب کی کہ جسکی تاریخ	تردید الابطال لاثانی ہے
۱۲۹۵ھ	

ولہ مدظلہ

ندا دی ہاتف غیبی نے محکم ملک سرمد سے	مٹا ہی مذہب نیچر ظہور دین احمد سے
۱۲۹۵ھ	

تاریخ طبع
کتاب ہذا

دیکھو نام حق کو کیسا حق ہے نام — خوش ہین اس تالیف سے خاص و عام
یعنی لقمان خان ہوا میر اوکیل — ہی یہ ارشاد رسول ذی جلیل
از پی تردید اعدائے رسول — کیا ہی اس تحریر مین ہے اہتمام
ہو گئے ہین گونگی بہری سب عدو — ظاہر و باطن مین دیکھو بالتمام
دشمن حق ہین یہ سارے نیچری — لعنت اونپر روز و شب اور صبح و شام
ایسی کی تحریر یہ نادر کتاب — لاجواب و بینظیر و خوش نظام
۱۸ ع ۸۱
یون لکھی تاریخ اسکے طبع کی — دیکھیے ایسی ہے ناشر کلام
۱۲ ع ۹۸

قطعہ تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

وکیل احمد مختار نے لکھی یہ کتاب — دیے ہین خوب ہی الدر لاجواب جواب
تھے جتنے پادری عیسائی نیچری یہود — ہوا انکے مذہب و ملت کی کردی مٹی خراب
چھپا جو طبقہ دوم ہوا یہ دلکو خیال — کہ تو ہی مصرع تاریخ اسکا لکھدے اے دل
۱۸ ع
وہ نہین یہ ہاتف غیبی نے غیب سے دی صدا — مناظر حق مین لکھی یہ کتاب ہی نایاب
۹۱

اشتہار عام

واضح ہو کہ میں مصنف کتاب ہذا اس بات کا اشتہار
دیتا ہوں کہ جو ہندو یا مسلمان یہ تاجر واسطے
تجارت یا سن نفع دنیا یا آخرت کیواسطے اس
کتاب کو طبع کرائے اور فروخت کرے ہمکو اوس سے
کسی طرح کا دعوی حق تصنیف یا اور کسی طرح کا
ہرگز نہوگا بلکہ بشرط پسند جو کچھ اوسوقت موجود
ہوگا انعام دیا جائیگا اور قیمت اس کتاب
کی دو روپیہ ثمنے مقرر کی ہے پس جن
صاحبوں کو خریداری اسکی منظور ہو بذریعہ خط
وکتابت راقم سے طلب فرمائیں قیمت لفد
بذریعہ خط روانہ کریں

الراقم فغان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم اللہم اغفر ذنوبہ
العبد



۲۵۰ بار